

























صفحہ	عنوان
۱۲۵	(۱۹) بیوی اپنے شوہر کے گھر جانے پر رضی نہیں تو کیا وہ نکاح فسخ کر سکتی ہے؟
۱۲۶	(۱۲۰) شوہر بیوی کے پاس نہیں جاتا اور نہ حقوق زوجیت ادا کرتا ہے تو تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟
	پانچویں فصل۔ شوہر کا صغیر السن یا نابالغ ہونا
۱۲۷	(۱۲۱) نابالغ کی بیوی زنا میں مبتلا ہونے کے ذریعے نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟
	(۱۲۲) لڑکے کی عمر پندرہ سال ہے مگر ابھی نابالغ اور کمزور ہے بہستری کے قابل نہیں تو کیا عورت تفریق کر سکتی ہے؟
۱۲۸	(۲۳) نابالغ کی بیوی کا نکاح مسلمان حاکم کے ذریعے فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟
۱۲۹	(۲۵) نابالغ لڑکے کے ساتھ نابالغ لڑکی کی شادی ہونی تو نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟
	چھٹی فصل۔ شوہر کا مفقود الخبر ہونا
۱۳۰	(۱۲۶) لکشدہ شوہر کی بیوی مسلمان حاکم یا مسلمان دیندار جماعت کی تفریق۔ غیر دوسری شادی نہیں کر سکتی
۱۳۱	(۱۲۷) جس مسلمان حاکم نہ ہو وہاں مسلمانوں کی دیندار جماعت کے ذریعے نکاح فسخ ہو سکتا ہے
۱۳۲	(۱۲۸) سوال متعلقہ استفتاء سابق
۱۳۳	(۲۹) غیر مسلم حاکم کے ذریعے مسلمانوں کا نکاح فسخ نہیں ہو سکتا
۱۳۴	(۱۳۰) شوہر اٹھارہ سال سے بچہ ہو تو بیوی کا نکاح فسخ کر کے دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۳۵	(۱۳۱) جس عورت کا شوہر چار سال سے بچہ ہو تو وہ عورت کیا کرے؟
۱۳۶	(۱۳۲) جوان عمر عورت کا شوہر چار سال سے کم ہو کیا ہو کیا حکم ہے؟
	ساتویں فصل۔ عدم کفالت
۱۳۷	(۱۳۳) والد نے نابالغ لڑکی کا نکاح حرمی لڑکے سے کرادیا تو کیا حکم ہے؟
۱۳۸	(۳۴) شوہر مذہب تبدیل کر کے قادیانی ہو گیا تو عورت کا نکاح فسخ ہو گیا؟
۱۳۹	(۱۳۵) بسبب ہندو عورت مسلمان ہو جائے تو اس کا نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں؟
۱۴۰	(۱۳۶) نابالغ بچہ اپنے نکاح میں خود مختار ہے
۱۴۱	(۱۳۷) مسلمان عورت کا نکاح قادیانی مرد سے جائز نہیں
۱۴۲	(۱۳۸) شوہر بد طور ہو بیوی کے حقوق دینے سے قویہ کی سیدہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟
۱۴۳	(۱۳۹) شیعہ آدمی نے دھوکہ دیکر نکاح کر لیا تو وہ فسخ ہو گیا یا نہیں؟
	آٹھویں فصل۔ زوج کا مجبوظ الحواس یا مجنون ہونا
۱۴۴	(۱۴۰) پاگل کی بیوی شوہر سے سیحہ کی اختیار کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۴۵	(۱۴۱) سوال مثل بالا.....





صفحہ	موضوع
	کیا رہنویں تفصیل - حرمت مصاہرہ
۱۵۷	(۶۳) یہی شہر کہ چنے کے ساتھ لڑا گیا ہوئی قیاساً اور نہ انکار مراد سے مذکور علی گود نہیں تھا یہ حکم ہے
۱۵۸	بارہنویں تفصیل - ارتداد
۱۵۹	(۶۴) یہی مرتد و ریحہ مسلمان و باطل کیا حکم ہے؟
"	(۶۵) (۱) طہارت نہ یہ کہ نکاح کی وجہ سے
"	(۲) خدا اور رسول کو نہیں مانوں کی کلمہ دینے سے جان بچا نہیں
"	(۳) اور مسلمان ہونے کے بعد تبدیل مذہب نہ ہوئی کہ یہ نہیں
"	(۶) بے شہر یہی ہر گز نہیں چاہتا قیاساً اور نہ انکار مراد سے
"	نکاح کی وجہ سے
۱۶۰	(۶۶) شہر قیاسی ہو یا نکاح کی وجہ سے
"	(۱۶) یہی مرتد ہونے کا شہر ہو یا نکاح کی وجہ سے
۱۶۱	تیرہنویں تفصیل - من کا سوء اختیار
۱۶۲	(۱۶۷) یہی اجماعی کے کثرت و نہاد و نہاد کی وجہ سے قیاساً اور نہ انکار مراد سے
۱۶۳	پندرہنویں تفصیل - شہر کا نکاح
۱۶۴	(۶۹) ہر گز یہی نکاح کی وجہ سے
۱۶۵	پندرہنویں تفصیل - انکار
۱۶۶	(۷۰) حق یہ مسلمان کا کہ اگرچہ نکاح کی وجہ سے حرمت اور نہ انکار مراد سے
۱۶۷	نکاح کی وجہ سے
۱۶۸	(۷۱) یہی شہر و شہر میں ہیں شہر یہی و نہ انکار مراد سے
۱۶۹	فریقہ کی یا حرمت ہوئی
۱۷۰	(۷۲) شہر تین سال سے اور نہ انکار مراد سے
۱۷۱	تیرہنویں تفصیل - تیسرے بند
۱۷۲	تیرہنویں تفصیل - غیر مسلم کا فیصد
۱۷۳	(۷۳) (۱) جو جو اور خدمت میں یا غیر مسلم و نہ انکار مراد سے
۱۷۴	تیسرے باب خلع
۱۷۵	(۷۴) خلع نہ اند و نہ انکار مراد سے
۱۷۶	(۷۵) خلع کے عورت پر خلع بان و نہ انکار مراد سے

صفحہ	عنوان
۱۶۸	(۱۷۶) عورت کی مرضی کے بغیر خلع نہیں ہوتا
۱۶۹	(۱۷۷) خلع سے کون سی طلاق واقع ہوتی ہے، شوہر کو بوجھ خلع کس قدر رقم ملنی چاہئے اور خلع کے اس عورت سے نکاح درست ہے یا نہیں؟
۱۷۰	پڑا تھباب پہلی فصل مرتد و مرتدہ (۱۷۸) مرتدہ کو دوبارہ مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے؟ (۱۷۹) محض عیحدگی کے لئے مرتدہ بولی پھر مسلمان ہوئی تو دوسرے مسلمان سے نکاح درست ہے یا نہیں؟ ..... (۱۸۰) کفار کی مذہبی رسوم نوشی، اگر مانا جائے، ہے، تجدید ایمان و نکاح کے بعد پہلے وہ مسلمان شوہر سے یہاں رہ سکتی ہے؟ (۱۸۱) نو مسلمہ سے نکاح یا پھر مرتدہ ہوئی دوبارہ مسلمان ہو کر کسی دوسرے مسلمان سے شادی درست ہے یا نہیں؟ (۱۸۲) تین حلق کے بعد برائیت مرتدہ بوجھ کے تو حد سے ساقط نہیں ہوتا (۱۸۳) مطلقہ تلافی مرتدہ ہونے کے بعد پھر مسلمان ہو جائے تو پہلا شوہر بغیر حد سے نکاح نہیں درست (۱۸۴) علم شرک سے نکاح فسخ و بطلان (۱۸۵) شوہر نے قادیانی مذہب اختیار کر لیا تو نکاح فسخ ہو گیا (۱۸۶) بدد اور رسول کا انکار باعث رتد ہے، نکاح فسخ ہو جاتا ہے (۱۸۷) مسلمان میں بیانی مزلے کے لیے پھر دوبارہ مسلمان ہونے تو دوبارہ نکاح برائے ضرورتی نہیں؟ (۱۸۸) عورت محض خاندان کے لیے نہ جانے کہ وجہ سے مرتدہ ہوئی تو مسلمان ہو کر دوسرے مسلماں سے نکاح درست ہے یا نہیں؟ (۱۸۹) شوہر بیانی کے مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے (۱۹۰) شوہر کے نفس و وجہ سے موت جیسا کہ بیانی ہوئی تو مسلمان ہو کر دوسرے شخص سے نکاح درست ہے یا نہیں؟ (۱۹۱) شوہر مرتد ہو جائے تو نکاح فسخ و بطلان (۱۹۲) شوہر مرتد ہو جائے تو نکاح فسخ و بطلان (۱۹۳) عورت جیسا کہ بیانی ہوئی تو نکاح فسخ و بطلان (۱۹۴) عورت جیسا کہ بیانی ہوئی تو نکاح فسخ و بطلان

صفحہ	عنوان
۱۸۱	سکتی ہے یا نہیں؟
۱۸۲	(۱۹۴) عورت کو مرتد ہونے کی ترغیب دینے والا خود بھی مرتد ہے اور مرتد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے
۱۸۳	(۱۹۵) عورت مرتد ہو کر مسلمان ہو جائے تو دوسرے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟
۸۵	(۱۹۶) شوہر کی بد سلوکی سے تنگ آکر جو عورت مرتد ہوئی مسلمان ہونے کے بعد دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟.....
"	(۱۹۷) عورت مرتد ہو جائے تو نکاح فسخ ہو جاتا ہے.....
۱۸۶	(۱۹۸) عورت خاوند سے خلاصی کی غرض سے مرتد ہوئی تو نکاح فسخ ہو لیا نہیں؟
۱۸۷	(۱۹۹) مرزئی بھائی نے اپنی مسلمان باغیہ بہن کا نکاح ایک نابالغ مرزائی لڑکے سے کر دیا تو کیا حکم ہے؟
۱۸۸	(۲۰۰) اللہ کی شان میں گستاخی کرنے والی عورت کا حکم.....
۱۹۰	(۲۰۱) بیوی مرتد ہو گئی اور حالت ارتداد میں چھپی رہے
"	(۲۰۲) عورت مذہب تبدیل کر کے 'تو نکاح سے خارج ہوئی مسلمان ہو کر دوسری شادی
"	کر سکتی ہے یا نہیں؟
۱۹۱	(۲۰۳) شوہر کے منہ میں وجہ سے مرتد ہونے کا نکاح فسخ ہو یا نہیں؟
"	(۲۰۴) شوہر کے مظالم کی وجہ سے مرتد ہونے کا نکاح فسخ ہو یا نہیں؟
۱۹۲	(۲۰۵) شوہر نے آریہ مذہب اختیار کرنے کے بعد شہر سے نکلنے کی وجہ سے بیوی نے دوسری شادی کر لی تو کیا حکم ہے؟
۲۳۲	دوسری فہم۔ بیان حضرت مفتی محمد پنچوال باب مغتوق و نہر
"	(۲۰۶) شوہر تین سال سے پتہ نہ ملے تو دوسری شادی کا کیا حکم ہے؟
"	(۲۰۷) مرتدہ شوہر کی بیوی کے قتل کے قتل کی شہادت دے کر نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟
۲۳۵	(۲۰۸) (۱) جس کا شوہر عرصہ پہلے سے تباہی و فساد میں رہا ہے اور اس کی بیوی کی بھی نہ رہے تو
"	عورت کیا کرے؟
"	(۲۰۹) مرتدہ شوہر کی بیوی کے قتل کے بعد دوسرے نکاح کرے گی؟
۲۳۶	(۲۱۰) جو کہ عورت جس کا شوہر کافی عرصہ سے پتہ نہ ملے؟
"	(۲۱۱) (۱) مذکورہ شوہر کی بیوی کو قتل کی مہلت دی جائے گی اور اس کی ابتدا ہو گی؟
"	(۲) اپنے شوہر کے آگے کے بعد بیوی کی عورت کیا نہیں
۲۳۸	(۲۱۲) جو نو سال سے مسترد ہے اس کی بیوی دوسرے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

نمبر	عنوان
۲۳۸	(۲۱۲) جس عورت کا شوہر پانچ سال سے زیادہ عرصہ تک فوتی پر عمل کرے؟ (۲۱۳) جس عورت کا شوہر سات سال سے کم ہے تو وہ نان و نفقہ نہ پانے کی وجہ سے
۲۳۹	فانی ہو سکتی ہے یا نہیں؟
۲۴۰	(۲۱۴) جس کا شوہر پانچ سال سے مرنے والا عورت یا کرے؟
۲۴۱	(۲۱۵) جو ان عمر عورت جس کا شوہر ۱۰ سال سے زیادہ عرصہ تک فوتی پر عمل کرے اور نان و نفقہ نہ
۲۴۲	مہلت کیسے ملتی ہے؟
۲۴۳	(۲۱۶) مشدہ شوہر کی بیوی کے مہلت میں امام مالک کے فتویٰ اور حنفیہ کا عمل پر عمل
۲۴۴	(۲۱۷) مشدہ شوہر کی بیوی مہلت کے مہلت میں امام مالک کے فتویٰ اور حنفیہ کا عمل پر عمل
۲۴۵	(۲۱۸) شوہر کے تہہ پہن میں بیوی کے بعد بیوی نے دوسری شادی بغیر قضائے قاضی کے کر لی تو
۲۴۶	بہت عرصہ تک
۲۴۷	(۲۱۹) مشدہ شوہر کی بیوی کے مہلت میں امام مالک کے فتویٰ اور حنفیہ کا عمل پر عمل
۲۴۸	تہہ پہن میں بیوی کے بعد بیوی نے دوسری شادی کر لی تو
۲۴۹	بہت عرصہ تک
۲۵۰	(۲۲۰) جس عورت کا شوہر وفات پا گیا ہے تو عدالت افتاء کے بعد دوسری شادی کر سکتی ہے...
۲۵۱	(۲۲۱) جس عورت کا شوہر وفات پا گیا ہے تو عدالت افتاء کے بعد دوسری شادی کر سکتی ہے...
۲۵۲	یا کرے؟
۲۵۳	(۲۲۲) بیوی کی بیوی اور نان میں ملاقات کے بعد وہ شوہر یا کرے؟
۲۵۴	(۲۲۳) جس عورت کے شوہر کے مہلت میں معصوم نہ ہو وہ مر گیا ہے یا زندہ ہے تو وہ عورت یا
۲۵۵	...
۲۵۶	(۲۲۴) جس عورت کے شوہر کے مہلت میں امام مالک کے فتویٰ پر عمل کیا ہے
۲۵۷	(۲۲۵) جس عورت کے شوہر کے مہلت میں امام مالک کے فتویٰ پر عمل کیا ہے
۲۵۸	(۲۲۶) جس عورت کے شوہر کے مہلت میں امام مالک کے فتویٰ پر عمل کیا ہے
۲۵۹	(۲۲۷) جس عورت کے شوہر کے مہلت میں امام مالک کے فتویٰ پر عمل کیا ہے
۲۶۰	(۲۲۸) جس عورت کے شوہر کے مہلت میں امام مالک کے فتویٰ پر عمل کیا ہے
۲۶۱	(۲۲۹) جس عورت کے شوہر کے مہلت میں امام مالک کے فتویٰ پر عمل کیا ہے
۲۶۲	(۲۳۰) جس عورت کے شوہر کے مہلت میں امام مالک کے فتویٰ پر عمل کیا ہے
۲۶۳	(۲۳۱) جس عورت کے شوہر کے مہلت میں امام مالک کے فتویٰ پر عمل کیا ہے
۲۶۴	(۲۳۲) جس عورت کے شوہر کے مہلت میں امام مالک کے فتویٰ پر عمل کیا ہے
۲۶۵	(۲۳۳) جس عورت کے شوہر کے مہلت میں امام مالک کے فتویٰ پر عمل کیا ہے
۲۶۶	(۲۳۴) جس عورت کے شوہر کے مہلت میں امام مالک کے فتویٰ پر عمل کیا ہے
۲۶۷	(۲۳۵) جس عورت کے شوہر کے مہلت میں امام مالک کے فتویٰ پر عمل کیا ہے
۲۶۸	(۲۳۶) جس عورت کے شوہر کے مہلت میں امام مالک کے فتویٰ پر عمل کیا ہے
۲۶۹	(۲۳۷) جس عورت کے شوہر کے مہلت میں امام مالک کے فتویٰ پر عمل کیا ہے
۲۷۰	(۲۳۸) جس عورت کے شوہر کے مہلت میں امام مالک کے فتویٰ پر عمل کیا ہے

صفحہ	موضوع
	پہلے باب میں
۲۴۹	(۲۳۰) نامزدی بیوی ایک سال کی مدت کے بعد تفریق کر سکتی ہے
"	(۲۳۱) جس عورت کا شوہر نامزد ہو وہ نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟
۲۵۰	(۲۳۲) بیانی میں نامزد کے نکاح کو یا سبب مٹانے کے بعد یا نہ
۲۵۱	(۲۳۳) اب نامزد شوہر بیوی و طلاق نہ کرے تو وہ بیکار ہے
"	(۲۳۴) نامزدی بیوی اور نکاح کیسے کرے؟
	(۲۳۵) موہوہ اور نہ ہونے میں نامزدی بیوی کی تفریق میں کیا فرق ہے؟
"	نہیں
۲۵۲	(۲۳۶) نامزد سے نکاح ہو جاتا ہے اور اس کی مامت بھی درست ہے
"	(۲۳۷) نامزدی بیوی کی تفریق بدرجہ طلاق سمجھا جاتا ہے اور اس کے بعد نکاح درست نہیں
	اس کا ال باب تحریری طلاق
۲۵۳	(۲۳۸) بیانی میں بعد طلاق ویتا کی تحریر مٹوہ مرد تنہا کرنے سے کون سی طلاق واقع ہوتی
۲۵۵	(۲۳۹) مرد کی حالت میں بعد مٹوہ تین طلاق مٹنے سے کتنی طلاقات واقع ہوئیں؟
۲۵۶	(۲۴۰) معطل طلاق میں سبب شرط نہیں پڑتی کیا طلاق بھی نہ ہوتی
۲۵۷	(۲۴۱) طلاق نامہ خود لکھنے کی صورت سے مٹوانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے
۲۵۸	(۲۴۲) شوہر نے طلاق نامہ خود لکھا اور نہ کسی اور سے مٹوہ یا تو کیا حکم ہے؟
۲۵۹	(۲۴۳) صرف تحریری طلاق سے بھی طلاق ہو جاتی ہے
"	(۲۴۴) شوہر نے طلاق نامہ مٹوہ یا کسی اور نے زبان سے چھ نہیں کہا تو طلاق واقع نہیں ہوتی
۲۶۰	(۲۴۵) زبردستی شوہر سے طلاق نامہ پر کوئی انگوٹھا مٹوے تو اس سے طلاق واقع نہ ہوتی
۲۶۱	(۲۴۶) شوہر طلاق خود لکھنے کی صورت سے مٹوے گا نکاح رہتا ہے مگر وہ نہیں ہے تو کیا حکم ہے؟
"	(۲۴۷) شوہر نے خرید کر طلاق نامہ دھوا کر مٹوہ یا تو طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟
	نہیں اب باب طلاق کا گراہ
۲۶۲	(۲۴۸) جب طلاق ویتا کے طلاق پڑتی ہے یا نہیں؟
۲۶۳	(۲۴۹) صورت مسوہ میں نکاح صحیح ہے اور طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟
۲۶۴	(۲۵۰) جب طلاق نامہ مٹوے سے طلاق نہیں ہوتی
	(۲۵۱) زبردستی طلاق ویتا کے طلاق واقع نہیں ہوتی سبب شک کہ زبان سے غلط
"	طلاق نہ ہونے سے ہوتی

صفحہ	عنوان
۲۶۵	(۲۵۲) جبراً شوہر سے طلاق نکھوانے سے اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوتی
۲۶۶	(۲۵۳) زبردستی طلاق دینے سے یا نشہ کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟
	نواں باب لعان
۲۶۷	(۲۵۴) شوہر بیوی پر ناجائز تعلقات کا الزام لگاتا ہے اور بیوی انکار کرتی ہے
	(۲۵۵) شوہر نے بیوی پر قہر کیا تو بیوی نے بیوی کے تفریق کر دوسرے نکاح کرنا چاہتی ہے تو کیا حکم ہے؟.....
۲۶۹	(۲۵۶) بیوی و شوہر نے رہاں قہر سے نکاح کیا تو دونوں کے درمیان حاکم ہوگا
۲۷۰	(۲۵۷) لعان کے لئے دارا، مسلم و رقیضی شرعی کا ہونا شرط ہے..
۲۷۱	دسواں باب تعلیق
۲۷۳	(۲۵۸) طلاق کو بھائیوں سے روپیہ نہ ملنے پر معلق کیا تو روپیہ نہ ملنے پر طلاق واقع ہو جائے گی
	(۲۵۹) معافی مہر کی شرط پر طلاق کی اب بعد طلاق عورت کہتی ہے کہ میں نے مہر معاف نہیں کیا
	(۲۶۰) شوہر نے کہا ”اگر تم میرے ہمراہ نہ چلیں تو اب یہ تم سے تمام مہر کوئی تعلق نہیں رہا“ تو کیا حکم ہے؟
۲۷۴	(۲۶۱) اس شرط پر نکاح کیا کہ اگرچہ ماہانہ نفقہ نہ دوں تو تجھ کو طلاق کا اختیار ہے پھر نفقہ نہ دیا
۲۷۵	(۲۶۲) مشروط طلاق میں شرط پاک جانے سے طلاق ہو جاتی ہے
۲۷۶	(۲۶۳) جب شرط نہیں پائی گئی تو طلاق بھی نہیں ہوتی
۲۷۷	(۲۶۴) شوہر نے کہا کہ ”اگر بھی جو اسیوں تو میری بیوی پر طلاق ہے“ تو کیا حکم ہے؟
۲۷۸	(۲۶۵) نکاح نامے میں نکھوائی گئی شرطوں کی حذف و ردی
۲۷۹	(۲۶۶) شوہر نے بیوی سے کہا ”اگر تو نے سرت سے نہ روپیہ نہ کور نہیں کیا تو تجھ پر تین طلاق ہے“ تو کیا حکم ہے؟
۲۸۰	(۲۶۷) جس شرط پر طلاق کو معلق کیا وہ شرط پائے جانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے ورنہ نہیں
۲۸۱	(۲۶۸) شوہر نے بیوی سے کہا ”باقی و ٹھنڈے دو“ تو خدا کی قسم تم کو طلاق دوں گا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
۲۸۲	(۲۶۹) نکاح سے پہلے کہا ”اگر میں نے جھوٹا بیوہ تو جب میں نکاح کروں وہ عورت مجھ پر طلاق ہے“
۲۸۳	(۲۷۰) مہر نفقہ عدت وغیرہ کی معافی کی شرط پر طلاق.....
۲۸۴	(۲۷۱) شوہر نے کہا ”اگر یہ لڑکی اس مرض میں مر گئی تو اس کے مرنے کے ساتھ تجھ پر تین طلاق پڑ جائے گی“ تو کیا حکم ہے؟
۲۸۵	(۲۷۲) اگر بیوی نے مہر خرچ نہ کیا تو یک ماہ انتظار کے بعد تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی

صفحہ	موضوع
۲۸۹	۶ یا حکم ہے؟ (۲۷۳) حق کو کسی کام کرنے پر معقول کیا اب اس کام کو کرنے سے بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟
۲۹۰	(۲۷۴) اگر میں نے اس قسم کی کارروائی کی یا تم کو چھوڑ کر چلا جاؤں تو تم پر تین طلاقیں ہیں تو کیا حکم ہے؟
۲۹۱	(۲۷۵) اگر تم کو چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں تو تم پر تین طلاقیں ہیں چھوڑ کر چلا آیا
۲۹۲	(۲۷۶) اگر میری جرات کے بغیر میرے گھر آئے تو میرے حق میں تین طلاق ہوئی
۲۹۳	(۲۷۷) اگر فدا کا نام غائب وقت معین میں نہ آیا تو میری بیوی کو طلاق واقع ہو جانے کی تو کیا حکم ہے؟
۲۹۴	(۲۷۸) فدا کی دعا میں سے جب میرا نکاح کسی بڑی سے ہوا تو میری طرف سے اس پر فوراً تین طلاقیں پڑ جائیں گی.....
۲۹۵	(۲۷۹) شوہر نے کہا "اگر تیرے سو کوئی ورپائی لے لے" نہیں ہے تو تجھے ایک دو تین طلاق دیدیں یہ تعلیق طلاق ہے یا تجبیز.....
۲۹۶	(۲۸۰) اگر میں اس مدرسہ کو تمہاری جرات کے بغیر چھوڑ کر چلا جاؤں تو میری بیوی کو تین طلاق ہو جائیں گی..
۲۹۷	(۲۸۱) شوہر نے کہا کہ "اگر میں پانچ کا فیصد نام منظور کروں تو یہی تحریر میری طلاق سمجھی جائے تو کیا حکم ہے؟.....
۲۹۸	(۲۸۲) جو بونی معبدوں خلاف ورزی کرے گا تو یاس نے اپنی عورت کو طلاق دے دی
۲۹۹	تو خلاف ورزی پر طلاق ہوگی یا نہیں ہے.....
۳۰۰	(۲۸۳) اگر میں غم سے ملوں یا اس کے پاس جاؤں تو میری بیوی پر طلاق ہے تو عمر سے منے سے بیوی پر طلاق پڑ جائے گی.....
۳۰۱	(۲۸۴) اگر میں شرع کے خلاف کوئی کام کروں تو مجھ پر طلاق اضافی ہوگی ان الفاظ سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟....
۳۰۲	(۲۸۵) اگر میں اسے رہوں تو اس پر تین طلاق نکاح کرنے سے تین طلاق واقع ہو جائیں گی
۳۰۳	(۲۸۶) (۱) شوہر نے بیوی سے کہا "اگر توجہ میں داخل ہوئی تو تجھ پر طلاق ہے
۳۰۴	(۲) شوہر نے بیوی سے کہا "اگر تم خاندان کے گھر جاؤ گے تو تمہارا اور ہمارا تعلق قطع ہو جائے گا"
۳۰۵	(۲۷۸) اگر تیری طرف سے تو نے میرے سامنے رہنمائی پڑے پنے تو میری طرف سے تین طلاق ہے
"	(۲۸۸) کاؤں کے باشندوں نے متعلق ہو کر کہا کہ اگر بولی پنجایت سے الگ ہو جائے اور مسجد میں نماز نہ پڑھے تو اس کی بیوی کو تین طلاق



صفحہ نمبر	سوال
۳۰۶	(۲۹۹) اگر عین شہر میں خدیف و زری دس یا زودوب دس تو میری زوجہ کو طلاق مغلطہ ہوگی۔
۳۰۷	(۲۹۰) اگر اس روپے کا نو روپہ یا تین روپہ اختیار کروں تو اس سے میری زوجہ سے
۳۰۸	تہہ و نفی تعلق نہ رہتا ہے۔
۳۰۸	(۲۹۱) اگر وہ جب اقرا نامہ کے بعد سے تان و نفقہ کا حق نہیں کریں گے تو اپنی بیوی سے
۳۰۹	موی ہو جائیں گے یا حکم نہ ہے؟
۳۰۹	(۲۹۲) شوہر نے بیوی سے کہا "اگر تم اپنے بھائی کے سامنے ہوگی تو تو حرام ہو جائے گی" تو یہ حکم ہے؟
۳۱۰	(۲۹۳) جب تک تم اس شہر میں ہو میں نے یہ مامت دے دی ہے عورت و تین حاق
۳۱۱	(۲۹۴) سوال متعلقہ استفتاء کے سابق۔
۳۱۲	(۲۹۵) مشروط طلاق میں شہر پر دس دن یا اس سے زیادہ حاق واقع نہیں ہوں
۳۱۳	(۲۹۶) اگر وہ مہینہ کے اندر نہ آئے ہوں تو تین دن بعد وہ جب اس سے طلاق ہو جائے تو یہ نہیں
۳۱۴	نہ لے جاؤں تو میری اس تحریر کو طلاق کہتے
۳۱۵	(۲۹۷) شرائط لکھنے کے بعد اصل نہ لے کر اس سے تان و نفقہ دے دی یا نہیں
۳۱۵	(۲۹۸) شوہر نے بیوی سے کہا "اگر تم نے یہ طلاق دے دی تو میری بیوی سے وراثت نہ رہے گی" تو یہ
۳۱۶	صرف تین دفعہ حاق لے کر یہ حکم ہے؟
۳۱۶	(۲۹۹) شرائط نامہ کی خدیف و زری کا حکم۔
۳۱۷	(۳۰۰) میں فلاں عورت سے نکاح کر رہا ہوں تو اپنی بیوی سے طلاق دے کر دوبارہ نکاح کر لے
۳۱۸	لفاظ تعلق کے ہیں یا ٹھیکہ کے؟
۳۱۹	(۳۰۱) شوہر نے کہا "اگر تم نے یہ طلاق دے دی تو تم کو طلاق دیتے ہیں
۳۲۰	طلاق، تعلق ہوں یا نہیں؟
۳۲۰	(۳۰۲) اگر وہ نہ لے کر اس سے حاق واقع ہوں یا نہیں
۳۲۱	(۳۰۳) شوہر نے کہا "اگر میرے پاس سے شادی میں شریک ہوئی تو میں نے اس کو طلاق دے
۳۲۲	تو کیا حکم ہے؟
۳۲۲	(۳۰۴) میں تمہاری اجازت کے بغیر دوسری شادی نہیں کروں گا اگر کروں تو اس بیوی پر ایک دفعہ
۳۲۳	طلاق، تعلق، نکاح
۳۲۳	(۳۰۵) نکاح کی طرف صداقت کے تعلق کی تو شہر طے کرنے سے طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟
۳۲۴	(۳۰۶) شوہر نے بیوی سے کہا "اگر تم نے اس طلاق کو طلاق نہ کہو تو میں نے تم کو طلاق دے
۳۲۴	دیا ہے" تو یہ حکم ہے؟

صفحہ	عنوان
۳۲۹	(۳۰۳) شہرہ نے دیوی سے عزیز سے کہا کہ آپ ہمارے ذوقی معاملات میں، کل، فصل مت دیجئے اس پر آپ نہیں مانتے تو ہم اپنی موت و حیات کی اسیت میں کیا حکم ہے؟
۳۳۰	(۳۰۴) ان کے یہودی پر جتنی عورتیں نکاح ہوئیں انہوں نے طلاق و طلاق طلاق تو کیا سمجھتے؟
۳۳۱	(۳۰۵) سوال متعلقہ سوال سائل.....
"	(۳۰۶) شہرہ نے دیوی سے کہا کہ آپ ہمارے ذوقی معاملات میں سے ایک بات بھی قبول نہ تو تم وہ
۳۳۲	..... کی طرف سے یہ طلاق ہے۔
۳۳۳	(۳۰۷) میں نے دیوی سے کہا کہ آپ ہمارے ذوقی معاملات میں سے ایک بات بھی قبول نہ تو تم وہ
۳۳۴	(۳۰۸) شہرہ نے دیوی سے کہا کہ آپ ہمارے ذوقی معاملات میں سے ایک بات بھی قبول نہ تو تم وہ
۳۳۵	(۳۰۹) ہم پر ہماری عورتیں تین تین طلاق کے طلاق ہوں گی، ہر ہم ہندو کی زمین کاشت کریں گے
۳۳۶	طلاق و زمین کے طلاق واقع ہوں
۳۳۷	(۳۱۰) ان کے قریبی قریبی جو اب یار فرما رہے ہیں، آپس میں تو تم پر طلاق جتنی میرے
۳۳۸	ہاں سے ناراض و جوں تو کیا سلم ہے؟
۳۳۹	یار ہواں باب تھو پھو پھو
۳۴۰	(۳۱۱) شہرہ نے دیوی سے کہا کہ آپ ہمارے ذوقی معاملات میں سے ایک بات بھی قبول نہ تو تم وہ
۳۴۱	(۳۱۲) میں ان سے کہتا ہوں کہ یہ غیر حاضر رہوں تو تم کو طلاق کا اختیار ہے تو کیا حکم ہے؟
۳۴۲	(۳۱۳) شہرہ نے دیوی سے کہا کہ آپ ہمارے ذوقی معاملات میں سے ایک بات بھی قبول نہ تو تم وہ
۳۴۳	(۳۱۴) شہرہ نے دیوی سے کہا کہ آپ ہمارے ذوقی معاملات میں سے ایک بات بھی قبول نہ تو تم وہ
۳۴۴	(۳۱۵) شہرہ نے دیوی سے کہا کہ آپ ہمارے ذوقی معاملات میں سے ایک بات بھی قبول نہ تو تم وہ
۳۴۵	(۳۱۶) شہرہ نے دیوی سے کہا کہ آپ ہمارے ذوقی معاملات میں سے ایک بات بھی قبول نہ تو تم وہ
۳۴۶	(۳۱۷) شہرہ نے دیوی سے کہا کہ آپ ہمارے ذوقی معاملات میں سے ایک بات بھی قبول نہ تو تم وہ
۳۴۷	(۳۱۸) شہرہ نے دیوی سے کہا کہ آپ ہمارے ذوقی معاملات میں سے ایک بات بھی قبول نہ تو تم وہ
۳۴۸	(۳۱۹) شہرہ نے دیوی سے کہا کہ آپ ہمارے ذوقی معاملات میں سے ایک بات بھی قبول نہ تو تم وہ
۳۴۹	(۳۲۰) شہرہ نے دیوی سے کہا کہ آپ ہمارے ذوقی معاملات میں سے ایک بات بھی قبول نہ تو تم وہ
۳۵۰	(۳۲۱) شہرہ نے دیوی سے کہا کہ آپ ہمارے ذوقی معاملات میں سے ایک بات بھی قبول نہ تو تم وہ
۳۵۱	(۳۲۲) شہرہ نے دیوی سے کہا کہ آپ ہمارے ذوقی معاملات میں سے ایک بات بھی قبول نہ تو تم وہ
۳۵۲	(۳۲۳) شہرہ نے دیوی سے کہا کہ آپ ہمارے ذوقی معاملات میں سے ایک بات بھی قبول نہ تو تم وہ
۳۵۳	(۳۲۴) شہرہ نے دیوی سے کہا کہ آپ ہمارے ذوقی معاملات میں سے ایک بات بھی قبول نہ تو تم وہ
"	(۳۲۵) شہرہ نے دیوی سے کہا کہ آپ ہمارے ذوقی معاملات میں سے ایک بات بھی قبول نہ تو تم وہ

صفحہ	موضوع
۳۵۳	(۳۲۶) بیوی کے نام لئے بغیر کئی بار کہا کہ ”میں نے اس کو طلاق دی“ تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ ...
۳۵۴	(۳۲۷) ایک مجلس کی تین طلاق کے باوجود بغیر حلالہ رجوع کا فتویٰ کیسا ہے؟
۳۵۵	(۳۲۸) ایک مجلس کی تین طلاق کے بعد حالت ضرورت شدیدہ میں دوسرے مسک پر غسل کر سکتا ہے یا نہیں؟
۳۵۶	(۳۲۹) ایک بارگی تین طلاق دی رجعت کر سکتا ہے یا نہیں؟
۳۵۷	(۳۳۰) شوہر نے ایک ہی مجلس میں کہا ”طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے“ تو کون سی اور کتنی طلاقات واقع ہوئیں؟
۳۵۸	(۳۳۱) تین طلاق کے بعد بغیر حلالہ نکاح درست نہیں ہے
۳۵۹	(۳۳۲) تین طلاق کے بعد پھر بیوی کا شوہر کے پاس رہنا کیسا ہے؟
۳۶۰	(۳۳۳) تین طلاق جدا جدا کر کے تین مرتبہ دی تو کیا حکم ہے؟
۳۶۱	(۳۳۴) غصے میں لگائی دیکر کھانا طلاق طلاق اور کہتے ہیں نیت نہیں تھی
۳۶۲	(۳۳۵) جب تین طلاق دی تو مغلطہ ہوئی بغیر حلالہ رجوع بائز نہیں
۳۶۳	(۳۳۶) حلالہ میں جماع شرط ہے یا رجوع؟ بہت سی طلاق کے ساتھ شوہر کے لئے جائز نہ ہوگی
۳۶۴	(۳۳۷) تین دفعہ سے زیادہ طلاق دی تو کون سی طلاق واقع ہوتی ہے؟
۳۶۵	(۳۳۸) ایک مجلس میں تین طلاق دی اب رجوع کرنا چاہتا ہے تو کیا حکم ہے؟
۳۶۶	(۳۳۹) کہا ”ایک دو تین طلاق دیتے ہوں“ تو کیا حکم ہے؟
۳۶۷	(۳۴۰) تین دفعہ طلاق طلاق طلاق دیا تو بون کی طلاق واقع ہوئی؟
۳۶۸	(۳۴۱) مغلطہ مغلطہ جو زنا سے تھی کے ساتھ نکاح کیا پھر جماع کے بعد طلاق دے دی تو شوہر اوس کے لئے حلال ہوئی یا نہیں؟
۳۶۹	(۳۴۲) شوہر نے یہ اقرار کیا کہ ”اب تحریری پر سے طلاق ایک دو تین ہیں“ آج سے باہمی کوئی واسطہ نہ رہا تو کیا حکم ہے؟
۳۷۰	(۳۴۳) اگر عورت سے زنا کیا اس سے شادی درست ہے یا نہیں؟
۳۷۱	(۳۴۴) اگر عورت کو تین طلاق دی طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
۳۷۲	(۳۴۵) نیت میں بیوی کو تین چار مرتبہ طلاق دی تو کیا حکم ہے؟
۳۷۳	(۳۴۶) اگر بیوی سے کہا طلاق دیدی دیدی تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟
۳۷۴	(۳۴۷) شوہر نے نشے میں کسی سے کہا نے پھر بیوی کو طلاق دی تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟
۳۷۵	(۳۴۸) شوہر نے بیوی سے کہا ”جاؤ تم کو تین طلاق“ مگر نیت تین طلاق کی نہ تھی

صفحہ	عنوان
۳۷۲	تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟
۳۷۳	(۳۷۹) تین طلاق کے بعد میاں بیوی کا ساتھ رہنا جائز نہیں
۳۷۴	(۳۸۰) تین طلاق تو تین ہی واقع ہو میں
۳۷۵	(۳۸۱) شوہر نے بیوی کو تین بار طلاق طلاق لکھ کر طلاق نامہ دیا تو کتنی طلاق واقع ہوئی اب رجوع کرنے کی کیا صورت ہے؟
۳۷۶	(۳۸۲) شوہر نے کہا "میں نے اس بڑھے کی بیٹی کو ثلاثہ دو طلاق دیدیا ہے تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟
۳۷۷	یا تین؟
۳۷۸	(۳۸۳) شوہر نے کہا "میں نے بیوی کو طلاق دی طلاق دی طلاق دی تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟
۳۷۹	(۳۸۴) طلاق اور مر کے متعلق احکام
۳۸۰	(۳۸۵) تین طلاق کے بعد عورت عدت پوری کر کے دوبارہ شادی کر سکتی ہے
۳۸۱	(۳۸۶) حلالہ میں جب شوہر ثانی غیر صحبت کے طلاق دے تو وہ پہلے شوہر کے لئے حلالہ نہ ہوگی
۳۸۲	(۳۸۷) تین طلاق کے بعد عورت مرتد ہو گئی پھر مسلمان ہو کر پہلے شوہر سے بغیر حلالہ کے شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟
۳۸۳	(۳۸۸) نفی کے لئے تین طلاق کی صورت میں 'اہل حدیث' مسلک پر عمل جائز ہے یا نہیں؟
۳۸۴	(۳۸۹) حدیث کی یا تعریف ہے اور حلالہ کرنے والے کا کیا حکم ہے؟
۳۸۵	تیر ہواں باب
۳۸۶	طلاق بائن اور رجعی
۳۸۷	(۳۹۰) شوہر نے بیوی سے کہا "تو تجھے طلاق ہے" بیوی نے جواب میں کہا اچھا مجھے طلاق دیدو تو کیا حکم ہے؟
۳۸۸	(۳۹۱) بیوی تین طلاق کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر دو کا تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟
۳۸۹	(۳۹۲) طلاق رجعی میں عدت کے اندر رجوع کرنے سے رجعت ہو جاتی ہے یا نہیں؟
۳۹۰	(۳۹۳) شوہر نے کہا "میں نے آزاد کیا" تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟
۳۹۱	(۳۹۴) دو طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کس صورت سے ہوگا؟
۳۹۲	(۳۹۵) شوہر نے کہا "میں نے تجھے طلاق دی تو میری بہن کی مانند ہے" تو ان الفاظ سے کون سی طلاق واقع ہوئی؟
۳۹۳	(۳۹۶) شوہر نے بیوی سے کہا "جائیں" تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟
۳۹۴	(۳۹۷) میں نے تجھ کو چھوڑ دیا "صحت ہے یا کنیہ بکال میں اسی کے کہنے کا رواج ہے؟

صفحہ	محتوے
۳۸۷	(۳۶۸) تین مرتبہ فطریہ طلاق اور کون سی طلاق واقع ہوتی؟
۳۸۸	(۳۶۹) شوہر نے بیوی سے منسوب ہو کر کہا "تم اپنی طلاق سے لو تو بیوی پر طلاق پڑی یا نہیں؟"
"	(۳۷۰) علق رجعی کے بعد بے بیوی سے صحبت کر لی تو رجعت ہوئی یا نہیں؟
۳۸۹	(۳۷۱) طلاق دیدوں کا "یادیت" ہونے کے بعد دوبارہ طلاق طلاق کہا تو کون سی طلاق واقع ہوتی؟
"	(۳۷۲) تین بار طلاق دینے کے بعد شوہر کو حق رجعت نہیں رہتا
۳۹۰	(۳۷۳) کسی نے اپنی بیوی سے کہا "میں نے تم کو طلاق دیدیا میرے گھر سے نکل جاؤ" تو بیوی پر ہونے والی طلاق کی نوعیت؟
"	(۳۷۴) شوہر نے بیوی سے کہا "میں نے تجھ کو طلاق دی دی اوی تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟"
"	(۳۷۵) جھگڑے کے دوران میں "ہم اپنی عورت کو طلاق دیدیں گے والد نے کہا" دیدے شوہر نے یا بیوی؟
۳۹۱	(۳۷۶) طلاق رجعی طلاق بائن اور طلاق مغلطہ کے احکام
"	چودھواں باب مجنون اور طلاق مجنون
۳۹۲	(۳۷۷) عورت نے شوہر سے کہا "میں نے دیوانہ سے دیوانہ سے عورت کیا کرے؟".....
۳۹۳	(۳۷۸) عورت نے شوہر سے کہا "میں نے دیوانہ سے دیوانہ سے عورت کیا کرے؟".....
"	(۳۷۹) طلاق کی بیوی جس حال سے دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟
۳۹۴	(۳۸۰) شوہر نے بیوی سے کہا "میں نے تجھ کو طلاق دیدیا" تو بیوی نے کہا "میں نے تو خود طلاق دیدی" تو کون سی طلاق ہے؟
۳۹۵	(۳۸۱) شوہر نے بیوی سے کہا "میں نے تجھ کو طلاق دیدیا" تو بیوی نے کہا "میں نے تو خود طلاق دیدی" تو کون سی طلاق ہے؟
"	پندرہواں باب عدت اور نفقہ عدت
۳۹۶	(۳۸۲) رانی رانی سے فوراً نکاح کرنا عورت پر عدت نہیں
"	(۳۸۳) علق رجعی عدت کا نفاذ شوہر کے بعد واجب ہے
۳۹۷	(۳۸۴) جہاں شوہر کا انتقال ہوتا ہے عورت وہیں عدت گزارنی چاہیے؟
"	(۳۸۵) بیوی اور خوف سے شوہر سے ہرے چائے والدین کے یہاں عدت گزارے
"	(۳۸۶) شوہر نے عدت میں نکاح کیا تو وہ نکاح فاسد ہے اور وہ عورت پہلے شوہر کے سے نہیں نہیں ہون
۳۹۸	(۳۸۷) ایام عدت میں بیوی عورت نکاح کرنا علق رجعی یا فاسد ہے؟
۳۹۹	(۳۸۸) ایام عدت میں نکاح کی مدت
"	(۳۸۹) زمانہ عدت میں کیا کیا کرنا جائز ہے

صفحہ	عنوان
۳۰۰	(۳۹۲) حق و عدت میں فرق کیوں؟
۳۰۱	(۳۹۳) عدت کے اندر نکاح کرنے سے کیا منہ قید نہیں ہوتا؟
۳۰۲	(۳۹۴) جس و طویل مدت تک نہیں نہ آئے اس کی عدت کیا ہے؟
۳۰۳	(۳۹۵) حق کے پیش میں عدت اور شہرہ سے کیا فرق ہے؟
۳۰۴	(۳۹۶) عدت وفات میں نہ ورت شدیدہ کے وقت عورت سے نفل ساقی ہے؟
"	(۳۹۷) کافرہ عورت مسلمان ہونے کے بعد عیسیٰ مسلمان کے تہاوی کے قعدت کی طرف سے
۳۰۴	.....
۳۰۵	(۳۹۸) عدت کے متعلق چند مسائل
"	(۳۹۹) عورت کی عدت میں یہ مسائل سے پرانی ہوتی ہے
"	(۴۰۰) غنہ پر عورت کے عدت میں کیا مسائل سے پرانی ہوتی ہے
۳۰۶	.....
"	(۴۰۱) عورت کی عدت میں کیا مسائل سے پرانی ہوتی ہے
۳۰۷	(۴۰۲) عورت کی عدت میں کیا مسائل سے پرانی ہوتی ہے
۳۰۸	(۴۰۳) عورت کی عدت میں کیا مسائل سے پرانی ہوتی ہے
۳۰۹	(۴۰۴) عورت کی عدت میں کیا مسائل سے پرانی ہوتی ہے
۳۱۰	(۴۰۵) عورت کی عدت میں کیا مسائل سے پرانی ہوتی ہے
۳۱۱	(۴۰۶) عورت کی عدت میں کیا مسائل سے پرانی ہوتی ہے
۳۱۲	(۴۰۷) عورت کی عدت میں کیا مسائل سے پرانی ہوتی ہے
۳۱۳	(۴۰۸) عورت کی عدت میں کیا مسائل سے پرانی ہوتی ہے
"	.....
۳۱۴	.....
"	.....
۳۱۵	.....
"	.....
"	.....
۳۱۶	.....
"	.....

صفحہ	عنوان
۴۱۵	(۴۱۵) جس عورت کو طویل عرصے سے حیض نہ آتا ہو اس کو امام مالک کے مسلک پر عمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟
۴۱۶	(۴۱۶) عدت پوری ہونے میں اگر ایک دن بھی باقی ہو تو نکاح جائز نہیں
۴۱۷	(۴۱۷) شوہر سے لگ رکنے کا بعد جو مدد خواہہ پر طلاق کے بعد عدت لازم ہے
۴۱۸	(۴۱۸) انقضائے عدت سے پہلے نکاح کرنا حرام ہے
۴۱۹	(۴۱۹) مدد خواہ عورت پر طلاق کے بعد عدت گزرنی نہ دینی سے اگرچہ وہ سب بھرتے تو عدت لگ رہی ہو
۴۲۰	(۴۲۰) عدت و نفقہ چار ماہ دس دن ہے اس سے پہلے جو نکاح ہوا وہ باطل ہے
۴۲۱	(۴۲۱) حاملہ عورت کی عدت چھ دن بعد شش سے پوری ہوتی ہے اگرچہ شوہر کا انتقال ہو گیا ہو
۴۲۲	(۴۲۲) رانیہ عورت پر شوہر دین نہ ہو تو اس پر کوئی عدت لازم نہیں
۴۲۳	(۴۲۳) ایک عورت کو دو مسائل تھے حیض نہیں آیا اس کی عدت کیسے پوری ہوگی؟
۴۲۴	(۴۲۴) مطلقہ عورت کو شوہر کے گھر میں عدت گزارنی لازم ہے۔
۴۲۵	(۴۲۵) زمانہ عدت کا نفقہ بذمہ شوہر لازم ہے۔
۴۲۶	سولہوالباب حضانت
۴۲۷	(۴۲۷) بچوں کا حق پرورش اور نان و نفقہ
۴۲۸	(۴۲۸) نریشہ سروس کا نفقہ غیر قسطنی یا بغیر رضائے شوہر واجب نہیں۔
۴۲۹	(۴۲۹) مطلقہ عورت بچہ کے باپ سے زمانہ نریشہ کے اخراجات کا مطالبہ کر سکتی ہے یا نہیں؟
۴۳۰	(۴۳۰) بچوں کا خرچہ پرورش باپ سے ذمہ ہے البتہ نریشہ مدت کا نفقہ اس کے ذمہ واجب نہیں۔
۴۳۱	(۴۳۱) باپ نہ ہونے کی صورت میں نریشہ کا نفقہ اس کے ذمہ پر واجب ہے
۴۳۲	(۴۳۲) ماں کے حضانتی کو حق پرورش ہے
۴۳۳	(۴۳۳) پرورش کا حق ماں کو سب تک رسالت باپ پر خرچہ پرورش ذمہ ہے
۴۳۴	(۴۳۴) ماں کے ہوتے ہوئے چوتھی و حق پرورش نہیں
۴۳۵	(۴۳۵) ماں جب فیہ سے شادی کرے تو اس کا حق پرورش ختم ہو جاتا ہے
۴۳۶	(۴۳۶) نریشہ کا حق پرورش
۴۳۷	(۴۳۷) بڑی کی پرورش کی مدت سے ماں سے بعد یہ حکم ہے
۴۳۸	(۴۳۸) حق پرورش کی مدت
۴۳۹	(۴۳۹) نریشہ کا حق پرورش کس وقت ہے

صفحہ	عنوان
۴۳۱	(۴۳۹) سات سال کے بعد باپ لڑکے کو اس کی مانی سے لے سکتا ہے.....
۴۳۳	(۴۴۰) بچہ کی پرورش کے متعلق ایک جواب پر اشکال اور اس کا جواب.....
۴۳۴	(۴۴۱) ماں کے انتقال کے بعد مانی کو بیٹوں کی پرورش کا حق حاصل ہے.....
۴	(۴۴۲) وہ عورتیں جن کو بیٹوں کا حق پرورش ہے وہ موجود نہ ہوں تو حق پرورش اس کو حاصل ہوتا ہے؟
۴۳۵	(۴۴۳) ماں کے بعد مانی کو پھر داوی کو حق پرورش ہے..
۴۳۶	(۴۴۴) مانی کا حق پرورش کب تک ہے؟.....
۴	(۴۴۵) ماں مانی داوی اور بہن کے بعد حق پرورش خا کو ہے.....
	ستہ سوال باب ایہ
۴۳۷	(۴۴۶) کسی نے اپنی بیوی سے کہا جب تک تم تین پارے قرآن شریف نہ پڑھ لے اس وقت تک مجھ پر حرم ہے "تو کیا حکم ہے؟
۴۳۸	(۴۴۷) تم کھار کھا تو مجھ پر حرم ہے اب میں تجھ سے صحبت نہیں کروں گا اس کے بعد رات بھر بھرتی نہیں تو کیا حکم ہے؟
	اٹھارہ سوال باب ظہر
۴۳۹	(۴۴۸) کسی نے کہا اگر میں اس سے زندگی کروں گا تو کسی کے نطفہ سے پیدا ہوں گا تو کیا حکم ہے؟
	(۴۴۹) کسی نے کہا وہ عورتیں جو بنی خاندانوں کے بعد رہیں وہاں سے مشابہ ہیں باعتبار شفقت و محبت رہنے کے تو کیا حکم ہے؟
۴۴۰	(۴۵۰) کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میری بہن ہے بربر ہے تو کیا حکم ہے؟
۴۴۱	(۴۵۱) بیوی کو ماں سے دیا تو نکاح نہیں ہوتا
۴	(۴۵۲) بیوی کو طلاق کی نیت سے ماں کو کیا حکم ہے؟
۴	(۴۵۳) شوہر نے بیوی سے کہا اگر میں تم سے صحبت کروں تو اپنی ماں سے صحبت کروں تو کیا حکم ہے؟
۴۴۲	(۴۵۴) شوہر نے کہا تو میری ماں ہے لہذا اس کے بعد طلاق نامہ بھی تحریر نہ کیا تو کیا حکم ہے؟
	(۴۵۵) کسی نے اپنی بیوی سے کہا "آج سے تو میری ماں ہے اور میں آج سے تیرا بیٹا ہوں"
۴	تو کیا حکم ہے؟
	انیسواں باب متفرقات
۴۴۳	(۴۵۶) عورت بھرتی ہو کر اس سے یاں چلی گئی تو غیر طلاق سے اس کا نکاح ناجائز نہیں
۴	(۴۵۷) گاؤں کے سرداروں نے طلاق دینے پر جو رقم شہر سے لے کر اس کا حکم
۴۴۴	(۴۵۸) چند کلمات کے اصطلاحی معنی.....



نمبر	مضمون
۴۴۵	(۴۴۵) عورت ہاکی تنہا ہے مگر ہاکی جانے سے نکال نہیں تو
"	(۴۴۶) عورت ہاکی تنہا ہے مگر ہاکی جانے سے نکال نہیں تو
"	(۴۴۷) عورت ہاکی تنہا ہے مگر ہاکی جانے سے نکال نہیں تو
"	(۴۴۸) عورت ہاکی تنہا ہے مگر ہاکی جانے سے نکال نہیں تو
۴۴۹	(۴۴۹) عورت ہاکی تنہا ہے مگر ہاکی جانے سے نکال نہیں تو
۴۵۰	(۴۵۰) عورت ہاکی تنہا ہے مگر ہاکی جانے سے نکال نہیں تو
۴۵۱	(۴۵۱) عورت ہاکی تنہا ہے مگر ہاکی جانے سے نکال نہیں تو
۴۵۲	(۴۵۲) عورت ہاکی تنہا ہے مگر ہاکی جانے سے نکال نہیں تو
۴۵۳	(۴۵۳) عورت ہاکی تنہا ہے مگر ہاکی جانے سے نکال نہیں تو
۴۵۴	(۴۵۴) عورت ہاکی تنہا ہے مگر ہاکی جانے سے نکال نہیں تو
۴۵۵	(۴۵۵) عورت ہاکی تنہا ہے مگر ہاکی جانے سے نکال نہیں تو

## کتاب الطلاق

## پہلا باب

## فصل اول

## طلاق دینا اور طلاق پڑنا

شہد طلاق کا چار گروہ ہوتا ہے یعنی گواہی میں طلاق کا وقوع نہ ہوتا ہے۔  
 (سوال) زید نے اپنی منوچہ واسپہ کے ساتھ کھانا کھا کر وہ چار انگلی تین طلاق شرعی لیکر حق زوہبت سے عیدہ  
 کر دیا اور اپنے مکان سے نکال دیا اور مہر مہر کے وقت رہا وہاں موجود اپنے والد کے مکان پر جو تین  
 بیٹیں اس کے فاسلہ پر واقع تھیں وہی وہاں چار گروہ کے لیے مدت مہر کے بعد چار گروہ کے مکان پر چار  
 سے چنانچہ جب وہ مہر مہر کے وقت نکلتا تو وہاں چار گروہ کے مکان پر چار گروہ کے مکان پر چار  
 مدت کرنا چاہتی تھی کہ زید طلاق دینا نہ چاہتا تھا کہ میں نے طلاق نہیں دی تھی کہ اس  
 طلاق نہ دی تھی کہ اس وقت طلاق نہ دی تھی کہ اس وقت طلاق نہ دی تھی کہ اس وقت طلاق نہ دی تھی  
 تحریر نہیں ہوئی تھی۔

(جواب) جب کہ زید نے اپنی منوچہ واسپہ کے ساتھ کھانا کھا کر وہ چار گروہ کے مکان پر چار  
 اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له حتى تنكح زوجا غيره (۱) رتی یہ بات کہ وہ طلاق دینے ہی سے نکاح  
 کرتا ہے تو اس کے ثبوت میں کہ اس کی شہادت کافی ہے ثبوت طلاق اور وقوع طلاق کے تحریر  
 ضرورت نہیں صرف تلفظ سے ہی طلاق پر جاتی ہے (۲) جس صورت میں جب کہ مسماۃ  
 مسماۃ عیدہ اپنی مدت پوری کر چکی ہے تو وہ جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

”تلاک“ کے لفظ کے ساتھ طلاق دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے

(سوال) زید نے اپنی عورت وغیرہ غلط صاف نہیں کیا تھی وہاں کہ ایک تلاک نہیں تلاک یہ  
 لفظ سے کوئی معنی نہیں چر طلاق یہ لفظ ہے اللہ تعالیٰ کے معنی تفریق کے ہیں اب نہ  
 تلاک سے طلاق کے کیا معنی ہو گا جس کتب میں صاف لفظ کی قید ہے

۲۳۰ . . .

۱۲۰ اور رفع یدہ نکاح فی الحال سبب و نسیاں اور جہی بلفظ محض صیغہ سبب غنی۔ لاقی بدر السحر  
 مع ہدیس رد السحر کتاب طلاق ۳ ۲۲۶ ط۔ سعید کریمی اور کہ لفظ محض صیغہ ہوا جعل دلالہ  
 علی معنی طلاق من سبب و کتابہ فخرج بقسوج غنی ہمدرد لفظہ حکم سبب لکھنہ مستحبہ  
 و سبب لا حرج و لا سبب سی ہمدرد دلالہ صیغہ فی قیدہ سب طلاق حکم سبب سی و نہ صیغہ من سبب صیغہ  
 و نہ لفظہ راجعہ حرج۔ ہی صیغہ دلالہ لفظ لا صیغہ ولا کہ لا مع عبد کہ فی رد الحرج الترمذی  
 وغیرہ (ہمدرد رد المحصر مع رد السحر کتاب الطلاق ۳ ۲۳۰ ط۔ سعید کریمی)

المستفتی نمبر ۳۹۸ (۲۹ جون - ۲۷ اگست) ۱۳۵۳ھ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۴ء  
(جواب ۲) فقط تک امر کسی عام من زبان سے نکالے جو حلق کہنے پر بھی قادر تھا اور وہ دعویٰ کرے کہ  
میرا متعصب و متعصب نہیں تھا تو اس کی تصدیق نہ جائے گی اور اگر وہ یہ دعویٰ نہ کرے یا کسی نے پرستہ کی  
زبان سے نکالے تو حلق وقوع ہونے کا حکم دیا جائے گا۔ کما ہورواۃ شمس الاثمة الحلوانی ۷  
واللہ اعلم محمد کفایت اللہ کان اللہ ۔

کسی کے کہوانے سے ”ہا“ ایک دو تین طلاق دے دی“ اور معنی نہ جانتا ہو تو کیا مسلم ہے؟  
(سوال) زید کا اپنی بیوی سے کسی بات پر جھگڑا ہوا۔ خالد کو جب اطلاع ملی تو زید سے کہا۔ تو نے ایسی  
شرابی کو جو تجھ سے ہٹا لیتی ہے اب تک رکھا ہے زید نے کہا تو کیا کروں خالد نے کہا طلاق دے دو  
زید نے کہا میں تو جانتا نہیں ہوں کہ اس طرح طلاق دی جاتی ہے خالد نے کہا کہ اس طرح طلاق دی جاتی  
ہے کہ ایک دو تین طلاق دے دی خالد کے بتلانے پر زید نے عینہ وہ الفاظ کہہ دیے۔ اس صورت میں طلاق  
یرکی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۳۰۹ مولوی کبڈ سانب (شلع نواکھلی)

۳ ربيع الاول ۱۳۵۳ هـ ۳ جون ۱۹۳۶ء

جواب (۳) زید و زبان سے جو الفاظ صادر ہوئے ان کے موافق طلاق پڑ گئی کیونکہ زید نے یہ معلوم  
 نہ کیا کہ ان الفاظ سے کس بیوی پر طلاق پڑے گی ان الفاظ کا تلفظ کیا ہے (۴)  
 محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

۱. شیعیان بنده الاطلاق و مدعیان تصریح و مدح بحوط طلاع و تلاك و ملاك و ط ل ك و طلاق ناشی  
از قریب عدم و جاهل و اب فی بنده بحوط تلامه بتشدق قضاء الا اذا شهد علیه قبله مدعی الدار لمحرار مع  
همش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب التصريح ۳ ۲۴۸ ط - سعید کراتشی

۲۔ و فی الہدیہ راجع فی الامر بہ بر ملاقی ہما حمسۃ لفاظ ملاقی و تلاح و طلاح و طلاق و ملاک عن الشیخ  
 احمد محمد بن ابی بکر محمد بن نفیص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بقع وان یعمد و فصدان لا یبغ ولا یصدق قضاء و یصدق  
 دینہ لا د سہد فیہ ان یستغنیہ و فی ہا مرانی یطہر فی الطلاق ولا یسعی لی ان اطلقہا فأنقطع بہا قطعاً لقیینہا  
 و یستغنیہا و سہد و ائدیت عند حکمہ لا یحکمہ بالطلاق بسہما و کذا فی لابنداء بفرق بین العلم و الجاہل کما ہو  
 جواب سہل لاسہ لاجوی رحمۃ اللہ تعالیٰ بہ راجع الی ما قبل و علیہ الفتوی کذا فی الخلاصۃ و الفتوی الہدیہ  
 کتاب الطلاق الباب الثانی فی نفاذ علق نفصل الاول فی الطلاق لصریح ۱ ۳۵۷ ط۔ ما حدیثہ کوئٹہ  
 سے متعلق "میرزا محمد علی" کے "فتاویٰ" میں ہے کہ "اگر جو قوس عام اور جائز کے فرق میں کسے یا ہے وہ نہ تو مر جوں سے مر  
 جاتی ہے۔ قوس عام اور جائز میں یہ امتیاز ہے کہ قوس عام اور جائز کے درمیان کوئی فرق نہیں جیسا کہ عام میں  
 نہ مر جاتا ہے۔ اس کے بعد فقہ

۳. صریحہ مالم بسعد لا فیہ ولو سافرسیدہ کطیفہ و اب طالق و مطلقہ - و یقع بها ای بحدہ اللفظ وما  
سعد ہا من الصریح و حدہ رجعیہ و ابوی حلافہا و لم یوشینا الذکر المختار شرح توفیر البصر مع ہامش  
رد المختار کتاب الطلاق باب الصریح ۳/ ۲۴۷ ط - سعید کراتشی

مختص دل میں خیال پیدا ہونے سے طلاق نہیں ہوتی (الجمعیتہ مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۳۱ء)

(سوال) ایک شخص نے اپنی عورت کو دل میں طلاق دی ہے کسی آدمی کے سامنے نہیں دی وہ لوگوں نے نہ سنا کہ عورت نے نکاح کر لیا ہے بعد ازاں وہ اپنے خوند کے گھر آگئی ہے۔

(جواب ۴) صدق اگر صرف دل میں خیاں کرنے کے طور پر دیکھتا ہے زبان سے تلفظ نہیں ادا کیا نہ آہستہ نہ زور سے تو صدق نہیں ہوتی (۱) جب تک طلاق کے الفاظ زبان سے ادا نہ ہوں طلاق نہیں ہوتی عورت نے نکاح کر لیا ہے اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا یعنی اگر وہ منکوحہ تھی اور اس نے کسی دوسرے سے نکاح کر لیا تو یہ دوسرا نکاح ہی باطل ہے (۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ

## فصل دوم

## طلاق صریح

میری اس عورت پر طلاق ہے، طلاق ہے، طلاق ہے  
کہنے سے عورت پر تین طلاق واقع ہو گئی

(سوال) ایک شخص کی عورت اپنے شوہر سے تکلیف پائے بغیر اجازت اپنے شوہر کے اپنے چلی گئی  
شوہر نے چند آدمیوں کے روبرو جو صوم و صمود کے پسند ہیں یہ الفاظ کہے کہ وہ میری عورت بغیر میری اجازت  
اپنے میکے چلی گئی اب میرے نکاح سے باہر ہے اب اس کو جیسے گویا اپنی ماں بہن سے برتاؤ کیا اور میری اس  
عورت کو طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے۔ اب آپ سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب ۵) صورت مسئلہ میں طلاق واقع ہو گئی اور وہ عورت اس شخص کے واسطے بغیر حلالہ جائز نہیں۔ یقع طلاق کل زوج اذا كان بالغا عاقلاً سواء كان حراً او عبد اطعاً او مكرها كذا في الجوهرۃ النيرة (عالمگیری ص ۳۸۲ ج ۱) (۳)



طلاق کا تخیل یکا یک آبیازید نے ایسی حالت میں جب کہ نہ وہ غصہ تھا اور نہ طلاق کا ذکر تھا دوران گفتگو میں بلا ارادہ کے ”دور ہو جاؤ“ کہا اور اس وقت طلاق کا خیال اس طریقہ سے آیا کہ اس سے اگر طلاق مراد ہے میں تو کیا حرج ہے یہ خیال میں آیا کہ اس سے طلاق مراد ہے لینا چاہیے ان دونوں طریقوں میں

سے اگر دماغ میں یہ چیز آئی ہو تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ زید بہت شکی واقع ہوا ہے جس سے خود نہایت پریشان ہے اور اب بیٹھے بیٹھے طلاق کا تخیل آجیا کرتا ہے ان صورتوں میں شریعت کا کیا حکم ہے؟  
المستفتی نمبر ۲۷۰ معرفت ناظم دارالاشاعت مونٹگیری - ۱۷ محرم ۱۳۵۳ھ ۲ مئی ۱۹۳۴ء

(جواب ۷) البیہ سے یہ الفاظ ”جو چلی جاؤ“ کہنے کے بعد بین ان الفاظ کا تلفظ ختم ہونے کے بعد اگر یکا یک طلاق کا تصور آیا خواہ اس طرح کہ ”اگر اس سے طلاق مراد ہے لیس تو کیا حرج ہے“ یا اس طرح کہ ”اس سے طلاق مراد ہے مینا چاہیے“ تو یہ وقوع طلاق کے لئے کافی نہیں ہے جب کہ صورت یہ تھی کہ الفاظ کا تلفظ کرنے سے قبل نہ طلاق کا ارادہ تھا نہ ذکر - تلفظ ہو چکنے کے بعد کا مذکورہ بالا تصور موثر نہیں ہو سکتا۔ (۱) لا الیہ لا تعمل فیما مبضی (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ

### بیوی کو ماں کہنے سے طلاق نہیں ہوتی

(سوال) زید نے بیویوں کے رویہ بیان دیا ہے کہ میں نے اپنے تازہ کی وجہ سے بیوی کو یہ کہا کہ کیا تجھ کو ماں کہنا پڑے گا؟ اس کے جواب میں بیوی نے یہ کہا کہ میرا مرد اس پر میں نے کہا کہ مہر معاف کر دے تو میں طلاق دوں گا زید کی بیوی سے پوچھا گیا تو اس نے بھی یہی بیان دیا کہ زید کا بیان ٹھیک ہے اس کے بعد تین گواہوں نے یہ بیان دیا کہ زید نے ہمارے سامنے بیوی سے یہ کہا کہ میں تجھ کو ماں کہتا ہوں تو میرے گھر سے نکل جا۔ زید کی بیوی نے اس سے مہر طلب کیا اس نے کہا کہ اس وقت میرے پاس مہر نہیں ہے۔

المستفتی نمبر ۲۶۸ حاجی عبدالقادر (ٹاپور) ۱۵ شعبان ۱۳۵۳ھ ۳ نومبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۸) گواہ اگر معتبر لوگ ہوں تو ان کی گواہی سے جو بات ثابت ہوتی ہے وہ مانی جائے گی اور زید کا بیان قبل سماعت نہ ہوگا لیکن گواہوں کے بیان میں بھی طلاق کا لفظ نہیں ہے اور جو الفاظ مذکور ہیں ان سے طلاق نہیں پڑتی اور زید چونکہ اس بیان سے منکر ہے اس لئے اس سے نیت کا استفسار نہیں ہو سکتا اس لئے مذکورہ صورت میں طلاق کا حکم نہیں دیا جاسکتا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ

(۱) ولو قال لها ادھی ای طریق شئت لا یقع بدول الیہ وان کد فی حال مذاکرۃ الطلاق (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق) الباب الثانی فی بقاء الطلاق الفصل الخامس فی الکلیات ۱ ۳۷۶ ط - ماحدہ کونہ

(۲) ولا غرۃ سبۃ مناخرۃ علیہا (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الصلاة) باب شروط الصلاة ۱ ۴۱۷ و فی الانشاء والظائر ولا یكون شارعاً بعبۃ مناخرۃ لان ما مضی لم یقع عادة لعدم الیہ (الاشیاء والظائر لاس بحیم الفصل الاول فی القواعد الکلیۃ النوع الاول القاعدة الثانیۃ الامور مقاصدھا ۱ ۱۵۱ ط - ادارة القرآن کراچی)

بیوی کے متعلق یہ کہنا کہ ”اب اسے مجھ سے کچھ سروکار نہیں“ مجھ سے کوئی واسطہ نہیں“ (سوال) جس شخص نے برسرِ اجلاس حکومت انگریزی یہ موجودہ اپنی زوجہ کے بارے میں یہ کہا کہ یہ میری عورت بد چلن و بد اطوار ہو گئی اب اس سے اور مجھ سے کچھ سروکار نہیں میں اس بد وضع عورت کو نہیں چاہتا حاکم نے بھی بہت کچھ شوہر سے کہا کہ اس عورت کو تم سے جو کچھ اس نے سخت انکار کیا آج عرصہ ایک برس کا ہوتا ہے کہ شوہر نے کوئی خبر گیری نہ کی بلکہ جس سے بھی کہا کہ مجھ سے کوئی واسطہ نہیں تو یہ کہنا شوہر کا طلاق بالکنا یہ ہو گیا نہیں؟ خالص اس صورت میں جب کہ فتنہ پیدا ہونے کا خوف ہو اور زوجہ مذکورہ پر نان نفقہ کی تنگی ہے اور زوجہ نے بھی حاکم کے سامنے یہ کہا کہ میں ایسے شوہر سے پناہ مانگتی ہوں جو خاں اور نشہ خوار ہے اس پر شوہر نے بھی مذکورہ بالا جملہ کہا تھا کہ مجھ سے اور عورت سے کوئی سروکار اور واسطہ نہیں۔

المسنفتی نمبر ۷۸۸ سید آرام حسین صاحب (سہ ماہ) ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ ۲۹ فروری ۱۹۳۶ء (جواب ۹) صورت مسئلہ میں قرآن ایسے ہیں کہ وقوع طلاق کا حکم رائج ہے عورت بد وضعی کے ساتھ متصف کرنا اور پھر اپنی بے تعلقی کو ان الفاظ سے ادا کرنا یہ سب قرآن میں ہے کہ اس نے یہ الفاظ نہ نیت طلاق کے اس سے عورت کو طلاق ہو چکی ہے۔ محمد کفایت مددکان امداد

### بیوی کو کہنا ”اپنے باپ کے گھر چلی جا“

(سوال) زید نے اپنی بیوی کو خسر میں رہا پیٹ کر مکان سے باہر کر دیا اور کہا تو اپنے باپ کے مکان پر چلی جا اور پھر چند گھنٹے کے بعد مکان میں داخل کر لیا اور مل بیٹھے اس کے بعد لڑکی کے والد کو خبر ہوئی نئی روز جمعہ وہ اس کو اپنے مکان میں لے گئے لڑکی کے والد کو بعض لوگوں نے یہ مشورہ دیا کہ اب لڑکی کو وہاں نہ جتو بلکہ اس کا نکاح دوسری جگہ کر دو اور کسی مولوی صاحب سے قوی لے لو ایک مولوی صاحب اس پر تیار ہوئے کہ میں قوی دیتا ہوں طلاق ہو گئی ہے صورت مسئلہ مولوی صاحب نے یہ قائم کی کہ خوند کو بلا لیا اور والد اس بات

(۱) وان بوی بائ علی مثل امی و کاسی - برا او طہارا او طلاقا صحت بینه ووقع ما رواہ لایہ کسانہ والا سوسنہ او حذف الکاف لغاوی بعض الادبی ای البرعی الکرامة (درمحرار) وفي الرد (قوله او حذف الکاف) بان قل انت امی - قلت و بدل علیہ ما مذکرہ عن الفتح من انه لا بد من الصریح بالاداء قوله لغاوی لایہ محمل فی حق التشبه فمالہ بتس مراد محصور لا یحکم بشی فصح (هامش رد المحتار) کتاب طلاق باب الطہار ۳/ ۷۰ ط سعید

(۲) ولو قال لم یبق بسی و بیک عمل و بوی دفع کذا فی العنایۃ (الفاوی الہدیۃ کتاب الطلاق الباب ثانی فی ابداء الطلاق الفصل الخامس فی الکلیات ۱ ۳۷۶ ط محدیہ کنود) یہ الفاظ نایہ کے قسم ثانی میں اصل ہیں جس سے حکم یہ ہے کہ نیت پر موقوف ہے نہ ان لفظوں سے طلاق کی نیت کی ہے جیسے قرآن سے یہی معصوم ہوتا ہے تو ایک طلاق بائن قطع وکی نیت نہیں کی تو طلاق واقع نہیں ہوتی۔ کما فی رد المحتار، والحاصل ان الاول یتوقف علی الیۃ فی حالۃ لرصا والعصب والصداکرہ والنسی فی حالۃ الرضا والعصب فقط و یقع فی لصداکرہ بلائیۃ و لکلت سوفف عصب فی حالۃ الرضا فقط و یقع فی حالۃ العصب والمداکرہ بلائیۃ (هامش رد المحتار) کتاب طلاق باب التکلیات ۳/ ۳۰ ط سعید کرانشی

کے کہ ٹرائی ہوئی یا نہیں تم وہ نواں کے درمیان؟ خاوند نے کہا کہ بے شک ٹرائی ہوئی اور میں نے ٹرائی میں ضروریہ لفظ کہے کہ تو اپنے باپ کے گھر چلی جا کیونکہ میری ماں کے اور بیوی کے درمیان ٹرائی تھی ماں کو میں پتہ نہیں کہہ سکتا تھی بیوی کو میں نے مارا بھی اور کہا تو اپنے باپ کے گھر چلی جا میں نے طلاق نہیں دی اور نہ طلاق کی نیت سے میں نے یہ کہا۔ بعد جس طرح ٹرائی جھڑے میں کہا کرتے ہیں اسی طرح کہا، نواں گواہوں نے بھی یہی کہا کہ ہم نے غلط طلاق تو سنا نہیں ہے یہی ٹرائی ہوتے ہوئے سنی ہے اور یہ بھی کہہ رہا تھا کہ اپنے باپ کے گھر چلی جا اس پر مولوی صاحب موصوف نے فتویٰ دیا کہ طلاق کے اردو میں یہی معنی ہوتے ہیں کہ چلی جا اب اس پر گواہوں کی کیا ضرورت ہے طلاق ہو گئی اور نکاح دوسری جگہ کر دیا گیا یہ صحیح ہو یا غلط؟

المستفتی نمبر ۸۲۹ محمد اسماعیل (ضلع مظفر نگر) ۱۲ محرم ۱۳۵۵ھ ۱۵ اپریل ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۰) شوہر اگرچہ اقرار کی ہے کہ میں نے ماہ پندرہ کے بعد غصہ کی حالت میں کہہ دیا کہ باپ کے یہاں تو چلی جائیگی طلاق کی نیت سے شوہر نکاحی ہے ہذا اس صورت میں طلاق نہیں پڑی۔ اور نکاح شوہر اور کابد ستور سابق قائم ہے تو بدوجود قائم ہوئے نکاح شوہر سابق کے دوسرے نکاح باطل و ناجائز ہو گا۔ شوہر تانی پر لازم ہے کہ اس صورت کو شوہر سابق کے سپرد کرے ورنہ بذریعہ عدالت کے شوہر اول پر زہرہ کو ملے گا۔ والحاصل ان الاول بتوقف علی النية فی حالة الرضا والعصب والمداکرة الح رد المحتار جلد ۲ ص ۵۰۵ حبیب لم سین ثانی عنہ باب مفتی الجواب صحیح محمد کفایت اللہ کان اللہ له

بیوی کو یہ کہنا "تجھ سے مجھے کچھ مطلب نہیں" یا تو ہماری کوئی نہیں

(سوال) اگر کسی نے اپنی بیوی کو کہا کہ تجھ سے مجھے کچھ مطلب نہیں یا تو ہماری کوئی نہیں اور نیت اس سے نہ فارغانا مقصد ہے تو طلاق ہوئی یا نہیں۔ المستفتی نمبر ۱۰۰۷ بدستار (نیا)

۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ ۲۰ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۱) یہ الفاظ اگر طلاق کی نیت سے نہ کہے جائیں تو طلاق نہیں ہوتی۔ محمد کفایت اللہ

(۱) لو قال لها ادھنی ای طریق نسب لا یقع بدو البیة وان كان فی حال مداکرة الطلاق (المصاوی الھدیة کتاب الطلاق الباب الثانی فی انقاع الطلاق الفصل الخامس فی الکلیات ۱ ۳۷۶ ط ماحدہ کوئٹہ)

(۲) قال اللہ تعالیٰ حرمت علیکم امھانکم والمحصات من النساء (سورة النساء رقم الایة ۲۳: ۲۴) قال فی الدر کل صلح بعد صلح فالثانی باطل وكذا الکاح بعد الکاح - والا صلح کل عقد اعيد فالثانی باطل (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الصلح ۵/۶۳۶ ط سعید کراتشی)

(۳) هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکلیات ۳/۳۰۱ ط سعید کراتشی



تین ماہ میں نے نفقہ وغیرہ نہ دیا تو ایسی عورت سے ادا دعویٰ رہوں گا

(سوال) ایک شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور ساتھ ہی دستاویز لکھ دی جس میں مندرجہ ذیل عبارت ہے اگر اتفاقاً میں اپنی عورت کو بلا خوراک و پوشاک دیئے بلا حفاظت چلا گیا اور بھاگ جائے حالت میں تین ماہ میں نے نفقہ وغیرہ نہ دیا تو ایسی عورت سے ادا دعویٰ رہوں گا میرے نکاح کے عورت پر کوئی حق اور حقوق نہ رہیں گے میرے نکاح کے سب حق باطل اور رد سمجھے جائیں گے اب جواب طلب امر یہ ہے کہ لفظ ادا دعویٰ اور میرے نکاح کے حق اور حقوق نہ رہیں گے کنایت طلاق بکسر ط، ق، واقع ہوں یا نہیں بنو اتوجروا - المستمسکی نمبر ۱۰۱۸ مولانا فضل احمد صاحب مدرس مدرسہ مظاہر العلوم محد کھڑہ کراچی ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ م ۲۴ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۲) ان الفاظ سے (عورت سے میں ادا دعویٰ رہوں گا میرے نکاح کے عورت پر کوئی حق حقوق نہیں رہیں گے میرے نکاح کے سب حق باطل اور رد سمجھے جائیں گے) یقیناً طلاق مراد ہے قطع تعلق کا مفہوم اور کرنے میں یہ بالکل واضح اور صاف ہیں اس سے خلاف ورزی شرائط کی صورت میں طلاق واقع ہونے کا حکم دیا جائے گا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان انداء دہلی

اپنی بیوی کے متعلق یوں کہنا کہ ”یہ عورت میرے لائق نہیں“

(سوال) کسی مقدمے کے دوران میں جب حاکم نے زید سے کہا کہ تو اپنی بیوی کو لے جا تو اس نے برابر عدالت اپنی بیوی کے متعلق یوں کہا کہ یہ عورت میرے لائق نہیں ہے میں اس کو نہ لے جاؤں گا اس کے جو دل میں آئے کرے یہی اس کا فیصلہ ہے ایک مولوی صاحب سے استفسار کیا کیا جس پر مولوی صاحب موصوف نے جواباً تحریر فرمایا کہ یہ الفاظ خط کشیدہ عرفاً محتمل طلاق ہونے کی وجہ سے کنایت سے شمار ہوں گے لہذا اندازہ طلاق و حاکمیت خصومت و غضب میں واقع ہونے کی وجہ سے طلاق بائنہ ہوئی دریافت طلب امر یہ ہے کیا واقعی طلاق ہو گئی اور ہو گئی تو ایک یا ایک سے زائد - المستمسکی نمبر ۱۹۱۲ سید محمد افضل الحق صاحب (نانا کمر) ۱۸ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(۱) ولوقا لہالاکح بی و سکت وقل لم یبق بی و بیٹ نکاح يقع الطلاق ادا دعویٰ، لفتاویٰ الہدیہ، کتاب الطلاق الباب الثانی فی ایفاء اضلای الفصل الخامس فی الکلیات ۱/ ۳۷۵، ثم قال بعد صفحة ولوقا لہ یبق بی و سکت وقل لم یبق کذا فی العیة الصاوی الہدیة کتاب الطلاق الباب الثانی فی ایفاء الطلاق الفصل الخامس فی الکلیات ۱/ ۳۷۶ ط - ماحدیہ کوئٹہ

(۲) و لکلیات لا تطلق بها قضاء لایة اودلالة الحال و هر حجة مذاکرة الطلاق او العصب فمحوا حرجی و ادھی و قومی یحتمل رد او محو حجة نریہ حرام بان یصلح سبا و محوا عدی - سرحدت فارقت لا یحتمل السب و ارد (سور الانصار مع ہدیش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکلیات ۳/ ۲۹۶ ط - عید کرائشی)

(۳) و اذا اصافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقاً مثل ان یقول لا مرانہ ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاویٰ الہدیة کتاب الطلاق الباب الرابع الفصل الثانی فی تعلیق الطلاق ۱/ ۲۲۰ ط - ماحدیہ کوئٹہ)

(جواب ۱۳) ان الفاظ میں فی النقیصۃ طلاق کی تصریح نہیں ہے اس لئے زوج کی نیت دریافت کرنے کی ضرورت ہے اگر وہ ہے کہ میں نے طلاق دینے کی نیت سے ہی ہے تھے تو ایک حدیث بائن کا حکم دیا جائے گا، اور اگر وہ نیت طلاق کا انکار کرے تو اس سے قسم لی جائے گی اور قسم کھالے تو اس کا قول معتبر ہوگا (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

لفظ چھوڑ دیا کہنے سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے یا صریح؟

(سوال) مسماۃ پیاری دختر شمشو کا عقد نکاح مسکمی اسماعیل سے ۸ ص ۸ دس بارہ سال ہوئے کہ ہوا تھا لیکن اب ۸ ص ۸ چھ سال سے مسکمی مذکور باطل اپتہ ہے اور وہ بد چمن تھا ایک عورت کو اغوا کر کے لے گیا تھا اور جاتے وقت دس بارہ آدمیوں کے روبرو یہ بھی مسماۃ مذکورہ کو کہہ گیا تھا کہ جاؤ میں نے تجھے چھوڑ دیا۔ اب میرا تمہارا کوئی تعلق نہیں رہا میرے پاس تمہارے لئے روٹی پتہ ادینے کے لئے کچھ نہیں ہے مسماۃ مذکورہ جوان، عمر ہے ۱۸ سال و نفقہ سے بھی تنگ رہتی ہے ہذا اس صورت میں کیا وہ عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۰۲۶ سمند خان نمبر ۱۰ (رد ہفت) ۱۱ رمضان ۱۳۵۶ھ ۶ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۴) اگر خوند جاتے وقت یہ لفظ کہہ گیا تھا کہ کہ جاؤ میں نے تمہیں چھوڑ دیا اب میرا تمہارا کوئی تعلق نہیں رہا اور یہ واقعہ بھی صحیح ہے کہ وہ کسی عورت کو اغوا کر کے لے گیا ہے تو اس عورت منکوحہ کو چھوڑ دینے کے معنی طلاق دینے کے ہی ہیں ۲ اور عورت کو حق ہے کہ وہ دوسرا نکاح کرے قانونی مواخذہ سے پتہ کے لئے لازم ہے کہ اس کے ان الفاظ کے سننے والے لوگوں کی شہادت پیش کر کے عدالت سے نکاح ثانی کی اجازت حاصل کرے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی۔

۱۔ فالکبیات لا تطلق بها قضاء الا بید او دلالة الحال - فحوا حرجی وادھی - سرحنک فارقت فی حالہ الرضا بوقف الافساد الثلاثة تاثیر علی البیہ للاحسان (تویر الابصار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکبیات ۲۹۶/۳ ط سعید کرائشی)

۲۔ و لقول له بیده فی عدم البید الح (رد المحتار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکبیات ۳۰۰ ط سعید کرائشی)

(۳) فالکبیات لا تطلق بها قضاء الا بید او دلالة الحال فحوا حرجی وادھی - سرحنک فارقت فی حالہ الرضا بوقف الافساد الثلاثة تاثیر علی البیہ للاحسان (تویر الابصار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکبیات ۲۹۶/۳ ط سعید کرائشی) حضرت مفتی اعظم نے جو یہاں فرماتے ہیں ان الفاظ سے وقوع طلاق کا حکم دیا ہے یہ اصل کے قریب ہے کہ اصل میں لفظ چھوڑ دیا (رد ہفت) لفظ کنیت میں سے ہے جو کہ نیت سے متعلق نہیں ہے بلکہ یہ اصل کے قریب ہے کہ متعلق استعمال کیا جائے تو اس مسئلہ میں فتویٰ علماء عصر مختلف ہیں، عزیز الفتاویٰ اور فتاویٰ رضویہ میں اس کو کنیت قرار دیا گیا ہے بشرط نیت وقوع بائن کا حکم دیا ہے، یہی رائے حضرت العلام (جاری ہے)

(جواب دیگر ۱۵) غلط چہیز کی "اگر طلاق کی نیت سے کہا ہے تو طلاق ہو گئی۔"

محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

بیوی کے متعلق یہ کہنا کہ "میں اپنی عورت کو اپنی مال

کی جگہ سمجھتا ہوں اور میں نے اسے چھوڑ دیا" کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک شخص کی عورت کو ایک دوسرے شخص بھگا کر لے گیا اور اسے جانے کے بعد پھر وہی شخص جو

عورت کو لے گیا ہے تین برس عورت کے زوج کے پاس گیا کہ تم اس معاملہ کا فیصلہ کر دو تو زوج نے

جواب دیا کہ میں اپنی عورت کو اپنی مال کی جگہ سمجھتا ہوں میں نے چھوڑ دیا ہے کیا عورت کو طلاق ہوئی یا

نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۰۵۰ غلام قادر (ضلع ہزارہ) ۱۵ رمضان ۱۳۵۶ھ ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۶) اگر عورت نے خوند سے اس سوال پر کہ عورت کا فیصلہ کر دو یہ جواب دیا تھا کہ میں اس

عورت کو مال کی جگہ سمجھتا ہوں اور میں نے چھوڑ دیا تو عورت پر طلاق ہو گئی، اس کے بعد زمانہ عدت

کے اندر عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی لیکن عدت گزرنے کے بعد اس کو دوسرا نکاح کرنا جائز ہے (۱۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

حاشیہ صفحہ گزشتہ) مفتی محمد امجد علی صاحب دہلوی نے حضرت فقیہ مصر مورخہ تاج الدین سے بھی یہی حکم نقل کیا ہے۔  
۱۔ لکھنؤ میں ۱۳۰۵ھ میں مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی نے مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی سے یہی حکم اس کا یکی  
۲۔ یہاں پر بھی ۱۳۰۵ھ میں مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی نے مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی سے یہی حکم اس کا یکی  
۳۔ (۱۳۰۵ھ میں ۲۳۰۵۲۹) مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی نے مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی سے یہی حکم اس کا یکی  
۴۔ حرف شریعت میں اسعدی فی شرح زاد فی شرح کریم ی شرحک بفتح بہ الرحمی مع اند اسد کدہ  
۵۔ و ما د لا لاند عبد فی عرف شریعت اسعدی فی لطلاق وقد مر ان لصریح ما لم يستعمل الا فی الطلاق من  
فی لغة کانت (ہمیں رد المحتار کتاب الطلاق باب الکایات ۳ ۲۹۹ ط - سعید کرانی)

(۱) ایضاً

۲۔ وان بوی باب علی من می و کمی بر او طیار او طلاقاً صحت سے ووقع ما نوہ لاند کدہ والا یونس  
و حذف لکف لغو معین لاندی ی سربعی الکرامۃ، در محار، قد فی لرد قلب و بدن عدہ ما نہ کردہ عن  
نصح من نہ لاند من لصریح بالادہ، فی رد لغو، لاند محیل فی حق المشیہ فما لم یسب مراد محصور لا  
بحکم سنی فتح هامش رد المحتار مع الدر المحتار کتاب الطلاق باب الطہار ۳ ۷۰ سعید کرانی  
۳۔ و کدہ لا یصدق بہا قضاء الا سید او دلالة الحال فحوا حرجی و ادھی و نحو عدی شرحک فارقت لا  
بحسن السب و الرد فی حالة لردہ توقف لا قسم الثلاثة نسراً علی بہ للاحتمال، تویر الانصار مع ہمش  
رد المحتار کتاب الطلاق باب الکایات ۳ ۲۹۶ ط سعید کرانی

۳۔ اما نکاح مکوحۃ العیر و معدہ فلم یقل احد بحو ردہ فہم سعید صلا هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب  
العدۃ مطلب فی الکاح الفاسد و الباطل ۳ ۵۱۶ ط سعید کرانی

”میرے گھر سے چلی جا“ طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق ہوگی ورنہ نہیں۔

(سوال ۱) ہمارا ایک بھائی ہے جس نے اپنی عورت کو لے کر جا تو ہمارے گھر سے چلی جا کہ تیرا افلاں آدمی کے ساتھ ناجائز تعلق ہے میرے گھر سے چلی جا نہیں تو میں تجھ کو ماراں گا پھر وہ لڑکی اپنی مائی کے پاس چلی گئی اور مائی کے آگے سب حال خاوند بیان کیا کہ وہ مجھ پر یہ الفاظ دیتا ہے اور گھر سے نکال دیا ہے۔

پھر اس لڑکی کی بڑی ہمشیرہ اس کو لے کر پھر وہ اس کے گھر آئی اور ہمشیرہ کو گھر چھوڑ دیا جب پھر اس خاوند نے دیکھا اور پھر وہی کلمات اس نے لے کر بڑی ساری کے روبرو اور کہا کہ اپنی بہن کو لے جا اس کو میں ہرگز نہیں رہتا کہ اس کا فلاں آدمی کے ساتھ تعلق ہے غرض کہ اس لڑکی کو بڑی بہن یعنی ہمشیرہ تین دفعہ اس کے گھر چھوڑنے کو گئی مگر اس لڑکی کو خاوند نے نہیں رکھا پھر وہ اپنی مائی کو چلی گئی لڑکی کی مائی نے وہ ہے اور پھر عرصہ ایک سال ہو گیا ہے جس میں اس لڑکی کے خاوند نے کوئی خبر نہیں لی ہے پھر ایک سال کے بعد اس لڑکی کے خاوند اپنی برادری کا میمہ اس لڑکی اور اس کی مائی کے پاس لائے ہیں کہ راضی نامہ کرو اب لڑکی نہیں مانتی اور بدلتی ہے کہ میرا اس کے ساتھ نکاح نہیں ہے اب اس بھڑے میں پھر وہ ہو گئے ہیں کہ جو آدمی راضی نامہ کے واسطے آتا ہے اس کو بدلتی ہے کہ اس خاوند کا میرے ساتھ نکاح نہیں ہے اور اس بات کا کافی ثبوت بھی ہے اور گواہ بھی اس وقت ہیں کہ جب اس نے پٹی بند کی کو یہ کہہ جا چلی جا تیرا افلاں کے ساتھ ناجائز تعلق ہے اس لڑکی کا قصور نہیں ہے اس کے خاوند کا قصور ہے اور اس کے ساتھ ایک تین سال کی لڑکی بھی اس خاوند سے ہے اور وہ اس عورت نے خاوند کو یہی ہے اور کہتی ہے کہ تو لڑکی کے جا میں نہیں جاتی کہ سر مجلس تو نے ہم کو گھر سے نکال دیا اب میرا تیرا نکاح جاتا رہا ہے آیا اس لڑکی کا نکاح باقی ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۰۶۹ مسئلہ فی انفس حسین صاحب (جسم) ۲۳ رمضان ۱۳۵۶ھ ۲۸ نومبر ۱۹۳۷ء (جواب ۱۷) اگر اس کا خاوند اقرار کرے کہ میں نے جو الزام ناجائز تعلق کا لگایا تھا وہ غلط تھا اور قسم کھائے کہ میں نے جو کہا تھا کہ چلی جا اس سے طلاق کی نیت نہیں کی تھی، تو یہ عورت اس کے ساتھ جا کر رہ سکتی ہے نکاح باقی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ له ودلی

(والقول له بسمه في عدم اليه و يكفي تحليفها له في مرله فان ابى رفعته للحاكم فان لكل طرفيها نذر المحذر مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الكايات ۳ ۳۰۰ ط معيد كراتشي) باقی شوبہ کا جواب یہ ہے کہ اگر اس کا خاوند اقرار کرے کہ میں نے جو الزام ناجائز تعلق کا لگایا تھا وہ غلط تھا اور قسم کھائے کہ میں نے جو کہا تھا کہ چلی جا اس سے طلاق کی نیت نہیں کی تھی، تو یہ عورت اس کے ساتھ جا کر رہ سکتی ہے۔ فقہ

بیوی کو یہ کہا کہ ”میں تم سے بیزار ہوں“ میں تم سے اسی وقت علیحدہ ہوتا ہوں۔“  
(سوال ۱) طلاق کے لئے آیا لفظ کا انہما ضروری ہے یا مفہوم سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے یا اشارہ یا کنایہ یا دلالت حال سے طلاق واقع ہوتی ہے؟

(۲) اگر مرد اپنی عورت سے غمہ کی حالت میں چند دفعہ حسب ذیل کلمات کہے تو کیا طلاق پڑ جائے گی اور اگر ایسی صورت میں صدق واقع ہو تو مرد کو اپنی عورت سے رجوع ہونے کی کیا صورت ہے؟  
مثلاً مرد اپنی عورت سے چند برسے میں تم سے بیزار ہوں مجھے تم سے تکلیف ہے میں تم سے اس وقت علیحدہ ہوتا ہوں تم سے میرا دل شکستہ ہے تم سے مایوسی ہے میں تمہارے لئے ایک بلا ہوں تم سے بعض وقت علیحدہ رہنے میں راحت ہے تمہارے حق میں خرافی ہے ایسی زندگی بیکار ہے یہ بد قسمتی ہے اب حد ہو گئی کوئی راستہ معلوم نہیں ہوتا ہے صفائی کی کوئی صورت معلوم نہیں ہوتی ہے یا مدد تو ہے اور اسی قسم کے بعض کلمات ہوں اور اس وقت کبھی عورت بھی جواب دے کہ میری زندگی خود بخود خراب ہے اب کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بد قسمتی ہے ابی قسم کے بعض کلمات ہوں نہ کو رہاں کلمات نمبر ۲ کے اظہار کرتے وقت اگر مرد اپنی عورت کو طلاق اپنے کار وہ نہ رکھتا ہو اور غمہ دفع ہونے کے بعد وہ اپنی عورت سے بدستور ملتا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

المستفتی نمبر ۲۱۸۱ جناب منصور الحق صاحب پینہ (بہار) ۲ از یقعدہ ۱۳۵۶ھ ۱۵ جنوری ۱۹۳۸ء۔  
(جواب ۱۸) ان تمام جہموں میں سے صرف دو جہے نمبر ۱۳ ایسے ہیں (جن پر سرخ نشان لگایا ہے) کہ اگر ان کو طلاق کی نیت سے کہا ہو تو صدق ہوگی اور اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق نہیں ہوگی اور باقی جہے محض بیکار ہیں ان سے طلاق نہیں ہوتی طلاق کی نیت ہو جب بھی طلاق نہیں ہوتی۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

(۱) فالکبايات لا تطلق بها قضاء إلا سنة أو دلالة الحال فحوا حرجي وادھبی - و نحوی اعتدی -  
سرحنک فارقتک لا یحتمل السب والرد ففی حالة الرضا تتوقف الاقسام الثلاثة تاثیر اعلى البیة  
بلا حتم (تویر الانصار مع ہمیش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکبايات ۳ ۲۹۶ ط سعید کراتشی)  
(۲) وكذا كل لفظ لا یحتمل الطلاق لا يقع به الطلاق وان بوی مثل قوله بارك الله عليك او قل لها صعبی و  
سعی و نحو ذلك (الفتاویٰ الہندیہ کتب لطلاق الباب الثانی فی ایقاع الطلاق الفصل الخامس فی الکبايات  
۱ ۳۷۶ ما حدیہ کونہ) وفی فی الرد لا ما ذکر وہ فی تعریف الکباية لیس علی اطلاقہ بل هو مفید بلفظ یصح  
حط بہا به وبصلح لا یشاء الطلاق ولا بد من ثالث هو کون اللفظ مبیحاً عن الطلاق و ما ساء عہ (ہدایت  
رد المحتار کتاب الطلاق باب الکبايات ۳ ۲۹۶ ط سعید کراتشی)

## سوال متعلقہ سوال سابق

(سوال) اگر مرد اپنی عورت سے چند بار یہ کہے کہ میں تم سے بیزار ہوں میں تم سے اس وقت علیحدہ ہوتا ہوں اور غصہ کی حالت میں ہو جواب میں ان ۱۰ جملوں پر سرخ نشان لگادیا گیا ہے کہ اگر یہ وہ جسے طلاق کی نیت سے کہے ہوں تو طلاق ہوگی ورنہ نہیں۔

(۱) ان دو مذکورہ جملوں کو کتنے وقت یا طلاق کا ہر مرتبہ وقت اگر طلاق کا خیال آئے لیکن طلاق کی نیت و ارادہ نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

(۲) ان جملوں کو اگر طلاق کی نیت یا ارادے سے کہا ہو تو طلاق پڑ جائے پر مرد اپنی عورت سے کیونکہ رجوع کر سکتا ہے یا مل سکتا ہے اس کی کیا صورت ہے؟

المستفتی نمبر ۲۲۰۸ جناب منصور الحق صاحب (پنہ) ۱۱۹ بقعدہ ۱۳۵۶ھ ۲۳ ذی قعدہ ۱۹۳۸ء (جواب ۱۹) اگر طلاق کی نیت سے یہ جملے کہے ہوں تو پھر شوہر اپنی عورت سے تجدید نکاح کر سکتا ہے بغیر تجدید نکاح کے رجعت صحیح نہیں ہے طلاق کا خیال آنے سے کیا مطلب ہے اور نیت و ارادہ طلاق نہ ہونے سے کیا مراد ہے یہ فرق ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ محمد کفایت اللہ تان اللہ۔

بیوی کو بغیر نیت طلاق یہ کہنا ”نہ تو میری کوئی ہے اور نہ میں تیرا کوئی ہوں“

(سوال) میں ایک مصیبت زدہ غریب اہل حدیث کی بیوی ہوں صنعت خداوندی سے میری شادی ایک شخص اسی آدمی خفی المذنب سے ہوئی جو باطل و باطل ہے تقریباً بیس برس کا زمانہ میری شادی ہو کر رہا ہے اس مدت دراز تک بھی بھی زن و شوہر میں اتحاد جیسا کہ زن و شوہر میں ہونا چاہیے نہیں ہو رہا اتفاق اور رنج سے زندگی گزارتی ہے میرے ہر ایک کام خفگی یا عبادت و عبادت کو دینی کتابیں پر حسد پڑھنا پسند و نفاق کرنا غریبہ ہر ایک کام ان کو پسند ہے کہتے ہیں کہ تو سب کام زبردستی کرتی ہے مجھ کو دیتے ہیں کہ ہم تیرا حق دانہ کریں۔ خوشی ہو تو وہاں میں رہا پہلی جا تو اپنی خوشی سے اب اس نے خدا ہم سے چھ پوچھ نہ کرے کاہرتے ہیں کہ میرا ارادہ تو کیا رہے اس سے طلاق دینے کا ہے مگر دین مہ سے مجبور ہوں اور کسی طرح رہ کر رہتے ہیں کہ نہ تو میری کوئی ہے نہ میں تیرا کوئی ہوں میں کہتی ہوں کہ تب میرا فیصلہ کر دیجئے تو کہتے ہیں کہ ہم بار بار کیا فیصلہ کریں جو کرنا تھا سو کر دیا ہم بھروسہ نہیں ہیں ہم خدا پرست ہیں نفس پرست نہیں ہیں ہم نے رنج جو موڑ یا سو موڑ یا ہم جدا ہو گئے سو ہو گئے اب ستنہا ہی کوئی سمجھاے کامان نہیں سکتا ہوں نہ طے ہوئی ہے نہ قیامت تک طے ہوئی اس طرح پر زندگی میری تنہا ہے میں کتنی ہوں کہ جب ہمارے کام باطل و پسند ہی ہیں تو مجھ کو طلاق دے دیجئے



نہ دوں گا زندگی بھر جلتا رہوں گا اس تصریح کے بعد تو نیت طلاق نہ ہونا معین ہو جاتا ہے اس لئے ان الفاظ کی بناء پر طلاق واقع ہونے اور عدت شروع کر دینے کا حکم درست نہیں ہاں اگر حالات یہی ہیں اور شوہر کی طرف سے یہ زیادتی اور ظلم ہو رہا ہے تو آپ کو حق ہے کہ یا تو امارت شریعہ کے دارالقضاء میں رجوع کریں یا ایکٹ نمبر ۸۳۹ کے تحت کسی مسلمان چچ کی عدالت میں دعویٰ کر کے اپنا نکاح منقطع کرالیں پھر عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکیں گی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ذی القعدة ۱۴۱۱ھ بمادی ۱۱ ماہ ۱۳۶۱ھ ۲۱ مئی ۱۹۴۲ء

بیوی کو کہا ”تجھ کو چھوڑتا ہوں میرے گھر سے نکل جا“

(انجمیتہ مورخہ ۶ مارچ ۱۹۴۲ء)

(سوال) ایک عورت جس کی خاوند سے ناراضگی رہتی ہے اس کو خاوند بولی آٹھ دس دفعہ کہہ چکا ہے کہ میں تجھ کو چھوڑتا ہوں تو میرے گھر سے نکل جا اس نے ایک اور عورت ناچاز طور سے گھر میں ڈال رکھی ہے زوجہ پر بدو ڈال کر گھر سے نکل جانے پر مجبور کر دیا اور وہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھ گئی ہے۔

(جواب ۲۱) خاوند کے اس لئے کہ ”تجھ کو چھوڑتا ہوں میرے گھر سے نکل جا“ اس صورت میں طلاق واقع ہوا ہے جب کہ نیت طلاق کی ہو اور وہ نیت طلاق کا انکار کرے تو اس سے قسم لی جانے کی پھر اگر قسم حاکمے تو اس کا قول معتبر سمجھا جائے گا اور جب تک طلاق کا فیصلہ نہ ہو عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی (۵) محمد کفایت اللہ غفرلہ

بیوی کو تین بار کہا ”میں نے تجھ کو چھوڑ دیا“ تو کتنی طلاق واقع ہوئیں؟

(انجمیتہ مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۴۲ء)

(سوال) چند ماہ گزرے کہ یہاں پر نزدیک کے قریہ میں ایک شخص جو حنفی مذہب رکھتا ہے اس نے اپنی

۱، دیکھئے الحجة للاحرة للمجلس العاشر حکم روحہ منعست ص ۷۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

۲، قال اللہ تعالیٰ ولا یعمروا عقدة لکاح حتی یسلع الکتاب احدہ (سورة البقرة رقم الاية ۲۳۵)

۳، ۱۱ میں خط چھوڑ دیا ہے تاکہ یہ نیا نکاح طلاق ہونے کے بعد نہ ہو تاکہ نیت شرط ہے یا نہیں اس کے متعلق تفصیلی بحث جواب نمبر ۱۴۱۱ شیعہ نمبر ۳ پر ملاحظہ ہو۔

۴، والقول له بمبینه فی عدم سید و یکنی بحیثیہا له فی مزلہ و فی اسی رفعتہ للحکم و فی کل فرق بیہما، لدر المختار مع هامش رد المختار کتاب الطلاق باب الکایات ۳/ ۳۰۰ ط سعید کراتشی

۵، اما نکاح مکوحہ العیر و معدہ، فم یقل احد بحوارہ فم یعتقدا صلا (هامش رد المختار کتاب الطلاق باب لعدة مکلف فی لکاح بعد سد و بطل ۳/ ۵۱۶ ط سعید کراتشی) وقال ایضا کل صبح بعد صبح فالناسی باطل و کذا لکاح بعد لکاح و لا یصل ب کل عقد اعد و لکاحی، اصل لدر المختار مع هامش رد المختار کتاب صبح ۲۳۶، ۵ ط سعید کراتشی



عورت کہ صدق دینا چاہتا تھا سمیعین کے لوگ اس کو بار بار روکتے چلے آئے ایسا کئی بار ہوا یہاں پہنچ کر نہ ہوا آخر ایک دن اس نے سمیعین اور نائب قاضی کے روبرو اپنی عورت کو لے کر ایک ہی محفل میں تین بار اپنی عورت سے کہا کہ میں نے تجھ کو چھوڑ دیا میں نے تجھ کو چھوڑ دیا میں نے تجھ کو چھوڑ دیا اور جمعیت و نائب قاضی سے کہا کہ تم گواہ ہو دو گوں نے کہا کہ طلاق نامہ لکھ دے اس نے کہا کہ اتنے گواہ ہیں صدق نامہ لکھنے کی ضرورت نہیں اس وجہ سے لوگ بھی خاموش ہو گئے اب اس عورت کی عدت پوری ہونے کے بعد شوہر کہتا ہے کہ میں نے اسے طلاق نہیں دیا اور رجوع کرنے کو کہتا ہے۔

(جواب ۲۲) اگر مرد نے یہ لفظ (میں نے تجھ کو چھوڑ دیا) تین بار سے تو اس کی عورت پر طلاق بائن ہو گئی اور وہ اس کے نکاح سے باہر ہو گئی۔ باب دوبارہ وہ جس اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے بشرطیکہ عورت بھی رضا مند ہو حلالہ کی ضرورت نہیں اور جب گواہ موجود ہیں تو اس کا انکار معتبر نہیں۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ

بیوی کو کہا ”میں نے تجھے تھوک کر چھوڑ دیا“

(الجمیعیۃ مورخہ ۲۸ جولائی ۱۳۷۱ھ)

(سوال) زید نے اپنی کنواری منکوحہ کو بوازد بند شروع کر دیا مگر پھر بھڑے ہو کر تین چار بار کہا کہ حرام زادی! بد معاش! تو ارہ! بد چمن! نکارہ! نتیجہ میں نے تجھے تھوک کر چھوڑ دیا زوجہ میکے میں ہے اس نے بھی زید کی گواہی (زید کو اس کے چل چلن پر بدگمانی ہے)

۱۔ تین بایں طلاق تین نہیں ہوتے۔ بایں کہ عدت میں طلاق نہیں ہوتی۔ کما فی الدر المختار الصریح بلحقی لصریح و صحیح الباس و باس مدعی صریح و لا بلحق الدائم تویر الامصریح مع الدر المختار مع ہمیش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکایات ۳/ ۲۹۶ ط، سعید کراتشی

(۲) حضرت مفتی اعظم نور اللہ مرقدہ نے جو یہاں پر فرمایا ہے کہ اگر مرد نے یہ لفظ ”میں نے تجھ کو چھوڑ دیا“ تین بار تو اس کی عورت پر طلاق بائن واقع ہو گئی یہ اصل کے اعتبار سے ہے کہ اصل میں یہ الفاظ کنایات میں سے ہیں جن سے نیت ہو تو بائن طلاق ہوتی ہے تین بار میں یہ لفظ طلاق کے تین ثبوتات استقامت ہونے لگا کہ دوسرے کسی معنی کا ارادہ ہی نہیں کیا جاتا اس وجہ سے یہ تین بار بائن نیت بھی اس طلاق واقع ہوگی رد المحتار میں ہے کہ عرف فارس میں ”رہا کردم“ (چھوڑ دیا) طلاق میں ہے۔ لہذا خلاف فارسہ قولہ سر حنفی و هو ”رہا کردم“ لاند صر صریحاً فی العرف علی ما صرح بہ رحمہ برہدی نحو ردی فی شرح قدوری و سر حنفی کذبہ لکھ فی عرف فارس علی استعمالہ فی لصریح و در وں رہا کردم کی سر حنفی منع بہ ارجحی مع اب صمدہ کذبہ ایضا و ما ذاک، لا لاند علی فی عرف فارس استعمالہ فی طلاق و قد مر بہ لصریح مالہ یستعمل! لا فی لطلاق من ای لغة کانت (ہمیش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکایات ۳/ ۲۹۹ ص سعید کراتشی) نیز اس بات میں یہ لفظ صریح کے درجہ میں سمجھا جاتا ہے تو اس سے بائن نیت طلاق واقع ہوئی ہے اس کی شہادت میں تین دفعہ یہ کہا کہ ”میں نے تجھ کو چھوڑ دیا“ تو اس کی بیوی پر تین طلاقیں ہوئیں اور بیوی مفقودہ ثابت ہو جائے تو کما فی الدر المختار لصریح مدعی صریح و بلحق الباس، الدر المختار مع ہمیش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکایات ۳/ ۳۰۶ و فی الہدایۃ الطلاق الصریح بلحق الطلاق الصریح و باس مدعی طبعہ و باس مدعی دفعہ حرری لعاوی الہدایۃ کتاب لطلاق کتاب لکسی فی ابداع الطلاق الفصل الخامس فی الکایات ۶/ ۳۷۷ ط ما حدیہ کوئٹہ)

(جواب ۲۳) زید نے اُسیہ اغذا طلاق کی نیت سے کئے تھے تو اس کی بیوی پر طلاق بائن واقع ہو گئی، اگر عورت غیر مدخول بہا ہے یعنی نہ تو زید نے اس سے وطی کی ہے اور نہ خلوت صحیحہ ہوئی ہو تو زید کے ذمہ نصف مہر، مگر اگر وہ مدخول بہا ہو تو وطی یا خلوت ہو چکی ہے تو پورا مہر واجب اور وصول ہو گا، اگر وہ نیت طلاق کا انکار کرے تو اس کو قسم کھانی ہوگی (۴) محمد کفایت اللہ غفرلہ

بیوی کو کہا ”چامیرے گھر سے نکل جا“ تو میری ماں بہن کی جگہ پر ہے  
(الجمعیۃ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۳۱۱ھ)

(سوال) زید نے اپنی زوجہ کو کہا ”چامیرے گھر سے نکل جا“ تو قسم قرآن شریف اور نصف شریف کی وقت سے میری ماں اور بہن کی جگہ پر ہے ”کیا وہ زید کی زوجیت سے خارج ہو گئی؟“  
(جواب ۲۴) اگر زید نے یہ اغذا طلاق کہ ”چامیرے گھر سے نکل جا“ تو میری ماں بہن کی جگہ ہے طلاق کی نیت سے کئے ہیں تو طلاق بائن واقع ہو گئی، اب اگر زید کی زوجہ راضی ہو تو نکاح ہو سکتا ہے۔ احکامات

(۱) اس کے لئے جواب نمبر ۲۲ حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو۔

(۲) قرآن مجید میں رتداری حد ہے۔ وہ طلقتموهن من قبل ان تمسوهن وفد فرصتهن فربصة، فصف ما فرصہ، سورة القرة رقم الایة ۲۳۷، وقال فی الدر المحرر و یحب نصفه بطلاق قبل وطی او حلوة ای نصف المهر، لمدکور۔ الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح باب لمهر ۳، ۱۰۴ ط سعید کراتشی  
(۳) ”و نوالسواء صدق نہیں جحد“ (سورة النساء رقم الایة ۴) وقال فی الدر المختار ویتأكد عند وطی و حنوة صاحب من الروح او موت احدهما، الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح باب لمهر ۳، ۱۰۲ ط سعید کراتشی

۴ و بقول له یسمیه فی عدم لینه و یکفی بحبته فی مرله فان سی رفعتہ مدحکم فان کل فرق بیهم  
(الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکایات ۳، ۱۰۳ ط سعید کراتشی)  
۵ و الکایات لا تطلق بها قضاء الایة و دلالة لحد فحر حر حی و دھی و فومی - و نحو حلیة بربہ حر م و س  
و نحو عدی - سرحک و رفقت و تقع باقیها ای باقی بقا لکایات المدکورة حلا احادی الناس ان یوھا  
(الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکایات ۳، ۲۹۶ ط سعید کراتشی)

۶ و ان یوی مات عی مش امی او کامی - برا و ظهرا و طلاق صحت بیتہ و وقع موی لانه کایة الا  
یوی تبنا و حذف لکف لعد و تعین الادبی لیرعی الکرامه، درمحرر و قال فی الرد او سعی ان لا یصدق  
فصاء فی اراده البر ادا کان فی حر امش حره و ذکر الطلاق (قوله او طلاق) لان هذا اللفظ من الکایات و بہ يقع  
الصلاق بالیة او دلالة الحال علی ممر - فب سعی ان لا یصدق لان دلالة الحال قریبة ظاهرة تقدم علی  
الیة فی باب الکایات فلا یصدق فی بیه الادبی لان فیہ تحقیقا عیہ (هامش رد المحتار کتاب  
الطلاق باب الظهار ۳/ ۷۰ ط سعید کراتشی)

(۷) ادا کان الطلاق باننا دون الثلاث فله ان یرد حیها فی لیه و بعد انقضائها (المتاوی الهدیة  
کتاب الصلاق باب السادس فی الرجعة فصل فیما یحل به المصالحة وما یقتضی به ۱، ۷۲ ط محدیہ کونہ)

غضب میں نہ تہ طاق پڑ جائے گا کیونکہ غضب نیت طلاق کے لئے کافی قرینہ ہے۔

بیوی کو بنیت طلاق یہ کہا "تم سے کوئی تعلق نہیں" تو طلاق پڑ جائے گی۔

(المجمعیت مورخہ ۹ جون ۱۳۴۳ء)

(سوال) (۱) زوالی زندگی سے تعلق ناپسندیدہ سے کچھ اگر اگر کوئی شخص بارگاہ اہلی میں یہ کہتا رہے کہ  
اے خدا! برتر تو اس رشتہ کو منقطع کر دے اور کوئی شخص اس کی طرف سے اس کی زوجہ کو خیر معیہ سے  
کہ میں نے قطع تعلق کیا (اور اس دنیا سے علم بھی نہیں) ایسی صورت میں رشتہ منقطع ہو یا نہیں؟ (۲)  
اس کی زوجہ نے اس سے کہا کہ تم نے یہاں تک کہ اس نے کہنے سے انکار کیا اور علی خاصہ کی زوجہ نے  
اس کی بات کا یقین نہیں کیا شہرہ نے غصہ دیا کہ ہم نے کہا تو چہ ہم کو بایا کیوں؟ جواب میں عورت  
نے کہا کہ عذابی مردویہ کیا؟ (۳) چہ اس نے کہا کہ اگر تمہارے مدین تم و جانے سے روتے ہیں  
تو میں پوشیدہ صورت چنے کا سامان کرتا ہوں تم چلنے کو تیار ہو یا نہیں؟ عورت نے کہا کہ ہاں تیار ہوں  
شہرہ نے کہا کہ اگر تم نے وقت پر سوہا دیا تو ہم سے تم سے کوئی تعلق نہیں تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر  
نہیں میں وقت پر زوجہ نے دھوکا دیا اور جانے سے انکار کر دیا اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب ۲۵) (۱) رشتہ منقطع نہیں ہوگا (۲) یہ بھی رشتہ منقطع کرنے کے لئے کافی نہیں (۳)  
اس صورت میں اگر شہرہ نے یہ اغاظہ نیت طاق سے ہوں تو زوجہ کے انکار کرنے پر صدق بان واقع  
ہو جائے گی۔ اور پھر تجدید نکاح کی ضرورت ہوگی۔  
محمد کنایت اللہ کان اندہ

۱۔ وکتاب لا یطعن بہ فصلاً لا بد او دلالہ بحال وہی حادہ مذکرة الطلاق او العصب (توسیر الانصار مع  
ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکایات ۳ ۲۹۶ ط سعید کراچی)

۲۔ فہو و رکہ لفظ محصور، ہو ما جعل دلالۃ علی معنی لصاق من صرح او کایہ - ورا د المعص و  
حکم لمدخل بکدہ لمسئہ و مردہ لاحرس والاشارة لی العدد لا صاع فی قولہ اب صلی حکدا کما سببی  
ہامش رد المحتار مع لدر مسجور کتاب طلاق ۳ ۲۳۰ ط سعید کراچی

(۳) کیونکہ اس میں پہلے طلاق کے الفاظ نہ آئے ہیں

(۴) ولو قال لا نکاح بسی و بیئت او قل لم یبق بسی و بیئت نکاح یقع الطلاق ادا بوی ولو قلت  
المراة لروحها لبس لی بروج فذل الروح صدقت و بوی نہ الطلاق یقع فی قول امی حیفة ثم قال  
بعد صفحد و فی الفتاوی لم یبق بسی و بیئت عمل و بوی یقع کذا فی العتابة (الفتاوی الہدیة  
کتاب الطلاق الباب الثانی فی ابقاع الطلاق الفصل الخامس فی الکایات ۱ ۳۷۵، ۳۷۶ ط  
ماحدیہ کوہ و کذا فی لدر مسجور و یقع باقیہا ی دبی القاط الکایات المدکورة البی ان بوی  
(اندر لمحتار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکایات ۳ ۲۹۶ ط سعید کراچی)

## فصل چہارم نابالغ کی طلاق

### نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) چھوٹا لڑکا اور لڑکی یعنی نابالغ لڑکا اور نابالغ لڑکی ہو اور وہ بیجا ب و قبول کرے بھی وہ لڑکا اور لڑکی نابالغ ہیں اور طلاق کی صورت پر جائے تو وہ لڑکے کا صدقہ دے سکتا ہے یا لڑکا بھی صدقہ دے سکتا ہے؟

(جواب ۲۶) نابالغ کی صدقہ قبل زبلہ غ معتبر نہ ہوئی کیونکہ وقوع صدقہ کے زمانہ کا بالغ ہونا شرط ہے یفع طلاق کل روح ادا کان بالعا عافلا الح (ہدایہ ص ۳۷۶) ولا یفع طلاق الصبی وان کان یعقل (۱) (ایضاً)

### نابالغ کی بیوی کا زنا میں مبتلا ہونے کا اثر ہو تو اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(سوال) ایک عورت عاقدہ بالغہ کا نکاح باطلاق اولیاء نابالغ صبی سے کیا گیا دو چار سال گزرنے کے بعد یہ سبب بھڑ منہ سد اولیاء کا خیال ہے کہ نکاح فسخ کر کے کسی بالغ مرد سے کیا جائے حنفیہ کے نزدیک طلاق بھی واقع نہیں ہوتی اب اس خاص صورت میں جبکہ منہ سد ثانی زنا وغیرہ کا خوف ہے اور ہمارے ملک بہ پستان میں زنا کار کو قتل کر دیتے ہیں تو شرعی صورت سے نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۵۸۹ عبد اللطیف (مجلس سندھ) ۲ جمادی ۱۳۵۴ھ ۳ ستمبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۲۷) فریقین یعنی عورت اور نابالغ کے اولیاء کسی نیک متقی عالم کو حکم بناویں بہتر ہے کہ حکم حنبلی المذہب یا اہل حدیث ہو وہ امام احمد کے مسئلہ کے تحت فسخ نکاح کا حکم کر دے اور اس کے فیصلے پر عمل کیا جائے اس میں منشا فسخ عدم تیسرے وصول نفقہ ہو گا یا نام مالک کے مذہب کے موافق خوف زنا و منشا قتل ہو کر نکاح کر دیا جائے فقہ محمد کشیت اللہ

(۱) مشاور الہدیہ کتاب الطلاق الباب الاول فصل فی دفع طلاقہ و فیما لا یقع طلاقہ ۱/۳۵۳ ط ماحدہ کونہ  
(۲) (قولہ و حورہ الامام احمد) ی داکن مسرۃ بعقہ بان یعم ال روحہ تبس مد کما ہو مقرر فی صول مہدہ  
(ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳/۲۴۳ ط سعید کراتشی)  
۳. و فی حاشیہ الفصل و ذکر ثقیفہ بالست فی سبب لیسر اند د لہ یوجد فی مذهب الامام قول فی مسئلہ  
یرجع الی مذهب مالک اند قول لیسر لہ ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الرجعة مطلب ۱۰۰ مشی  
صحبت لی بعض اقوال مالک رحمہ اللہ علی ضرورۃ ۳/۱۱۱ ط سعید کراتشی و قد ایتما زلا بشرن سہ و  
سہ و لو بعد مضمی اربع سنین خلاف مالک بقول نفہتشی لو فی مہ فی مہ رجع ضرورۃ لا یأس نہ عنی ماحش  
ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب سفندہ مقب فی لیسر مہد مالک فی روحہ المستفود ۴/۲۹۵ ط  
سعید کراتشی



ڑ کے کی طلاق پڑ جاتی ہے (۱) پس اگر لڑکی کے گناہ میں مبتلا ہونے کا قوی خطرہ ہے تو امام احمد کے مذہب کے موافق عمل کر لینا جائز ہے (۲) جس کی صورت یہ ہے کہ فریقین کسی کو حکم بنا کر معاملہ اس کے سپرد کر دیں اور وہ امام احمد کے مسلک کے موافق وقوع طلاق کا فیصلہ کر دے۔

فی نظر محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

نابالغ کی بیوی پر نہ نابالغ کی اور نہ اسکے ولی کی طلاق واقع ہوتی ہے

(سوال) زید حنفی المذہب اپنے نابالغ بیٹے سالہ لڑکے کا ایک بالغہ عورت کے ساتھ نکاح پڑھ دیتا ہے اور ایک ماہ کے بعد اسکو طلاق دیکر اس عورت کا دوسری جگہ پر نکاح کر دیتا ہے آیا

(۱) طلاق صغیر یا طلاق ولی صغیر مذہب حنفی میں واقع ہو سکتی ہے یا نہیں (۲) طلاق ولی صغیر جو مذہب امام مالک جائز سمجھتی ہے حنفی المذہب اس پر عمل کر سکتا ہے یا نہیں اگر کر سکتا ہے تو کس موقع اور کن شرائط پر (۳) اگر طلاق واقع نہیں ہو سکتی تو ایسے شخص کی از روئے شرع شریف کیا سزا ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور تعلقات رکھنا برتاؤ کرنا کس طرح چاہیئے (۴) جس شخص نے اس عورت کا دوبارہ نکاح کیا ہے اس کے ساتھ تعلقات رکھنا برتاؤ رکھنا جائز ہے یا نہیں (۵) اور جن لوگوں نے اس برے کام میں امداد کی ہے ان کے ساتھ تعلقات رکھنا جائز ہے یا نہیں (۶) اور ان کی مباشرت کو جماع کہا جائے گا یا زنا اور جو ادا اس سے پیدا ہوگی وہ حلالی ہوگی یا حرامی یعنی ولد الزنا۔

المستفتی نمبر ۱۴۰۱ اعلام سرور شیخ صاحب (ضلع ڈیرہ اسماعیل خان)

۲۸ محرم ۱۳۵۶ھ ۱۱ اپریل ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹) صغیر یا ولی صغیر کی طلاق حنفی مذہب کی رو سے واقع نہیں ہو سکتی (۱) البتہ یہ کہ ایسا نکاح موجب فتنہ ہو اور جو ان عورت کے لئے شوہر کے بلوغ کا انتظار کرنا تقریباً ناممکن ہو تو ایسی حالت میں امام احمد کے مذہب کے موافق عمل کر لینے کی گنجائش ہے ان کے نزدیک صبی متمیز کی طلاق واقع ہو جاتی ہے (۲) چھ سات برس کا لڑکا صبی متمیز کی حد میں داخل ہے بعض

(۱) لقولہ و حورہ الامام احمد ای ادا کاں ممیز یعقلہ بان یعلم ان روحہ نبیل مہ کما هو مقرر فی متون مدہبہ فافہم (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/۲۴ ط سعید کراتشی) م

(۲) ولا یاس بالتقلید عند الضرورة لکن بشرط ان یتترم جمیع ما یوحہ د لک الامام کما قدما ان الحکم المعلق باصل بالا حماع (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الصلاة ۱/۳۸۲ ط سعید کراتشی)

(۳) تصرف الصبی والمعتوہ ان کان دافعاً کالاسلام والا تنہاب صحح ہلا ادن وان صاراً کالطلاق والعناق لا والادن نہ ولیہما (در مختار) وقال فی الرد (قولہ وان ادن نہ ولیہما) لاشتراط الاہلیۃ لکاملۃ - وکذا لا تصح من غیرہ کایہ ووصیہ والقاصی للصرر (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب المأدوں بحث فی تصرف الصبی ومن له الولاية علیہ وترقیہا ۶/۱۷۳ ط سعید کراتشی)

(۴) (قولہ و حورہ الامام احمد) ای ادا کاں ممیز یعقلہ بان یعلم ان روحہ نبیل مہ کما هو (جاری ہے)

سپتہ پانچ سال کی عمر میں بھی ممیز کی حد میں شامل ہو سکتے ہیں بہر حال معتمد مسئلہ میں اگر کوئی مجبوری ایسی پیش آئی ہو کہ اس نکاح کا باقی رکھنا ناممکن ہو گیا ہو تو عمل بمذہب امام احمدی گنجائش تھی اور اگر یہ فعل محض عدم مبادیہ، غرض نفسانی کے ماتحت کیا گیا ہے تو موجب ملامت ہے (۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

لڑکے کی عمر پندرہ سال ہو گئی ہو تو اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(سوال) زید کے دو لڑکے تھے جن میں سے ایک شادی شدہ اور دوسرا نابالغ تھا زید نے نابالغ لڑکے کا نکاح ایک بالغ لڑکی سے کر دیا۔ بعد عرصہ کے بڑے لڑکے کی عورت فوت ہو گئی زید نے بڑے لڑکے کا نکاح ایک نابالغ لڑکی سے کر دیا اب از روئے مصلحت زید دونوں بھائیوں کے نکاح کا تبادلہ کرنا چاہتا ہے یعنی طلاق کروا کر چھوٹے لڑکے کی منکوحہ کا نکاح بڑے لڑکے کے ساتھ کرنا چاہتا ہے اور بڑے لڑکے کی منکوحہ کا نکاح چھوٹے لڑکے سے کرنا چاہتا ہے مفصل فیصلہ شرعی تحریر فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۱۸۳۰ مولوی محمد بخش موضع میاں جی سلطان ضلع جہنگ

۲۴ رجب ۱۳۵۶ھ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۰) اگر چھوٹا لڑکا بالغ ہو گیا ہے تو وہ اپنی زوجہ کو طلاق دے سکتا ہے اور اگر ابھی نابالغ ہے تو اس کی طلاق معتبر نہ ہوگی (۲) اگر پندرہ سال عمر ہو گئی ہو تو بالغ قرار دیا جائے گا (۳) اور طلاق معتبر ہوگی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

نابالغ نہ خود طلاق دے سکتا ہے اور نہ اس کی طرف سے اس کا ولی

(سوال) ایک لڑکا جو کہ نابالغ ہے اس کی شادی ہو چکی ہے اور اگر وہ خود یا اس کے ولی عورت کو طلاق دینا

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) مقرر فی متون مدہبہ وفہم (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳/۲۴۳ ط سعید کراچی)

(۱) ولا بأس بالتقلید عند الضرورة لكن بشرط ان يتروم جميع ما يوجه ذلك الامام لما قدما الحكم الملتقى باطل بالا حماع (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الصلاة ۱/۳۸۲ ط سعید کراچی)

(۲) ويقع طلاق كل روح ادا كان بالغا عقلا سواء كان حرا او عبدا طائعا او مكرها كذا في الجوهرية البيرة - ولا يقع طلاق الصبي وان كان بعقل (فتاوى الهدية کتاب الطلاق الباب الاول فصل فيمن يقع طلاقه و فيمن لا يقع طلاقه ۱/۳۵۳ ط ماجدیه کوئٹہ)

(۳) بلوغ الغلام بالا احتلام والا حبال والا برال - فان لم يوجد فيها شئ فحتى يتم لكل مهما خمس عشرة سنة به يقى لقصر اعمار اهل رباب (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الحجر فصل بلوغ الغلام بالا احتلام ايج ۱/۵۳ ط سعید کراچی)

چاہیں تو جائز ہے یہ نہیں اگر اس عورت نے کسی غیر شخص سے شادی کر لی تو جس شخص کے ساتھ شادی ہوئی اور اس مولوی نے جس نے جان بوجھ کر نکاح پڑھایا اس کے لئے کون سا کفارہ ہوتا ہے۔

المستفتی نمبر ۲۲۲۵ شیخ رمضان علی صاحب (بستی) ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ ۲۹ جنوری ۱۹۳۸ء (جواب ۱۳) نابالغ لڑکے کی طلاق معتبر نہیں اور اس کے ولی کو یہ حق نہیں کہ نابالغ لڑکے کی بیوی کو طلاق دیدے (۲) پس ایسی حالت میں نابالغ منکوحہ کا نکاح دوسری جگہ جائز نہیں اور جس نے پڑھایا اور جو شریک ہوئے سارے گناہ گار ہوئے (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

### نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) زید نے اپنے لڑکے عمر کا نکاح اپنی بھانجی زینب سے کیا جس کا ولی بھی یہی ہے زینب بالغ ہے اور عمر نابالغ ہے اس بلوغ اور عدم بلوغ کی وجہ سے نا اتفاقی ہوئی اب زید چاہتا ہے کہ زینب کو مطہق شرع شریف کے طلاقین مل جائیں پھر دست عدم بلوغ میں طلاق دیدے یا کہ باپ کو طلاق دینے کی اجازت ہے یا نابالغ کے بلوغ کا انتظار کیا جائے۔

المستفتی نمبر ۲۳۴۲ محمد شریف ابھیر پور (منٹمری) ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۲۶ جون ۱۹۳۸ء (جواب ۳۲) حنفیہ کے نزدیک نابالغ کی طلاق معتبر نہیں (۴) لڑکے کے بلوغ کا انتظار کرنا ہوگا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

(۱) وقع طلاق کل روح ادا کاں بالعا عقلا سواء کان حرا او عبدا طائعا او مکرها کذا فی الجوهر البیرو - ولا يقع طلاق الصبی وان کان یعقل (الفتویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق) الباب الاول فصل فیمن يقع طلاقه و فیمن لا يقع طلاقه ۱/۳۵۳ ط ما جدیدہ کوئٹہ

(۲) لا يقع طلاق المولی علی امرأۃ عبده لحديث ابن ماجة الطلاق لمن احدا بساق - والمحجوب والصبی ولو مرافقا او احراره بعد البلوغ والمعنوه (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/۲۴۳ ط سعید کرائشی) وقل ایضا و تصرف الصبی والمعنوه ان کان بافعا محصا کلا لا سلام والا تهاج صحت بلا اذن وان صار کانطلاق والعق والصدقة والقروض لا وان اذن به ولیهما (درمختار) وقال فی الرد (قوله وان اذن به ولیهما) لا شروط الاہلیۃ الکاملۃ - وکذا لا یصح من غیرہ کذیہ ووصیہ والقاصی للبصر (هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب المأدود معنی فی تصرف الصبی ومن له الولاية علیه وترنیہا ۶/۱۷۳ سعید کرائشی)

(۳) کل صلح بعد صلح فالثانی باطل وکذا الکاح بعد الکاح - والا صل اب کل عقد ا عید فالثانی باطل (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الصلح ۵/۶۳۶ ط سعید کرائشی)

(۴) وقع طلاق کل روح ادا کاں عقلا بالعا ولا يقع طلاق الصبی والمحجوب والنائم لقوله علیہ السلام کل طلاق حائر الا طلاق الصبی والمحجوب ولان الاہلیۃ بالعقل الممیر وهما عديم العقل والنائم عديم الاختیار (الہدیۃ کتاب الطلاق) فصل ۲/۳۵۸ ط شرکتہ علمیہ ملتان



## فصل پنجم

### نسبت یا اضافت طلاق

عورت کی طرف نسبت کے بغیر طلاق کا حکم

(سوال) زید نے اپنی زوجہ سے کسی بناء پر لڑنا جھڑنا شروع کیا رفتہ رفتہ غصہ ہو کر مار پیٹ کرنے لگا تو اس کے بعض عزیز واقارب نے اس کو اس کی زوجہ سے بچ چاؤ کر کے مسجد میں لے کر وہاں نہیں آتا تھا تو انہوں نے زبردستی پکڑ کے مرد حکیل کے باہر دور کیا اس درمیان میں زید نے یہ کہہ دیا کہ تجھ کو صدق ہے پھر جب کسی نے اس کا منہ بند کیا تو کشاکش کر کے ایک دھمکتے اندر اندر دوبارہ یوں کہہ دیا کہ تجھ کو سات اس قدر کا زید بھی اقرار کرتا ہے مگر سننے والے چند آدمی اس بات کے گواہ ہیں لفظ صدق بھی زید نے کہا ہے (یعنی تجھ کو سات طلاق) مگر زید اقرار نہیں کرتا تبکہ کہتا ہے کہ میں نے تو صدق کا لفظ کہا ہی نہیں غرضیکہ دوبارہ زید نے جو یہ کہا کہ تجھ کو سات اس میں اختلاف ہے کہ سات طرق کہا جیسا کہ وہ کہتے ہیں یا فقط سات جیسا کہ زید فقط تھا کہتا ہے خلاف اول دفعہ کے کہ اس میں کسی کا خلاف نہیں زید بھی اقرار کرتا ہے کہ پہلی مرتبہ میں نے اپنی زوجہ کو طلاق دی پس اس خاص صورت میں صدق واقع ہوگی یا نہیں اگر ہوگی تو کونسی طلاق ہوگی زید نے جو مخاطب کی ضمیر تجھ کو استعمال کی ہے اس کا مرتب اس خاص صورت میں اس کی زوجہ ہے یا کوئی اور بھی ہو سکتا ہے؟ جبکہ زوجہ اس کی اس قدر فاصلے پر ہو کہ سن سکتی ہے مگر بعض وجوہات سے سنا نہ دیا جاتا ہو زید نے تصریح کر دی کہ لفظ تجھ کو سے میری مراد میری زوجہ ہے پھر دوسرے روز اپنی اس تصریح کے خلاف بیان کیا کہ میری مراد میری زوجہ نہیں تھی۔ پس اس خاص واقعہ میں زید کا یہ بیان اس کی تصریح کے خلاف مقبول عند الشرع ہوگا؟ باوجودیکہ زید کا یہ بیان غیہ ناشی عن الدلیل ہے بلکہ اس کی تصریح پر (کہ لفظ تجھ کو سے میری مراد میری زوجہ ہے) قرآن و آثار موجود ہیں لڑنا جھڑنا غصہ ہو کر مار پیٹ کرنا بچ چاؤ کرانے سے باز نہ رہنا منہ بند کرنے پر کشاکش کرنا وغیرہ غرض کہ زید کی تصریح پر دلالت حال موجود ہے اگرچہ اب وہ اپنی تصریح کے خلاف بیان کرتا ہے بنیوا تو جروا<sup>(۱)</sup>

(جواب ۳۳) صورت مسئلہ میں زید کی زوجہ پر تینوں طریق پڑ گئیں اگرچہ اس نے صرف لفظ سات ہی کہا ہو کیونکہ طلاق کے موقع پر اس عدد کا معدود طلاق ہوگی۔ غیر - ولو قال است ثلاث وقعت ثلاث ان نوى ولو قال لم انولا يصدق اذا كان في حال مذاكرة الطلاق والا يصدق ومثله في الفارسية توبسه على ما هو المختار للفتوى (ہندیہ ص ۳۸۱ ج ۱) اور جب کہ اس کی زوجہ مطلقہ ہو گئی تو اب بغیر حلالہ کے اس کے واسطے حلال نہیں ہو سکتی (۲) نیز زید کا یہ

(۱) الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الثانی فی ایفاء الطلاق الفصل الاول فی الطلاق الصریح مطلب لو قال است ثلاث ۱/ ۳۵۷ ط ماحدیہ کونہ

(۲) وان كان الطلاق ثلاثاً في الحرة او لانتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً (جاری ہے)

اقرار کہ لفظ تجھ کو سے میری مراد میری زوجہ ہے اور دلالت حال یہ دونوں اس امر کے لئے کافی ہیں کہ تجھ کوئی مخاطب اس کی زوجہ ہو ہذا الب اس کا انکار غیر معتبر ہے يقع طلاق زوج اذا كان بالغاً عاقلاً سواء كان حراً او عبداً طائفاً او مكرهاً كذا في الحوہرة السيرة (ہدیۃ ص ۳۷۶ ح ۱) ۱

طریق میں عورت کی طرف ظاہری نسبت ضروری نہیں

(سوال) زید اپنی بیوی بندہ کو اس کے مال باپ کے کھرت بلانے کے واسطے گیا بندہ نے آنے سے انکار کیا بندہ کہتی ہے کہ میں اس وقت یا آج کل نہ جاؤں گی زید نے غصہ ہو کر کہا کہ ایک طلاق دو طلاق تین طلاق ہے قل الفاظ الطلاق بغیر نسبت - یعنی اس طرح نہ کہا کہ تجھ پر طلاق یا تو طلاق ہے اور زید نے یہ الفاظ دوسرے مکان میں جا کر اپنی زبان سے نکالے آیا بندہ پر تین طلاقیں واقع ہوئیں یا نہیں؟

(جواب ۳۴) چونکہ غصہ کا موقع ہے نیز اس کی بیوی سے جھگڑا ہوا اس لئے ظاہری ہے کہ اس نے بیوی کو ہی طلاق دی ہے اور وہی اس کے ذہن میں مراد تھی نسبت یا اضافت طلاق صراحۃً ہونا ضروری نہیں اسی طرح عورت کا سامنے موجود ہونا وقوع طلاق کے لئے شرط نہیں پس صورت مسئلہ میں اس کی بیوی مطلقہ شد ہو گئی اور بدون حلالہ اس کے لئے حلال نہیں - ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه لما في البحر لو قال طالق فقل له من عيت فقال امرأتی طلقت امرأته (رد المحتار) ۲

بغیر نسبت کے صرف ”لفظ طلاق“ کہنے سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید کی والدہ دوسرے کے درمیان ایک عرصے سے خانگی جھگڑے ہو رہے تھے زید سخت ہمارے ایک روز زید کے برادر خوند نے زید کی والدہ سے کہا کہ اہل یہ جھگڑے ختم نہ ہوں گے ہم اور تم کہیں چلیں ان دونوں کو یہاں رہنے دو اور زید کا بھائی اپنی والدہ کو لے جانے لگا زید نے کہا کہ تم نہ جاؤ میں اس جھگڑے کو ہی ختم کئے دیتا ہوں اور یہ کہہ کر کہا کہ میں نے طلاق دی یہ الفاظ اپنی والدہ سے مخاطب ہو کر سے پھر اس کے بعد جوش میں آ کر صرف طلاق طلاق پانچ چھ مرتبہ کہا لیکن اپنی زوجہ کا نام ایک مرتبہ بھی نہیں لیا اور نہ اس سے مخاطب ہو کر کہا اور زید کا خیال بھی یہی تھا کہ صرف لفظ طلاق کہنے سے طلاق نہیں ہوتی زوجہ گھر میں موجود تھی لیکن اس نے الفاظ مذکورہ نہیں سنے۔

المستفتی نمبر ۳۱۱-۲۲ صفر ۱۳۵۳ھ ۶ جون ۱۹۳۴ء

(حسبہ صفحہ گزشتہ) صحیحاً و مدحلاً نہ یطلقها او يموت عنها كذا في الهدية (الفتاوى الهدية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما نحل به المطلقة وما يتصل به ۱ ۴۷۳ ط ماحديه كونه)  
(۱) الفتاوى الهدية كتاب الطلاق الباب الاول فصل فيما يقع طلاقه و قسم لا يقع طلاقه ۱ ۳۵۳ ط ماحديه كونه

(۲) هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الصريح مطلب سن بوش يقع به الرجعي ۳ ۲۴۸ ط سعيد كراتشي

(جواب ۳۵) زید کے ان الفاظ میں جو سوال میں مذکور ہیں لفظ طلاق تو صریح ہے لیکن اضافت کی ازوجہ صریح نہیں ہے، اس لئے اگر زید قسم کھا کر یہ کہہ دے کہ میں نے اپنی بیوی کو یہ الفاظ نہیں کہے تھے تو اس کے قول اور قسم کا اعتبار کر لیا جائے گا، اور طلاق کا حکم نہیں دیا جائے گا۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

غصہ کی حالت میں بیوی کی طرف نسبت کئے بغیر  
زبان سے تین طلاق کا لفظ نکال تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے اپنی منکوحہ کے بارے میں حالت غصہ زبان سے تین طلاق کا لفظ نکالا بلا اضافت کسی کے زید نے جو تین طلاق کا لفظ زبان سے نکالا تو زید کے دل میں کچھ بھی نہیں تھا۔ بیوی تو جروا  
المستفتی نمبر ۳۹۴ مولوی عبدالحق (رنگون) ۲۹ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۴ء  
(جواب ۳۶) اگر زید نے زبان سے صرف یہ لفظ نکالا ”تین طلاق“ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا تو ظاہر ہے کہ اس میں اضافت طلاق نہیں ہے لیکن اگر یہ لفظ سوال طلاق کے جواب میں کہے ہوں مثلاً زوجہ یا اس کے کسی ولی یا رشتہ دار نے زید سے کہا کہ اپنی زوجہ کو طلاق دے دو اور زید نے کہا کہ ”تین طلاق“ تو اس صورت میں قرینہ حالیہ اضافت الی المنکوحہ کے ثبوت کے لئے کافی ہوگا، اور قاضی طلاق کا حکم کرے گا سوال میں غصہ کی حالت کا ذکر ہے لیکن غصہ کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں بعض صورتیں تو سوال طلاق کی حالت کا حکم رکھتی ہیں اور بعض نہیں۔

اب چونکہ مجلس قضاء کا وجود بھی نہیں اس لئے حکم دینا یہ ہے کہ زید کو کہا جائے کہ اگر تو نے اپنی بیوی کو یہ لفظ کہا تھا تو صدق مغلطہ ہو گئی اور اگر بیوی کو نہیں کہا تھا تو طلاق نہیں ہوئی یہ تو عند اللہ حکم ہے اور لوگوں کے اطمینان کے لئے اس سے حذف کیا جائے گا اگر وہ حذف سے کہہ دے کہ میں نے

۱، ولكن لا بد في وقوع قضاء ودبابة من قصد اضافة لفظ الطلاق اليها عالما بمعناه ولم يصرفه الى ما يحسد كما  
اودده في بفتح وحققه في لغير احراز اعمالو ككرر مسائل الطلاق بحصرتها او كتب دقلا من كتب امراني طابق مع  
سقط او حكى سمين عره فيه لا يقع اصلا مالم يقصد روحه (هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الصريح  
مطلب في فروع المحرر الصريح بفتح في وفروعه دبابة الى اله ۳ ۲۵۰ طبع سعيد كراتشي)

۲، والفعل له بسببه في عدم اليقنة (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الكسرات ۳ ۳۰۰ ط  
سعيد كراتشي)

۳، ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه لما في المحرر لو قال طلق ففيل له من عيب فقال امراني طلقت  
امراني ويؤيده ما في المحرر لو قال امرأة طلق او قال طلقت امرأة ثلاثا وقال لم اعن امراني يصدق وبقي مداه  
لولا بقى دلت بطلق امرانه لان العدة ب من به امرانه بحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها فقله امي حلف بالطلاق  
بصرف اليها مالم يرد غيرها لانه يحسد كلامه (هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الصريح مطلب  
”من بوش“ يقع به الرجعي ۳ ۲۴۸ طبع سعيد كراتشي)

بیوی کو تین طلاق نہیں کہا تھا تو دو گوں کو بھی اس کے تعلق زنا ثبوتی سے قرض نہیں کرنا چاہیے اور بیوی بھی اس کے پاس رہ سکتی ہے اور اگر وہ قسم سے انکار کرے تو زوجین میں تفریق کر دی جائے (۱)  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

بیوی کا نام بدل کر طلاق دی تو طلاق واقع نہ ہوگی

(سوال) زید نے خود اپنی زبان سے یہ کہا کہ میں طلاق دیتا ہوں حسینہ سلطان کو ساتھ دو گواہوں کے دوبارہ دوسہ بارہ بھی ان الفاظ کے ساتھ کہا اور یہ بھی کہا پر وہ واجب ہے کریں چاہے نہ کریں طلاق دیتے وقت میں (زید) نے یہ نہیں دیکھا کہ بیوی کہاں ہے اور کتنے فاصلے پر ہے اس وقت چھ ماہ کا حمل ہے اور ایک لڑکی ۲ سال کی موجود ہے اس وقت میری (زید کی) کوئی غصہ کی حالت نہیں تھی اور نہ کوئی نشہ تھا میرے ذہن میں حسینہ سلطان ہی نام تھا یہ میرا خود (زید) کا ہی صحیح بیان ہے زید کی بیوی کے خالو اور بہو کی مندرجہ بالا وقوعہ سے اتفاق رکھتے ہیں اور بتانا چاہتے ہیں کہ لڑکی کا نام صحیح حسینہ خانم ہے اور طلاق کے الفاظ کے وقت زید کی پشت کی طرف قریب دو تین گز کے فاصلہ پر موجود تھی جس نے طلاق کے الفاظ کو نہیں سنا۔

المستفتی نمبر ۱۱۳۸ محمد احمد دہلی - ۳ جمادی ثانی ۱۳۵۵ھ ۲۲ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۷) سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ خوند نے طلاق دیتے وقت عورت کا نام حسینہ سلطان لیا ہے حالانکہ اس کا صحیح نام حسینہ خانم ہے جو نکاح نامہ میں مذکور ہے اور لڑکی کی طرف اشارہ نہیں کیا نہ اس کے باپ کا نام لیا اور نہ صرف حسینہ کہتے تو وقوع طلاق کا حکم ہو سکتا تھا کہ وہ نام کا اختصار ہوتا لیکن حسینہ سلطان من تبدیل کر دیتا ہے اور اس سے وقوع طلاق کا حکم نہیں ہو سکتا (۱) کیونکہ کوئی حسینہ سلطان اس کی بیوی نہیں ہے اگرچہ اس کے ذہن میں تصور یہی ہو کہ بیوی کو طلاق دے رہا ہوں مگر طلاق الفاظ سے پڑتی ہے نہ کہ تصور سے (۲) اور تبدیلی نام کی صورت میں وقوع طلاق کے لئے یہ لفظ کافی نہیں جیسے غلام حسین زنا ہے

۱۔ والقول له بيمينه في عدم نسبه ومكفي تحبينه له مرله فان ابي رفعه لدحاكم فان بكل فرق بينهما (در مختار) وقال في الرد (قوله بيمينه) فليس لازم له سواء ادعى الطلاق ام لا حقا لله تعالى - (همش رد المختار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب الكفايات ۳/ ۳۰۱ ط سعيد كراتشي)

۲۔ وفي المحيط لا صل له منى وحدث النسبه وغير اسمها بغيره لا يقع لان التعريف لا يحصل بالسمية منى من اسمها لان بدلت الاسم يكون امراه احببه ولو بدل اسمها واسمها لغيرها يقع، البحر الرائق كتاب الطلاق باب بطلان الصريح ۳/ ۲۷۳ ط در لسنه سروت، وفي النهر قل - فلاة طالق واسمها لدلت وقال عبت غيرها دين - عره صدق قضاء وعنى هذا لو حلف بداهه بطلاق امراته فلاة واسمها بغيره لا تطلق (الدر المختار مع هامش رد المختار كتاب الطلاق باب طلاق غير المدحول بها ۳/ ۲۹۳ ط سعيد كراتشي)

۳۔ لفظ محصور، هو ما جعل دلالة على معنى الطلاق من صريح او كناية واراد اللفظ ولو حكما - (در المختار مع الدر المختار كتاب الطلاق ۳/ ۲۳۰ ط سعيد كراتشي)

کنے سے غلام علی آزاد نہیں ہو سکتا کہ وہ دوسرا نام ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ایک طلاق دو طلاق سے طلاق کہا تو کون سی طلاق واقع ہوگی

(سوال) شخصے مسکمی بدین محمد در زبان بندی خود میگوید من سبب زد و کوب زوجہ ام او گفته است تو مرد طلاق بدہ من آں گفته ام یک طلاق دو طلاق سے طلاق نام تو چیست ندانم ایں سخن گفته من از خانہ بیرون شدہ رفتہ ام پس دریں صورت زوجہ دین محمد شرعاً سے طلاق مطلقہ خواہد گردید یا نہ۔

المستفتی نمبر ۱۳۵۰ مولوی محمد عزیز الرحمن صاحب نواکھالی متعلم دارالعلوم دیوبند

۷ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ ۱۰ فروری ۱۹۳۷ء

(جواب ۳۸) (از مولوی مسعود احمد نائب مفتی دارالعلوم دیوبند) اس صورت میں دین محمد کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی اور وہ مغضوبہ بنے ہو کر شوہر پر حرام ہو گئی بے بدون حلالہ کے دین محمد دوبارہ اس کو اپنے نکاح میں نہیں لے سکتا قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تسکح زوجها غیرہ الا یہ فقط ۱۱ واللہ تعالیٰ اعلم مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

۱۰ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

جواب صحیح ہے مگر دین محمد نے اگر ایک طلاق دو طلاق سے طلاق سے اپنی منکوحہ مراد نہیں یہ ہے تو صدق واقع نہیں ہوئے ورنہ ہو جائے گی۔ لو قال امرأة طالق - او قال طلقت امرأة و قال لم اعن امرأتی یصدق و يفهم منه انه لو لم یقل ذلك تطلق امرأته الخ ۲ شامی ج ۲ کتاب الطلاق باب الصریح ص ۶۶۴ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد رسول عثمانی عن مفتی دارالعلوم دیوبند - مہر دارالافتاء - دیوبند

الجواب صحیح ما قالہ الاستاذ الحاج مولانا محمد سہول مدظلہ

محمد اعزاز علی غفرلہ ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

(جواب) (از مفتی عتیق الرحمن صاحب عثمانی) صورت بالا میں منکوحہ پر تین طلاق واقع ہوئیں شوہر نے ایک طلاق دو طلاق سے طلاق سے اپنی منکوحہ مراد لی ہو یا نہ لی ہو سوال میں صاف طور پر موجود ہے کہ میاں بیوی میں پہلے جھگڑا ہوا یہاں تک کہ مار پیٹ کی نوبت پہنچی ایسی حالت میں منکوحہ کہتی ہے "مرا طلاق بدہ" شوہر اسی وقت اسی مجلس میں منکوحہ کی طلب طلاق کے جواب میں کہتا ہے کہ یک طلاق دو طلاق سے طلاق بلکہ غیظ و غضب کی حالت میں کہتا ہے "نام تو چیست ندانم" یعنی تیرا نام جانتا تو نام لیتا

صدق دیتا یا اب میں تیرا نام بیٹا ہی نہیں چاہتا ان حالات میں اغاظ طلاق میں اضافہ و نسبت کے تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔ تہمات اور پتہ اور پتہ نتیجہ کے طور پر منکوحہ کا مطالبہ طلاق ایسی حقیقتیں ہیں جن کی موجودگی میں اس معاملہ کو شوہر کی نیت و قول پر محمول نہیں کیا جاسکتا شوہر خواہ پتہ سے منکوحہ پر طلاق پڑائیں علامہ شامی نے جو جزئیہ نقل کیا ہے وہ اس معاملہ سے غیر متعلق ہے اس کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ مہار سادہ حالات میں شوہر امریوں کے ذریعہ "امراة طلق" اور جب اس سے دریافت کیا جائے تو اسے ان اغاظ سے مطلب اپنی منکوحہ کو طلاق دینا نہیں تو یہ صرف دیانت اس کی تصدیق کی جائے کی درمختار میں ہے۔ "فالت لروحها طلقی فقال فعلت طلق" یہاں منکوحہ کی طب پر شوہر نے محض فعلت کہا تب بھی طلاق پر کئی بیویں "محض قرینہ طب کی وجہ سے جیسا کہ شامی میں ہے" "ای طلق بقریہ الطلب" فقہ کی مامیہ کی میں حسب ذیل جزئیات موجود ہیں "فالت لروحها" "امراة طلق" فقال الروح دہ است او کرده است يقع بوی اولم یوولا یصدق فی ترک الیہ الخ ۲۔ سبب سبب الائمة الاور حدی عن امرأة قالت لروحها لو کان الطلاق بیدی لطلق نفسی الف نطلبه فقال الروح من یر حرار دادم ولم یقل دادم ترا قال يقع الطلاق ۳۔ فقط واعد تعدن اتم تین ار من عثمانی منق دیونہ۔

۳ از یقعدہ ۳۵۵ھ

هذا الحواب صحیح و موسی علی حکم القضاء ای لا یصدق الروح اندلم ینو امرأہ  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ولی (۴)

غصہ کی حالت میں بیوی کی طرف نسبت کئے بغیر ایک طرف 'دو طلاق' تین طلاق 'چار طلاق' کہا تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے نہایت غصہ کی حالت میں اپنی بیوی کو یہ غلط دو غمورتوں کے سامنے جو ایک کوٹھے میں ان کے پاس بیٹھی تھیں اور ایک صحن میں بیٹھی تھیں کہے ایک طابق دو طلاق تین طاق چار طاق زید کو خود

۱۔ ہامش رد المحتار کتاب الصلاقی باب طلاق عبر لیسحوں بہ ۳ ۲۹۴ ط سعید کرہی -

۲۔ نقوی لہدیہ کتاب الطلاق باب الدسی فی ایضاح مطلاق الفصل السابع فی اطلاق دلا لفظ الغار سہ ۳۸۰/۱ ط ماحدیہ کوئٹہ -

۳۔ نقوی لہدیہ کتاب الصلاقی باب الدسی فی ایضاح مطلاق الفصل السابع فی الصلاقی دلا لفظ الغار سہ ۳۸۳/۱ ط ماحدیہ کوئٹہ -

۴۔ کما یسفر من عبارہ الہدیہ يقع بوی ولم یوولا یصدق فی ترک الیہ قضاء نقوی الہدیہ کتاب مطلاق باب الدسی فی ایضاح مطلاق الفصل السابع فی الصلاقی دلا لفظ الغار سہ ۳۸۰/۱ ط ماحدیہ کوئٹہ -

نہیں ہو اس قسم کی حاق یا یہ قسم ہے اور پھر وہ اس کی بیوی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

المستفتی ۲۰۰۶ھ (مظہر نکر) ۲۰ رمضان ۱۴۲۶ھ ۲ نومبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۹) الفاظ طلاق کو نہ تین ہیں مگر نسبت الی ازواجہ صریح نہیں ہے اس لئے خوند امر صرف شرعی کے ساتھ یہ کہ وہ ایک بیوی کو طلاق دینے کے لئے یہ الفاظ نہیں کہے تھے تو میاں بیوی کی حیثیت میاں بیوی کے رہ سکتے ہیں یعنی طلاق کا حکم نہیں آیا جائے گا۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

بیوی کی طرف نسبت کے بغیر صرف غلط "تین طلاق" کہا تو طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) زید نے اپنے والد سے نئی تزویج کے مکالمے میں تہمت افساد کر کے پانچ آدمیوں کے سامنے کہا کہ "کیا تین طلاق ہوں" ان پانچوں شاہدوں میں سے دو شاہد شہادت دیتے ہیں کہ زید نے یہ کلام کہا "یا تین طلاق ہوں" اور باقی تین شاہد شہادت دیتے ہیں کہ زید نے صرف تین طلاق کہا پس ان میں سے تین شاہد شہادت "تین طلاق" دینا پر عدم وقوع طلاق کا حکم نافذ ہو گا یا نہیں؟

المستفتی ۲۰۱۸ شوال (ایب) ۱۹ رمضان ۱۴۳۹ھ ۲۴ نومبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۰) صرف غلط "تین طلاق" سے جب تک کوئی اور قرینہ حالیہ یا مقالیہ صاف طلاق کے لئے نہ ہو وقوع طلاق کا حکم نہ ہو گا۔ اور وہ شاہد جو "کیا تین طلاق ہوں" کا تلفظ بیان کرتے ہیں وہ وقوع طلاق کے لئے مفید نہیں ہے (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

نفسہ کی حالت میں تین بار کہا "میں نے اسے طلاق دی" تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید کی معصومہ میں کسی سے نسبت ہوئی نفسہ کی حالت میں اپنے منہ سے یہ تین بار کہا کہ میں نے اسے طلاق دیا مگر اس کی آواز کسی نے نہیں سنی زید کہتا ہے کہ اپنی آواز میں نے نہیں سنی لیکن مجھے یہ یہ

۱۔ ولا یبرء کون الا صریحاً صریحاً فی کلامہ لما مر فی البحر نوون طلاق فہل لہ من عیب؟ فتاویٰ مرآۃ المفصل  
مرتبہ۔ و یؤیدہ ما فی البحر نوون مرد صالح و من طلق امرہ ثلاث و من لم یعلم امرتی بصدق و یقیمہ ما  
لہ من بطلان نطق امرانہ لان لعددہ من لہ امر داس بحکم بطلانہ لا بطلان غیرہا (ہمیش رد المحتار  
کتاب الطلاق باب الصریح مطلب "من بوش" یقع بہ الوجہی ۳/۸۴ ط سعید کرائشی)

(۲) ایضاً حوالہ سابقہ

۳۔ بحلاف فیرلہ صفتی غلط فتاویٰ طلاق و ان صحت نفسی لہ منع لاند وعدہ حوہرۃ الدار السحر معہ من راء  
سحر کتب بطلاق باب نفویض الطلاق ۳/۳۱۹ ط سعید کرائشی و من فی التہذیب بحلاف فیرلہ کم لاند  
سمن و من یکن یحکمہ السکین و فی مسقط نوون العربیہ صلی لا یکون صلی لا دا غلب سعیدہ بحلاف  
مکرر صلی سناوی الہمدہ کتب الطلاق الباب السی فی دفع الطلاق مفصل سابع فی الطلاق بالانط  
لغاریۃ ۱/۳۸۴ ط ماحدیہ کونہ)

معد تشریح کا بیان کیا گیا ہے لیکن اس خط کے کا ظہر دوسروں سے کر دیا کہ میں نے اپنے منہ سے تین بار کہا کہ اتے طلاق، یہ اور اپنی بیوی سے بھی کہہ دیا کہ میں نے اپنے منہ سے تین بار کہا کہ اتے طلاق دیا پھر زید کی بیوی نے زید سے کہا کہ ایک خط میرے والد کے پاس میری طرف سے بھیج دو کہ مجھے طلاق مل چکی ہے زید نے خط بھی بھیج دیا یہی مضمون کہہ کر اس سورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر طلاق پڑ گئی تو زید رجوع کر سکتا ہے یا نہیں اور رجوع کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

المستفتی نمبر ۲۲۰۰ محمد مصطفیٰ حسین انصاری (کاپور) ۶ اذیقہ ۱۳۵۶ھ ۳۵۶ م ۱۹:۱۹ نوری ۱۹۳۸ء (جواب ۴۱) زید کے ان الفاظ میں کہ (میں نے اتے طلاق یا) اتے کا شرع اپنی زوجہ کی طرف تھا تو طلاق ہو گئی، بشرطیکہ زبان سے یہ الفاظ کہہ گئے ہوں۔ اگر زبان سے الفاظ انہیں جو کہ صرف اس میں تصور تھا تو طلاق نہیں ہوئی، اور اگر الفاظ اس سے مراد اس کی بیوی نہ تھی تو طلاق نہیں ہوئی پہلی صورت میں طلاق مغضہ ہے ورجعت جاری نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان مدظلہ العالی

صرف طلاق، طلاق، طلاق کہنے سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص نے اپنی عورت سے جھڑا کر کے غصہ کے بارے میں طلاق، طلاق، طلاق اس وقت وہ عورت اپنے گھر سے دس یا بارہ ہاتھ دوسرے کے مکان میں رہ کر گئی ہے اس کے بعد شوہر نے اپنے مکان میں آکر کہا بانی جاؤ یہ بات عورت سن گئی ہے یا نہیں سن گئی ہے حد زال وہ عورت شوہر کے مکان میں جب آئی تو شوہر نے اس کو رہنا چاہا تو عورت نے تم نے مجھ کو طلاق دے دیا تو پھر کیوں مارو گے

۱. ولا یدرم کون الا صافہ صریحہ فی کلامہ لسا فی البحر نو فال طلاق فصل له من عسل، فقال امری طلق مراد ویویدہ ما فی البحر نو فال امرہ طلق و فال صفت امری نالنا و فال لم عن مرانی بصدق و شہم منہ نہ لولہ نقل دلت بطلان امریہ لان العادة ان من لہ امرہ لا یحلف بطلانہا لا بطلاق غیرہا (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح مطلب من یوس بفع نہ امر جمی ۳/۲۴۸ ط سعید کراتشی)

۲. حدیث ثریف میں ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ تعالیٰ عن امتی ما وسوس بہ صدرہا ما لم تعمل بہ او تتکلم مفسی علیہ (مشکوٰۃ المصابیح باب الوسوسۃ ۱/۱۸) وقال فی الرد، قوله و رکہ لفظ مخصوص، هو ما جعل دلالة علی معنی لطلاق من صریح او کماہ و ارد بنقص ولو حکما لیدخل کماہ المسبب و اسارة الاحرس و لا سارة فی بعدد و لا صریح فی قوله لا طلق حکما کما سبی و نہ طبعاً من ما حرم مع روحہ و عطیہ تلامہ احمر بوی الصلاح و لم بدکر لفظ لا صریحاً ولا کماہ لا یقع علیہ کما فی ہ لحر لرمی و غیرہ (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/۲۴۰ ط سعید کراتشی) و فال لک و ارادہ بنقص و ما یقوم مقدمہ من الکتاب المسببہ او لا سارة المفہومہ - لان رکب لطلاق بنقص و ما یقوم مقدمہ مما ذکر کما مر (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ۳/۲۴۷ ط سعید کراتشی)

۳. رد المحتار میں ہے "قال طلق فلا یحل لہ من بعد حی تکب روحہ غیرہ" سورة الفہ رقم لہ ۲۴۰، رد المحتار عن عدلہ ان رجلاً طلق امرأته فماتت فیرجع فیسأل فی کذا یحل لہ من بعد حی تکب روحہ غیرہ (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/۲۴۰) و رد المحتار فی رد المحتار کتاب الطلاق باب من حر طلاق ۳/۷۹۱ م قدیمی کراتشی



۱۔ نے ب دیا کہ میں نے صدق نہیں دیا اس وقت سے غا لباً سڑھے تین مہینے ہو گئے عورت اپنے والد سے ہاں دینے لگی ہے مگر ابھی زون کے مکان میں آمدورفت کرتی ہے اب شخص مذکور مرتبہ کہ اس وقت میری طلاق کی نیت نہ تھی۔

المستفتی نمبر ۲۲۰۴ فضل الرحمن صاحب (سام) ۱۷ اذیقعدہ ۱۳۵۶ھ ۲۰ جنوری ۱۳۸۷ء  
(جواب ۴۳) اگر شوہر نے صرف یہی غلط کئے ہیں صدق صدق طلاق یعنی عورت کا نام نہیں لیا اس کی طرف شرع نہیں آیا اور کوئی قرینہ بھی عورت کو متعین کرنے کا نہ تھا تو صدق نہیں ہوئی،  
محمد غایت مدظلہ العالی دہلی

تین مرتبہ کہا "میں نے طلاق دی" تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے ہندہ کو یہ کہہ کر اس سے سب سے دوسرے لوگوں سے ہو رہی تھی ہندہ میں کریمہ نے ہندہ کی زندگی گزارنا تھا اور اس طرح پریشان کرنا تھا تو میری شادی کیوں کی گئی تین مرتبہ یہ کہا کہ میں نے صدق دی ہندہ میں آن تک کوئی رجش نہ ہوئی اور نہ ب ہے ایسی حالت میں ازروے شریعت یا حکم صدق ہوئی یا نہیں اگر ہوئی تو اب یہ صورت ہو سکتی ہے؟  
ہندہ یہ بھی کہتی ہے کہ اگر میری شادی کسی دوسرے کے ساتھ کی گئی تو میں جان دیدوں کہ ازروے شریعت جو حکم ہو مرمت فرما میں اور ہاں شادی کے مذہب سے بھی اس مسئلہ میں روشنی درکار ہے کہ ان کے مذہب میں کیا حکم ہے؟

المستفتی نمبر ۲۴۶۳ محمد احمد صاحب - لکھنؤ

۱۹ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ ۱۱ مارچ ۱۹۳۹ء

(جواب ۴۳) اگر خوند نے اپنی بیوی کو یہ غلط (میں نے صدق دی) تین مرتبہ کہہ دیئے تو اس کی بیوی پر صدق مغلطہ واقع ہوئی ان غلطیوں میں بیوی کا نام اور اس کی طرف اضافت مذکور نہیں ہے اس سے اگر زید قرار کرے کہ اس نے یہ غلطی کی تو اسے ہیں یا کوئی قرینہ حالیہ موجود ہو جس سے یہ بات متعین ہو جائے کہ یہ غلطی کی ہی تو اسے کہیں تو یہی حکم ہے جو اوپر لکھا گیا ہے اور اگر کوئی قرینہ نہ

۱۔ ولا یرم کون الا صافہ صریحہ فی کلامہ لما فی سحر لوفی طلق لفق لہ من عبۃ فضل امری طلق امریہ و یودد ما فی لحر لوفی مرہ صلی و قل صلی مرہ ثلاثا و قل لہ اعن امرائی یصد و یفہم مدہ نہ لہ یقل ذلک یصل امریہ لان العدہ لہ من مد مراد الب یصل یصل لہ لا یطلق غیرہ (ہمیش رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح مطلب "س یوش" یقع بہ الرجعی ۳ ۲۴۸ ط سعید کراچی)

ہو اور زون بھی اقرار نہ کرے تو پھر ان الفاظ سے وقوع طلاق کا حکم نہیں دیا جائے گا، فقط  
محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ دہلی

بیوی کی طرف نسبت کے بغیر کہ ”ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بائن  
تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) قمر الدین اور ثبہ محمد کے مکان میں محسن کے اندر طلاق اور گوہر کی زبان بندی کے سے قمر  
الدین نے توکی محمد و دانشت محمود و منیظہ الدین و صاحب محمود ان چار آدمیوں کو بلایا اس میں مکان کے وک  
بھی شریک تھے وجہ اس کی پان سپاری کھانا تھا اس کے بعد صاحب محمود نے کہا کہ قمر الدین رات بہت ہوئی  
ہم لوگوں کو کیوں بلایا ہے اس کے جواب میں مہر محمد نے کہا کہ معصوم ہوتا ہے کہ اس کی بی بی کو طلاق  
دینے کے لئے ہم لوگوں کو بلایا ہے اس کے بعد سب لوگوں نے کہا کہ بلو قمر الدین قمر الدین نے کہا کہ  
کس طرح سنا ہوتا ہے تم وک ہم کو سکھادو اس وقت طلاق کے الفاظ کی نے س وجہ سے نہیں سکھایا  
کہ غلط طلاق زبان پر لانے سے اس کی بی بی چھوٹ جائے گی اس کے بعد توکی محمد کی بیوی مرثیہ تھی اس  
لئے طلاق کا خطرہ نہ تھا سب لوگوں نے کہا کہ تم سکھادو۔ اس نے سکھایا نہ سنا یہ توکی محمد نے قمر  
الدین سے کہا کہ کہو قمر الدین ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بائن کہہ دیا لیکن طلاق دینے وقت اس کی  
بی بی کا نام یا میری بی بی کر کے نہیں کہا اور کس کو طلاق دینا ہے چنایت والوں نے بھی اس بارے میں کچھ  
نہیں پوچھا مگر ربیان قمر الدین نے کہا کہ میں نئی شادی کروں گا میرے ماموں میری پہلی بیوی کو طلاق نہ  
دینے سے نکاح میں شرکت نہیں کرتا اس لئے مجبور ہو کر طلاق دیا توکی محمد نے جو کچھ سکھایا اسی کے  
مطابق میں نے اس کے ساتھ ساتھ ویسا ہی کہا میرے دل میں اپنی بی بی کو طلاق دینے کی نیت نہ تھی۔

(۱) پسار گواہ توکی محمد۔ قمر الدین ہم کو پان سپاری کھانے کے واسطے اپنے مکان میں بلا کر آیا ہم نے آکر  
دیکھا کہ منیظہ و دانشت و صاحب محمود و مہر محمد وہاں پر موجود ہیں صاحب محمود نے کہا قمر الدین رات بہت ہوئی  
کیوں ہم کو بلایا ہے کہو مہر محمد نے کہا قمر الدین شیخ اپنی بی بی کو طلاق دیں گے اس سے بلایا ہے قمر الدین نے  
کہا کس طرح سنا ہوتا ہے وہ میں نہیں جانتا آپ لوگ ہم کو سکھاد دیجئے۔ اس وقت کسی نے اس خوف سے  
اظہار طلاق نہیں سکھایا کہ جو غلط طلاق زبان پر لائیں گے ان کی بی بی ان سے چھوٹ جائے گی اس کے بعد  
توکی محمد کی بی بی مرثیہ تھی اس لئے سب لوگوں نے توکی محمد سے کہا کہ طلاق کے اظہار قمر الدین کو

(۱) ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه لما هي الحرة لو قال طالق فليل له من عبث فقال  
امرأتی طلقت امرأته - ويؤيده ما هي الحرة لو قال امرأة طالق او قال صفت امرأة ثلاثا وقال - اعن  
امرأتی يصدق - ويعلم منه انه لو لم يقل ذلك تطلق امرأته لان العادة - من امرأة اما يحلف  
بطلاقها لا بطلاق غيرها (هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب تشریح مصدق من بوش) يقع به الرجعي  
۲۴۸/۳ ط سعید کراتنی

سکھ و تب توں محمد نے سکھایا کہ ق و دو طاق تین طاق بائن۔ قمر الدین نے اس کے ساتھ ویسا ہی کہا اس کے بعد پنچاقتی اس سے کوئی بات پوچھے بغیر چلے گئے۔

(۲) ۱۱۰۰ء کے ہواہ داشت محمود نے بھی قمر الدین کی طرح کہایا کہ یہ ہے کہ طلاق دیتے وقت قمر الدین نے میری بی بی کو طلاق نہیں دیا۔

(۳) تیسرے ہواہ صاحب محمود نے کہا کہ قمر الدین نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے واسطے ہم کو بلایا ہے ہم نے آکر دیکھا کہ بہر علی و داشت و مفیظ الدین و توئی محمد و مہر و شہر و زین الدین وہاں پر موجود ہیں ہم نے کہا کہ رات بوقت ہوئی ہے قمر الدین نے ہم کو لوگوں کو کیوں بلایا ہے مہر نے کہا کہ معصوم ہوتا ہے کہ قمر الدین اپنی بی بی کو طلاق دیں گے اس لئے ہم لوگوں کو بلایا ہے اس کے بعد قمر الدین سے پوچھا قمر الدین نے جواب دیا کہ طلاق نہ دے کر آیا کروں اس سے ہمارا کام نہیں چلتا۔ اس کے بعد توئی محمد نے کہا کہ قمر الدین دو ایک طاق و دو طاق تین طاق بائن۔ قمر الدین نے بھی ویسا ہی کہا قمر الدین نے کیوں طلاق دی پنچاقتی یہ بات بغیر پوچھے چلے گئے۔

(۴) چوتھا ہواہ بی بی علی۔ قمر الدین نے اپنے بھائی کو بلانے کے واسطے بھیجا میں نے ان سے بھائی سے پوچھا کیوں بلاتے ہو اس نے کہا کہ میرے بھائی اپنی بی بی کو طلاق دیں گے اس کے بلایا ہے میں نے وہاں بہر علی و صاحب محمود اور توئی محمد و شہر و زین الدین و مہر سب لوگ پان تمہا کو کھارے ہیں اس کے بعد صاحب محمود نے کہا قمر الدین کیوں ہم کو لوگوں کو بلایا ہے اس وقت قمر الدین پس و پیش کرنے لگے مہر نے کہا قمر الدین اپنی بی بی کو چھوڑ دیں گے اس کے بلایا ہے توئی محمود نے سکھایا دیا۔ ایک طاق و دو طاق تین طاق۔ قمر الدین نے ساتھ ساتھ اسی طرح کہا۔

(۵) پانچواں ہواہ مہر محمد۔ قمر الدین نے میرے گھر میں جا کر کہ میری شادی ہے میری پہلی بیوی کو طلاق دینا چاہیے اگر میرے گھر میں چوبہد میں ہم نے آکر دیکھا داشت مفیظ و آدمی بہر علی پوچھا قمر الدین کیوں بلایا ہے میں نے کہا اس کی بیوی کو طلاق دے گا قمر الدین نے کہا میری بی بی کو طلاق دیوے گا قمر الدین نے کہا اس طرح سے طاق دیتا ہے میں نہیں جانتا ہوں توئی نے کہا ایک طاق و دو طاق تین طاق بائن۔ قمر الدین نے ساتھ ساتھ اسی طرح کہا۔

(۶) چھٹا ہواہ۔ شہر محمد۔ قمر الدین اس کی بی بی کو طلاق نہ دینے سے میری لڑکی کو نہیں دیں گے قمر الدین نے کہا میری بی بی کو طلاق دیں گے اسی بات پر چند آدمیوں کو بذا کر ان کے سامنے اپنی بی بی کو طلاق دیا، صلحا توئی داشت مفیظ بہر علی مہر شہر و زین الدین و غیر ہم نے کہا قمر الدین ہم لوگوں کو کیوں بلاتے ہو مہر نے کہا قمر الدین اس کی بی بی کو چھوڑ دیں گے قمر الدین نے کہا طلاق کس طرح دینا ہوتا ہے ہم نہیں جانتے توئی نے سکھایا دیا ایک طاق و دو طاق تین طاق بائن اسی طرح ساتھ ساتھ قمر الدین نے بھی ویسا ہی تین دفعہ کہا پنچاقتی یہ پوچھے بغیر کہ کس کو طلاق دیا چلے گئے۔

(۷) سہ تو اس گواہ منا محمد صلحا وغیرہ وہاں پر تھے قمر الدین نے کہا میری بی بی کو طلاق دیں گے میرے مکان کی طرف چلو صلحا نے پوچھا قمر الدین کیوں بلائے ہو مرنے کہا کہ قمر الدین اس کی بی بی کو چھوڑ دیں گے تو کی نے الفاظ طلاق سکھو دیا۔ یعنی ایک طلاق دو طلاق تین طلاق ہاں۔

(۸) آنحوال گواہ بنو مامون نے قمر الدین سے پوچھا کہ تیری پہلی بی بی کو طلاق دیا ہے یہ نہیں قمر الدین نے پہلی بی بی کو طلاق دیا اس مکفل سے بہت آدمی اس کے شہد ہیں کہ قمر الدین نے اپنی پہلی بی بی کو طلاق دیا۔ المستفتی نمبر ۲۵۶۹ محمد نور احسن صاحب سلم نمبر۔ رنپور

۲۵ محرم ۱۳۵۸ھ ۵ مارچ ۱۹۴۰ء

(جواب) (از قاضی عبد الجبار صاحب ربانی لوزیگرام) مذکورہ صورت میں قمر الدین کی بی بی پر طلاق واقع نہیں ہوئی جو نہ پائی جانے اضافت کے کیونکہ یہ گواہ نے اپنی گواہی میں کہا کہ قمر الدین نے طلاق دینے کے وقت نہ اپنی بی بی کا نام یا اور نہ اس کی طرف اشارہ کیا اگرچہ دو ایک گواہوں سے معلوم ہوا کہ وہ طلاق دینے سے قبل اپنی بی بی کا ذکر کیا تھا اور قمر الدین بھی دوسری شادی کرنے کی وجہ سے طلاق کے الفاظ کہنے کو مجبوراً اقرار کیا۔ مرنے اس کی گواہی سے معلوم ہوتا ہے کہ طلاق دینے کی نیت نہ تھی اور مجبوری کی حالت میں نیت رہنا بھی غیہ مستنون ہے۔ ہکذا کتب فی قاضی حاد ، والعالمگیریہ ، ورد المحنار ، واللہ تعالیٰ اعلم۔ لراق قاضی عبد الجبار ربانی۔ لوزی گرام

(جواب) (از مولوی عبد اعزیز صاحب جونپوری) چونکہ سوال میں طلاق صریح ہے اس لئے قضاء نیت کا کوئی لحاظ نہ کیا جائے گا خصوصاً مذکورہ طلاق کے وقت تو نیت بھی بغیر نیت ہو جاتی ہے چہ جائیکہ صریح۔ اور جرح ص ۴۷ میں ہے۔ لوقالت المرأة انا طالق فقال الروح نعم كانت طالقا ، اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ سوال کے جواب میں اضافت یا فقط طلاق کے لفظ کی بھی ضرورت نہیں ہے اور جب قمر الدین کا یہ بیان ہے کہ اپنی پہلی بی بی کو جب تک میں طلاق نہ دوں میرے ماموں شرکت نہیں کریں گے اور مجھے شادی کرنی ہے اور اس طلاق کے لئے مکفل بھی منعقد کی گئی اور قمر الدین نے طلاق دینے کا طریقہ سیکھنا چاہا اور سکھو دیا تو یقیناً یہ کہنا پڑے گا کہ قمر الدین نے

(۱) لو اکره علی ان یقر بالطلاق وفر لا یقع کما لو افر بالطلاق حر لا و کذا (الفتاویٰ الحامیة علی ہامش الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الاکراہ ۳/ ۴۸۳)

(۲) و جمعوا علی انہ لو کره عسی لا یفر بالطلاق لا یقع فرارہ کذا فی شرح الطحاوی (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق لئال الاول فصل فیس یقع طلاقہ و فیس لا یقع طلاقہ ۱/ ۳۵۳ ط ماحدیہ کریمہ)

(۳) ولو عداو مکروھا من طلاقہ صحیح لا افرارہ باطلاق (درمختار) و قل فی الرد (قوله لا افرارہ بالطلاق) فید بالطلاق لا بالکلام فیہ والا ففرار المکره بعبیرہ لا یصح انما ہامش رد السحار مع الدر المحار کتاب الطلاق مطلب فی الاکراہ علی التوکیل بالطلاق والکراہ والفق ۳/ ۲۳۵ ط سعد کریمانی

(۴) البحر الرائق کتاب الطلاق باب اطلاق الصریح ۳/ ۲۷۴ ط دار الفکر بیروت

اپنے ماموں کا مطالبہ پورا کیا۔

ہذا قرینہ حایہ و متاہیہ دونوں سے اضافت پائی گئی گوکہ الفاظ طلاق کے ساتھ اضافت متحمل نہیں پس ایسی صورت میں قضاء یہ حکم دینا چاہتا ہے کہ قمر الدین کی بیوی پر طلاق مغلطہ واقع ہوئی اور بغیر تفصیل رجوع نہیں ہو سکتا و اللہ اعلم و الحمد للہ و ناچیز عبد العزیز صدر مدرس

مدرسہ براتیہ ملا ٹولہ (جون پور)

(جواب ۴۴) (از حضرت مفتی اعظم نور اللہ مرقدہ) ہواموفق اگرچہ طلاق صرف ایک مرتبہ ہے مگر اضافت سر یہ نہیں اور تمام شہادتوں سے باتش شہادت نمبر ۸ سے احتیث ثابت ہے کہ قمر الدین نے صدقہ تلافی لینے کی غرض سے کیا ہے نیت یقیناً و انشاء کا ثبوت و قرینہ نہیں ہے مجلس میں سوال صدقہ کس نہیں ہے ایک شخص کا یہ کہنا ہے کہ قمر الدین نے اپنی بی بی کو صدقہ دینے کے لئے یہ جمع کیا ہے شہادت نمبر ۸ سے اثبات ہے کہ قمر الدین نے اقرار طلاق دینے کا کیا ہے۔

پس زیادہ سے زیادہ اقرار طلاق سے ایک طلاق کا حکم دیا جاسکتا ہے۔

مجلس میں جو غلط طلاق غرض تعمیر مذکور ہے اس میں اس کا قول کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق دینے کی نیت نہیں کی تھی معتبر و مقبول ہونا چاہیے۔ محمد کفایت اللہ کان مد لہ دہلی

بیوی کی طرف نسبت کن بغیر تین مرتبہ یہ الفاظ ہے ”صقت طلقت طلقت“ تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(المجمعیۃ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۳۴ء)

(سوال) محال غصہ زید نے اپنی عورت کو تین مرتبہ یہ الفاظ کہے طقت صقت طقت یہ الفاظ عورت کے کہنے پر جب کہ کسی بات پر جھڑپ تھا کہ دیئے تھے یہ واقعہ اگست ۳۳ء کا ہے غصہ فرو ہو جانے کے بعد عورت زید سے دریافت کرتی ہے کہ کیا نتیجہ ہو گا ان الفاظ کا؟ تو زید نے جواب دیا کہ ہم نے غصہ طلاق شیطان کے لئے استعمال کیا ہے اب سواں یہ ہے کہ طلاق عورت کے کہنے پر دی گئی اور شیطان کا لفظ بعد میں بڑھادیا گیا حکم ہے ”دوبارہ پھر ۲۵ جون ۳۴ء کو عورت نے شوہر کو کوسا اور طلاق مانگی زید نے اپنی عورت کا نام لے کر کہا کہ میں نے طلاق دی دوسری ور تیسری دفعہ بغیر نام لئے کہا کہ میں نے طلاق دی طلاق دی۔

(۱) ولو افر باطلاق کادما وھا رلا و فع قضاء لا دیانہ (ہامش رد المحار کتاب الطلاق ۳ ۲۳۶ ط سعید کراچی)

(۲) ذکر اسمہا او اصدفہا الیہ کحضہ کما یسا فلو قال طالق فقیل لہ من عیت فقال امرأتی طلقت امرانہ ولو قال امرأۃ طلق او قال صفت امرأۃ ثلاثا وقل لہ اذن لہ امرأتی بصدق (البحر الرائق کتاب الطلاق باب الطلاق الصریح ۳ ۲۷۳ ط دار المعرفۃ بیروت)

(جواب ۴۵) طلاق مغضوب پہلے ہی واقعہ میں ہو چکی اگرچہ الفاظ میں صراحت عورت کی نسبت نہیں ہے یعنی اس نے طلاق کہا ہے طہنک نہیں کہا لیکن سوال میں مذکور ہے کہ عورت کے طلاق مانگنے پر یہ الفاظ کہے گئے اس لئے قرینہ حالیہ ثبوت اضافت کے لئے کافی ہے (۱) قاضی شرع اس کے کہنے کو کہ میں نے شیطان کو طلاق دی تسلیم نہیں کرے گا تاہم اگر فی الحقیقت اس نے شیطان کو دل میں مراد لے کر طلاق کے الفاظ کا تلفظ کیا تھا تو مند اللہ جہ نزل تھا کہ وہ عورت کو بدستور بیوی سمجھے دوسرے واقعہ میں بھی اضافت صریحہ موجود نہیں اس میں بھی قضاء تین طلاقیں ثابت ہوں گی اور اگر خوند عورت کو طلاق دینے کا انکار نہ کرے اور کوئی مطلب نہ بتائے تو طلاق مغضوب ہے (۲) اور رجعت کا حق نہیں رہا (۳)۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

بیوی کی طرف نسبت کئے بغیر کہا ”لو طلاق“ طلاق“ تو کیا حکم ہے؟  
(المجمیعہ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۳۶ء)

(سوال) زید اور ہندہ کا جھگڑا ہوا۔ ہندہ نے زید کو طعنہ دیا میری ہی بدولت ساس سر والا ہوا جو رو والا ہوا دھچکوں والا ہوا زید نے حالت خصہ میں ہندہ سے اپنی بیوی کی غیر موجودگی میں کہا تیری ہی بدولت ہوا ہے تو بے طلاق طلاق طلاق طلاق طلاق ایک ہی سانس میں آٹھ دس مرتبہ طلاق کہہ دیا اور خود ہی اکثر لوگوں سے تذکرہ بھی کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیدیا ہے۔

(جواب ۴۶) اس گفتگو سے جو زید اور ہندہ کے درمیان ہوئی زید کی بیوی پر طلاق نہیں ہوئی کیونکہ اس میں بیوی کا نام اور کوئی قرینہ اس کے لئے نہیں ہے۔ ہاں زید نے لوگوں کے سامنے جب اقرار کیا کہ میں نے بیوی کو طلاق دیدیا ہے تو اس اقرار سے وہ قضاء ماخوذ ہوگا اور اس کی بیوی پر وقوع طلاق کا حکم دیا

(۱) ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه لما في البحر لو قال طالق فقبل له من عيت؟ فقال امرأتى طنقت امراته - ويؤيده ما في البحر لو قال امرأة طالق او قال طنقت امرأة ثلاثا وقال لم اعن امرأتى يصدق و يفهم منه انه لو لم يقل ذلك نطق امراته لان العادة ان من له امرأة اما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها (هامش رد المحتار) كتاب الطلاق باب الصريح مطلب "سبب بوش" يقع به الرجعي ۳ ۲۴۸ ط سعد كراتشي

(۲) ايضاً حوالہ سابقہ

(۳) وان كان الطلاق ثلاثا في الحرية و ثبوت في الامة لم تحل له حتى تكبح روحا غيره مكاحا صحيحا و يدخل بها ثم يطنفها او يموت عنها كذا في الهداية (الناويز الهديّة) كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة وما يتصل به ۱/ ۴۷۳ ط ماجديه 'كونته'

(۴) و ذكر اسمها واصافها اليه كخطبه كما ياب فلو قال طالق فقبل له من عيت فقال امرأتى طنقت امراته ولو قال امرأة طالق او قال طنقت امرأة ثلاثا وقال لم اعن به امرأتى يصدق (البحر الرائق) كتاب الطلاق باب الطلاق الصريح ۳/ ۳۷۳ ط دار المعرفة بيروت

جائے گا (۱) اگر طلاق کی کوئی صفت (مثلاً بائن یا مغلطہ) اس نے اقرار میں ذکر نہیں کی ہو تو صدق رجعی ہا حکم ہو گا اور عدت کے اندر رجوع کر سکے گا (۲) اور عدت کے بعد تجدید نکاح کا حق ہو گا (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

## فصل ششم کتابت طلاق

ثالث نے طلاق نامہ لکھوایا اور شوہر سے انگوٹھا لگوایا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ (سوال) ایک شخص کا نکاح عرصہ آٹھ سال کا ہوا ایک لڑکی کے ساتھ ہوا تھا جس کی عمر اب ۲۲ سال ہے اس کے والدین کا انتقال ہو چکا ہے اس لڑکی کے پھوپھانے اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی غرض سے اس کے شوہر سے طلاق چاہی اس نے طلاق دینے سے انکار کر دیا پس پھوپھانے اپنا سر پھوڑ کر عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا اور ایک دوسرے شخص کو پتھ روپیہ دیکر اس سے بھی ایک مقدمہ دائر کر دیا عدالت میں پیشی ہوئی اور چلکے لے لئے گئے اور ہر کوئی صورت سوائے سزایابی کے نظر نہ آئی تو چند لوگوں نے ہر دو فریقین کو بلایا اور آپس میں صبح کی تحریک کی لیکن ان لوگوں نے سوائے اس کے اور کوئی جواب نہیں دیا کہ لڑکی کا شوہر لڑکی کو طلاق دیدے تو ہم صلح نامہ داخل عدالت کر دیں ثالث حضرات نے کاتب کو بلا کر اسٹامپ ہر دو کے نام سے خرید اور کاتب سے طلاق نامہ لکھوایا معلوم نہیں کہ اس کا یہ مضمون ہے اس لڑکی کا شوہر ایک جگہ بیٹھا ہوا رو رہا تھا کہ کاتب نے اٹھ کر اس کے انگوٹھے میں سیاہی لگا کر نشان لے لیا اس نے طلاق وغیرہ کا کوئی غلط اپنی زبان سے نہیں نکالا تو یہ طلاق شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟

(جواب ۴۷) کوئی دوسرا شخص اگر کسی کی منکوحہ کا طلاق نامہ لکھے تو شوہر کو مضمون کا حکم اور اقرار

(۱) ولو اقربا لطلاق کذب او هار لا وقع قضاء لا دیانة (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق مطب فی الاکراہ عی التوکیل بالطلاق والکاح والعاق ۳ ۲۳۶ ط سعید کراتشی) وقال فی البحر لو اکره علی ان یقر بالطلاق فقرار یقع کما لو اقر بالطلاق هار لا او کذب کذا فی الخایة من الاکراہ و مراده بعدم الوقوع فی المشبه به عدمه دیانة لم فی الصح القدیر ولو اقربا لطلاق وهو کاذب وقع فی القضاء و صرح فی البراریة بان له فی الدیانة امساکها اذ قال اردت به الحصر عن الماصی کذب وان لم یرده الحصر عن الماصی او اراد به الکذب او الھزل وقع قضاء و دیانة (البحر الرائق کتاب الطلاق ۳ ۲۶۴ ط دار المعرفۃ بیروت)

(۲) ادا طبق الرجل امراته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها (الهداية کتاب الطلاق باب الرجعة ۲/۳۹۴ ط شركة علمیه ملتان)

(۳) وان كان الطلاق بنا دون الثلاث فله ان يزوجها في العدة و بعد انقضاءها (الفتاویٰ الھدیة کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة و ما يتصل به ۱ ۴۷۳ ط ماحدیه کوئٹہ)

طلاق نامہ کہ یہ میرا ہی ہے ایقان طلاق کے لئے ضروری ہے صورت مسئلہ میں شوہر کو معلوم نہیں کہ اس کاغذ میں کیا لکھا گیا ہے ورنہ وہ اقرار ہی کرتا ہے لہذا طلاق واقع نہیں ہوتی یہ لڑکی بدستور اس کی زوجہ ہے۔ ولو استکتب من حر کنایا بطلاقها وقرأه علی الزوج فاحده الزوج و حتمه و عونه و بعث به اليها فاتاها وقع ان اقر الروح و كذا كل كتاب لم يكتبه بحطه ولم يمله بنفسه لا يقع الطلاق ما لم يقرائه كتابه - اه ملخصا (رد المحتار مختصرا) (۱)

زبردستی طلاق نامہ پر دستخط لینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) ایک شخص کی بیوی کے ورثاء نے ایک کاغذ پر اس شخص سے ناجائز دباؤ ل کر دستخط لئے ہیں جس میں طلاق کے الفاظ تھے کیا یہ طلاق باطل ہے یا نہیں؟

(جواب ۴۸) ناجائز دباؤ سے مراد اگر یہ ہے کہ اس کو مارنے یا بند رکھنے کی دھمکی دی تھی اور دھمکی دینے والے اس پر قادر بھی تھے تو اس کے دستخط کر دینے سے طلاق نہیں ہوتی بشرطیکہ اس کے ذہن میں یہ بات آگئی ہو کہ اگر میں نے دستخط نہیں کئے تو یہ مجھے ضرور ماریں گے یا بند کریں گے لیکن اگر یہ حالت نہ تھی اور پھر بھی اس نے دستخط کر دیئے تو اگر یہ دستخط کرنے کا اقرار کرتا ہو کہ باوجود اس دم کے کہ اس میں طلاق لکھی ہوئی ہے پھر بھی میں نے دستخط کئے ہیں تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ ويقع طلاق كل روح بالغ عاقل ولو عبد او مكرها فان طلاقه صحيح (رد المحتار مختصرا) (۲) و فی البحران المراد الاكراه على التلفظ بالطلاق فلو اكراه على ان يكتب طلاق امراته فكتب لا تطلق لان الكتابة اقيمت مقام العارة باعتبار الحاجة ولا حاجة ههنا - كذا في الحانية (رد المحتار) (۳) واللہ اعلم

تم کو ”طلاق دیتا ہوں“ طلاق ہے، طلاق طلاق ہے“ لکھ کر بیوی کو بھیج دیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص بوجہ ناموافقیت اپنی زوجہ کے مفقود ہو گیا ہے مفقود الخبر ہونے کے کچھ دنوں بعد اس نے ایک طلاق نامہ گجراتی زبان میں جس کا ترجمہ ذیل میں لکھا جاتا ہے لفافہ میں بند کر کے بھیج دیا۔  
نقل طلاق نامہ - بانی رفاں بانی بنت عمر بھائی عرف جھانکے والا تحریر کنندہ عبدالکریم ولد عثمان بھائی جھانکے والا بعد سلام - میں کہتا ہوں کہ تم کو میں طلاق دیتا ہوں تو آج سے ہماری بہن برابر ہے تم کو اور مجھ

(۱) هامش رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق مالکۃ ۳ ۲۴۶ ط سعید کراتشی

(۲) الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳ ۲۳۵ ط سعید کراتشی

(۳) هامش رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الاکراه علی التوکيل بالطلاق والمکاح والعنف ۳ ۲۳۶ ط سعید



کو بھائی بہن کا علاقہ ہے اور تمہارے ہمارے درمیان کچھ ذریعہ برابر علاقہ نہیں رہا تم کو طلاق دیتا ہوں  
 طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے۔ تاریخ ۶ شوال دستخط بقلم خود۔ تمہارے مہر کا روپیہ مبلغ چوالیس روپے  
 حسب رواج ہے سو میری ملکیت سے دیں گے باقی ہماری ملکیت سے تم کو دھندہ دینا نہ چاہیے یہ مضمون تھا  
 جو عرض کیا گیا۔

(جواب ۴۹) اس صورت میں اگر زوجہ کو اس امر کا یقین یا گمان غالب ہو جائے کہ یہ خط میرے خاوند  
 کا ہی لکھا ہوا ہے تو دیانۃً اسے عدت گزار کر دوسرا نکاح کرنا جائز ہے اس دوسرے نکاح کے جائز ہونے  
 کا یہ مطلب نہیں کہ شرعاً اس خط سے طلاق ثابت ہو گئی بلکہ اس کا اثر صرف اس قدر ہے کہ عورت کو  
 (جب کہ اسے یقین یا گمان غالب وقوع طلاق کا ہو گیا ہے) دوسرا نکاح کرنے سے روکا نہیں جائے گا اور  
 وہ شرعاً گناہ گار نہ ہوگی۔ صرحوا بان لها التزوج اذا اتاها كتاب منه بطلاقها ولو على يد غير  
 ثقة ان غلب على ظنها انه حق و ظاهره لا طلاق جوازه في القضاء حتى لو علم القاضي  
 بتركها الخ (رد المحتار) (۱)

تحریری طلاق لکھنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے

(سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی کو تحریری طلاق دی تحریر پر دو آدمیوں کی گواہی ہے مگر ان گواہوں  
 کی حالت یہ ہے کہ پہلا سود خوار اور یہاں کا وطن دار نہیں ہے کچھ عرصے سے یہاں پر رہنے آیا ہے اور فی  
 الحال تو یہیں رہتا ہے دوسرا گواہ افیون کھانے والا اور مدک کا پینے والا ہے اور یہ دونوں گواہ جمعوں اور  
 ناقابل اعتماد ہیں۔

المستفتی نمبر ۱۱۸ بسم اللہ خاں۔ ضلع مغربی خاندیس

۲۸ رجب ۱۳۵۲ھ ۸ نومبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۵۰) اگر خاوند نے فی الواقع طلاق دی ہے اور وہ طلاق دینے کا اقرار کرتا ہے تو محض اس وجہ  
 سے کہ چونکہ گواہ ناقابل شدت ہیں طلاق غیر مؤثر اور ناقابل اعتبار نہیں ہو سکتی بلکہ طلاق واقع ہو جا  
 گی (۲) لیکن اگر خاوند منکر ہے اور اس کے طلاق دینے کا اور کوئی ثبوت سوائے ان گواہوں کے بیان کے

(۱) هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الرجعة ۳/ ۴ ط سعید کرتشی

(۲) وفيه ايضا رجل استكتب من رجل آخر ابى امرانه كتابا بطلاقها وقراه على الروح فاحده و طواه و حتم و كتب  
 في عوانه و بعث به الى امراته فتاها الكتاب و اقر الروح انه كتابه فان اطلاق يقع عليها و كذلك لو قال لدلت  
 الرجل بعث بهذا الكتاب اليها او قال له اكتب بسحة و بعث بها اليها و ان لم تقم عليه البينة و لم يقرانه كتابه لكتبه  
 و صف الامر على وجهه فانه لا يلزمه الطلاق في القضاء ولا فيما بينه و بين الله تعالى و كذلك كل كتاب لم يكتب  
 بحظه و لم يمسه نفسه لا يقع به الطلاق اذا لم يقرانه كتابه كدافي المحيط والله اعلم بالصواب (الفتاوى الهندية  
 كتاب الطلاق الباب الثاني في انواع الطلاق الفصل السادس في الطلاق بالكتابة ۱/ ۳۷۹ ط ماحديه كونه)

نہیں ہے تو ایسے گواہوں کی گواہی سے طلاق ثابت نہ ہوگی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

شوہر نے طلاق نامہ لکھوا کر اس پر انگٹھ لگایا اور دو گواہوں کی گواہی کرائی تو کون سی طلاق واقع ہوگی؟

(سوال) زید نے اپنی بڑی مسماۃ ہندہ کی شادی بحر کے ساتھ کردی کچھ عرصہ کے بعد فریقین میں سخت نزاع واقع ہو گئی بحر نے رخصت کرانے کا دعویٰ عدالت مجری میں کر دیا سرکاری حکم کے موافق ہندہ دو سپاہیوں کے ذریعہ رخصت ہو کر بحر کے ہمراہ کردی گئی جب بحر رخصت کرا کر لے چلا تو بیچ راستہ سڑک پر ہندہ بیٹھ گئی اور اپنے شوہر کے ساتھ جانے سے انکاری ہو گئی بحر نیز اس بستی کے بہت سے دوستوں نے سمجھایا مگر ہندہ جانے پر راضی نہ ہوئی اور بھاگ کر ایک ٹھا کر رام سنگھ کے مکان میں گھس گئی ٹھا کر مذکور نے قانون کا خیال کرتے ہوئے ہندہ کو اپنے گھر سے باہر کر دیا اور سختی سے سمجھاتے ہوئے یہاں تک کہا کہ اگر تو اپنے شوہر کے ہمراہ نہ جائے گی تو میں تجھے چار آدمیوں سے ہمراہ کر بیچوں گا مگر کچھ خیال نہ کرتے ہوئے ہندہ سڑک پر ہی بیٹھی رہی اور کہنے لگی بحر نے مجھے ہزاروں قسم کی بے جا تہمتیں لگائی ہیں اس لئے میں اس کے ساتھ نہیں رہ سکتی شوہر (بحر) نے بہتر سمجھایا مگر وہ کسی طرح نہ مانی مجبوراً بحر ٹھا کر مذکور کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرا زیور ہندہ سے دلایا جائے میں اس کو خود نہ رکھوں گا طلاق دیتا ہوں آپ طلاق نامہ لکھ دیجئے میں انگٹھے کا نشان بنا دوں گا ٹھا کر نے اس کو بھی بہت سمجھایا لیکن بحر طلاق نامہ لکھوانے سے باز نہ آیا ٹھا کر نے دو مسلمان گواہوں اور کئی سوہند گواہوں کے روبرو جو اس وقت اتفاقاً پہنچ گئے تھے طلاق نامہ لکھ دیا جس پر بحر نے اپنے انگٹھے کا نشان بنا کر گواہوں سے جو موقع پر موجود تھے کہا کہ تم لوگ دستخط بنا دو لہذا گواہوں نے دستخط بنا دیئے طلاق نامہ حسب ذیل ہے۔

میں نے جنوبا اولد فیروز ساکن موضع کھیر اسٹیٹ میسر حال مقیم چھتری جو کہ رخصت کرانے کی ڈگری میں نے عدالت سے اصرار کر کر بندریعہ پنجاب خاں چڑا اسی مسکن کنگلی کے یہاں سے رخصت کر لیا مگر مسماۃ مذکور میرے ہمراہ جانے اور میری زوجیت میں رہنے سے قطعی انکاری ہے چند بھلے آدمیوں کے سمجھانے پر بھی انکار سے باز نہیں آئی ایسی حالت میں اپنی راضی خوشی وہ درنگی ہوش و حواس طلاق دے دینا ٹھیک سمجھتا ہوں اس لئے جو میرے زیورات مسماۃ رجبی کے جسم پر تھے واپس لیکر تین طلاق دیدیا اور جو روپیہ مطالبہ ڈگری کا ذمہ سنگی والد رجبی مدعا علیہ کے تھا وہ رقم روبرو گواہان حاشیہ ٹھا کر رام سنگھ ساکن موضع پونزی کے ہاتھ سے وصول پا لیا اس لئے رسید لکھ دیا کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام کوے صدق لینے کے کچھ دن بعد بحر کو نہ جانے کیا خیال پیدا ہوا یا اللہ اعلم کسی نے اس کو بھٹکایا لہذا طلاق نامہ کہنے کے کچھ ہی دن بعد طلاق نامہ لکھنے اور دینے سے انکاری ہے اور پھر اپنی مطلقہ کو رخصت کرانے کی کوشش کر رہا ہے اور ٹھا کر مذکور کے پاس پہنچ کر کچھ لچک دے کر کہا کہ صدق نامہ کو چاک کر ڈالو میری

برادری کے اکثر لوگ اس طلاق کے خلاف ہیں مگر صدق نامہ بندہ کے والد کے پاس پہنچ چکا ہے اب سوال یہ ہے کہ ایسی صورت میں جب کہ شوہر طلاق دے چکا اور طلاق نامہ لکھ چکا بخود کا انکار کچھ کارآمد ہو سکتا ہے یا طلاق شرعاً مان لی جائے گی؟ المستفتی نمبر ۱۹۹۹ شیخ کنکلی متہون (انوپ پور)

۳ رمضان ۱۳۵۶ھ ۹ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۵۱) اگر زید نے طلاق دیدی ہے اور طلاق نامہ لکھ دیا تھا تو طلاق ہو چکی ہے اور زید کو اب اس بیوی کو رکھنا حرام ہے (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

طلاق نامہ لکھوایا اور دستخط بھی کیا تو طلاق واقع ہو گئی

(سوال) ایک شخص اہل حسین نے اپنی منکوحہ کو طلاق نامہ لکھوا کر دیا اور کاتب نے جو غیر مسلم تھا پڑھ کر سنایا تو اس نے طلاق نامہ کی زبان سے تردید کی اور کہا کہ میں نے اپنی عورت کو تین طلاقیں نہیں دیں بلکہ میں شرعی طلاق دینا چاہتا ہوں حاضرین نے اس کو نصیحت کی کہ تم کسی کی طلاق نہ دو لیکن وہ کسی طرح نہ مانا تھوڑی دیر بعد اس نے اسی طلاق نامہ پر دستخط کر دیئے جس کے مضمون کی اس نے زبان سے تردید کی تھی اور اپنے ہاتھ سے دستخط کرنے کے بعد وہی اشامپ طلاق نامہ عورت کے حوالے کر دیا پتہ دونوں بعد اب وہ عورت کو اپنے گھر واپس لے آیا ہے حالانکہ طلاق نامہ جس میں تین طلاقیں مندرج تھیں اور وہ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود اچھی طرح سب مضمون طلاق جانتا تھا لہذا اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس کے تردیدی زبانی قول کے اوپر اعتبار کر کے طلاق رجعی قرار دی جائے گی یا اس کے بعد کے ہاتھ کے لکھے ہوئے دستخط پر اعتبار کیا جائے گا جو اس نے بطور تصدیق لکھ کر وہی طلاق نامہ عورت کے سپرد کیا۔ المستفتی نمبر ۲۲۸۶ مولوی محمد زماں خاں صاحب (بلوچستان)

۵ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۵ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۵۲) اگر یہ شخص تعلیم یافتہ ہے اور اس نے زبان سے تردید کرنے کے بعد پھر اسی طلاق نامہ پر جس میں تین طلاقیں لکھی ہوئی تھیں اپنی خوشی سے دستخط کر دیئے اور طلاق نامہ عورت کو دے دیا تو اس

(۱) کتب الطلاق ان مسیبا علی نحو لوح وقع ان بوی وفیل مطلقا (درمختار) وقد فی الرد ثم المرسومه لا یحلوا اما ان ارسل الطلاق بان کتب اما بعد فانت طالق فکما کتب هذا یقع الطلاق وقد ایضا بعد اسطر ولو قل لکتاب اکتب طلاق امراتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتب لطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ۲/۴ ط سعید کراتشی)

(۲) وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ ونس فی الامه لم یحل به حتی یتکبح روحا غیره نکاحا صحیحا و یدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها کذا فی الہدایۃ (الفتاویٰ الہدیہ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما یحل به المطلقة وما یتصل به ۴۷۳/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ)

کی عورت پر طلاق نامہ میں لکھی ہوئی طہ قیں پڑ گئیں، اور وہ زبانی بیان اور تردید جو دستخط سے پہلے کی تھی بیکار ہو گئی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

والد نے منشی سے طلاق نامہ لکھوایا، اور دھوکہ دیکر شوہر سے دستخط کرایا، تو طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) زید اور ہندہ زوجین ہیں ان میں باہمی کچھ نزاع ہو اوقت نزاع ہندہ نے زید سے کہا کہ تم مجھے طلاق دے دو زید نے ہندہ سے کہا کہ اگر تو اپنا مہر معاف کر دے تو میں تجھ کو طلاق دے دوں۔ اس کے جواب میں ہندہ نے کہا کہ میں اپنا مہر تو کبھی معاف نہیں کروں گی یہ سن کر زید وہاں سے خاموش چلا گیا اور اس تذکرہ کو انہیں شریعہ اغلاظ کے ساتھ اپنے باپ سے آکر کہا۔ اس کے کئی دن بعد زید کی عدم موجودگی میں اس کے باپ نے ایک منشی سے طلاق نامہ لکھوایا منشی نے زید کی جانب سے اس مضمون کا طلاق نامہ لکھا کہ میں نے اپنی زوجہ فلاں کو طلاق مغلطہ دی اور معافی مہر صدق نامہ میں نہیں لکھی اور دو فرضی گواہوں کے نام بھی اس طلاق نامہ پر لکھ دیئے دونوں گواہ باوجود عادل نہ ہونے کے انکاری بھی ہیں بعدہ زید کو بلوا کر کہا گیا کہ تمہاری زوجہ طلاق نامہ طلب کرتی ہیں اس لئے یہ طلاق نامہ لکھ دیا گیا ہے تم اس پر اپنے دستخط کرو چونکہ زید سوائے اپنے دستخط کرنے کے اور کچھ بھی پڑھنا لکھنا نہیں جانتا اس لئے اس نے اس منشی سے دریافت کیا کہ اس طلاق نامہ میں وہ شرط معافی مہر کی بھی لکھی ہے یا نہیں تو منشی نے کہا کہ ہاں لکھی ہے اور صدق نامہ زید کو پڑھ کر سنا کر کہا کہ طلاق مغلطہ معافی مہر کی شرطیہ ہی کو کہتے ہیں منشی کے یقین دلانے سے زید نے اس طلاق نامہ پر اپنے دستخط کر دیئے اس کے بعد زید کا باپ زید کو مع اس طلاق نامہ کے حکم مجاز کے پاس لے گیا حاکم مجاز کے سامنے زید نے اس طلاق نامہ کو سن کر اس کی تصدیق کی۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید جو مطلق جہل اور بالکل ناخواندہ شخص ہے غلط مغلطہ کے معنی ہرگز نہیں جانتا اور نہ اس کو بوقت دستخط اور تصدیق کے غلط مغلطہ کے معنی اصلی سمجھائے گئے بلکہ وہ لفظ مغلطہ سے وہی شرط معافی مہر مندرجہ بالا ہی سمجھا جیسا کہ بوقت دستخط کرانے کے اس کو منشی نے سمجھا دینے تھے تو اس صورت میں زید کی جانب سے اس کی زوجہ ہندہ پر کوئی طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور اگر ہوئی تو ایک طلاق ہوئی یا تین طلاق جو حکم بموجب مسئلہ شرعیہ ہو اس سے مطلع فرمایا جائے اجر ہوگا۔

۱۰، ولو قال لکنت صلافا مرتی کذا اقرار بالصلافا وان لم یکن ولو استکذب من آخر کتابا بطلانها و فراه علی الروح فاحده الروح و حتمه و عوبه و بعث به الیہا فانه وقع ان اقر الروح انه کتابه او قل للرحل ابعث به الیہا او قل له اکتب بسحۃ او بعث به الیہا وان لم یقر انه کتابه ولم تقم بسحۃ لکھ وصف الامر علی وجهه لا تطلق فصاء ولا دبانہ و کذا کل کتب لم یکھ بخطه ولم یمسہ بفسه لا یقع الطلاق ما لم یقر انه کتابه (ہامش رد المحتار) کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ۳/۲۴۶ ط سعید کراتشی

المستفتی نمبر ۲۳۵۳ عبد القدوس صاحب ٹونک (راجپوتانہ)

۴ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ ۳ جولائی ۱۹۳۸ء

(جواب ۵۳) جب کہ زید ناخواندہ ہے خود لکھنا پڑھنا نہیں جانتا تو اس کی طرف سے طلاق بالکتابت اس وقت صحیح ہو سکتی ہے جب کہ اس کو لکھا ہوا مضمون صحیح طور پر سنا دیا اور سمجھ دیا گیا ہو اور جب اس کو طلاق نامہ سنایا گیا اور اس نے دریافت کیا کہ اس میں معافی مرکز شرط بھی درج ہے تو اس کو غلط بتا دیا گیا کہ ہاں درج ہے اور بتایا گیا کہ مغلطہ کے معنی یہی ہیں کہ طلاق جو ض معافی مہر کے ہو اور یہ سن کر اس نے دستخط کئے تو اس کی بیوی پر کوئی طلاق نہیں پڑی۔ کیونکہ یہ صدق نامہ اور حقیقت وہ صدق نامہ نہیں ہے جس پر اس نے دستخط کئے تھے اس نے تو طلاق جو ض معافی مہر پر دستخط کئے ہیں اور طلاق نامہ جو ض معافی مہر کے نہیں ہے لہذا دستخط غیر معتبر ہیں دستخط تو جدار ہے اگر کوئی شخص ایسی عرلی فارسی عبارت کا تلفظ بھی کر دے جس کے معنی نہ جانتا ہو تو اس تلفظ سے بھی طلاق نہیں پڑتی یعنی دیانۃ فی مایہ و دین اندہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ کما لو قالت لروحها اقرأ على اعتدى است طالق ثلاثا ففعل طلقت ثلاثا في القضاء لا في مایہ و بین اللہ ادا لم يعلم الزوج ولم یو بحر عن الخلاصہ (شرعی) اور رجسری کر دینے سے بھی دیانۃ طلاق نہیں پڑی۔ ظن انه وقع الثلاث علی امرأته بافشاء من لم یکن اهلاً للفتوی و کلف الحاکم کتابتها فی الصک فکتب ثم استفتی ممن هو اهل للمتوی فافتی بانہ لا تقع والتطبيقات الثلاث مكتوبة فی الصک بالظن فله ان يعود اليها دیانۃ ولكن لا یصدق فی الحکم اه (شرعی) یہاں صورت یہ ہے کہ اس نے اپنے خیال میں ایسے کاغذ پر دستخط اور ایسے کاغذ کی وقت رجسری تصدیق کی ہے جس میں طلاق جو ض معافی مہر لکھی ہے پس ان دستخطوں اور اس تصدیق سے وہ طلاق واقع نہیں ہو سکتی ہے جو ایسی نہ ہو طلاق میں جد اور ہزل مساوی ہیں مگر اس کے معنی یہ نہیں کہ وہ معنی الفاظ سے واقف ہو یا نہ ہو طلاق پڑ جاتی ہے جبکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ الفاظ کے معنی تو جانتا ہو مگر صدق دینے کا ارادہ نہ ہو محض مذاق اور ٹھٹھول کے طور پر تلفظ کرے تو صدق پڑ جاتی ہے اور مغلطہ کے معنی نہ جانتا کوئی مستبعد نہیں ہر رو آدمی ایسے ہیں کہ وہ لفظ مغلطہ کے معنی نہیں جانتے تو ان پر اس لفظ کے تلفظ سے صدق واقع ہونے کا حکم نہیں دیا جاسکتا چہ جائیکہ کتابت پر دستخط کر دینا کہ یہ صورت تلفظ سے کمزور ہے۔

(۱) ولو اسکب من احر کتاب بطلائها وقرأه علی الروح فاحده الروح و حتمه و عوہ و بعث به الیہا فاناہ وفع ان اقر الروح انہ کتابہ او قال للروح بعث به الیہا او قل له کتب بسحۃ و ابعث بها الیہا وان لم یقرانہ کماہ ولم تقم بئہ لکھ وصف الامر علی وحبہ لا یطلق قضاء و لا دیانہ و کذا کل کتاب لم یکنہ بخطہ ولم یملہ بفسہ لا یضع الطلاق مالہ یقران کماہ ہامش رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی اطلاق بالکتابۃ ۳/ ۲۴۶ ط سعید کراتشی،

(۲) ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/ ۲۴۱ ط سعید کراتشی

(۳) ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/ ۲۴۲ ط سعید کراتشی

جبر اطلاق نامہ لکھوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی  
بشرطیکہ منہ سے الفاظ طلاق نہ کہے ہوں

(سوال) عیوی کے چند رشتہ داروں نے جبر یہ خاوند سے یہ لکھوایا کہ مسماۃ فلال بنت فلال زوجہ اپنی کو اپنی لڑکی لے کر تین طلاقیں دیتا ہوں اور اپنی زوجیت سے خارج کر دیا فقط دستخط خاوند فلال مورخہ ۲ اگست ۱۹۳۸ء۔

(نوٹ) لڑکی خاوند و نہیں دی اور عورت کو تین ماہ کا حمل ہے معلوم یہ کرنا ہے کہ طلاق ہوئی یا نہیں خاوند سے مذکورہ بالا تحریر جبر یہ لکھوانی تھی و خاوند نے زبان سے ایک بھی غلط نہیں کہا۔  
المستفتی نمبر ۲۳۹۱ ارام اللہ خاں (نیو دہلی) ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ ۸ اگست ۱۹۳۸ء  
(جواب ۵۴) اگر تحریر مذکور جبر لکھوانی تھی ہے اور زبان سے طلاق نہیں دی تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ تحریری طلاق اس وقت پڑتی ہے کہ خاوند اپنی مرضی سے تحریر کر دے۔ فقہ  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

## فصل ہفتم

### انشاء و اخبار

شوہر سے کہا گیا کہ تو کہہ کہ ”ہم نے فلال کی لڑکی کو طلاق دی“ اس نے جواب میں کہا  
”ہم نے قبول کیا“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ہندہ زید کے نکاح میں دس سال سے ہے عرصہ ایک ماہ کا ہوا کہ ہندہ اپنے میٹے سے پانچ آدمیوں کو اور زید کے قریب کے موضع سے چار آدمیوں کو لے کر زید کے مکان پر آئی اور ان سب لوگوں نے سامنے ہندہ نے یہ کہا کہ زید نامزد ہے مجھ کو طلاق دلو ادبکے لوگوں نے زید سے دریافت کیا کہ تو نامزد ہے زید نے کہا کہ میں نامزد نہیں ہوں بھہ ہندہ مجھ کو قریب نہیں جانے دیتی تب لوگوں نے کہا کہ اچھا بھائی تو چند روز اور رہ ہم لوگ تجھے کریمیں ہندہ نے کہا کہ میں ایک ساعت نہیں رہ سکتی ہوں تب لوگوں نے زید کو ڈانٹا اور کہا کہ جب وہ نہیں رہے گی تو بیویوں پریشان ہوتا ہے طلاق دے دے زید خاموش ہو گیا آخر ایک آدمی اٹھا اور کہا کہ تو کہہ کہ ہم نے فلال کی لڑکی کو طلاق دی زید نے وجہ و ہشت کے مجبور ہو کر کہا ہم نے قبول کیا ہمارے خدا نے قبول کیا فقط طلاق وغیرہ زبان پر پتھ نہیں آیا تب حاضرین نے کہا

۱، وفي البحر ان المراد الاكراه على السقط بالطلاق فهو اكراه على ان يكتب طلاق مرانه فكيف لا تطلق لان انكساره ايمت مفاد العارء و عذر الحاجة ولا حاجة له كذا في الحبيد هاشم ردالمحتار كتاب الطلاق ۲۳۶ ط سعد كرايتي، وفي في الهديہ رجل اكراه بالضرر و لحسن على ان يكتب طلاق مرانه فلا بد من فلال من فلال فكيف امره فلا بد من فلال من فلال لا تطلق مرانه كذا في فتاوى فاضل حان الفتاوى الهندية كتاب الطلاق الباب الثاني في نفع بطلاق الفصل السادس في بطلاق بالكتابة ۱ ۳۷۹ ط ماحديه كونه

کہ ایسا طریقہ طلاق دینے کا نہیں ہے بلکہ قصبہ بادشاہ پور قریب ہے بازار کے روز اہل برادری موجود ہوں گے اور عالم لوگ بھی وہاں موجود ہیں وہ لوگ جس طریقہ سے کہیں گے اس طریقہ سے طلاق دی جائے گی آخر کار تاریخ مقرر کی گئی لیکن تاریخ مقررہ پر نہ ہندہ حاضر ہوئی نہ زید اس کے بعد زید دوسرے مرتبہ ہندہ کو سینے کیا مگر ہندہ اور وارثان ہندہ یہی کہتے ہیں کہ ہندہ کو طلاق ہو گئی اور زید کہتا ہے کہ نہ میں نے طلاق دی اور نہ وہاں گاہک فرمائیے کہ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب ۵۵) صورت یہ ہے کہ میں اجنبی شخص کے اس کہنے پر کہ تو کہہ کہ فدا کی جیسی کو ہم نے طلاق دی زید کا یہ کہنا کہ ہم نے قبول کیا ہمارے خدا نے قبول کیا موجب وقوع طلاق نہیں کیونکہ اجنبی شخص نے زید کی بیوی کو طلاق نہیں دی ہے کہ زید کی اجازت سے وہ صحیح ہو جاتی بلکہ زید کو نشانے طلاق کا حکم یہاں زید کا یہ کہنا کہ ہم نے قبول کیا نشانے طلاق نہیں ہے بلکہ وعدہ امتثال امر ہے، پھر اگر اس نے طلاق دی ہو تو یہ پڑتی اور نہیں، یہ تو نہ فساد و خلافی ہوئی وقوع طلاق کی کوئی وجہ نہیں۔ واللہ اعلم

شوہر نے محض والد کے درست کاغذ لکھ دیا جب رجسٹرار نے شوہر سے پوچھا کہ تم نے طلاق دی ہے تو اس نے کہا ہاں وہی ہے تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) مکہ شفیق احمد خف نشی علی حمد قوم قریشی ساکن مراد آباد محلہ مقبہ حصہ دوم مکان کاہوں جو کہ دھوکا دیکر متدہات و دوان ہاتھ مساقہ نجیب النساء بنت ممتاز حسین قوم شیخ ساکن برقی محلہ کندہ نامہ حال مراد آباد محلہ کمنہ محض پر رہتے تھے شدہ ریویں مراد آباد سے جس کے مرض کٹھ مالا ہوتا رہتا ہے رخصتی کے پیشتر تبدیل ارادہ کی بری و دخل کرکٹھ مالا والی کہ خصت کیا عرصہ تقریباً تین ماہ ہو طلاق شرعی باوجودہ نجیب النساء حسب شرع و حسب خوانش مساقہ وجہ نا اتفاقی باہمی وجوہات مندرجہ بالا مساقہ مذکورہ کو طلاق دیدی اور ادا ارادہ یاقین مرتبہ کہ جہیں نے طلاق دیدی تجھ کو۔ اب کوئی تحقق میرا کسی قسم کا نہ رہا اور نہ آئندہ کبھی ہو گا ہذا اتفاقاً اب نہ است صحت نفس و ثبات عقل و درستی حواس خمسہ بنوشتی خاطر طلاق نامہ لکھ دیا کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آئے۔ فقط

زید کے وعدے زید نے اس مضمون کا کاغذ لکھوایا جس کی نقل اوپر درج ہے زید نے باوجودیکہ اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ نہیں تھا محض والد کے درست یہ کاغذ لکھ دیا والد اس کو محکمہ رہنمائی میں لے گئے اور رجسٹرار کے سامنے اس کے ہاتھ سے پیش کر لیا رجسٹرار نے زید سے پوچھا کہ تم نے طلاق

(۱) اور عدول کے حلق نہیں ہوتی بحلاف قولہ طبعی بفسک فساد ما طلق او ان اطلق بنفسی لم یقع لایہ وعدہ جوہرہ مالہ بعد عرف او یو الاشء صحیح بدر سجدہ مع ہمیش رد لمجہار کتب الطلاق باب تفریض الطلاق ۳۱۹ ط سعید کراتشی

دید کی ہے تو زید نے کہا کہ ہاں دے دی ہے دوبارہ دریافت پر جواب مذکور دیا وہ جساعت میں نہ آنے کے رجسٹر کے واقعہ یہ ہے کہ کاغذ میں جو لکھا گیا ہے کہ عرصہ تقریباً چھ ماہ کا ہوا صدق شرعی تا لفظ نہ آئندہ کبھی ہو گا یہ بالکل غلط ہے نہ اس کے قبل کوئی طلاق دی گئی تھی اور نہ اس کاغذ کے سوا کوئی اور طلاق نامہ لکھا گیا ہے یہی مضمون جس کی نقل اوپر درج ہے لکھا گیا اور اس کی رجسٹری کرائی گئی اور صرف وہ غلط جو رجسٹرار کے جواب میں لے گئے زبان سے ادا کئے گئے اس صورت میں زید کی بیوی کی پر صدق پڑی یہ نہیں؟

(جواب ۵۶) اگر واقعہ یہ ہے جو سوں میں مذکور ہے تو طلاق کے کاغذ میں جو کچھ لکھا ہے وہ وقت تحریر سے پچھ ماہ پیشتر کی ایک خبر ہے وقت تحریر انشاء طلاق کے الفاظ نہیں ہیں و خبر بھی حسب بیان سائل جھوٹی ہے جو دیانتہ موجب وقوع طلاق نہیں ہوئی اس سے جہاں تک کاغذ و رس کی تحریر کا تعلق ہے اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ جھوٹ اور خلاف واقعہ ہے تو دیانتہ طلاق نہیں دے گی اب اس کے بعد جب رجسٹرار نے پوچھا کہ تم نے طلاق دیدی ہے و رس کے جواب میں زید نے کہا کہ ہاں دے دی ہے تو اس سوال اور جواب بھی ماضی سے متعلق ہے رجسٹر کے سوال میں غلط ”دید کی ہے“ میں لفظ ”ہے“ اس کی دلیل ہے اور جواب میں لفظ ”ہی“ جو دیدی کے درمیان آیا ہے وہ بھی اسی کی دلیل ہے کہ زمانہ تشریف میں دیدینے کا ذکر ہے اس وقت انشاء طلاق مقصود نہیں اور چونکہ یہ جواب بھی جھوٹی خبر ہے اس لئے اس کا حکم بھی یہی ہے کہ اس سے طلاق نہیں ہوئی ہذا یہ کاغذ و رسوال و جواب کوئی بھی دیانتہ وقوع طلاق کا حکم دینے کے لئے کافی نہیں ہیں (۱)

محمد کفایت اللہ مغرور مدرسہ امینیہ دہلی ۱۳ اپریل ۱۹۳۱ء

سادے اسٹامپ کاغذ پر شوہر نے دستخط کیا اور اس کے علم کے بغیر اس کی بیوی کے لئے طلاق نامہ لکھوا کر بچ دیا گیا تو طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) ایک شخص نے شادی کی ہے مگر چند وجوہات کی بناء پر اس نے مفید اسٹامپ کاغذ پر طلاق خرید کیا اور اسی سادہ اسٹامپ کاغذ پر جو کہ طلاق کی نیت سے خرید اتھو دستخط کر کے اپنے رفقاء کے حوالہ کیا اور منہ سے کچھ نہ بولا اس کے بعد اس کے رفقاء نے اس کو عرضی نوٹس سے پر کر دیا اور اس کی غیر

(۱) ولو اکره عینی بغير طلاق و قد لا يقع كذا لو اقره ر لا و كذا كذا في الحبيبة من الاكره و مراده بعد ان يقع في المتبذ به عدمه دية لما في فتح القدير ولو اقره طلاق وهو كاذب وقع في انقضاء و صرح في البريه ان لا في الدية (مسالكها) فان اردت به الحبر عن المصبي كذا و لا لم يرد به الحبر عن المصبي او راد به كذب او الهول وقع قضاء و دية الحبر سبق كتب الطلاق ۳ ۲۶۴ ط دار المعرفه بيروت و قد في الرد و هو ان الطلاق كذا و هو لا وقع قضاء و لا دية (هامش رد المحتار كتب الطلاق ۳ ۲۳۶ ط سعيد كراتشي)



موجودی میں اس کاغذ پر جوابوں کی شہادتیں وغیرہ تحریر کرانی گئیں اس کے بعد ان رفقاء نے یہ اسٹامپ اس کی بیوی رکن دیہ اور شخص مذکور کو یہ تحریر مذکور نہ سنائی گئی اور نہ ہی اس کے روبرو وہ تحریر لکھی گئی اور نہ اس نے پڑھی نہ اس نے منہ سے کچھ کہا تھا جب وہ طلاق نامہ اس کی بیوی کو ملے تو چند آدمیوں نے شخص مذکور سے پوچھا کہ کیا تو نے طلاق دیدی ہے تو وہ ہاں میں جواب دیتا رہا جی کہ اس نے طلاق دیدی ہے مگر اس اسٹامپ پرچہ سے جواب دیا گیا کوئی نئی طلاق کی نیت نہیں تھی کیا اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں اور ہو گئی تو ایک یا تین؟

المستفتی نمبر ۲۹۱ محمد حسین صاحب (بوجہ احوال) ۸ صفر ۱۳۵۳ھ ۲۳ مئی ۱۹۳۲ء

(جواب ۵۷) سادہ اسٹامپ کاغذ پر، دستخط کرنے سے کوئی طلاق نہیں پڑی اگرچہ دستخط کرنے کے بعد وہوں نے اس پر طلاق لکھوائی۔ ہاں وہوں کے جواب میں اس کے یہ کہنے سے کہ طلاق دیدی ہے اقرار طلاق ثابت ہوتا ہے اور اس اقرار سے اگرچہ متعدد بار کیا گیا ہو ایک ہی طلاق ثابت ہوگی۔ بشرطیکہ سوال میں کسی خاص قسم کی شرط (مثلاً بن یا مغضہ) کا ذکر نہ ہو محض یہ دریافت کیا گیا ہو کہ کیا تم نے طلاق دیدی ہے؟ یہ اقرار اگرچہ اس خیال پر کیا گیا ہو کہ اسٹامپ میں طلاق لکھی گئی ہے جب بھی یہ حکم بالطلاق کے سے ہوتی ہے ہر حال امر طلاق مغضہ کا اقرار نہیں ہوا ہے تو یہ شخص اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے (۲)

محمد کفایت اللہ

جب تک طلاق کا تلفظ زبان سے نہیں کیا، محض خیال پیدا ہونے سے طلاق واقع نہیں ہوتی (سوال) ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دے چکا ہے اس کی عمر اس وقت سترہ سال کی ہے لیکن اس نے طلاق کی کے سامنے نہیں دی اور نہ بیوی کو مکمل یقین ہوتا ہے کہ واقعی مکمل طلاق دی جا چکی ہے مگر اس نے اپنے دل میں مکمل ارادہ کر لیا ہے کہ طلاق دی جا چکی ہے اور حد ازالہ جو کوئی بھی اس سے پوچھتا ہے

(۱) وان لم یقر به کذبہ ولم یقر به کذبہ وصف الامر عنی وحیدہ لا یطوق قضاء ولا دیانہ وکذا کل کذب لم یکنہ بحظه ولم یسندہ سنسہ لا یقع الطلاق مالہ یقر به کذبہ (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق) مطلب فی الطلاق بالکذبہ ۲۴۷ ط (سعد کراتشی)

(۲) وبوالفرون لطلاق کاذب او هو لا وقع قضاء ولا دیانہ (ہامش رد المحتار کتاب لطلاق ۳ ۲۳۶ ط (سعد) وقل فی البحر و مراده بعدم لوفوج فی المشبه به عدمه دیانہ لما فی فتح القدیر ولو افرون لطلاق وهو کاذب وقع فی القضاء و صرح فی البرارہ بان له فی الدیانہ امساکیها اذا قال ردب به البحر عن الماصی کذب وان لم یرد به بحر عن الماصی او رد الکذب و الیقول وقع قضاء و دیانہ بحر لرای کتاب الطلاق ۳ ۲۶۴ ط در المعرفہ بیروت)

(۳) اد کان المطلاق بان دون الالباب فیه ان یرو حیدہ فی بعدہ و بعد انفصالیہا - الفتاویٰ الہندیہ کتاب لطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة وما یصل به ۱/ ۴۷۳ ط (ماجدیہ کوئٹہ)

اسے یہی جواب دیتا ہے کہ طلاق دی جا چکی ہے مہر ادا کیا نہیں ہے عرصہ تین سال کے بعد وہ عورت اس کے گھر آ جاتی ہے اور وہ پھر اس سے مباشرت کر بیٹھتی ہے اور اس کے مکمل ایک سال بعد یعنی بارہ ماہ بعد اسکے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوتی ہے جو کہ بہت گوری چنی ہوتی ہے حالانکہ ان دونوں افراد میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے اس اثناء میں جب کہ اسے طلاق دینے کا وقت تھا وہ خوند کا گھر چھوڑ کر اپنے گھر چلی جاتی ہے میہ وغیرہ جو کہ دیہات کے ہوتے ہیں خوب حصہ دیتی ہے اور بار بار اسے منع کیا یہ منع نہیں ہوئی اس کی عمر تقریباً تیس سال ہے زیادہ فحشہ نہیں معلوم دیتی واللہ اعلم طلاق کسی خاص طریقہ سے نہیں دی جاتی ہے محض دلی مضمحل ارادہ ہوتا ہے اور جب کبھی دل سے گواہی دیتی ہے صدق کی ہی جاتی ہے اللہ کے خوف سے رجوع ہونا چاہتا ہے ورنہ طبعیت قطعی نہیں چاہتی کیا صدق ہو چکی حالانکہ ایک دو تین جس طرح صدق کا طریقہ ہے نہیں دی گئی اور وہ یہ جب کسی نے پوچھا اس نے صدق کہا۔

المستفتی نمبر ۷۸۱ ادین محمد کلرک سینٹرل کوآپریٹو بینک

۱۵ رجب ۱۳۵۶ھ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۵۸) صدق محض دل کے ارادے سے نہیں ہوتی زبان سے طلاق کے الفاظ ادا کئے جائیں تو طلاق پڑتی ہے پس اگر شخص مذکور نے زبان سے صدق نہیں دی ہے تو طلاق نہیں ہوئی، اور اوگوں کے سامنے یہ اقرار کرنا کہ صدق ہو چکی ہے دیانہ وقوع صدق کے لئے کافی نہیں ہے کیونکہ یہ اقرار خلاف واقع ہے اور اس صورت میں بچہ انہیں زوجین کا ہے۔ قرار پائے کارنگ کے اختلاف کا کوئی اثر نہیں ہے پس اس صورت میں کہ طلاق زبان سے نہیں دی گئی ہو میاں بیوی میں اخبار یا اقرار خلاف واقع سے صدق نہیں ہوئی ہے یہ حکم فیما بینہ و بین اللہ ہے قاضی اقرار پر طلاق کا حکم کر دیتا ہے۔ فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

بیوی کو طلاق کہہ کر خراب کرنے سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(سوال) ہم پنچان یعنی شیخ حافظ عبدالحی صاحب و شیخ خادم حسین صاحب و شیخ نختو صاحب و شیخ عبدالحزیز صاحب ساکنان شہر اہ آباد و معتبرہ بخش چودھری صاحب بائیس کراری و منگو صاحب ساکن جیٹھا پور و شیخ

(۱) عن امی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ عروہا حل تحاور لامنی عما حدثت بہ انفسہا مالہ بعمل او تکلم بہ (رواہ مسلم فی صحیحہ کتاب الايمان) باب تحاور بہ تعالی عن حدث النفس ۱ ۷۸ ط مکسہ قدیمی کراتشی) و فی الرد (قولہ و رکہ لفظ مخصوص) ہو ما جعل دلالة علی معنی الطلاق من صریح او کتابة - و اراد اللفظ ولو حکما لیدخل الکذبہ المسیبه و انذارہ الاخرس - و نہ ظہران من شاعر مع روحہ و اعطی ثلاثہ احجار یوی الطلاق ولم یدکر لفظ لا صریحا ولا کتابة لا یمع عنہ کما فی نہ الحیر الرملی و غیرہ خامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳/ ۲۳۰ ط سعید کراتشی)

(۲) و ہو اقربا لطلاق کاذب او ہار لا وقع فتناء لا دیانہ ہامش ۵۰ لسنحدر کتاب لطلاق ۳ ۲۳۶ ط سعد کراتشی)

جو صاحب و شہداء صاحب و شہد عید و صاحب و شہد موافق و شہد صاحب و شہد رمضان علی صاحب و شہد الدین صاحب و شہد نیک و معتبر و شہد صاحب و شہد کن چور و شہد و شہد ولی محمد صاحب و شہد کراری کے رو برو زید کا اپنی زوجہ کے طلاق دینے کا معاملہ پیش ہوا تو چنانچہ نے زید و اس کی زوجہ کا بیان حلفی لیا۔

(۱) بیان زید کی زوجہ کا۔ میں اپنے حلف و ایمان سے کہتی ہوں کہ یہ مجھ کو بغرض بائیس کے آئے اور مجھ سے کہا میں نے وہ اپنے ماں اور بھائی کی حالت کے جانے سے انکار کیا اس پر انہوں نے میری ماں کے رو برو مجھ کو طلاق دیا وہ قفہ ایک ایک کر کے اور یک طمانچہ مار کر کہا کہ اب جاتا ہوں ابھی نہ لے جاؤں گا اور تیرے ہاتھ کا کھانا کھاؤں تو سؤر کھاؤں۔

(۲) بیان زید۔ اپنے حلف و ایمان سے کہتا ہوں کہ میرے اور میری زوجہ کے درمیان میں بحث ضرور ہوئی مگر میں نے طلاق نہیں دیا۔ طلاق ضرور کہا۔

(۳) شہادت بیان زوجہ کی ماں کا۔ میں اپنے حلف و ایمان سے کہتی ہوں کہ میرے رو برو زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دیا ان دونوں کے بیان و شہادت کے گوش گزار ہونے پر چنانچہ غور کر رہے تھے کہ زید کی ماں بھی ساتھ زید کے آئی تھی چنانچہ عرض کیا کہ میں کہتی ہوں کہ میرا بڑا بھائی جھوٹا ہے اور بیوی سچی ہے چنانچہ ان کی غلطیوں و معاف کر دیا۔ چنانچہ ان کے درمیان کوئی شکایت واقع ہوئی تو میں خود آکر طلاق دواؤں و لہذا آپ کی خدمت پہنچ رہی ہوں کہ اس معاملہ میں شرعاً طلاق ہوا یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۶۰۴ کریم بخش صاحب (الہ آباد)

۲ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ ۲۱ مئی ۱۹۴۰ء

(جواب ۵۹) اس سوال میں زید کا جواب بیان کیا ہے اور بچوں کے دستخط ثابت ہیں اس میں زید کا اقرار موجود ہے کہ میں نے ہندہ کو طلاق نہیں دیا اس اقرار سے ثابت ہو گیا کہ زید نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دیا اس سے اس کو طلاق (یعنی طلاق ہی ہوئی عورت) کہا ہے پس یہ اقرار حکم وقوع طلاق کے لئے کافی ہے (۱)

آرچہ اس لفظ سے طلاق رجعی ثابت ہوتی ہے لیکن اس کے بعد مدت عدت میں رجوع نہ کیا تو یہی طلاق بائن ہو گئی (۲) اب اگر ہندہ زید کے ساتھ دوبارہ نکاح کرنے پر راضی ہو تو زید کے ساتھ نکاح

(۱) ویرا، ص ۱۵۶ لا وقع قضاء لا دیہہ (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳ ۲۳۶ ط سعید کرائشی)

(۲) ویدا بقصص لعدة ولم يراجعها نابت مه (فقہ السنۃ کتاب الطلاق) حکم الطلاق الرجعی ۲ ۲۷۴ ط دار الکتاب العربی بیروت لسان و قال فی الہندیہ و تقطع الرجعة ان حکم بحرو حها من الحیضۃ الثالثة ان کانت حرة (الہندیۃ کتاب الطلاق) الباب السادس فی الرجعة ۱ ۴۷۱ ط ما حدیہ کوئٹہ (وکذا فی التوہید و تقطع الرجعة اذا طهرت من الحيض الا حبر نعم الامة لعنہ انما مطلقا و ان لم تعتسل (سور الابصار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق) باب الرجعة ۳ ۴۰۳ ط سعید کرائشی)

ہو سکے گا اور راضی نہ ہو تو وہ خود مختار ہے جس شخص سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

شوہر نے اپنی والدہ سے کہا ”اگر تم فلاں کام نہ کرو تو میں اپنی زوجہ کو تین طلاق دے دوں گا“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے حالت اشتعال میں اپنی والدہ سے کہا کہ ”اگر تم فلاں کام نہ کرو تو میں اپنی زوجہ کو تین طلاق دے دوں گا“ اس کی والدہ نے جب امر مذکورہ پر عمل نہ کیا تو زید نے انتہائی غضب کی حالت میں یہ سمجھتے ہوئے کہ میری شرط پوری نہیں ہوئی ہذا شرط کے مطابق اس پر طلاق پڑ گئی ہے اپنی زوجہ سے کہا کہ ”تم پر تین طلاقیں پڑ گئی ہیں اور تم مجھ پر حرام ہو گئی ہو۔“ اسکے بعد زید کی والدہ نے زید کی شرط کے مطابق مقصود کام کر دیا یہ زید کی زوجہ مطہقہ قرار دی جاسکتی ہے اس واقعہ سے آٹھ روز پہلے زید کے دماغ پر ایک ضرب بھی گئی تھی جس کا اثر اس کے دماغ پر موجود تھا۔

المستفتی نمبر ۲۷۵۹ حافظ محمد شفیع خواجہ سیٹھی محد خواجگان شہر بھیرہ ضلع شاپور

۹ صفر ۱۳۶۲ھ ۱۵ فروری ۱۹۴۳ء

(جواب ۶۰) زید کے دماغ پر چوٹ کا اثر ہو یہ وہ صحیح الدماغ ہو دونوں صورتوں میں اس کی بیوی مطہقہ نہیں ہوتی کیونکہ تعلیق میں اس نے فقط ”دیدہاں کا“ استعمال کیا ہے جس کا اثر یہ نہیں ہے کہ شرط پوری ہونے پر خود طلاق پڑ جائے اور بعد میں اس نے یہ خبر دی ہے کہ ”تم پر تین طلاقیں پڑ گئی ہیں اور تم مجھ پر حرام ہو گئی ہو“ اور خبر سے کوئی طلاق نہیں پڑتی بلکہ انشاء سے پڑتی ہے۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

میں اس کو طلاق دیتا ہوں کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) زید حالات غصہ دو شخصوں کو بلدرا اپنے مکان پر لے گیا اور اپنے چھوٹے بھائی سے یہ کہا کہ جاؤ والد صاحب کو بلاؤ جس وقت زید کے والد کے واسطے اپنے والد سے کہا کہ میں اس کو طلاق دیتا ہوں

(۱) وان كان الطلاق بلسان دون بطلاق فانه يتروجح في اعده و بعد انفصاليها (تيسية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما يحل به المصنفه و ما يتصل به ۱ ۷۲ ط ما حبه كونه)

(۲) اذا مكى حمله احبار اع الاول - فلا يقع لانه احبار فلا ضرورة في حمله انشاء بخلاف انشد بحري - لتعد حمله على الاحبار فيجعل انشاء (الدر المختار مع هاشم رد المحتار كتاب الطلاق باب الكتابات ۳ ۳۰۹ ط سعيد كراتشي) وقال في الرد - ومقصود - يقع به لانه انشاء لا احبار كذا في الفتح ملاحظ - وقال في النهر وفد المسند في المعراج بما اداله من انشاء الطلاق فان بوي وقع هاشم رد المحتار كتاب الطلاق باب شويص الطلاق ۳ ۳۱۹ ط سعيد كراتشي)

کیونکہ یہ منہ زور ہے زید کے والد نے غصہ ہو کر کہا کہ اس طرح سے طلاق نہیں ہوتی ہے اور زید نے کواہوں سے یہ کہا کہ میں اس کو طلاق دیتا ہوں ایک طلاق دو طلاق تین طلاق اور پانچ سات منہ کے بعد زید نے مکان کے اندر سے پتھر پھینکا کہ اس مکان سے چلی جاؤ لیکن مسماۃ مکان چھوڑ کر نہیں گئی اور اب تک اسی مکان میں ہے۔

المسنفی حضور اندین ولد جمال اندین مستری ساکن ریاست اندور - ۱۵ صفر ۱۳۵۰ھ (جواب ۶۱) زید اقرار کرے کہ اس نے لفظ ”دیتا ہوں“ اس نیت سے کہا تھا کہ میں نے طلاق دی تو اس کی بیوی پر طلاق مغلظ پڑتی لیکن اس روئے سے کہ ”طلاق دیتا ہوں“ سے مراد یہ تھی کہ طلاق دینے کا ارادہ تھا تو طلاق نہ ہوگی۔ فقط محمد کفایت اللہ شغلہ مدرسہ امینیہ دہلی

### شوہر نے ایک دو تین طلاق کہا تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید جب اپنے گھر آیا تو دیکھا کہ زید کا باپ زید کی زوجہ کو برا بھلا کہہ رہا ہے اچانک زید کی زبان سے ”ایک دو تین طلاق دیتے“ نکل آیا فقط اتنا ہی یہ کہہ کر اور خطاب کے نہ زید کو دیکھا کہ نہ زید کی طرف خطاب کیا ہے۔ المسنفی نمبر ۱۱۲ مولوی محمد اللہ (ضلع نواکھالی)

۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ ۱۵ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۶۲) اگر لفظ ”دیے“ خبر کا لفظ ہے انشاء کی جگہ استعمال نہیں ہوتا اور لفظ ”ولیم“ انشاء کی جگہ استعمال ہوتا ہے تو لفظ ”دیے“ کے لئے اس وقت طلاق نہیں پڑتی مگر اقرار بالطلاق ثابت ہوتا ہے اور یہ اقرار کا ذب ہو گا کیونکہ پہلے طلاق دی نہیں ہے اور اقرار کا ذب سے عند اللہ طلاق نہیں پڑتی لیکن قضاء اس کا قول نہ نہیں جائے گا اور قاضی تفریق حکم کر دے گا۔ لو اراد به الحبر عن الماضي كذا لا يقع ديانة (انتهی شامی) وہی موضع احرو ولو اقر بالطلاق كاذبا او هاز لا وقع قضاء لاديانہ

۱۱۱۔ عورت رسولہ میں زید سے جو وعدہ کیا ہے اس میں اس کو حلق دیتا ہوں یہ حال کے صیغہ ہے اور صیغہ حال سے طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ لان المصارع حقيقة في الحال محار الا سميال كما هو احد المداهب وقيل بالقلب وقيل مشترك سهم وعسى الاشتراط يرجع هذا ارادة لالحال بمره كونه احراز امر قائم في الحال (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب تفویض الطلاق ۳۱۹ سعید کرائشی)

(۲) لما في الدر المختار بحلاف فونه طلقى بفسد فقال ما طلق او ما اطلق بفسى لم يقع لانه وعد حوهره ما لم يعارف او نحو الاشياء فصح (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب تفويض الطلاق ۳۱۹ ط سعید کرائشی) اور زید یہ کہتا ہے ”حق دوس کا“ تو وہ اس استقبال سے اور وعدہ ہے اور وعدوں سے طلاق نہیں ہوتی لیکن صورت مذکورہ میں اس نے ”دیتا ہوں“ کہا ہے جو عام حال ہے اور صیغہ حال سے طلاق واقع ہوتی ہے جیسا کہ شامی ص ۳۱۹ ج ۳ میں مذکور ہے لان المصارع حقيقة في الحال لرجحان في الحال بمره كونه احراز امر قائم في الحال (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب تفویض الطلاق ۳۱۹ ط سعید کرائشی) اور زید نے یہ کہا ہے کہ ”طلاق دیتا ہوں“ سے مراد یہ تھی کہ طلاق دینے کا ارادہ تھا تو طلاق نہ ہوگی بلکہ احتیاط اسی میں ہے کہ ”دیتا ہوں“ کو حاکم کے معنی میں لے کر وقوع طلاق کا حکم دیا جائے فقط

(۳) هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۳۲۸ ط سعید کرائشی

(انتہی-شامی ص ۳۸۶ جلد ۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ

## فصل ہشتم مطلقہ کا حق میراث

مرض اموت میں شوہر نے طلاق دیدی تو بیوی کو میراث ملے گی یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنے مرض اموت (دق و سئل) میں نکاح کیا اور تین ماہ بعد اس نے اپنی منکوحہ کو تحریری طلاق اپنے مرنے کے ۲۴ گھنٹے قبل دی جو کہ زوجہ تک نہ پہنچی دریافت طسب امر یہ ہے کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور زوجہ مطلقہ کو ترکہ ملے گا یا نہیں؟

(جواب ۶۳) اگر زوجین کے درمیان وطن یا خلوت کا اتفاق ہو چکا ہے تو بیوی کو حصہ میراث ملے گا کیونکہ خوند کا انتقال عدت کے اندر ہو گیا، لیکن اگر وطن یا خلوت کی نوبت نہیں آئی تھی تو عورت کو میراث نہ ملے گی (۱) یہ حکم اس وقت ہے کہ زوج نے تحریری طلاق اپنی خوشی سے بغیر جبر و اکراہ بطور تخییر کے دی ہو یعنی وقوف طلاق عورت تک خب طلاق یا تحریر پسنپنے پر معصق نہ ہو (۲) اور تحریر کے

(۱) هامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳ / ۲۳۶ ط سعید کراتشی

(۲) (رحل صن امرانہ رجب و ہی فی العدة ورث کد الطلاق فی الصحة او فی المرض (الفتاوی الحایة علی ہمس الہدیة کتاب الطلاق باب العدة فصل فی المعنہ الی ثرت ۱ ۵۵۵ ط ماجدیہ کونہ) وقال فی الہدیة قال الحمدی الرجل اذا طلق امرانہ طلاق رجب فی حال الصحة او فی حال مرضہ برصا او بغير رصا ثم مات وھی فی العدة فانہما ینواران مالا حماغ (الفتاوی الہدیة کتاب الطلاق باب الخامس فی طلاق المرضی ۱ / ۲۶۲ ط ماجدیہ کونہ)

(۳) اسلامی شریعت کا قانون یہ ہے کہ جس عورت کو اس کے شوہر نے جہاں یا خلوت صحیح سے پہلے طلاق دیدی ہے تو یہ عورت غیر مدخول بھانے اور غیر المدخول بھ عورت پر عدت گزارنا لازم و ضروری نہیں ہے وہ آزاد ہے شوہر سے اس کا کوئی تعلق نہیں رہا وہ آزاد ہے جس سے نکاح کر سکتی ہے و رجب اس عورت سے شوہر سے ہونی تعلق نہیں رہا اور اس پر عدت گزارنا لازم و ضروری نہیں تو وہ شوہر کی وارث ہیں نہیں ہے کیونکہ قال اللہ تبارک و تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا اذا حکتم المؤمنات ثم طلقتموهن من قبل ان یسموهن فما لکم علیہن من عدة بعدوا بہا (سورة الاحزاب رقم الایة ۴۹)

(۴) کتب الطلاق ان مستبیا علی نحو لوح وقع ان بوی و قبل مطلقا ولو علی نحو الماء فلا مطلقا ولو کتب علی وجه الرسالة والحطاب کان بکتب یا فلامۃ اذا انک کتبی ہذا فانت طالق طلقت بوصول الکتاب حوہرة (درمحرر) وقال فی الرد ثم المرسومة لاتحلوا ما ان ارسل الطلاق بان کتب اما بعد فانت طالق فکما کتب ہذا بفع الطلاق و تدرہ العدة من وقت الکتابۃ وان علی طلاقہا بمعنی الکتاب بان کتب اذا جاء ک کتابی فانت طالق فحا ہ الکتاب فقرائہ او لم تقرأ بفع الطلاق کذا فی الحلاصة (هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ۳ / ۲۴۶ ط سعید کراتشی)

وقت اس کے ہوش و حواس بھی درست ہوں (۱)

## فصل نہم حاملہ کی طلاق

حالت حمل میں بیوی پر طلاق واقع ہو جاتی ہے

(سوال) زید نے اپنی عورت کو لڑائی جھگڑے اور غصہ کی حالت میں طلاق دیدی اس کے بعد پھر رجوع کر لیا زید کہتا ہے کہ عورت پر نالت حمل طلاق نہیں پڑتی میں نے تو تنبیہا ایسا کیا تھا۔

(جواب ۶۴) طلاق تو حاملہ پر بھی پڑ جاتی ہے (۱) اور بہر صورت خواہ مذاق تنبیہا یا ایقا عا کہی جائے واقع ہو جاتی ہے پس اگر شخص مذکور نے ایسی طلاق دی تھی جس میں رجعت ہو سکتی ہے تو اس کا رجوع کرنا صحیح ہے (۲) اور اگر طلاق بائن یا مغالطہ دی تھی تو رجوع کرنا ناجائز اور حرام ہے بائن میں نکاح جدید کے رجوع ہو سکتا ہے (۳) اور مغالطہ میں بدون حایہ کے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا (۴)۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

حالت حمل میں طلاق دینے کے بعد بیوی کا نان نفقہ اور بچوں کی پرورش کا حکم

(سوال) ایام حمل میں زوجہ پر طلاق ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر ہو سکتی ہے تو نان نفقہ ایام حمل کا دینا ہو گا یا نہیں بھورت طلاق کس عمر تک کے لڑکے اور کس عمر تک کی لڑکیاں خاوند کو ملیں گی اور کس عمر تک کی زوجہ کو ملیں گی؟ المستفتی نمبر ۸۸ عبد القدیر خاں - موری دروازہ دہلی

۷ رجب ۱۳۵۲ھ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۶۵) ایام حمل میں بھی طلاق واقع ہو سکتی ہے، حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔

(۱) لا يقع طلاق المولی علی امراة عدہ والمحوون والصی والمعتوہ والمبرسم (الدر المختار مع هامش رد المختار کتاب الطلاق ۲۴۳، ۳ ط سعید کراچی)

(۲) و طلاق الحامل یحور عقبہ الحماح (الہدایۃ کتاب الطلاق باب طلاق السہ ۳۵۶، ۲ ط شرکہ علمہ ملتان)

(۳) و اذا طلق الرجل امرأته تطلقہ رجعة او تطلیق فیہ ان یراحعہا فی عدتها (الہدایۃ کتاب الطلاق باب الرجعة ۳۹۴/۲)

(۴) اذا كان الطلاق مانا دون الثلاث فہو ان یتروحہا فی العدة و بعد انقضاءها (الفتاویٰ الہدیۃ)

کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فی ما تحل بہ المطلقة وما یصل بہ ۴۷۳، ۱ ط ماحدہ کونہ

(۵) لا یکح مطلقہ من مکح صحیح ہند - بہا ای بالثلاث لو حرة و ثنیس لو مہ حتی یطأ ہا غیرہ ولو مراہقا

بحامع منہ مکح (الدر المختار مع هامش رد المختار کتاب الطلاق باب الرجعة ۴۰۹، ۳ ط سعید کراچی)

(۶) و طلاق الحامل یحور عقبہ الحماح (الہدایۃ کتاب الطلاق باب طلاق السہ ۳۵۶، ۲ ط شرکہ علمہ ملتان)

وضع حمل تک کا نفقہ بھی دینا ہوگا (۲) جدائی ہو جانے کے بعد سات سال یا اس سے زیادہ عمر کے لڑکے اور باغہ لڑکیاں و مدے سکتے ہیں (۳) اور سات سال سے کم عمر کے لڑکے اور تاباغہ لڑکیاں والدہ کی پرورش میں رہیں گی (۴)

محمد کفایت اللہ کان اللہ

حمل کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص نے اپنی عورت کو حمل کی صورت میں طلاق دیدی ہے تو یہ طلاق ہو گئی یا نہیں اور بواہ عورت میکے میں تھنٹی ہے اور بعد وضع حمل تین برس سے میکے میں ہے اور مرد پر کیا کفارہ ہے اور طلاق ہو گئی ہے تو بغیر حلالہ کے نکاح پڑھا سکتے ہیں؟

۱) قال الله تعالى واولات الاحمال احلن ان يصعن حملهن (الطلاق ۴) وقال في الهديّة وعدة الحامل ان يصع حملها كذا في الكافي سواء كانت حاملا وقت وحوط العدة او حلت بعد الوحوط كذا في فتاوى قاضي حان الفتاوى الهديّة كتاب الصلّاق الباب لثالث عشر في العدة ۱ ۵۲۸ ط ماحديه كوئنه

۲) قال الله تعالى وان كن اولاب حمل فنفقوا عنهن حتى يصعن حملهن (الصلاق ۶) وقال في الهديّة والمعتده عن الطلاق تستحق النفقة والسكى كذا الطلاق رجعا او ثاب او ثلاثا حاملا كذا المرأة او لم تكن كذا في فتاوى قاضي حان (الهديّة كتاب الطلاق الباب السابع عشر في النفقة الفصل الثالث في نفقة المعتدة ۱/ ۵۵۷ ماحديه كوئنه)

۳) والام والحدة احق بالعلام حتى يأكل و في الجامع الصغير حتى يستعي فياكل وحده و يشرب وحده و لحصاف قدر الاستعاء سبع سنين عسار العال (الهديّة كتاب الطلاق باب حصانة الولد ومن احق به ۲ ۴۳۵ ط شركة علميه ملتان) وقال في الدر والحاصة اما او غير ها احق به اى بالعلام حتى يستعي عن النساء وقدر سبع و به يفتى لانه العال (الدر المحار) وقال في الرد (قوله قدر سبع) هو قريب من الاول بل عيه لانه حينئذ يستعي وحده الا ترى الى ما يروى عنه صلى الله عليه وسلم انه قال "مروا صبيكم اذ بلغوا سعا" والا مر بما لا يكون الا بعد القدرة على الطهارة (هامش رد المحتار مع الدر المحتار كتاب الطلاق باب الحصانة ۳ ۵۶۶ ط سعيد كراتشي)

۴) والام والحدة احق بالحدية حتى تحيض لان بعد الاستعاء تحتاح الى معرفة ادا ب النساء والمرأة على ذلك اقدرو بعد البلوغ تحتاح الى التحصيل والحفظ والاب فيه اقوى (الهديّة كتاب الطلاق باب حصانة الولد ومن احق به ۲ ۴۳۵ ط شركة علميه ملتان) وقال في الدر والام والحدة احق بها بالصغيرة حتى تحيض اى تبلغ في طاهر الرواية (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الحصانة ۳ ۵۶۶ ط سعيد كراتشي) حضرت مفتي عظم نے ظہر برویہ کے مطابق یہ کہا ہے کہ تاباغہ لڑکیاں بلوغ تک والدہ کی پرورش میں رہیں گی جیسا کہ حد یہ ورد مختار کی عبارات سے واضح ہے لیکن مفتی نے تو یہ ہے کہ بچے کی عمر نو سال ہونے تک ان کی پرورش کا حق والدہ کو حاصل ہے ورنہ کے بعد بچے کو اس کا والد لے لے گا کما قال فی الدر وغیرہما احق بها حتی تشہی وقدر تسع و به یفتی و بت احدى عشره مشهدة اتفاقا ريلعى و عن محمد ان الحكم فى الام والحدة كذلك و به یفتی لكثرة الفساد (درمحرار) وقال فى الرد (قوله و به یفتی) قال فى البحر بعد نقل تصحيحه والحاصل ان الفتوى على خلاف ظاهر الرواية (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب الحصانة ۳ ۵۶۷ ط سعيد كراتشي)



المستفتی نمبر ۸۲۹ اشہ محمد صاحب، موضع پیرام پور۔ ضلع اعظم گڑھ

۲۴ رجب ۱۳۵۶ھ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۶۶) حمل کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق ہو جاتی ہے (۱) جس قسم کی ہوگی وہی پڑے گی اگر تین طریق دی ہیں تو بغیر حلالہ کے نکاح نہیں ہو سکتا (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

## فصل دہم طلاق کے متعلق عورت کا اخبار

بیوی طلاق اور عدت گزارنے کا دعویٰ کرتی ہے 'تو کیا وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟  
(سوال) ایک عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ مجھے میرے خوند نے طلاق دیدی ہے اور میری عدت بھی گزر چکی ہے اور میں اب نکاح کرنا چاہتی ہوں چند آدمیوں نے اس کو قسم دی اس نے قسم بھی کھائی اس نے ایک شخص نے اس سے نکاح کر لیا بعد ایک ماہ کے اس کا پہلا خوند ظاہر ہو گیا اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ نکاح خواں اور گواہان اور دیگر حاضرین مجلس پر شرعاً کوئی تعزیر ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا  
(جواب ۶۷) صورت مسئلہ میں جس شخص نے اس عورت سے نکاح کیا ہے خود اس پر اور دیگر حاضرین کسی پر گناہ نہیں ہاں جب کہ اس کا خوند ظاہر ہو گیا تو یہ اس کا نکاح باطل ہو گیا (۲) لو قالت امرأہ لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا بأس ان یسکحھا (درمختار) ۴،

تین طلاق کے بعد شوہر کا انتقال ہو گیا اور بیوی  
تین طلاق کا انکار کرتی ہے 'تو کیا کیا جائے گا؟

(سوال) عرصہ ہوا کہ زید نے اپنی منکوحہ کو حیات صحت نفس و ثبات عقل و ہوش و امت غصہ تین

(۱) و طلاق الحامل یجوز عقب الحما ع (الہدایۃ کتاب الطلاق) باب طلاق السہ ۲ ۳۵۶ ط مکتبہ شرک، علمیہ ملتان)

(۲) قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تسکح روحا غیرہ (البقرة ۲۳۱) عن عائشہ ان رجلاً طلق امرأته ثلاثاً فموت فماتت فماتت فی السی ۱۱۱ اتحل للاول قال لا حتی یدرق عسلھا کما داق الاول (رواہ البخاری فی الجامع الصحیح) کتاب الطلاق باب من احار الطلاق الثلاث ۲ ۷۹۱ ط قدیمی کراتشی) وقل فی التہذیب: وان کان الطلاق ثلاثاً فی الحرۃ و ثنتین فی الامۃ لم تحل له حتی تسکح روحا غیرہ نکاحاً صحیحاً و یدخل بها ثم یطلقھا او یموت عنھا کذا فی الہدایۃ الصاوی الہدایۃ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل بہ المطلقة و ما یصل بہ ۴۷۳/۱ ماجدیہ کوئٹہ

(۳) (قوله فان طهر قبله) قال ثم بعد رقمہ رأیت المرخوم ابا سعود نقله عن الشیخ شاہین و نقل ان روحہ له والاولاد للثانی (ہامش رد المحتار کتاب المفقود ۴ ۲۹۷ ط، سعید کراتشی)

(۴) الدر المحتار ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۳/۵۲۹ ط سعید کراتشی۔

طلاق ایک مجلس میں دی تھیں اس کے گواہ زید کا بڑا بھائی بھتیجی بڑے بھائی کا داماد اور بہت سے رشتہ دار اور مور تیں ہیں اور تمام قصبہ میں اس کی شہرت ہے اب زید کے انتقال کے بعد منکوحہ مطلقہ زید اپنی کسی غرض سے انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ زید نے مجھ کو طلاق نہیں دی صورتِ بالا میں اگر طلاق واقع ہو گئی تو عدت طلاق کا نان نفقہ شوہر پر واجب ہے یا نہیں؟

(۲) شخص مذکور نے طلاق دینے اور عدت گزرنے کے بعد اُمر یہ طریق عمل اختیار کیا ہو کہ مطلقہ سے تعلقات زوجیت تو منقطع کر دیئے اور کوئی واسطہ نہ رکھا لیکن مطلقہ کی امداد اور کچھ اپنی سہولت کے پیشِ نظر ضروری مصارف کا متحمل ہو گیا اس کو مکان میں رکھا اس سے اپنا کھانا پکواتا رہا۔ اس سے طلاق پر کوئی اثر پڑا یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۶۹ متولی سعید جحجبہانہ ضلع مظفر نگر

۲۵ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۲ھ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۶۸) اگر زید نے منکوحہ کو تین طلاقیں دیدی تھیں تو تینوں حد قیس پڑ گئیں (۱) طلاق کی شہادت جب کہ گواہ معتبر اور عادل ہوں مقبول ہوگی (۲) عدت واجب ہوگی اور عدت کا نفقہ زوج کے ذمہ ہوگا (۳) (۲) اس واقعہ سے طلاق پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ

## فصل یازدہم انشاء اللہ کہہ کر طلاق دینا

لفظ ”انشاء اللہ“ کے ساتھ دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی (سوال) ایک شخص کی بیوی اور والدہ کے مابین تکرار ہوئی شخص مذکور جب مکان پر آیا تو والدہ نے اس سے شکایت کی اس نے اپنی والدہ سے مخاطب ہو کر کہا انشاء اللہ تین طلاق دیتا ہوں مگر اس کی نیت صرف طلاق رجعی دینے کی تھی اور یہ الفاظ بیوی کی عدم موجودگی میں زبان سے ادا کئے۔

نمستفتی نمبر ۳۵۸ عبد الغنی (سوجت ماژواڑ) ۷ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ۳۰ جون ۱۹۳۳ء

۱۔ والدعی ثلاث متفرقة او ثلث بمرقاة و مرنس فی طهر واحد لا رجعة فیہ او واحدة فی طهر و طنت فیہ (درمختار) وقال فی الرد (قوله ثلاثه متفرقة) وکذا مکمة واحدة دلاولی - وذهب جمهور الصحابة والتابعین ومن بعدہم من ائمة المسلمین الی انہ یقع ثلاث (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الطلاق ۳ ۲۳۲ ط سعید کرائشی

۲۔ و نصیبہ لغيرہا من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیرہ کسکاح و وکالة و وصیة و استہلال صبی ولو للارث رجلاں اور رجل و امرأت ولا یفرق بیہما لقوله تعالیٰ ”فذكر احدهما الاخری“ (الدر المختار مع ہامش رد المحتار) کتاب الشهادات ۵/۶۵ ط سعید کرائشی

۳۔ یا طلق الرجل امرأته فلها العقة والسکى فی عدتها رجعیاً کن او باننا الهدایة کتاب الطلاق باب العقة ۲/۴۳ ط شركة علمیه ملتان

(جواب ۶۹) سوال میں اغاز ”انشاء اللہ تین صدق دیتا ہوں“ مذکور ہیں غلط انشاء اللہ کے ساتھ جو طلاق دی جائے وہ واقع نہیں ہوتی۔ لہذا اس کی بیوی پر کوئی صدق نہیں پڑی۔ محمد کفایت اللہ

## فصل دوازدہم شہادت طلاق

شوہر طلاق کا انکار کرتا ہے، مگر گواہ نہیں، تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید کی بیوی کو محمود ہمیشہ مار پیٹ کر رہتا تھا ایک روز زید اپنی بیوی کو بدلانے گیا اس روز بھی اتفاق سے وہ اپنی بیوی کو مار چکا تھا اس نے زید سے کہا کہ تم اپنی بیوی کو مارنے جاؤ میں نے اس کو طلاق دیدی ہے اب یہ میرے گھر پر نہ آئے ورنہ پھر اپنی گھر والی کی طرف منہ کر کے کہا کہ اب تو اپنے باپ کے ساتھ جاتی ہے نکل جا میرے گھر پر اب تو نہ آیا میں نے تجھ کو طلاق صدق صدق دی اور بیوی کے منہ پر صمانچ مار کر گھر سے نکل گیا زید اپنی بیوی کو تیراخی موٹی سے چاڑھا اب محمود طلاق سے انکار کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ میں نے تو طلاق نہیں دی۔

المستفتی نمبر ۵۲۸ حجتی مبداء، حکیم ہارون ہندوستان، اہلی

۸ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ ۱۰ جولائی ۱۹۳۴ء

(جواب ۷۰) اگر محمود نے طلاق دیدی ہے تو طلاق ہو گئی ہے، لیکن اگر وہ صدق دینے سے انکار کرتا ہے تو قاضی کے سامنے صدق ثابت کرنے کے لئے شہادت کی ضرورت ہے (۱) اور دو گواہ نہ ہوں تو پھر محمود سے حلف لیا جائے گا اگر وہ حلف کرے کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے تو قاضی صدق نہ ہونے کا فیصلہ کر دے گا (۲) لیکن اس فیصلہ سے عورت محمود کے لئے اگر وہ فی الحقیقت طلاق دے چکا ہے حلال نہ

۱۔ دوسری لامر اتہ اب طالق ان شاء اللہ تعالیٰ متصلاً بہ یقع الطلاق لقولہ علیہ السلام من حلف بطلاق و عدى و فیل ان شاء اللہ تعالیٰ متصلاً بہ لاحب علیہ (الہدایۃ کتاب الطلاق باب الایمان فی الطلاق فصل فی الاستاء ۳۸۹ ط شریکۃ علیہ ملتان)

۲۔ و یقع صلاقی کل روح اذا کان عذلاً لعل (الہدایۃ کتاب الطلاق فصل ۳۵۸ ط شریکۃ علیہ ملتان) وقال فی ہدایۃ و یقع طلاق کل روح اذا کان عذلاً سواء کان حراً او عبداً طناً او مکروہاً کذا فی الجوہرۃ لیرہ (مضوی لہدایۃ کتاب الطلاق الباب الاول فصل فیمن یقع طلاقہ و فیمن لا یقع طلاقہ ۳۵۳ ط محدثہ کوئٹہ)

۳۔ وضاہباً لعل ہامن الحقوق سواء کان الحق ملاً او عبرہ کمکاح و طلاق - رحلان - ورحل و امران (الدر المختار مع ہامش رد المختار کتاب الشہادات ۴۶۵/۵ ط سعید کراچی)

۴۔ و سأل القاضی المدعی علیہ عن مدعوی فیقول انہ ادعی علیک کذا فماد انقول و ان فریہا و انکر فریہا المدعی فیسی علیہ بلا طلب المدعی و لا یسره حللہ الحاکم بعد طلبہ ان لا بد من طلب الیمین فی جمیع الدعوی الا عند التامی - (الدر المختار مع ہامش رد المختار کتاب الدعوی ۵۴۷ ط سعید کراچی)

ہوئی اور مدۃ العروہ حرام کاری میں مبتلا رہے گا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کئی دفعہ طلاق دے چکا ہے، مگر گواہوں نے انکار کیا، تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک آدمی نے اپنی عورت کو طلاق دیا دو آدمیوں کے سامنے بعد کو دونوں آدمیوں سے دریافت کیا تو انہوں نے انکار کیا دوبارہ پھر طلاق دیا تب عورت دوسرے مکان میں چلی گئی اور تین روز تک وہاں مقیم رہی اور عورت کو زبردستی اپنے مکان میں لے گئے مرد بکھل جاہل اور بد چلن ہے اب لوگوں سے دریافت کیا جاتا ہے تو وہ انکار کرتے ہیں لڑکی بہت نیک چلن ہے اسی کا بیان ہے کوئی گواہ نہیں کہتے عورت یہ کہتی ہے کہ اگر مجھ کو خوند کے یہاں روانہ کریں گے تو میں جان دیدوں گی۔

المستفتی نمبر ۷۷۹ محمد رفیع صاحب سوداگر چرم (ضلع میدانی پور) یکم ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ ۲۵ فروری ۱۹۳۶ء۔

(جواب ۷۱) اگر فی الحقیقت طلاق دی ہے تو طلاق پڑ گئی (۱) عورت کو اس کے پاس نہیں بھیجنا چاہیے (۲) اور خلاصی کی سبیل نکالنی چاہیے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

میں بیوی طلاق کے منکر ہیں، اور گواہ تین طلاق کی گواہی دیں، تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(سوال) زید نے خالد کو الزام دیا کہ اے خالد تو نے اپنی منکوحہ ہندہ کو میرے سامنے تین طلاقیں دیں اور خالد و ہندہ سراسر انکار کرتے ہیں زید اور خالد نے فیصلے کے لئے ایک قاضی صاحب پر اتفاق کیا مگر ہندہ نے سراسر انکار کیا اور کہا کہ یہ قاضی صاحب ضرور میرے خلاف فیصلہ کریں گے زید و خالد فیصلے کے لئے قاضی صاحب کے پاس حاضر ہوئے تو زید نے بحیثیت مدعی ہونے کے یہ دعویٰ کیا کہ خالد نے میرے رہبر و اپنی منکوحہ ہندہ کو تین طلاقیں دیں اور خالد نے اس دعوے سے انکار کیا قاضی صاحب نے مدعی سے شہادت کا مطالبہ کیا تو مدعی نے دو گواہ پیش کئے قاضی صاحب نے خالد سے سوال کیا کہ ان دو گواہوں کی شہادت پر جو فیصلہ مرتب ہو گا وہ تجھے منظور ہے یا نہیں خالد نے کہا کہ اگر فداں گواہ مسکمی بحر جانبہ کہہ کر شہادت دے تو مجھے منظور ہے قاضی صاحب نے گواہ مسکمی بحر کو کہا کہ زید نے جو دعویٰ

کیا ہے اس دعوے کے ثبوت کے لئے قسم اٹھا کر تو شہادت دینے کے لئے تیار ہے یا نہیں؟ بحر نے کہا کہ پتے خالد قسم اٹھائے کہ میں نے ہندہ کو تین طلاقیں نہیں دیں تب میں قسم اٹھاؤں گا لیکن قاضی نے بحر کو

۱۔ و منع طلاق کل روح بالغ عاقل ولو تقدیر ابدان ولو عبداً او مکرباً (تویر الابصار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳/ ۲۳۵ ط سعید کراتشی)

۲۔ المرأة كالقاصی اذا سمعته او حرها عدل لا يحل لها تمکيه (هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح مطلب فی قوں البحراں الصریح بحناح فی وقوعه ذیة الی الیة ۳/ ۲۵۱ ط سعید کراتشی)

کہا کہ مدعا علیہ کا حق قسم کھانے کا نہیں ہے بذات قسم تمہیں ہی اٹھانی پڑے گی بیان بکر ہے کہ واللہ باللہ تانہ  
نالد نے میرے سامنے ہندہ منکوحہ کو تین صدق دیں نہین گواہ مسکی عمرو کہ خالد نے میرے سامنے  
منکوحہ کو تین صدق دیں اور میری شہادت کا ذب ہو تو میری منکوحہ مجھ پر طلاق ہے قاضی صاحب نے  
یہ فیصلہ سنایا کہ خالد کی منکوحہ ہندہ تین صدق خالد پر حرام ہے اب عامے اسلام کا آپس میں اختلاف  
اکثر علماء کی یہ رائے ہے کہ قاضی صاحب کا فیصلہ نافذ نہیں ہوا۔

المستفتی نمبر ۷۵۰ امر زخاں۔

۷ رجب ۱۳۵۶ھ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۷۲) کسی شخص کا یہ کہنا کہ فلاں شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے جب کہ زوج اور زوجہ  
دونوں طلاق کے منکر ہوں یہ دعویٰ نہیں ہے کیونکہ دعویٰ اپنا حق طلب کرنے کا نام ہے اور ظاہر ہے  
کہ یہ اجنبی اس اخبار میں اپنا حق طلب نہیں کر رہا بلکہ ایک حق اللہ یعنی حرمت زوجہ علی زوجہ کی خبر دے  
رہا ہے جو حقیقت شہادت ہے پس اس کا یہ قول دعویٰ قرار نہیں دیا جاسکتا اور اس بناء پر اس کا یہ قول غیر  
مجس قضائے فوق اور اس فوق قول کی وجہ سے یہ خصم نہیں بن سکتا اور جب یہ خصم نہیں ہوا تو اس کی در  
زوج کی جانب سے تحکیم صحیح نہیں ہوئی کیونکہ تحکیم خصمین کی طرف سے ہوتی ہے (۱) اور صورت مسئلہ  
میں خصمین کا وجود ہی نہیں ہوا پس حکم کے سامنے جو شہادتیں ہوئیں وہ بھی غیر معتبر اور حکم کا فیصلہ بھی  
غیر معتبر ہاں اس معاملہ میں یہ اجنبی بھی ایک شاہد ہے اور طلاق کی شہادت دینے کے لئے دعویٰ بھی شرط  
نہیں مگر شہادت ادا کرنے کے لئے مجس قضا شرط ہے اگر یہ اجنبی قاضی شرعی کے سامنے مجس قضا میں  
جاکر شہادت دیتا کہ فلاں شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے اور قاضی اس شہادت پر کارروائی کرتا تو وہ  
درست ہوتی (۲) بشرطیکہ شاہد کی طرف سے ادائے شہادت میں تاریخ طلاق سے غیر ضروری تاخیر نہ

(۱) و شرعا قول مفلول عبد القاصی یفصد به حق فل غیره حرج الشهادة والاقرار او دفعه ای دفع الخصم عن حق  
نفسه دحل دعوی دفع التعرض فسمع به یعنی برابرة (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الدعوی ۵ ۴۶ ۵۵  
سعيد کراتشی)

(۲) و عرفا تولیة الخصم حاکم بحکم بهما (درمختار) وقال فی الرد (فوله تولیة الخصم) ای العرض  
المنحصرین (هامش رد المحتار مع در المختار کتاب القضاء باب التحکیم ۵ ۴۸ ط سید کراتشی)  
(۳) ویجب الاداء بلا طلب بل شهادة فی حقوق الله تعالى وهي كثيرة عند مہا فی الاشیاء اربعة عشر قل و منی  
اخر شاهد الحصة شهادة بلا عذر فسق فرد كطلاق امرأة ای مانا و عنق امة (درمختار) وقال فی الرد قال فی  
الاشیاء تقل شهادة الحصة به دعوی فی طلاق المرأة و عنق الامة والوقف و هلال رمضان وغيره - (هامش  
رد المحتار مع الدر المختار کتاب الشهادات ۵ ۶۳ ط سید کراتشی) وقال فی تقریرات الراجعی بحث قول  
صاحب الرد (و تقل شهادة الحصة بلا دعوی فی طلاق المرأة) ولو رجعا قل فی الهدية من مفرقات الدعوی  
الدعوی فی عنق الامة و فی الصفات الثلاث والطلاق الباس لست بشرط لصحة القضاء و كذلك فی لطلاق  
برجعی لا تكون الدعوی شرطا لصحة لان حکمه الحرمة بعد انقضاء لعدة وانه حقه تعالى (تقریرات الراجعی  
الملحقہ بهامش رد المحتار کتاب الشهادات ۵ ۶/۲ ط سید کراتشی)

ہوتی کیونکہ قاضی شرعی کو یہ حق ہے کہ وہ حقوق اللہ کی حفاظت کے لئے کارروائی کرے اور حکم اسی وقت قاضی کے لئے قائم مقام ہو سکتا ہے جب خصمین اس کو اپنی طرف سے فیصلہ کا حق دیں اور جب تک خصومت متحقق نہ ہو تحکیم متحقق نہیں ہو سکتی پس صورت مسئلہ میں لفظ قاضی صاحب سے مراد اگر حکم سے جیسا کہ ظاہر ہے تو میرے نزدیک یہ تمام کارروائی عبث ہونی و اللہ تعالیٰ اعلم۔ دوسرے عدلے بصرین سے بھی تحقیق کی جائے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ له

کسی دوسرے شخص سے ناجائز تعلق رکھنے کی بناء پر نکاح نہیں ٹوٹتا  
(الجمعیتہ مورخہ ۶ مارچ ۱۹۲۲ء)

(سوال) کیا یہ درست ہے کہ جو عورت دوسرے شخص سے ناجائز تعلق کر لے اور اس کا خاوند کسی دوسری عورت سے ناجائز تعلق کرے تو ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔  
(جواب ۷۴) شہرہ کے بی بیہ عورت سے یا بیوی کے کسی اجنبی شخص کے ساتھ ناجائز تعلقات سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔  
محمد کفایت اللہ غفرلہ

عورت کے اجنبی شخص کے ساتھ بھاک جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا  
(الجمعیتہ مورخہ ۸ جون ۱۹۲۲ء)

(سوال) نعیمہ زوجہ زید بدون طلاق بیک کے ساتھ ناجائز تعلق کر کے چلی گئی چند روز کے بعد پھر شوہر کے پاس آئی زید نے اس کو رکھ لیا پھر دوبارہ نعیمہ غیر مرد کے ساتھ بھاک گئی پھر چھ مہینہ کے بعد وہیں آئی زید نے چھ بھی رکھ لیا وہ لوگ نے طعنہ دیا تو زید نے اس سے نکاح ثانی کر لیا لیکن پھر نعیمہ اپنے شوہر کو چھوڑ کر غیر مرد کے ساتھ فرار ہوئی اور برسوں غائب رہی زید نے عاجز ہو کر ایک مرد مسلمان معتبر کے سامنے نعیمہ کو تین صدق دے دیا لیکن اس کے بعد نعیمہ پھر شوہر کے پاس آئی اب زید نے نعیمہ کو بدون تجدید نکاح رکھ لیا ہے اور زید طلاق دینے سے بھی انکار کرتا ہے۔

(جواب ۷۵) جب کہ زید صدق سے انکار کرتا ہے اور ایک آدمی کی گواہی سے صدق کا ثبوت نہیں ہوتا تو وہ لوگ کو چاہیے کہ وہ زید سے قسم لیں اور وہ قسم کھائے کہ میں نے صدق نہیں دی تو اس کا اعتبار کریں۔ اور اسلامی تعلقات جاری رکھیں اگرچہ ایسی عورت کو جو بار بار فرار ہوتی رہی ہے رکھ لینا زید کی غیرت و سمیت سے تعلق رہتا ہے تاہم اگر زید نے طلاق نہ دی ہو تو عورت اس کی منکوحہ ہے اور سے رکھ لینے کا حق ہے عورت کے بھاک جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔  
محمد کفایت اللہ غفرلہ

۱۔ وفي حر حظر المحسى لا محب على الروح بطريق الفاحشه ولا عليها تسريح بقدر الا اذا حلف لا يفيم حدود الله فلا بد ان يتفرق الدار المحذر مع هاتين رد المحذر كتاب النكاح فصل في المحرمات ۳ ۵۰ سعيد كراتشي

۲۔ او صافا لعمر هاتين المحذوفين، كتاب لحي مالا او غيره كسكح و طلاق و و كاله و وصة

رحلان و رجل وامرأان، الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الشهادات ۵ ۶۵ ط سعيد كراتشي

(۳) وبسال التقاضي المدعى عليه عن الدعوى فيقول انه ادعى عيبت كذا فمدد نقول - ان قولها او انكر فبرهن المدعى فصى عليه بلا طلب المدعى ولا ببرهن حلفه بحكمه بعد صلب دلائل من طلبه البين في جميع الدعوى الا عند النسي - (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الدعوى ۵ ۵۴۷ ط سعيد كراتشي)

۴۔ ولا محب على الروح تصديق الفاحشه ولا عليها تسريح بقدر الا اذا حلف ان لا يفيم حدود الله فلا بد ان يتفرق الدار المحذر مع هاتين رد المحتار كتاب النكاح فصل في المحرمات ۳ ۵۰ ط سعيد كراتشي





یہ لفظ ان کے استعمال کرنے کا تسبیہ یا ہو ولا یة للسكران۔ پس اس صورت میں وقوع  
 حلق کا حکم، یا اس وقت تک نہ ہو گا کہ ویزیر اس کی نیت انشاء ہونے کا حکم پسے دیا گیا اور پھر وقوع طلاق  
 کا حکم دیا گیا۔ قواعد فقہیہ سے وقوع طلاق کا جزا حکم دینا ثابت ہے لیکن کسی نیت اور ارادے کا جزا ثابت  
 نہ دینا میرے خیال میں ثابت نہیں پس صورت مسمولہ میں وقوع طلاق کا حکم نہیں دیا جاسکتا۔ فقط  
 محمد کفایت اللہ کان اللہ

نشہ پیدا کر جب ہوش نہ رہا طلاق دوائی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

سہ روز جمعہ مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء

(سوال) زید کو چند فقیہوں نے مل کر کانچہ پایا اور وہ بالکل مست و مہوش ہو گیا اس انشاء میں ایک فقیہ  
 نے زید کی بی بی کو اپنی مجلس میں لے کر حکم دیا زید کی بی بی نے وہاں آکر اس فقیہ کی بے عزتی کی اور خوب  
 ڈانٹا زید نے اسی نشہ میں اپنی بی بی کو لے کر اس فقیہ کو قتل کر دیا پھر ہوش میں آکر پشیمان ہوا اور ایک  
 عالم سے دریافت کیا انہوں نے کہا کہ حلق نہیں ہوئی زید نے اپنی بی بی کو گھریلا لیا اور ساتھ رہتے ہوئے  
 مدت گزر گئی اور ایک بڑا بچہ پیدا ہوا اب بعض علماء کہتے ہیں کہ بغیر تحلیل کے وہ عورت اس کے لئے  
 جائز نہیں ہوئی۔

(جواب ۷۷) نشہ کی حالت کی طلاق واقع ہو جاتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ نشہ اپنے علم و اختیار سے  
 استعمال کیا ہو اگر کسی نے دھوکہ دے کر یا زبردستی نشہ پڑا دیا اور اس حالت میں طلاق دی گئی تو وہ طلاق  
 نہیں پڑتی، پس صورت مسمولہ میں کر دوسری صورت واقع ہوئی تھی مگر نشہ اپنے علم و اختیار سے  
 استعمال نہیں کیا تو طلاق نہیں ہوئی اور اگر پہلی صورت تھی تو طلاق ہو گئی تھی اور حال ضروری

۱۔ یقع خلاف کل روح بالغ عاقل و موثقیہ بداع لیدخل السكران ولو عبدا او مکرها او هار لا او سبھا حقیف  
 لعقل والسكران ولو سید او حشس و فون او سح و حرا نہ یعنی تصحیح القدوری (تویر الا بصرمع هامش  
 رد المحتار کتاب الطلاق ۳ ۲۳۵ ط سعید کراتشی)

۲۔ و اختلف تصحیح فس سکر مکرها او مصطر (در محار) وقال فی الرد (قوله اختلف التصحیح) فصحیح  
 فی الحقة و غیرها عدم الوقوع و حرد فی الحلاصة بوقوع قال فی الفتح والاول احسن لان موجب الوقوع عب  
 ر و ان لعقل ليس لا النسب فی رواله بسب محصور وهو متف و فی لہر عن تصحیح القدوری انه التحقق  
 و دمس رد المحتار کتاب الطلاق ۳ ۲۴۰ ط سعید کراتشی) وقال فی الہدیہ ولو اکره علی شرب الحمر او  
 شرب الحمر لضرورة و سکر و طس مراد احدثوا فیہ التصحیح انہ کما لا یلزم الحد لا یقع طلاقہ ولا یقع بصرہ  
 کذا فی فتاویٰ قاضی حاکم الفوائد بحدیہ کتاب الطلاق کتاب الاول فصل فس یقع طلاقہ و فیمن لا یقع طلاقہ  
 ۳۵۳/۱ ط ماجدیہ کوئلہ)

۳۔ و طلاق السكران واقع اذا سکر من الحمر او البید و هو مذهب اصحابنا رحمہم اللہ تعالیٰ کذا فی المحيط نہ  
 قال بعد اسطر ومن سکر من السح یقع طلاقہ و بعد لتشر هذا الفعل بین الناس و علیہ فتویٰ فی رماہ کذا فی  
 حواہر الاحلاطی (الہدیہ) کتاب الطلاق کتاب الاول فصل فیمن یقع طلاقہ و فیمن لا یقع طلاقہ ۳۵۳/۱ ط  
 ماجدیہ کوئلہ)

## محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(تھا)

نشہ کی حالت میں طلاق دی، مگر شوہر کو خبر نہیں کہ کتنی طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے شب کے دو بجے شراب کے نشہ کی حالت میں اپنی بیوی کو زد و کوب کیا اور کہا کہ تجھے طلاق ہے اس وقت اس مکان میں زید اور اس کی بیوی اور زید کے والد صرف تین ہی آدمی موجود تھے زید کے والد کا حلف یہ ہے کہ میرے بڑے کے نے ایک مرتبہ طلاق کا لفظ کہا تو میں نے اسے روکا اور خجہ دار کیا۔ اور وہاں سے اسے علیحدہ کر رہا تھا۔ کہ اس نے دوسری مرتبہ بھی طلاق کا لفظ کھاتے میں میں نے اسے علیحدہ کر کے تنبیہ کیا، دوسرے روز جب لڑکی کے والدین نے یہ خبر سنی تو آکر اپنی لڑکی کو لے گئے پھر کسی نے زید سے پوچھا کہ تم نے کیا اپنی بیوی کو طلاق دیا تھا تو اس نے کہا کہ ہاں دیا تھا جب یہ پوچھا جاتا ہے کہ کتنی طلاق دیا تھا تو کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کیونکہ میں نشہ میں تھا لڑکی سے پوچھا گیا کہ تم نے کتنی مرتبہ طلاق کا لفظ سننا تھا وہ کہتی ہے کہ میں مار پیٹ کی وجہ سے بدحواس تھی میں نے صرف طلاق کا لفظ سنا مگر یہ معلوم نہیں کتنی مرتبہ کہا اس واقعہ کے چھ ماہ بعد زید کے والد لڑکی کے والدین کے پاس گئے اور حلف یہ بیان کیا کہ زید نے صرف دو مرتبہ طلاق دیا ہے اور وہ بھی نشہ کی حالت میں طلاق نہیں ہوا تم لڑکی کو بھیج دو انہوں نے کہا کہ عام سے پوچھا ایک مقامی عالم سے یہ واقعہ سن و عن بیان کر دیا اور ان کا بتایا ہوا کفارہ ادا کر کے میاں بیوی کو مل دیا گیا جس کو تقریباً پانچ سال گزر چکے ہیں اور دونوں میں زن و شوئی کے تعلقات قائم ہیں برادری کے لوگ کہتے ہیں کہ نشہ کی طلاق ہو گئی تھی لہذا یہ تعلقات ناجائز ہیں۔

المستفتی نمبر ۶۰۳ عبدالحکیم (ناگپور) ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ ۹ ستمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۷۸) ہاں نشہ کی حالت کی دی ہوئی طلاق ہو جاتی ہے، لیکن ایک مرتبہ یا دو مرتبہ صرف طلاق سے طلاق رجعی ہوتی ہے پس اگر عورت کی عدت پوری نہ ہوئی ہو تو اندرون عدت رجعت صحیح ہوئی (۲) اور اگر عدت گزر چکی تھی تو دوبارہ نکاح کرنا ضروری تھا، بغیر تجدید نکاح میاں بیوی کو ملا دینا درست نہیں تھا اب فوراً دونوں کا نکاح پڑھ دینا چاہیے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) وان كان الطلاق ثلاثاً في احدى و نس في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً و بدخل بها ثم يظفها او يموت عنها كذا في الهداية (الفتاوى الهديّة) كتاب الصلّٰى الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل له المطلقة وما يتصل به ۴۷۳/۱ ط ماحديه كوئٹہ

(۲) وبيع طلاق كل روح بالغ عاقل ولو تمديراً بدائع لدخل مسكران ولو عداً او مكرهاً او هارلاً او سفهاً او مسكران ولو سبيداً او حشيشاً او افيوناً او سجراً او به يفتى تصحيحاً لقدوري (تويز الانصار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۲۳۵/۳ ط سعيد كراتشي)

(۳) اذا طلق الرجل امرأته بطلقة رجعية او تطلبه في عدتها (الهداية كتاب الصلّٰى باب الرجعة ۳۹۴/۲ ط شركة علميه ملتان)

(۴) واداك كان الطلاق باباً دون ثلاث فله ان يزوجها في العدة و بعد نفاسها (الفتاوى الهديّة كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل له المطلقة وما يتصل به ۴۷۳/۱ ط ماحديه كوئٹہ)

## فصل چار دہم طلاق کی اقسام

### طلاق بدعی کے آٹھ قسموں کا بیان

(سوال) خاکسار نے یہ مسئلہ غایتہً واضح اور مختار نوکشتوری کے ص ۹۲ پر لکھا ہے، یہاں باب  
ان قی بعد ثانی (عبرت) الدعی ثبت متفرقة او تلتا بمرة الح (رد و ترجمہ) و طلاق بدعی  
یہ تین صدق دینا بعد یا وہ طلاق یکبارہ ثانی ایک لفظ سے ان آگے چل کر خوانی لکھتے ہیں یہ سب  
صور تیں صدق بدعی کی ہیں سبب تین صدق متفرق بدعی ہو میں تو یکبارہ تین طلاق دینا بھری و  
بدعی ہو گا اور اگر صبر میں صدق بدعی دیکر رجعت کرے گا تو صدق بدعی باقی نہ رہے گی (غایتہً واضح و طر جلد  
ثانی) (مذہب ازین آٹھ قسمیں بدعی کی بتائی ہیں وہاں پر لکھا ہے) (۱) ایک طہر میں تین متفرق طلاق دینا  
(۲) تین صدق ایک لفظ سے ایک بار میں دینا (۳) اس طہر میں طلاق جس میں وحی ہو چکی ہے غرض یہ  
ہے کہ اس مسئلہ میں تین بار یکبارہ منہ بدعی ہے اور بدعی میں رجوع کافی ہے یہ مسئلہ درست ہے یا نہیں یہ  
اس کا مطلب پتہ اور ہے وہ نہ کی وحی و نہ کہ میں طلاق دینا بھی بدعی ہے اور شخص مذکور نے اس طہر  
میں جس میں صدق دی ہے وحی بھی کی ہے طلاق بدعی دیکر رجعت کرنے سے بدعی باقی نہیں رہے گی  
یہ مطلب ہے شخص مذکور کا نکاح ثانی کر دیا گیا تو اس کا نکاح اگر اس طرح بلا حلالہ درست نہ ہو اور وہ حرام  
ہو تو اس کو رد کیا جائے جو صورت حکم و ارشاد کے مطابق ہو عمل میں لانی جائے۔

المستفتی نمبر ۱۱۱ سلطان محمد (رجلک)

۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ ۸ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۷۹) ہاں ایک طہر میں تین صدق یک لفظ سے یا تین مرتبہ متفرق طور پر دینا بدعی طلاق  
ہے (۱) اور تین طلاقیں دینے کے بعد رجعت نہیں ہو سکتی حد لہ ضروری ہے (۲) جس طہر میں وحی کی ہے  
اس میں یک طلاق بھی دی جائے تو یہ بدعی ہونی لیکن ایک یا دو طلاقیں دیکر اسی طہر میں رجوع کر لے تو یہ

۱، او طلاق لدعة ان یطعنہا ثلاث مکعة واحدة او ثلاث فی طهر واحد فاذا فعل ذلك وقع الطلاق و کتاب عاص  
(الهدایة کتاب الطلاق باب طلاق السنة ۲/۳۵۵ ط شریکة علمیه ملتان)  
(۲) قال الله تعالى فان صفعها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غیره (البقرة ۲۳۰) وعن عائشة ام المؤمنین ان  
رجلا طلق امراته ثلاثا فتزوج فطلق فمسل السیئة اتحل الاول قال لاحی یدوق عسلها کسا داق الاول (رواه  
البحاری فی الجمع الصحیح ۲ ص ۷۹۱ ط قدیمی کرانشی) وان کتاب الطلاق ثلاثا فی  
الحره و تنس فی الامة لم تحل له حتى تنکح زوجا غیره نکاحا صححا و یدخل بها ثم یطلقها او یدرت علیها کذا فی  
الفتاویٰ الہدیة کتاب لطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة وما یمنع به  
۴۷۳/۱ ط ماحدیه کوئٹہ

جائز ہے اور طلاق بدعی نہ رہے گی یعنی بدعی طلاق دینے کا گنہ رجعت کر لینے سے معاف ہو جائے گا۔  
 غرض تین طلاقیں یکدم ایک لفظ میں دینے کے بعد رجعت جائز نہیں اسی طرح متفرق طور پر دینے سے  
 تین پوری ہو جانے کے بعد رجعت جائز نہیں۔ رجعت اسی صورت میں جائز ہے کہ وطی والے حصہ میں یا  
 حالت حیض میں ایک یا دو طہ قیں دی ہوں ان صورتوں میں رجعت ہو سکتی ہے ۲۱ بدعی کی آٹھ قسمیں جو  
 غایت و طر میں مذکور ہیں ان میں سے تیسری 'چوتھی پانچویں' چھٹی 'ساتویں' آٹھویں صورتوں میں  
 رجعت جائز ہے مگر پانچویں سے آٹھویں تک صورتوں میں یک یا دو طہ قیں ہوں تین نہ ہوں۔  
 محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

## فصل پانزدہم ایک مجلس میں تین طلاقیں

- (۱) یکبارگی تین طلاق ایک مجلس میں دینے سے تین طلاق واقع ہو جائے گی
- (۲) حالت حیض میں کہا "میں نے تجھے طلاق بدعی دی" تو کتنی طلاق واقع ہوئی
- (۳) حالت غصہ میں طلاق دینے سے حنفیہ کے علاوہ اور اماموں کے نزدیک طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

(سوال) (۱) زید نے اپنی زوجہ کو بایں الفاظ طلاق نامہ جب کہ وہ حیض سے تھی حالت غضب میں تحریر کر کے دیا کہ ہندہ بنت بحر کو تینوں صدق ساتھ دیتا ہوں رقم زید بن قدامت تو اس صورت میں عندا شافعی یا عند احمد یا لک صدق واقع ہوگی یا نہیں اگر واقع ہو تو کتنی؟ (۲) زید اگر یہ کہے اپنی زوجہ کو کہ میں نے تجھے طلاق بدعی دی تو اس کہنے اور حالت حیض میں تینوں ساتھ دینے میں کچھ فرق ہے یا نہیں (مذہب شافعیہ مذکورہ میں) (۳) دیگر یہ کہ حالت غضب میں طلاق دینے سے حنفیہ کے علاوہ اور اماموں کے نزدیک طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں یہاں پر سوائے علمائے احناف کے اور کوئی عالم نہیں ہے نہ شافعی نہ مالکی نہ حنبلی اور نہ یہ معلوم ہے کہ ہندوستان میں ہے بنابرین جمعیت علماء ہند کے جید علماء کی خدمت

۱۱) والبدعی ثلاث منفرة او ثلاث بمررة او مرین فی طهر واحد لا رجعة فیہ او واحدة فی طهر و طنت فیہ او واحدة فی حبص موطؤة و تحب رجعتها علی الاصح فیہ ای فی الحبص رفعاً للمعصية وذا طهرت طلقها ان شاء و مسکھا (درمختار) قال فی الرد (قوله ثلاثة منفرة) و کذا بکلمة واحدة بالاولی و ہمیش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۲۳۲/۳ ط سعید کرائشی

(۲) لا ینکح مطلقاً من نکاح صحیح و قد یها ای بالثلاث لواحرة و ثنیین لوامة حتی یطأها غیرہ ولو العیر مراہقاً (درمختار) منہ نکاح الدر المختار مع ہمیش رد المحتار کتاب الطلاق جاری ہے

میں یہ استفاء شفعیہ و ماخیزہ و نابذہ کے مذہب کے متعلق جواب حاصل کرنے کے لئے روانہ کئے گئے ہیں تو کی امید ہے کہ علمائے اہل سنت و اہل فہم مفتی اعظم محمد کفایت اللہ صاحب مدظلہ جواب سے مطلع فرمائے عند اللہ ماجور و مشہور ہوں گے۔

المستفتی نمبر ۱۱۷۰ مسٹر ایم اے مایت (جوہانسبرگ - افریقہ)

۱۵ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ ۳ ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۸۰) ایک لفظ سے یا ایک مجلس میں تینوں صدق دینے سے تینوں صدق پڑ جاتی ہیں اس پر بعد اربعہ کا اتفاق ہے۔ حیض کی حالت میں صدق بھی پڑ جاتی ہے ابنت اگر ایک دو طلاق دی گئی ہوں تو رجعت لازم ہوتی ہے۔ تین صدق حالت حیض میں دیدی جائیں تو انہیں بعد کے نزدیک طلاق مغلطہ ہو جائے گی۔ ابنت حیض میں ظاہر اور نفی کے نزدیک ایک مجلس کی تین صدق نہیں پڑتیں۔  
(۲) اگر حیض میں یہ کہے کہ میں نے تجھے طلاق بدعی کی تو ایک طلاق ہوگی اور رجعت واجب ہوگی۔

حاشیہ صفحہ گدشہ باب الرجعة ۳۹۴ ط سعید کر نشی) وفي فی الهدية وان كان بطلاق ثلاث في حرة و ثنتين في الامه لم تحل له حتى سكح روحا غيره سكحا صحيحا و بدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها و لا صل فيه قوله يعني " فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى سكح روحا غيره " والمراد الطلقة الثالثة (الهدية كتاب الطلاق باب الرجعة) فصل فيما تحل له المطلقة ۲ ۳۹۹ ط شركة علميه ممتاز)  
(۳) و اذا طلق لرجل امره بطلقة رجعية او تطليقتين فيه ان يراجعها في عدتها رخصت بذلك اوله ثم يرض لقوله تعالى و مسكوهن معروف " من غير فصل (الهدية كتاب الطلاق باب الرجعة ۲ ۳۹۴ ط شركة علميه ممتاز)

(۱) وفي الليث عن دفع كتاب اس عمر اد سس عمر طلق ثلاثا فان لو طلق مرة او مرتين فان السبي يبيح امرسي بعد فان طلقها ثلاثا حرم حتى سكح روحا غيره (رواه البخاري في الجامع الصحيح كتاب الطلاق باب من طلق لامرته اب عبي حرام الح ۲ ۷۹۲ ط قديمي کر نشی) وفي في الرد وذهب جمهور الصحابة والابن ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث - وقد ثبت الفل عن كثرهم صريحا بايقاع الثلاث ولم يظهر لهم مخالف فساد بعد نحو الاصلال و عن هذا قبالا لو حكم حاكم بها واحدة لم يبعد حكمه لانه لا يسوع الاحتداد في فهو خلاف لا اختلاف به مش رد لمحرر كتاب الطلاق ۳ ۲۳۳ ط سعید کر نشی) وكذا في فتح القدير ۳ ۴۶۹ ۴۷۰ ط مصطفی السبي الحسني بمصر والمعنى لاس قدامة كتاب الطلاق فصل تطبيق الطلاق بكلمة واحدة ۲ ۲۸۳ دار الفكر بيروت)

(۲) عن ابی غلاب یونس بن حمر فان قلت لاس عمر رجل طلق امراته وهي حائض قال تعرف اس عمر ان عمر ان اس عمر طلق امراته وهي حائض فانی عمر السبي فذكر ذلك به فامر ان يراجعها فاذا طهرت وراوان يطلقها ويطبقها قلب فیه عد ذلك طلاق قال اريت ان عمر واستحق رواه البخاري في الجامع الصحيح كتاب الطلاق باب من طلق وهل يواجه الرجل امراته بالطلاق ۲ ۷۹۰ ط قديمي کر نشی)

(۳) اس امر میں جو حالت حیض میں طلاق دیا یا رجعت دے لیکن طلاق واقع ہو جاتی ہے کسی سے فقہاء رجعت کو ضروری کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ رجعت ایک یہ طلاق صریح میں ہو سکتی ہے لیکن تین صدق کے بعد رجعت درست نہیں اور غیر حلال کئے اس سے شوہر اس کا تعلق نہیں کفایت اللہ صاحب مدظلہ من کتب الفقہ وان کتب الطلاق ثلاثا فی الحرة و ثنتين فی الامه لم تحل له حتى سکح روحا غيره سکحا صحيحا و بدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها والاصل فيه قوله تعالى فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى سکح روحا غيره (الهدية كتاب الطلاق باب الرجعة ۲ ۳۹۹) جاری ہے

(۳) حالت غضب کی طلاق بعض حنابلہ کے نزدیک واقع نہیں ہوتی (۱)  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ وہابی

اپنی بیوی سے تین دفعہ کہا "میں نے تجھے طلاق دی"

(امعیۃ مورخہ ۶/ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

(سوال) میں اپنے میٹے میں تھی میرا شوہر ماتم پر ہی کو آیا اور دن بھر رہا بعد مغرب اس نے میرے بھائی سے کہا کہ میں دوسری بیوی کرنا چاہتا ہوں اس بیوی سے (میری طرف اشارہ کر کے) مجھے کوئی واسطہ نہیں ہے چاہے وہ ختیر ہے میں نے اس کو چھوڑ دیا مجھے میرا زیور دیدوتب میرے بھائی نے محمد کے پانچ شخصوں کو بلایا جو کہ صاحب علم اور مذہب سے واقف تھے انہوں نے میرے شوہر کو بہت سمجھایا پر وہ بار بار وہی جملے کہتا رہا کہ میں دوسری بیوی کرنا چاہتا ہوں میرا زیور مجھے دیدوتب ان شخصوں نے کہا کہ ایسے جملے کہنے سے بیوی کو حلق ہو جاتا ہے تب میرے شوہر نے کہا کہ مجھے دوسری بیوی کرنا ہے اور میری طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس سے میں نے اس کو حلق دیا طلاق دیا طلاق دیا پھر میں نے خود پوچھا کہ کیا آپ نے مجھے طلاق دیا تو کہا کہ ہاں میں نے تجھے طلاق دیا میں نے تجھے طلاق دیا میں نے تجھے حلق دیا جب وہ طلاق دے چکا تو ان شخصوں نے مجھے زیور دے دینے کی نسبت کہا پر میں نے زیور دینے سے انکار کیا کیونکہ کل زیور میں سے کچھ زیور میری مشقت کا تھا اور کچھ میرے میٹے میں سے بعد شادی کے ملا تھا پر میرے شوہر نے جھوٹا سچا حق ہر زیور کے سے بتا کر اور جب کچھ نہ بن پڑا تو ہر زیور کے وقت حلق پر حلق دیکر کل زیور یا مغرب کے وقت سے رات کے ایک بجے تک حلق کا استعمال ہوتا رہا طلاق کے پتہ نہ ہونے بعد اس نے دوسری بیوی کر لی اب کچھ عرصہ کے بعد وہ کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دیا اور کہتا ہے کہ میرا ایک گواہ ہے (جو اس کا حقیقی ماموں ہے)

(جواب ۸۱) اگر واقعہ یہی ہے جو سوال میں مذکور ہے تو تینوں حد قیں ہو چکی ہیں اور عورت بدون حلالہ کے شوہر کے لئے جائز نہیں ہو سکتی، عورت کے لئے دو گواہوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہو سکتی ہے

حاشیہ ۳۱۲ (۳) وعن الامامية لا يقع بلفظ الثلاث ولا في حالة الحيض لانه بدعة محرمة (هامش رد المحتار: كتاب الطلاق ۲/۲۳۳ ط سعید کراتشی)

(۵) والدعي ثلاث مفارقة او واحدة في حيض موطنة و تحت رجعتها على الاصح اي في الحيض رفعا للمعصية (الدر المختار مع هامش رد المحتار: كتاب الطلاق ۳/۲۳۳ ط سعید کراتشی)

(۱) قلب و للحفظ اس تقسيم الحلی رسالة في طلاق العصبان في فيها انه على ثلاثة اقسام - احدها ان يحصل له مادی اعصب بحيث لا يتغير عقد و بعلم ما يقول و يقصد وهذا الاشكال فيه ان يلع الهبة فلا يعلم ما يقول ولا يريد فهدا لا ريب انه لا يقد شئ من اقواله - الثالث من توسط بين المرتبين بحيث لم يصر كالمحون فهدا محل الطر والا دلة بدل على عدم نفوذ اقواله ملخصا من شرح العاية الحسنية لكن اشار في العاية الى محالفة في الثالث حيث في و يقع طلاق من عصب خلاف لاس القيم (هامش رد المحتار) جاری ہے

(۱) اور جب پانچ گواہ موجود ہیں تو پھر ثبوت میں کیا کلام ہے؟ محمد کفایت اللہ کا انشاء اللہ

## فصل شانزدہم طلاق مشروط بمعافی مہر

مہر کی معافی کی شرط پر طلاق دی اور عورت نے  
مہر کی معافی سے انکار کر دیا تو طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) زید نے اپنی سسرال میں جا کر برائے روزگار سکونت اختیار کر لی چند روز بعد وہ ارادہ وطن آنے کا کرتا ہے اور اپنے خسر سے اپنی زوجہ کی رخصت کا طالب ہوتا ہے زید کا خسر کہتا ہے کہ اگر رہنا ہے تو میرے ہی مکان پر رہو لڑکی کو تمہارے مکان پر رخصت نہ کروں گا اگر تم کسی قسم کی زیادتی کرو گے تو میں تدارک کروں گا بہتر یہ ہے کہ تم طلاق دے دو ورنہ واپس چلے جاؤ زید واپس آکر اپنے چچا کو ہمراہ لے کر پہنچتا ہے اور رخصت کا طالب ہوتا ہے نوبت خشن مہر منجانب مسماۃ و نوبت طلاق پہنچتی ہے بعد تحریر و دستاویزات جس وقت نوبت نشانی انگوٹھا پہنچتی ہے وہ انکار کر دیتی ہے کہ میں مہر بخشوں نہ طلاق لوں اس طرف زید انکار کرتا ہے کیونکہ یہ معاملہ غصہ کا درمیان خسر و چچا لڑکے و لڑکی کے درمیان کا تھا بعد وہ دونوں کا غم بھارتیہ گئے زید اپنی زوجہ کو رخصت کر آکر واپس لے آتا ہے اہل برادری کہتے ہیں کہ جب تک نکاح دوبارہ نہ ہو جائے حقہ پانی میں ہم شریک نہ ہوں گے غرضیکہ دوبارہ نکاح ہوتا ہے اس حالت میں نکاح اول جائز رہا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۸۷۵ امر علی صاحب (بنگلہ رسول پور - آگرہ)

۴ شعبان ۱۳۵۶ھ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۸۲) جبکہ طلاق معافی مہر کے ساتھ مشروط تھی اور عورت نے معافی مہر سے انکار کر دیا تو طلاق نہیں پڑی (۲) نکاح اول باقی ہے تجدید نکاح کی ضرورت نہ تھی۔ محمد کفایت اللہ کا انشاء اللہ

حاشیہ صفحہ گذشتہ

کتاب الطلاق مطلب فی طلاق المدھوش ۳/۴ ط سعید کراچی

(۲) وان كان الطلاق ثلاثاً في امره او غيب في الامه لم تحل له حتى تكح روحا غيره نكاحاً صحيحاً ودخل بها ثم يطلقها او يموت عنها والا صل فيه قوله تعالى " فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تكح روحا غيره " والمراد الطلقة الثالثة الهدية كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۲ ۳۹۹ ط شركة عدمية ملتان حاشیہ صفحہ ۱۰

(۱) وبصا بها لغيرها من الحقوق سواء كان الحق مالا وغيره كنكاح و طلاق ووكالة ووصية - رجلا او رجلا وامراتاً (الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الشهادات ۵ ۶۵ ط سعید کراچی)

(۲) واداً اصافه إلى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقاً مثل ان يقول لا مرأته ان دخلت الدار فمت طالق (نصاوی الهدية كتاب الطلاق الباب الرابع في الطلاق بالشرط الفصل الثالث في تعليق الطلاق ۱ ۲۰۱ ط محدیہ کونہ)

## فصل ہفدہم حق مطالبہ طلاق

(۱) عورت کب طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے؟

(۲) جب شوہر نے تین طلاقیں دیدیں تو بیوی پر تینوں واقع ہو گئیں

(سوال) (۱) ایک عورت کی شادی عرصہ سات آٹھ سال سے ہوئی زوجہ نیک طبیعت ایماندار نیک چین ہے اس کا خوند بڑا بہ مزاج ہے اور رات دن تکالیف دیتا رہتا ہے اور بلا ناغہ روزانہ مار پیٹ کرتا رہتا ہے عورت کو قطعی نہیں چاہتا نان و نفقہ میں بھی کمی کرتا ہے زوجہ مار پیٹ سے ہمیشہ خوف زدہ رہا کرتی ہے اور شوہر اس کا برابر شدید مار پیٹ کرتا ہے مار کوٹ سے ہمیشہ بیوی بیمار رہا کرتی ہے کیا ایسی صورت میں عورت اپنے شوہر سے شرعاً طلاق لے سکتی ہے؟

(۲) شوہر بد مزاج ہے زوجہ کی تعمیل حکم کرتے ہوئے بھی شوہر اس کو ہمیشہ مار کوٹ کرتا رہتا ہے اور نہیں چاہتا اس سلسلہ میں کئی مرتبہ عورت کو کہتا ہے کہ تو چلی جا تجھے طلاق ہے اور اپنے گھر سے باہر نکال دیتا ہے لیکن ایک یا دو مرتبہ لفظ طلاق کہہ کر رک جاتا ہے تیسری مرتبہ اپنے منہ سے طلاق کا لفظ نہیں کہتا ایک مرتبہ حدق کا لفظ کہہ کر زوجہ کو اس کے شوہر نے گھر سے باہر نکال دیا اس کے باپ کے یہاں زوجہ رہی اس کے بعد عورت اپنے میکے میں ہی تھی کہ بیس روز بعد پانچ سات آدمی مسلمان معتبہ ساتھ ل کر زوجہ کا شوہر اپنے گھر بلا لیا شوہر کا باپ موجود تھا پھر وہی زوجہ کے باپ و تایا کو بھی بلا لیا تمام اشخاص کے سامنے دو مرتبہ زوجہ کے خوند نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی اس طرح سے تین مرتبہ حدق دی اور کہا کہ اب میں اس عورت کو نہیں رکھنا چاہتا کیا ایسی صورت میں شرعاً حدق ہو چکی ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۸۹۲ شیخ محمد حسین صاحب (راجپوتانہ) ۷ شعبان ۱۳۵۶ھ م ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء (جواب ۸۳) (۱) ہاں شوہر کی اس تعدی پر زوجہ کو حق ہے کہ وہ حدق یا خلع کا مطالبہ کرے اور زوجہ کو لازم ہے کہ وہ یا تعدی سے باز آئے یا زوجہ کو چھوڑ دے (۱)

(۱) قال اللہ تعالیٰ 'الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان - فان حقنم الا یقیما حدود اللہ فلا حاح علیہما فیما اقتدت بہ تلك حدود اللہ فلا تعتدوها ومن یعتد حدود اللہ فاولت ہم الطالمون' (الفرہ ۲۲۹) وقال فی البحر - واما سہ فالحاحۃ الی الحلاص عند نفاث الاحلاق و عروس البصاء الموحۃ عدم اقامة حدود اللہ تعالیٰ - ویكون واحیا اذات الا مساک بالمعروف (البحر الرائق) کتاب الطلاق ۲۵۳، ۳ ط دارالمعرفة بیروت (وقل فی الدر ولا بأس بد عند الحاحۃ للشقاق بعدم الوق (درمختار) وقال فی الرد (قوله للشقاق) ای لوجود الشقاق وهو الاختلاف والتخاصم و فی الفہستانی عن شرح الطحاوی 'السۃ اذا وقع بین الروحین اختلاف ان یجتمع اهلہا لیصلحوا بیہما فان لم یصلحوا حار الطلاق والخلع وهذا هو الحکم المذكور فی الایۃ (الدر المختار کتاب الطلاق باب الخلع ۴۴۱/۳ ط سعید کراتشی)



(۲) جب شوہر تین طلاق دیدے خواہ ایک دفعہ خواہ فاصلے سے اور فاصلہ کتنی ہی ہو (جب تین طلاقیں پوری ہو جائیں تو طلاق مغلطہ پڑ جائے گی) صورت مسئولہ میں سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ حد قول کا مجموعہ تین سے زیادہ ہو چکا ہے اس لئے عورت پر طلاق مغلطہ ہو چکی ہے اور اسی وقت سے ہوتی ہے جب طلاق قول کا مجموعہ پورا ہوا ہے۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ

## فصل ہیجدہم تخیر و تعلیق

تعلیق طلاق میں شرط پائے جانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے ورنہ نہیں۔

(سوال) زید شام سے مجلس سہ ماہی میں ۱۲ بجے شب تک موجود رہا جب مجلس ختم ہوئی اپنے گھر آیا اور اپنی بی بی کے مکان کے اندر داخل ہوا زید کی بی بی اپنے بچے کے پاس تھی جس کی عمر بیس روز کی تھی زید نے اسے اٹھا کر یہ کہا کہ اس وقت ہم تم سے بھستہ ہوں گے زید کی بی بی نے مذکور نے یہ کہا کہ ہم اس وقت حالت نفاس میں ہیں حالت حیض و نفاس میں مرد کو بھستہ ہونا نہیں چاہیے یہ خدا کا حکم ہے مگر زید نے اس کی بات کو نہیں سمجھا اور دوبارہ خواہش ظاہر کی اس پر زید کی بی بی نے زید سے یہ کہا کہ اگر زبردستی کرو گے تو تمہاری والدہ کو اٹھا کر یہ بات کہہ دیں گے اس پر غصہ ہو کر زید نے کہا کہ اگر میری والدہ سے اس وقت جا کر کہہ دوں گی تو تم کو طلاق دیدیں گے پھر وہ اپنا بھستہ ہونے کی خواہش ظاہر کی جو کہ اسرار زید کے وہ اپنے مکان سے اٹھ کر اپنی خوشدامن کی طرف چلی اس وقت اس کی خوشدامن ب خیر نیند میں سوئی ہوئی تھی لہذا اپنی خوشدامن کو جگا نہیں سکی واپس اپنے گھر میں زید کے پاس آئی زید کو یہ شبہ ہوا کہ میری والدہ سے جا کر کہہ دیا ہے زید نے اسی وقت اسی گھر میں بی بی کو تین طلاق دیدیں اور باہر چلا آیا جب صبح کو لوگوں نے زید سے یہ دریافت کیا کہ تم نے اپنی بی بی کو رات طلاق کیوں دیا تو زید نے یہ کہا کہ اس نے میری بات میری والدہ کو جا کر کہی ہے ہم نے غصہ کی حالت میں طلاق دیدی اس پر لوگوں نے زید کی

(۱) شریعت مقدمہ نے مرد کو ایک عورت کے متعلق تین طلاق دینے کا اختیار دیا ہے یہ تین طلاق خواہ یکے بعد دیگرے یک طہ میں یا ایک مجلس میں ہوں یا تین مجلسوں میں یا تین طہوں میں ہوں یا ایک طہ یا دو طہوں کے بعد مدت طویلہ مزر جانے کے بعد ہوں اور خود پہلی اور دوسری طلاق کے بعد رجعت کر لی گئی ہو یا نہ کی ہو رجعت نہ کرنے کی صورت میں دوسری طلاق نقضاء مدت سے نہیں ہوتی تو محسوب ہوتی ورنہ نہیں اس سے کہ وقوع طلاق کے لئے عورت کو مسکو حیا معتد ہونا ضروری ہے۔ کما فی رد المحتار (قولہ و محلہ المکوحہ) ای ولو معتدہ عن طلاق رجعی او ناس غیر ثلاث فی حرۃ و نسیئ فی امۃ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳/۲۳۰ ط سعید کرائشی)

(۲) وان كان الطلاق ثلاثاً في الحرۃ و نسیئ فی الامۃ لم یحل له حتی تکح روحا غیرہ نکاحاً صحیحاً و یدخل بها ثم یطلقها او یموت علیہا کذا فی الہدایۃ (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما یحل بہ المطلقة وما یصل بہ ۱/۴۷۳ ط ماجدہ کوئٹہ)

والدہ سے دریافت کیا تو اس کی والدہ نے کہا کہ ہم کو زید کی بی بی نے کچھ نہیں کہا اور نہ وہ میرے پاس آئی ہے اور زید کی بی بی سے بھی یہ بات دریافت کی گئی تو اس نے یہ کہا کہ ہم نے کوئی بات اپنی خوش دامن سے نہیں کہی اور نہ جگایا بلکہ واپس چلی گئی لہذا گزارش یہ ہے کہ زید کی بیوی کو طلاق ہوئی یا نہیں اگر طلاق ہو گئی تو عورت کی عدت کتنی ہوگی۔ المستفتی نمبر ۲۲۸۱ محمد قیوم صاحب - در بھنگہ

۳ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۶ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۸۴) اگر زید نے عورت کو طلاق دیتے وقت معلق طور پر طلاق دی ہو یعنی یوں کہا ہو کہ اگر تو نے میری بات میری ماں سے کہی تو تجھے طلاق اور عورت نے اس کی ماں سے وہ بات نہیں کہی تو طلاق نہیں ہوئی، لیکن اگر اس نے تعلیق نہیں کی تھی تو طلاق ہو گئی (۱) اور اب اس کی عدت تین حیض آنے پر پوری ہوگی (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ

## فصل نوزوہم تخیر طلاق

شوہر کی طرف سے بیوی کو طلاق کے اختیار ملنے کے بعد بیوی کو طلاق کا حق حاصل ہے (سوال) زید نے اپنی امیہ کو ایک تحریر ۱۷ مئی ۱۹۴۲ء کو دی اور اس نے اس وقت پڑھ بھی لی بعد ازاں ۲۶ مئی ۱۹۴۲ء تک دونوں زن و شو ایک مکان میں رہتے رہے اور تعلقات زن و شو قائم رہے ۲۶ مئی ۱۹۴۲ء کو اطلاع دی اور ایک تحریر ۳۰ مئی ۱۹۴۲ء کو زوجہ زید نے دی دونوں کی نقیصہ درج ذیل ہیں پس اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور اگر ہوئی تو کونسی ہوئی؟

(نقل تحریر شوہر) محترمہ "اسد" عیکم میں نے آپ کے مطالبہ پر بہت غور و خوض کرنے کے بعد جو فیصلہ کیا ہے اس سے آپ کو مطلع کر دینا بہت ضروری سمجھتا ہوں دنیاوی تعلقات یا خدا اور رسول کی طرف سے جو حق مجھ کو حاصل ہے اس کا مختار آپ کو کرتا ہوں یعنی اگر آپ واقعی مجھ سے علیحدگی کا فیصلہ کریں تو میں آپ کی راہ میں مخل نہیں ہوں گا بلکہ آپ کا اپنے فیصلہ سے مطلع کر دینا کافی ہو گا زیادہ کیا عرض کروں میری گستاخیوں کو معاف فرماتے ہوئے اپنے فیصلہ سے مطلع فرمائیں۔

۱. واد اصدافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط مثل ان یقول لا مرأته ۵ تحت امدار وقت طلق (الہدیۃ کتاب الطلاق) باب الایمان فی الطلاق ۲ ۳۸۵ ط شریکۃ علمیہ ملتان

۲. و یقع طلاق کل روح بالغ عاقل و یرتد بحد لیسکر او ولو عدا و مکروھا (تویر الابصار مع ہامش رد المحتار) کتاب الطلاق ۳ ۲۳۵ ط سعید کراتشی

۳. قال اللہ تعالیٰ والمطلقات یتربصن ۵ عسھن ثلاثۃ فروع (البقرة ۲۲۸) وقال فی الدر وہی فی حق الحرۃ ولو کذب تحت مسلم یحیی طلاق ولو رجع او فسخ بجمیع اسبابہ بعد الدخول حقیقۃ او حکما ثلاث حیض کوا مل لعدم تحریر الحیضۃ (اندر المحتار مع ہامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب العدة ۳ ۵۰۴ ط سعید کراتشی

۱۷ مئی ۱۹۳۲ء

(نقل تحریر زوجہ) جناب ---- و عیکم السلام۔ آپ کی تحریر مجھ کو ملی میں نے کافی غور کیا آپ کی تحریر سے مجھے اتفاق ہے میں آپ کو زبانی بھی مطلع کر چکی ہوں اور اس تحریر کے ذریعہ پھر مطلع کرتی ہوں کہ میں نے طلاق منظور کیا اب مجھے آپ سے کوئی واسطہ نہیں اور کسی قسم کا تعلق زن و شوہاری نہیں رہا۔

۳۰ مئی ۱۹۳۲ء

المستفتی نمبر ۲۷۲۱ محمد فخر الہدی کلکتہ - ۲۶ جمادی الاول ۱۳۶۱ھ م ۱۱ جون ۱۹۴۲ء

(جواب ۸۵) زید کی تحریر میں تخیر و تنویض ہے اور عموم اوقات کا کوئی غلط نہیں ہے اسلئے وہ مقید بالجلس ہے یعنی جس مجلس میں زوجہ نے وہ تحریر پڑھی تھی اسی مجلس میں اسے طلاق ڈال لینے کا حق تھا جب اس مجلس میں اس نے اپنے اوپر طلاق نہیں ڈالی تو وہ اختیار جو اسے دیا گیا تھا باطل ہو گیا، پھر ۲۶ مئی تک دونوں کا باہم زن و شوہاری طرح رہنا بھی مبطل اختیار ہے لہذا ۲۶ مئی کو زوجہ کی طرف سے زوج کو زبانی اطلاع دینا اور ۳۰ مئی کو تحریر دینا یکساں ہے اور پھر تحریر بھی مہمل ہے یعنی اس سے یہ نہیں نکلتا کہ تخیر کے حق کو وہ استعمال کر کے خود طلاق لے رہی ہے بلکہ یہ نکلتا ہے کہ زوج نے اسے طلاق دی ہے وہ اسے منظور کرتی ہے حالانکہ زوج نے اپنی تحریر میں اسے صدق نہیں دی بلکہ اسے اپنے اوپر طلاق ڈالنے کا اختیار دیا تھا لہذا زوجہ پر کوئی طلاق نہیں پڑی ہے اور وہ بدستور زید کے نکاح میں ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ وہابی

## فصل بستم طلاق غیر مدخولہ

رخصتی سے قبل طلاق دینا چاہیے تو کیا طریقہ ہے؟

(سوال) ایک شخص کا صرف نکاح ہو گیا ہے لیکن ابھی رخصت نہیں ہوئی وہ اپنی بیوی کو فی الفور طلاق دینا چاہتا ہے ایک ہی وقت میں تو کس طرح دے؟ ایک دم تین مرتبہ کہہ دے یا وقفہ دے کر؟

(جواب ۸۶) غیر مدخولہ کو ایک صدق دے دینا کافی ہے ایک ہی طلاق سے وہ بان بن ہو جاتی ہے حالت

(۱) قل لہا احارۃ او امرک بیدک بوی نفیض الطلاق او طلقی بصدق فلہا ان تطلق فی مجلس علمہا بہ مشافہہ او احارۃ او ان طال یوما او اکثر مالہ بوقت و یمضی اوقت قبل علمہا مالہ تقم لبدل مجلسہا حقیقۃ او حکما بان تعمل ما یقطعہ مما یدل علی الاعراض لانہ تمیلک فیوقوف علی قولہا فی المجلس لا توکیل لا تطبق بعدہ فی المجلس الا اذا راد علی قولہ طلقی بصدق متی شئت او متی ماشئت او اذا ما شئت (الدر المحار مع ہدمن رد المحتار کتاب الطلاق باب نفیض الطلاق ۳/۲۱۵ ط سعید کراتشی)

طہر میں طلاق دینا بہتر ہے (۱۰) فقط

محمد کفایت اللہ خفر لہ مدرسہ امینیہ دہلی

## فصل بست و کیم متفرقات

بیوی سے کہا ”میں نے تجھ کو ثلث ایک طلاق بائن دیا“ تو کتنی طلاق واقع ہوئی؟  
(سوال) زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں تجھ کو ثلث ایک طلاق بائن دیا تم جاؤ تو اس کی بیوی پر کتنی طلاقیں واقع ہوں گی؟

(جواب ۸۷) ”زید کے اس قول سے کہ میں تجھ کو ثلث ایک طلاق بائن دیا“ اس کی بیوی پر تین طلاقیں پڑیں اور وہ مطلقہ مغلطہ ہو گئی (۱۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

حالت حمل میں طلاق دینے کے بعد رجوع کرنا

(سوال) زید کی شادی و نکاح ہندہ کے ساتھ ہوا ہندہ سے زید نے بتاریخ ۱۶ مئی ۱۳۳۳ء وطن چلنے کے لئے کہا ہندہ نے انکار کیا اس پر زید نے ہندہ کو طلاق دیدی ہندہ اس وقت حاملہ تھی ہندہ کے ۷ جون ۱۳۳۳ء کو وضع حمل ہوا ہندہ کا خود اس کے والدین کا بیان ہے کہ زید نے تین چار مرتبہ طلاق دی یہ کہہ کر کہ ”میں نے تجھ کو طلاق دی“ زید انکاری ہے مگر حکم کی رائے میں تین چار مرتبہ طلاق دینا ثابت نہیں البتہ ایک واقعہ یہ ثابت ہے کہ وقوم طلاق کے عین مابعد زید اور زید کے خسر و خود نائب قاضی صاحب ریاست بھوپال کے پاس گئے اور ان کے روبرو ایک استفتا پیش کیا اور واقعات زبانی زید کے خسر نے بیان کئے جن کی زید نے تردید نہیں کی اس استفتا اور واقعات سے جو زید کے خسر نے بیان کئے نائب

۱) وقال لعیر لموطوءة اب طلق واحدة و واحدة بالعطف - يقع واحدة بانه ولا تلحقها الثانية لعدم العدة (رد المحتار مع هامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب طلاق غیر المدحول بها ۳/ ۲۸۸ ط سعید کراتشی) قال لروحه غیر المدحول بها اب طلق ثلاثا وقع وان فرق بائنا بالاولی لا الی عدة ولما لم تقع الثانية بحلاف الموطوءة حيث يقع الكل وكذا اب طلق ثلاثا متفرقات فواحدة (تویر الابصار مع هامش رد المحتار) کتاب الطلاق باب طلاق غیر المدحول بها ۳/ ۲۸۴ سعید کراتشی)

۲) فی بدی يعود بی العدد ان یضقیها ثلاثا فی طهر واحد بکلمة واحدة او کلمات متفرقة او یجمع بین التظلیقین فی طهر واحد بکلمه واحدة او بکلمتین متفرقتین فاذا فعل ذلك وقع الطلاق وکان عاصیا (الفتاوی الہدیة کتاب الصلح الباب الاول مطلب الطلاق الدعی ۱/ ۳۴۹ ط ماحدیہ کوئٹہ) وقال ایضا ولو قال اب ثلاث وقعت ثلاث ان بوی ولو قال لم انولا یصدق اذا کان فی حق مداکرة الطلاق والا صدق و مثله بالفارسیة ”توبسه“ علی ما هو المحتار لفتوی (الفتاوی الہدیة کتاب الطلاق الباب الثانی فی ایقاع الطلاق الفصل الاول فی الطلاق الصریح ۱/ ۳۵۷ ط مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ)

قاضی صاحب نے یہ نتیجہ دیا کہ طلاق رجعی ہوئی طلاق بائن نہیں ہوئی نیز زید کا اذاعتہ کہ نائب قاضی صاحب کے حکم کے بعد اس نے اپنے خسر کے سامنے رجعت کی۔ لیکن یہ ثابت نہیں ہے دوسری رجعت زید نے عدالت کے رو برو بتا رہی تھیں تو ممبر ۳۳ء دوران حلفی بیان خود کی اور بندہ کے وضع حمل۔ جون ۳۳ء کو ہو چکا تھا لہذا یہ بات واقعات مندرجہ بالا کیا فرماتے ہیں عدالت دین کہ مائین زید و بندہ طلاق وارد ہوئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۱۹ عبد الحکیم خاں

۴ اذی قعدہ ۱۳۵۲ھ ۲۴ فروری ۱۹۳۴ء

(جواب ۸۸) اس سوال میں وہ واقعات درج نہیں جن سے طلاق ہوئے یا نہ ہونے کا حکم دیا جائے اسی طرح صحت رجعت و عدم صحت کا حکم بھی۔ اس سوال کا جواب اسی قدر ہو سکتا ہے کہ ثبوت طلاق کے لئے شہادت شرعیہ کی ضرورت ہے نائب قاضی کے سامنے زید کے خسر کا بیان شہادت طلاق کا کام نہیں دے سکتا اور رجعت عدالت کے اندر ہو سکتی ہے اگر طلاق کا ثبوت ہو جائے تو عدالت اس کی وضع حمل پر ختم ہو جاتی ہے وضع حمل سے پہلے رجعت ہوئی تو معتبر ہوگی ورنہ نہیں۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ

تین طلاق دینے کے بعد جھوٹے گواہوں کی گواہی سے عورت اس کے لئے حلال نہیں ہوگی

(سوال) ایک شخص نے اپنی منہجہ طلاق دینے کے وقت پوچھا کہ تم کو کچھ ہے (یعنی حمل ہے) اس نے جواب میں کہا کہ ہم کو پتہ نہیں ہے اس شخص نے کہا کہ اگر کچھ ہو تو اس کا میں ذمہ دار نہیں ہوں اور اس نے تین طلاق پوری کی اور چند آدمیوں کے سامنے طلاق نامہ لکھ دیا اور پھر چند روز کے بعد اس نے کہا کہ میں نے شرعی طلاق دی ہے اور جھوٹے گواہوں نے جابر مفتی سے فتویٰ لے کر اس عورت کو کام میں لے لیا۔  
ب۔ المستفتی نمبر ۷۳۷ نیک مسلم نورانی کلب ڈیگن

۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ۹ جولائی ۱۹۳۴ء

(جواب ۸۹) اگر شخص مذکور بلا شرط طلاق دے چکا ہے اور تین طلاقیں دی ہیں تو اس کی زوجہ اس

- (۱) او ما سوی دلت من الحقوق یقبل فیہ شہادہ رجلین او رجل واحد او امرأتین سواء کانت الحقی مالا او عرقاً من النکاح والطلاق والوصیۃ والوصیۃ الہدیۃ کتاب الشہادۃ ۳ ۱۵۴ ط شرکہ علمیہ ملتان)
- (۲) لا تصل من اعمی و لروحد لروحہا و هو لها ولو فی عدہ من ثلاث والفرع لا صدہ وان علاو بالعکس للہیۃ (سوبر الابصار مع ہامش رد المسحار کتاب الشہادات باب القبول وعدمہ ۵ ۷۸ ط سعید کراچی)
- (۳) و اذا طلق الرجل امرأه بفسخ جمعه او بطبیق فله ان یراجعہا فی عدتہا رخصت بدلت او لم یرخص بقولہ بعدلی فامسکوا من معروف من غیر فصل (الہدایۃ کتاب الطلاق باب الرجعة ۲ ۳۹۴ ط شرکہ علمیہ ملتان)
- (۴) ولا بد من قیام العدة لان الرجعة استدعاء الملك لا یری بہ سمي امساکا وهو الا بقاء وانما یحقق الا بسدہ فی العدة لانه لا یمکن بعد العدة (الہدایۃ کتاب الطلاق باب الرجعة ۲ ۳۹۴ ط شرکہ علمیہ ملتان)

کے لئے حرام ہو چکی ہے، جن دنوں نے جموں کی وادی کی وہ سخت زبردکار اور فاسق ہوئے، اور ان کی بھولی بواہی کی بناء پر اور مفتی کے فتوے کی وجہ سے وہ عورت اس شخص کے لئے حلال نہیں ہو جانے کی یونہی مفتی کا تہ کی توہیانِ سال پر ہوتا ہے اگر بیان تھوٹا ہو تو مفتی اس کا ذمہ دار نہیں اور نہ اس کے فتوے سے حرام چیز حلال ہو سکتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ

شوہر نے بیوی سے کہا "میں جاتا ہوں تم طلاق لے لو تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید کی منکوحہ عورت آٹھ ماہ میں پہلے جن چکی ہے اب زید کو پتہ دہائی مہر خدہ ہو گیا زید کو وہم ہو کہ میری زوجہ نے مجھ پر جہر کر دیا ہے اس خیال پر زہر مارا پٹیا اس نے اپنی جان کے خوف کے باعث اپنے عزیزوں کو اطلاع دی جنہوں نے زید کو مار پیٹ کر تباہ کیا زید قریب ایک سال کے بعد اپنی زوجہ کے پاس آیا اور کہا کہ تم نے میری ہمدردی نہیں کی ہے اس کے میں جاتا ہوں اگر تم چاہو تو طلاق نامہ لے لو تمہاری عورت نے جواب دیا کہ اب مجھ کو دوسرا انوند کرنا نہیں ہے جو تم سے طلاق والے تمہاری خوشی ہو انیہ نہ آنا اب تین سال کے بعد زید اپنی جوہر سے مشتاق ہونا چاہتا ہے اس کے زید دریافت کرتا ہے کہ عورت مذکورہ میرے نکاح میں سے خارج تو نہیں ہوئی۔

المستفتی نمبر ۱۲۳۱ مسئلہ صواب (شعبہ ہندو)

۲۴ شعبان ۱۳۵۵ھ ۱۰ نومبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۹۰) یہ فاسق ہے کہ میں جاتا ہوں تم چاہو تو طلاق لے لو اور عورت کا یہ کہنا کہ مجھ کو دوسرا انوند کرنا نہیں ہے جو تم سے طلاق والے تمہاری خوشی ہو انیہ نہ آنا اس سے حلال نہیں ہوتی، میں اب بھی باہم زوجین کی طرح رہ سکتے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ

۱۔ ان کتاب الطلاق ثلاث في الحرة أو نس في ذمہ لم یحل له حی تکح روحا غيرة نکاح صحیح و مدخل یفہا بہ طلقها او بسوب علیها ولا صل فیہ فویہ بعدی "فلی صلتها فلا یحل له من بعد حی تکح روحا غيرة" واسر د بضعہ الثالثة، ہدایہ کتاب الطلاق ص ۱۲۹ ط ۳۹۹ ط شریکۃ غسہ مہال، ۲۔ عن امی بکرہ فی کذا عند رسول اللہ ﷺ لا سکھ بکبر لکبر ثلاث لا شرک لہ و عقوق الولدین و سہادہ لروہ کان رسول اللہ ﷺ مکہ فجلس فیہ رل بکرہ حی قبل لیہ سکھ، رواہ مسلم فی الصحیح کتاب الایمان ص ۱۶۴ ط قدسی کر تسی عن امی بکرہ فی الکسار فی لکبر لہ و عقوق الولدین و قبل امی بکرہ فی لکبر لہ و عقوق الولدین رواہ مسلم فی الصحیح ص ۱۶۴ ط قدسی کر تسی، ۳۔ یہ سہ حق صحت و یقین سے ہیں جن میں سے کسی ایک کا کفارہ نہیں ہے اور نہ ہی رد المہر، قولہ و زکۃ لقص مخصوص، هو مدخل دلالة علی معنی طلاق من صریح و کتابہ "وارد الشفہ ولو حکم مدخل کتابہ" و یہ ظہر ان میں سے ہر مع روحہ و عقدہ ثلاثہ احجار بیوی الطلاق و بہ مذکر لقص لا صریح و لا کتابہ لا یقع عند کما فی مد الحبر الومی و غیرہ صحیح رد المہر مع اسر المہر کتاب الطلاق ص ۳ ط سعید کر تسی

عورت نے کہا ”میں اگر تم سے تعلق رکھوں تو اپنے باپ اور بھائی سے تعلق رکھوں کی تو طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) میری شادی ہوئے عرصہ سات سال کا ہوا میری اہلیہ ناخواندہ جاہل مزاج اور نافرمان ہے جب سے میری شادی ہوئی ہے میں بھی خوش نہیں ہوں ہمیشہ نا اتفاقی ہی رہتی ہے اس وقت دو بڑے بیٹے تین بچے ہیں پہلا نکاح تھا کیا دوسرا چار سال کا ہے تیسرا شیر خوار ہے میری پہلے سے منشاء دوسرے نکاح کی ہے لیکن میری اہلیہ اس کے خلاف ہے اس رنجش کی وجہ سے اس نے عہد کر لیا ہے کہ میں اگر تم سے تعلق رکھوں تو اپنے باپ اور بھائی سے تعلق رکھوں تو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ شرعاً اس کے لئے کیا حکم ہے میرے نکاح میں ہے یہ نکاح سے باہر ہو کئی مہر پانچ سو روپے دوسری دینار ہے علاوہ اس کے وہ بچوں کو نہیں چھوڑنا چاہتی ہے اس لئے کل باتوں سے مجھے مطلع فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۱۵۳۹ سید احمد علی صاحب (شلع رات پور ریاست کھیر اگڈھ) ۷ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ (جواب ۹۱) اہلیہ کے اس عہد کر لینے سے صلیق نہیں پڑتی اور نہ اس سے وطی کرنا شوہر کے لئے ناجائز ہوتا ہے شوہر وطی کر سکتا ہے اگر اہلیہ نے عہد موکد بقسم بھی کیا ہو جب بھی مرد کے لئے چھو حرج نہیں اس کو اپنی قسم کا کفارہ دانا ہو گا۔ ہر مس آپ اس کو مسئلہ سمجھا کر اس سے تعاقبات زوجیت قائم کریں اور جب اس کے بطن سے اولاد ہے تو اسی کے ساتھ نباہ کرنے کی کوشش کریں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ ذوہلی

جب شوہر نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی تو طلاق واقع ہو گئی

(سوال) زید نے اپنی بیوی کو بچپیت کے روبرو طلاق دیدی اور عورت کو گھر سے نکال دیا وہ عورت اپنے بھائی کے پاس چلی گئی اس کا بھائی بچپیت لے کر آیا اس نے زید سے پوچھا تم نے طلاق کیوں دی اس نے کہا میں نے نہیں رکھنی اس لئے صلیق دیدی آپ بتائیں کہ اس عورت کو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۴۰۸ فضل مدین ٹیمرماسہ (جاندھ) ۵ رجب ۱۳۵۷ھ مکیم ستمبر ۱۹۳۸ء

(۱) قیاسیہ شریعت نے مرد کی ولایت عورت پر یہ فقیر نہیں آیا کیا کہ فی حدیث ابن ماحہ الطلاق لمن احد بالسق ول فی الرد اقوله لم احد بالسق، کتبۃ عن مکت المتعة (ہامش رد المحتار مع الدر المحتار کتاب الطلاق ۲۴۲ ط سعید کراتشی) ول فی الدر لا الطلاق لا یکون من النساء (الدر المحتار مع ہامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳، ۱۹۰ ط سعید کراتشی)

(۲) وهذا القسم فيه الكثيرة لایة واحفظوا ایمانکم ولا تصور حفظ الا فی مستقل فقط ان حسب (الدر المحتار مع ہامش رد المحتار کتاب الایمان ۳/۷۰۸ ط سعید کراتشی)

(۳) قل الله تعالی اول امرأۃ حریف من معها بشورا او اعراضا فلا جناح علیہما ان یصلحا بیہما صلحا والصلح حبر (النساء ۱۲۸)

(جواب ۹۲) جب کہ شوہر نے صدق دیدی تو طلاق ہو گئی، طلاق کتنی مرتبہ دی یہ معلوم نہ ہوا اگر ایک یا دوم تب لفظ صدق کے ساتھ صدق دی تو رجعت ہو سکے گی، اور تین مرتبہ دی ہو تو طلاق مغلطہ کا حکم ہوگا (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ له دہلی

شوہر نے کئی دفعہ کہا ”میں نے تجھ کو طلاق دی“ تو بیوی پر تین طلاق مغلطہ واقع ہو گئی (سوال) مسماۃ ننھی تنگم زوجہ عبد الغنی و مدو وزیر علی خاں ساکن قصبہ اجھنی ضلع بدایوں وارو حال شہر دہلی تخمیناً عرصہ دو سال سے اپنے شوہر سے نان نفقہ وصول کرنے سے عاجز ہے اور ضروریات کو پورا کرنے میں محتاج ہے۔ اور اس نے کئی مرتبہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دی اور میں اپنے چچا زاد بھائی کے یہاں چلی گئی ایسی صورت میں میرے واسطے یا صم ہے؟ (نمبر ۸) نشانی انٹوئی مسماۃ ننھی تنگم

مورخہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ ۲۰ جولائی ۱۹۳۳ء

(جواب ۹۳) اگر خاوند کئی مرتبہ یہ کہہ چکا ہے کہ میں نے تجھ کو طلاق دی تو عورت پر طلاق ہو چکی ہے۔ یہ عدالت میں طلاق دینے کا ثبوت پیش کر کے حکم تفریق حاصل کر سکتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ له مدرسہ امینیہ دہلی

صورت مسئلہ میں عورت پر تین طلاق مغلطہ واقع ہو گئیں (الجمعیتہ مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۲۲ء)

(سوال) ایک مرد ہے جس کے نکاح میں عرصہ آٹھ سال سے ایک عورت تھی جس کو ہمیشہ مرد مذکور نکالا کرتا تھا اور چودہ بار مرد مذکور نے طلاق دیتا تھا عورت چلی جاتی تھی پھر بدایوں رکھ لیتا تھا کبھی درمیان

۱۔ یقع طلاق کل روح اذا كان بالعدلا سواء كان حراً او عبداً صاعاً او مکراً کذا فی الجوہرۃ السریۃ (المصنوی الہندیۃ کتاب الطلاق الباب الاول فصل فیما یقع طلاقہ و فیما لا یقع طلاقہ ۱ ۳۵۳ ط ماحدہ کونہ)  
۲۔ و اذا طلق الرجل امرأه تطليقة رجعية و تطليقتين فله ان يرجعها فی عدلیہ (الہدایۃ کتاب الطلاق باب الرجعة ۲ ۳۹۴ ط۔ شرکۃ علمیہ ملتان)

۳۔ و ان كان الطلاق ثلاثاً فی الحرۃ او نسبی فی الامه لم تحل له حتی نکح روحاً غیرہ نکاحاً صحیحاً و بدخل بها ثم یضنفاً او بموت علیہ (الہدایۃ کتاب الطلاق باب الرجعة فصل فیما تحل به المضنۃ ۲ ۳۹۹ ط شرکۃ علمیہ ملتان)

۴۔ صریحہ عالمہ يستعمل لافیه ولو بدقارسیۃ کتلفیت و انت طالق و مطلقۃ یقع بها ای یہدہ الالفاظ و ما سمعہا من الصریح واحده رجعية وان بوی خلافہا اولہ بوشیا (الدر السحار مع ہمیش رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ۳ ۲۴۷ ط سعد کر بنی) و لصریح قولہ انت طالق مطلقۃ و طمسک فہذا یقع بہ الطلاق لرجعی لأن ہذہ الالفاظ تستعمل فی الطلاق ولا تستعمل فی غیرہ فکان صریحاً وانہ یعقب الرجعة ولا یفسر لی البید (الہدایۃ کتاب الطلاق باب ایقاع الطلاق ۳ ۳۵۹ ط شرکۃ علمیہ ملتان)



فحش سے اتفاق نہ رہا ترقی مرتبہ نہال دینے کے بعد مرد نے اپنی دوسری شادی بھی کر لی ایسی صورت میں کہ وہ اس سے بے تعلق ہو چکا ہے عورت کے لئے کیا حکم ہے؟

(جواب ۹۴) اگرہ قعدیہ تب کہ چوہار مرد صدق دے چکا ہے تو نکاح قنہم رہنے کی کیا صورت ہو سکتی  
 ہے رجعت کا حق بھی دو صدق تک رہتا ہے تیسری صدق کے بعد عورت مطہرہ مغلطہ ہو جاتی ہے  
 پس بصورت صدق واقعہ وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔

## مکتبیت اور فنریہ

شوہر نے بیوی سے یقین پراکھا "تم کو چھوڑ دیا" تو کتنی صدائیں واقع ہوئیں؟  
(الجمعیۃ مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۲۷ء)

(سوال) ایک شخص نے اپنی بیوی سے تین بار کہا کہ تم کو پتھور دیا کیوں یہ اغاظ و اجالت غضب میں ہے تھے بعد شوم نے انکار کر دیا کہ میں نے وہی ظاہر نہیں کی ہے اس معاملہ میں چار شخص موجود تھے ایک اس سے ایک والد عورت کا اور دو شخص، پھر یہ چار شخص حلفہ بیان کرتے ہیں کہ خوند نے واقعی اغاظ مذکورہ سے ہیں مگر جو شخص سوم سے ہیں وہ خوند کے مخالف ضرور ہیں۔

(جواب ۹۵) اگر خاوند نے یہ غلطی میں نے تم کو چھوڑ دیا طلاق کی نیت سے کہے ہوں تو یک طلاق بائن پر ہی اور نیت طلاق نہ ہو تو طلاق نہیں ہوتی۔ مگر وہ نیت طلاق کا انکار کرے یا ان الفاظ کے کہنے سے نیت طلاق نہ ہو تو خاوند بھی نہ ہو یا قبول اختیار نہ ہو تو خاوند کا قول مع قسم کے معتبر ہوگا۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ

١- في ليد تعالى الطلاق مروي في مسند المعروف و تسريح باحسان بفرق ٢٢٩) ما طلق برجل مريه  
بفنيته رجعه او بغيره فيه ما روي في حديث سيدنا كعب الطلاق باب الرجوع ٢ ١٩٤ ط مركة عيسى  
(مقال)

٢. و كان الصلاح ثلاثا في محرمه و يس في الامه له نحل له حتى نكح روحا غيره نكح صحيحا و يدخل بها به بنفسها او بغيره عنها و الاصل فيه انه لا يعاقب فان عتقت فلا نحل له من بعد حتى نكح روحا غيره المراد الصدقة لانه يبعد به كمال الصلاح و ان يزوجها لغيره لصلح فيه نحل له المستعصم ٣ ٣٩٩ ط شركة علميه مبان

[illegible]

(۴) و التَّوَلَّى لَهُ سِتْرَةٌ فِي غَدُوهِ سِدِّدٍ يَكْتُمِي حَقِيقَتَهُ فِي مَرَلَةِ ذِي أَسَى وَفَعْنَهُ لِحَاكِمِهِ قَانِ يَكُنْ قِرْوَى سِتْمِهَا  
(الندى السحار مع هاشم) رد المحتار كتاب بطريق باب الكتاب ۳ ۳۰۰ ط سعيد كرنبي

طلاق یا خلع کے بغیر میاں بیوی میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(المجمیۃ مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۲۷ء)

(سوال) ایک مسلمان کے گھر خیر کی مخلوق عورت دس بارہ سال سے رتی ہے اور اس مرد سے عورت کے بچے سے چند بچے بھی پیدا ہو چکے ہیں وہ عورت اپنے شوہر کے گھر پر نہیں جاتی اور شوہر اس کو طلاق نہیں دیتا یہ نکاح بغیر طلاق کے کسی طرح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور یہ عورت مرد مذکور پر کسی طرح حلال ہو سکتی ہے یا نہیں؟ حصہ مدید کی موانست اور بچوں کی محبت بھی مانع مفارقت ہے۔ (جواب ۹۶) اس عورت کا پختہ خاندان سے نکاح کی صورت سے فسخ کر لیا جائے اور کوئی صورت ممکن نہ ہو تو کم از کم ایذا کی صورت پیدا کر کے چارہا کے بعد وقوع طلاق کا حکم لیا جائے گا، محمد کفایت اللہ غفر۔

پیر کے کہنے سے کہ ”اگر ہماری تجدیدی کے خلاف کیا تو تمہاری عورت پر طلاق پڑ جائے گی“ مریدین کی عورتوں پر طلاق نہیں ہوتی (المجمیۃ مورخہ ۵ جون ۱۹۳۳ء)

(سوال) ایک مولوی جو نماز پنجگانہ کا پابند نہیں ہر روز سینما دیکھتا ہے تو ان اور گانا سنتا ہے ہماری رات گانے کے محفل میں جاگے اور نماز فجر کے وقت سو جائے اور اپنے پیغمبر سے یہ عہد لے کہ تم پر ہماری تجدیدی ہر طرح فرض ہے اگر اسکے خلاف کیا تو تمہاری عورت پر طلاق پڑ جائے گی اس کے پیچھے یہ سن کر جواب نہیں دیتے بلکہ سب کے سب تسلیم کرتے ہیں یہ واقعی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں ان کی عورتوں پر طلاق پڑ جائے گی؟

(جواب ۹۷) یہ شخص اگرچہ نام کا مسلم ہو مگر درحقیقت مسلم نہیں ہے جاہل ہے اس کی متابعت کرنا ناجائز ہے اور اس کا خلاف کرنے سے کسی شخص کی بیوی پر طلاق نہیں پڑے گی، کیونکہ محفل اس کے اس کہنے سے کہ جو میرا خلاف کرے گا اس کی بیوی پر طلاق ہو جائے گی طلاق معلق نہیں ہوگی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(۱) اس کی صورت یہ ہے کہ یہ قسم کھائے کہ اللہ میں تیرے قریب چارہا تک نہ جاؤں گا اور پھر چارہا تک نہ گیا، نہ رتی بیوی پر طلاق، نہ اٹل، نہ جاتی ہے کما قال اللہ تعالیٰ لندیں بولوں میں سناہم بریض اربعۃ شہر فان فؤاد اللہ عفور رحیم وان عمروا الطلاق فان اللہ سمیع عظیم، سورہ ۲۲۶ - ۲۲۷، وقال فی الہدایہ اذ قال الرجل لامرأته واللہ لا افریت او قل وللد لا افریت اربعۃ شہر فیومولون وطیفہ فی الاربعۃ لاشہرحس فی بسمہ ولرمقہ لکفارہ وسقط الایلاء وان لم یفریحا حی مضت اربعۃ شہر دس مہ سطیفہ (الہدایہ کتاب الطلاق باب الایلاء ۲۰۱ ط شریکۃ عہدہ ملان) و کد فی الدر المحرر مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الایلاء ۳ ۲۵ ط سعید کراتشی

۲ لا یقع طلاق امولی علی امرأۃ عدہ لحديث ابن ماجہ 'الطلاق لمن احد بالساق' الدر المحرر مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳ ۲۴ ط سعید کراتشی - وقال فی الرد (قوله واھد روح عقول مع مسئلہ ۱۰ احقر بالروح عن سید العبد و ولد الصغر (ہامش رد المحتار مع الدر المحتار کتاب النکاح ۳ ۲۳ ط سعید کراتشی) وقال فی الدر او یقع طلاق کل روح بالغ عقل ولو عدہ او عدہ (در المحتار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ۳ ۲۳ ط سعید کراتشی)

## دوسرا باب

## فسخ و انفساخ

## فصل اول

## عمر قید زوج

شوہر بیس سال کے لئے قید ہو گیا، تو عورت نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟  
 (سوال) عرصہ تقریباً سات سال کا ہو جب کہ سائنہ کی عمر تقریباً سات سال کی تھی اور قطعی نابالغہ تھی  
 بلا علم و اجازت و بیاہ رضا مندی سائنہ نکاح سائنہ ہمراہ محمد صدیق ولد محمد دین ہوا تھا جس میں رضا مندی  
 محض بزرگان فریقین تھی اس وقت زوج کی عمر تقریباً چودہ سال تھی بعد نکاح زوجہ بر مکان زوجہ بہ سبب  
 عدالت خسہ مرحوم عرصہ ڈیڑھ سال ہوا کہ سائنہ ڈیڑھ ماہ کے لئے گئی تھی اور اس دوران میں کسی قسم کا  
 کوئی واسطہ زوجہ کا زوجہ سے نہیں ہوا اور نہ ہی زوجہ یہ جانتی ہے کہ زوجہ سے یہ واسطہ اور تعلق ہوتا ہے  
 اب تقریباً ڈیڑھ دو ماہ گزرے کہ زوجہ کو ایک مقدمہ قتل میں جنم قید ہو گئی ہے جس کی مدت کم از کم بیس  
 سال ہوتی ہے زوجہ کی عمر اس وقت چودہ پندرہ سال ہے اور کوئی اثاثہ ایسا نہیں ہے جس سے وہ اپنی گزر  
 اوقات کر سکے اور اس کے گھر کے نیز زوجہ کی خوشی اور رضا مندی زوجہ کے ساتھ نہیں ہے اور زوجہ کا باپ  
 بھی زندہ نہیں ہے اب وہ نکاح ثانی کس طرح کر سکتی ہے؟

المستفتی نمبر ۷۷ مسماۃ بکیہ المعروفہ محمد صدیق مفتی عام بہمدرد و اخوانہ دہلی

۱۰ رمضان ۱۳۵۲ھ م ۲۸ دسمبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۹۸) ایک حالت میں کہ خاوند کو عمر قید ہو گئی ہے اور کوئی اثاثہ بھی زوجہ کے نفقہ کے لئے  
 نہیں ہے تو کوئی مسلمان حاکم اس نکاح کو فسخ کر سکتا ہے بعد حکم فسخ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے (۱)  
 محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(۱) اس صورت میں حاکم کا اصل مذہب یہ ہے کہ نکاح فسخ نہیں ہو سکتا اور عورت کو بغیر حلیہ دئے شوہر کے دوسرا نکاح کرنا جائز  
 نہیں۔ کما فی الدر المختار اولا یفرق بینہما بمعہ عیب الثلاثہ ولا بعدم ابقانہ لو عانیا حقہا (کتاب الطلاق  
 باب الفقه ۳ ۵۹۰ ط سعید کراچی) بین محض دیگر مذہب میں صورت میں فسخ نکاح کو جائز قرار دیتے ہیں اور حنفی کو بغیر ورت  
 شہیدہ کے پر عمل کرنا درست ہے اور امام شافعی کے مذہب کے موافق فتویٰ دینا صحیح ہو گا البتہ حوط یہ ہے کہ جس کا مذہب تفریق و فسخ  
 نکاح ہے اسے اسے فسخ نکاح کما فی الدر المختار و حوزہ الشافعی ما عاصر الروح و بضررها بعینہ ولو قصی بہ حمی  
 لم یعد نعم لو امر شافعیاً فقصی بہ بعد اداء لم یرتض الامر والم مورد بحر (در مختار) وقال فی الرد (حاری ہے)

## قیدی کی بیوی کا کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک شخص کو کالے پانی کی سزا پچیسین ۲۰ سال کی ہوئی ہے اور اس کی بیوی جوان ہے وہ اس عرصہ تک نہیں رہ سکتی اور اپنی شوہر کی کرنا چاہتی ہے تو ایسی صورت میں مقدمہ طلاق کا کیا حکم ہے؟  
المستفتی نمبر ۲۲۲ قاضی عبدالرؤف دھولانہ ضلع میرٹھ

۱۶ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ ۳ مارچ ۱۹۳۲ء

(جواب ۹۹) اگر ممکن ہو تو اس قیدی شوہر سے طلاق حاصل کر لی جائے لیکن اگر حصول طلاق کی کوئی صورت ممکن نہ ہو تو پھر یہ حکم ہے کہ اگر عورت اتنی طویل مدت تک صبر نہ کر سکتی ہو یا اس کے نفقہ کی کوئی صورت خاوند کی باند او غیر ہ سے نہ ہو تو کسی مسلمان حاکم سے نکاح فسخ کرالیا جائے۔ اور بعد فسخ نکاح و اقتضائے مدت دور انکاح کر دیا جائے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

## شوہر نہ طلاق دیتا ہے نہ نان و نفقہ تو بیوی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(امعیہ مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۲۲ء)

(سوال) زید مقدمہ خون ریاست نیپال میں گرفتار ہوا اور سولہ برس تک حوالات میں رہا اب اس کے مقدمہ کا فیصلہ ہوا اور سزا ادا کر لی گئی زید اپنی زوجہ کو نہ طلاق دیتا ہے نہ نان و نفقہ دیتا ہے کیا ایسی صورت میں اس کی زوجہ بغیر طلاق دوسرے انکاح کر سکتی ہے؟

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) والحاصل ان عند الشافعی اذا عسر الروح بالفقنة فنيا الفسخ وكذا اذا عاب وعذر بحصلها منه عني ما احاره كثرون مهم لكن الاصح المعتقد عنده ان لا فسخ ما دام مؤمرا فان في عذر الادكار ثم علم ان مشانها استحسوا ان يفسخ القاصي للحتمى ناسا من مذهبه التفرق بهما اذا كان الروح حاصر واني عن الطلاق لان دفع الحاحه لداسة لا يبسر ولا سدة اد لظاهر ان لا نحد من بقرصها و عني الروح ملا امر صوهم والتفرق ضروري اذا طسه وبك كاد لا تفرق لان عثرة غير معنوم حال عينه - والحاصل ان لتفريق بالعذر عن النفقة حانر عند الشافعي حال حصره الروح وكذا حال عسره مطلقا او مام بشهد بية باعسار الان كما علمت فاما نفقه عن النعمة والحالة الاولى جعلها مشاجح حكما محتجدا فيه فبعد فيه القضاء دون الثانية - نعم يصح الثاني عند احمد كما ذكر في كتب مذهب و عليه يحمل ما في فتاوى قارى الهداية حيث سال عن عاب وروحها ولم يترك لها النفقة فاجاب اذا اقامت بية عني ذلك وطئت ففسخ لكانح من قاص براد ففسخ بعد وهو قضاء على العاد وفي بعد القضاء على العاد روحا عندنا فعمى القول بشدة يسوع للحق ان بروحها من العبر بعد العدة (همش رد المحار مع الدر المنجدر كتاب الطلاق باب النفقة ۳ ۵۹۰ ط سعيد كراتسى) بته ما عني جن من سداستان سے ممتاز ہوا شامل ہیں نے بھی ان القضاء اور جماعت المسبيين کے ذریعہ تفریق فی تجارت میں ہے دیکھئے ایلة النجزة تخليصة العاجزة مقدمہ در بیان حکم قصائے قاصی، ر حذرات، دکن، مرتب فیہ اسامیہ ص ۲۳ ط دارالاشاعت کراچی۔

۱۔ ومن عسر نفقة مراده به بقرق سبهما و بقرق لهما اسدسی علیہ وقل الشافعی بقرق لا یمع بر عن الامساك بالمعروف فسوب القاصي منه في التفرق، الهداية كتاب الطلاق باب النفقة ۲ ۲۹۔ نہ شرکة عنده ملان) جواب نمبر ۹۸ حاشیہ نمبر ۱ کے تحت درج تفصیل کا ملاحظہ فرمائیں۔

(جواب ۱۰۰) اس صورت میں عورت حاکم مجاز سے اپنا نکاح منقطع کرے اور عدت کرے اور نکاح کر سکتی ہے غیر حکم منقطع نکاح جائز نہیں ہے۔ فقہ محمد کفایت اللہ کان اللہ له

## فصل دوم نافرمانی زوجہ

عورت کے بھگ جانے سے عورت اپنے شوہر کے نکاح سے علیحدہ نہیں ہوتی (سوال) مساقہ برمتی بنت جمال مدین کی شادی رحمت اللہ سے ہوئی عرصہ دس سال تک زن و شوہر تعلق رہا اور وراثت بھی ہوئی ازاں بعد تعلق ورنہ بخش باہمی کی وجہ سے مساقہ اپنے والدین کے ہر رہی کی سال تک داخل زوجیت ہا مقدمہ عدالت مانی عورت تک پہنچا رحمت اللہ کامیاب ہو کر مساقہ وجہ عدالت سے پیہ دک جانے کا سبب ہوا تو مساقہ مع اپنی دختران اور برادر خود کے شر سے فرار ہوئی گیارہ سال تک روپوش رہی اپنی گزشتہ اوقات طریقہ ناجائز سے متفرق شوہر و دیار میں کرتی رہی اس وقت تک شوہر نے کوئی پتہ نہ دیا نہیں کی مساقہ کی صورت سے راز کرتی ہے اور ہر دو دختران کی شادی بھی کر دی اب سوال یہ ہے کہ مساقہ اپنے شوہر کے نکاح سے علیحدہ ہو سکتی یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۸۱ عبدالرحمن خاں گج پور

۲۲ رمضان ۱۳۵۲ھ ۹ جنوری ۱۹۳۴ء

(جواب ۱۰۱) مساقہ اور اتنی تک رحمت اللہ کی زوجیت سے علیحدہ نہیں ہوتی، علیحدگی کے لئے الزام ہے کہ یا تو رحمت اللہ طلاق دے یا علیحدہ کرے یا پھر کوئی مسلمان حاکم ان دونوں کی صورت حال معلوم کر کے جب اجتماع ورنہ ہونا ممکن سمجھے تو ان کا نکاح منقطع کر کے تفریق کا حکم دے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ له

(۱) ابن کل صورت شدید منہ میں، یہ ہے کہ سبب فتویٰ یہ ہے جس کی تفسیر الحبیۃ، الحرة للحبیلة العاخرة مستند ہو رحمہ اللہ معلیٰ میں مذکور ہے، انیسویں صدی - حکم روحہ عذاب عبر معقود - نیز ہتھ تفسیر جو ب نمبر ۹۸ کے حاشیہ نمبر میں بھی ہے۔ فقط

(۲) نکاح شوہر کی قرأت سے یہ وقت نہ عورت شریعت سے قس و نکاح منقطع ہوتا ہے عورت کے ماتھ میں یہ عہد نہیں رہتا یہ کہ کما فی الدر المحار لان لطلاق لا یكون من النساء، الدر المحار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۰ ط سعید کراتشی، ولحدیث اس ماحہ الدی ذکر صاحب الدر والرد فیہ لطلاق لم یحد بالساق، کتبہ عن منک السعة، هامش رد المحتار مع الدر المحار کتاب الطلاق ۳ ۲۴۲ ط سعید کراتشی

(۳) وبکون وحیاداً وقت الامساك بالمعروف كما فی امرأة المحبوب والعین بعد الطلب ولذا قلوا ادا فاته لامساك بالمعروف باب القاصی منه فوجب التسریع بالاحسان (الحر الرائق کتاب الطلاق ۳ ۲۵۵ ط دار المعرفة بیروت)

## فصل سوم عدم نان نفقہ

نان و نفقہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) میری منکوحہ بیوی نے عدالت انگریزی پنجاب میں دعویٰ دائر کیا کہ چونکہ میرے شوہر نے ساڑھے تین سال سے نان نفقہ نہیں دیا لہذا مجھے نکاح ثانی کرنے کی اجازت دی جائے عدالت نے میری حاضری کا سمن جاری کیا چونکہ میں غیر ملک میں تھا میں نے جواب دعویٰ تحریری روانہ عدالت کیا جو کسی خاص وجہ سے عدالت میں پیش نہیں کیا گیا میری بیوی نے جو قسوں عدالت میں پیش کئے اس میں تحریر ہے کہ اگر شوہر بیوی کے حقوق ادا کرنے سے انکار کرے اور خرچ بھی نہ دے تو جدائی ہو سکتی ہے پیشتر اس کے کہ عدالت مجھ سے کوئی تحریر طلب کرے عدالت نے سمن بذریعہ اشتہار جاری کر کے یکطرفہ ڈگری دیکر میری بیوی کو نکاح ثانی کی اجازت دیدی چونکہ میرا جواب دعویٰ عدالت میں پیش نہیں ہوا۔ المستفتی نمبر ۳۶۲، ۱۸ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ یکم جولائی ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۰۶) عدالت کو خاندان سے جواب لینا چاہیے تھا اور اگر وہ نفقہ دینے یا طلاق دینے سے انکار کرتا تو پھر وہ فسخ نکاح کا حکم کر سکتی تھی لیکن اگر مسلمان حاکم نے فسخ نکاح کا حکم اس بناء پر کر دیا ہے کہ خاوند کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا اور نہ موصول ہونے کی امید تھی تو اس کا حکم صحیح ہو گیا اور اگر انقضائے عدت سے قبل خاوند آجائے اور بیوی کے حقوق نفقہ ادا کر کے اسے راضی کر لے تو بیوی اس کو مل سکتی ہے (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

شوہر جب خبر نہ لے تو بیوی تفریق کے لئے کیا کرے؟

(سوال) ایک عورت عظمیٰ نامی کا عرصہ ۱۴-۱۵ سال ہوئے ایک شخص زید کے ساتھ نکاح ہو چکا ہے نکاح کے سال بھر ہی کے اندر شوہر نے ناراضی سے اس کو اس کے میکے پہنچا دیا اور اس وقت سے آج تک ایک کوڑی خرچ کونہ دی اور نہ کوئی خبر لی اور نہ عورت کے بدلانے کی خواہش کی کئی بار اس کے شوہر سے کہا گیا کہ اگر تم کو اسے رکھنا منظور نہیں تو اسے طلاق دے دو تو وہ کہتا ہے کہ طلاق ہی سی سے مجھے کیا وہ جو چاہے کرے چونکہ عورت کو کھانے پینے کی تنگی رہی اس لئے اس کا ایک شخص سے ناجائز تعلق ہو گیا اور وہ اس کا کفیل ہے بستی والے کہتے ہیں کہ تو نکاح کر لے نکاح پڑھنے والے کہتے ہیں کہ جب طلاق

(۱) جو شخص باوجود قدرت کے بیوی کے حقوق نان و نفقہ وغیرہ ادا نہ کرے وہ منع ہے کہلاتا ہے اس کا حکم بھی بوقت ضرورت شدیدہ و تمہید و مستورات کی رہائی کے لئے مایہ کے مذہب سے ایسا ہے بحوالہ الحیلۃ الی حبسہ لعلیلۃ المعاصرة حکم روحہ منعست ہو۔  
النفقة من مذکورہ لکھنے صفحہ ۳۷۷

نہیں ہوئی تو نکاح کیسے ہوگا۔

المستفتی نمبر ۷۲۶ حنفیہ، جہت حسین (ضلع اتاوہ) ۵ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ م ۳۰ جنوری ۱۹۳۶ء،  
 (جواب ۱۰۳) یہ صحیح ہے۔ عورت جب تک پہلے شخص کے نکاح میں ہے دوسرا نکاح نہیں ہو سکتا،  
 بین: جب زوجہ اول طلاق نہیں دیتا تو اول تو لوگوں کو چاہیے کہ اسے مجبور کریں کہ یا تو اپنی بیوی سے  
 رہے یا اس سے نکاح ہو یا طلاق دیدے (۲) اگر وہ نہ مانے تو اس کا مقاطعہ کر دیں اور عورت عدالت  
 میں وجہ عدم نکاحات شہر کے پیشکش کا دعویٰ کر دے اور عدالت تحقیقات کر کے اگر ثابت ہو جائے کہ  
 فی الحقیقت شوہر کا ظلم ہے تو نکاح کو فسخ کر دے یہ حکم مسلمان حاکم کی عدالت سے حاصل کیا جائے اور بعد  
 حصول حکم عدالت پوری کر کے عورت کا دوسرا نکاح کر دیا جائے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ اعلم

شوہر نان و نفقہ نہ دے اور حقوق زوجیت ادا نہ کرے تو بیوی علیحدہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟  
 (سوال) ایک شخص نے اپنی شادی کی شادی ہو جانے پر قریب چار برس ہو چکے تھے تو وہ عورت کو اپنے  
 جاتے نہ اس کو کچھ خرچ دیتا نہ لڑائی کے مال باپ چاہتے ہیں اور کہلاتے ہیں دوسروں سے مگر اس کا  
 شوہر نہ اس کا نہ دینے نہیں آتا اور نہ کچھ جواب دیتا ہے کیا کیا جائے؟

المستفتی نمبر ۱۰۶ فتن مقبول احمد (پٹنکوٹی) ۷ اذی الحجہ ۱۳۵۳ھ م ۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء  
 (جواب ۱۰۴) اس میں نان و نفقہ کی مسلمان حاکم کی عدالت سے فسخ کرانا چاہیے اور جب نکاح فسخ کر دیا  
 جائے تو پھر دوسرا نکاح ہو سکے گا (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ اعلم

نان و نفقہ نہ ملنے کی وجہ سے تفریق کی کیا صورت ہوگی؟

سوال: ایک شخص اپنی زوجہ کو غیر نان و نفقہ اور مکان سکنی کے چھوڑ کر چلا گیا اور اس کی زوجہ جو ان

۱۔ کل صلح بعد فسخی باطل و کذا نکاح بعد نکاح - والا صل ان کل عقد اعبد فالناسی باطل  
 (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الصلح ۶۳۶/۵ ط سعید کرانی)

۲۔ وباحت الطلاق لو فات الامساك بالمعروف (الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب الطلاق ۲۲۹/۳ ط  
 سعید کرانی) وقا فی لحر و بكون واحدا فبات الامساك بالمعروف كما فی امرأة المحبوب والعین بعد  
 الطيب وکذا ولو دا فاته لامساك بالمعروف باب القاصی ما به فوجب التسريح بالاحسان (البحر الرائق کتاب  
 الطلاق ۲۵۳/۳ ط دار المعرفة بیروت)

(۳) دیکھئے الحیلة الناجزة حکم زوجہ متعنت ص ۷۳ ط دار الاشاعت کراچی

(۴) نعم بصرح النبی عبد احمد کما ذکر فی کتب مذہبہ و علیہ یحمل ما فی فتاویٰ قاری الہدایہ حیث سال عن  
 عات روحها ولم یتک لها النفقة فاحاب اذا اقامت بية علی ذلك و طلب فسخ الکاح من قاض برہ ففسخ بعد  
 وهو قضاء علی العات و فی مقام القضاء عنی الغائب روايتان عندما فعلى القول بمقاده يسوع للحنفی ان یروحها من  
 العبر بعد العدة (هامش رد المحتار، کتاب الطلاق باب النفقة ۵۹۱/۳ ط سعید کرانی)

عین شباب میں تھی اس نے شدت تمام پورے دو سال انتظار کھینچ کر اپنی حالت بعض علما کے کرام کے سامنے پیش کی اور اپنی ہر قسم کی ضرورت سنائی اس پر علمائے اہل حدیث نے اس کو فسخ نکاح کی اجازت دی اور ایک عالم نے اس کا نکاح فسخ کر دیا اب اس نے دوسری جگہ اپنا نکاح کر لیا ہے یہ نکاح جائز ہو یا نہیں؟  
المستفتی نمبر ۸۷۶ محمد اسماعیل (ضلع ایلپور) ۲۵ محرم ۱۳۵۵ھ ۱۸ اپریل ۱۹۳۶ء  
(جواب ۱۰۵) اگر عورت مجبور و مضطر تھی تو اس کا نکاح فسخ کر دینا اس حالت میں جائز تھا مگر فسخ کرنے کا حق یا تو باختیار حاکم کو یا جماعت مسلمین باشرع کو تھا کسی ایک عالم کو یہ حق نہیں تھا اس لئے نکاح ثانی جائز نہیں ہوا (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ

جو شوہر عرصہ نو سال تک بیوی کی خبر گیری نہ کرے 'تو وہ عورت کیا کرے؟  
(سوال) زید نے اپنی زوجہ کو عرصہ نو سال سے ترک کر رکھا ہے نہ اس کو اپنے مکان پر لے جاتا ہے نہ نان و نفقہ کی خبر گیری کرتا ہے نہ طلاق دیتا ہے عورت جو ن ہے ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟ نیز وہ اپنا مہ لینے کی حقدار ہے یا نہیں؟  
(جواب ۱۰۶) زوجہ کو حق ہے کہ مسلمان حج کی عدالت سے ایکٹ نمبر ۸ ۱۹۳۹ء کے تحت اپنا نکاح فسخ کر لے پھر عدت پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکے گی (۲) زوجہ اپنا مہ لینے کی حقدار ہے (۱)

شوہر جب نان و نفقہ نہ دے تو بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟  
(سوال) آج ایک عرصہ دراز ہو زید اپنے مکان پر نہیں آتا ہے اور نہ اپنی عورت کو خوراک و پوشاک کا خرچہ ادا کرتا ہے زید کے والدین غریب ہیں وہ عورت اپنے ماں باپ کے گھر میں آکر پرورش ہوتی ہے اسی اثناء میں ایک خط زید نے بذریعہ ڈاک اپنے والد کے نام روانہ کیا اس خط میں زید لکھتا ہے کہ میری

(۱) کتبہ الحببة الناحرة للحببة العاحرة مقدمہ در بیان حکم تفضائے قرضی در ہندوستان  
و دیگر ممالک غیر اسلامیہ ص ۳۳ ص ۳۴ طبع دارالاشاعت کراچی

(۲) کل صلح بعد صلح فالناسی باطل و کذا النکاح بعد النکاح - والا صل ان کل عقد عید فانثانی باطل  
(الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الصلح ۶۳۶/۵ طبع سعید کراچی)  
(۳) وعیہ بحمل ما فی فتاویٰ قاری الہدیہ حیث سأل عن عاب روحها ولم ینکح لها نفقة فاحاب اذا اقامت بیة  
عنی دلت و طلب فسخ النکاح من قص براہ ففسخ بعد وهو قضاء علی الغائب و فی نقاد انقصاء علی الغائب  
روایتان عند ما معنی القول بعدہ سوغ للنکاح ان یروحها من العیر بعد العدة (هامش رد المحتار کتاب الطلاق  
باب الفقة ۵۹۱/۳ طبع سعید کراچی)

(۴) و تحب العشرة ان سماها او دونہا و یحب الاکثر منها ان سمي الاکثر و یب کد عند وطنی او حلوۃ صحت من  
لروح او موت احدهما (در مختار) وقال فی الرد و افادان المهر و جب بمس العقد - و اما یبنا کد روم نمامہ  
بالوصء و نحوه (هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب النکاح باب المهر ۱۰۲ طبع سعید کراچی)



عورت کی چوڑیاں توڑ دواں ملک ازیمہ میں یہ رواج ہے کہ جب کوئی عورت بیوہ ہوتی ہے تو اس کی چوڑیاں توڑ دی جاتی ہیں وہ خط اب گم شدہ ہے مگر اس خط کے پڑھنے والے و شخص کو مل دیتے ہیں کہ اس خط میں زید کی لکھائی (پینار کمنٹ) موجود ہے اور اس میں وہ لکھتا ہے کہ میری عورت کی چوڑیاں توڑاں۔ عورت جو ان ہے ور کسی سے نکاح کرنا چاہتی ہے اس صورت پر اس گم شدہ خط کے مضمون سے موافق عورت پر طلاق واقع ہو سکتی ہے یا نہیں اور وہ عورت دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔  
المستفتی نمبر ۱۳۴۱ مولوی شیخ غلام صاحب (اڑیسہ)

۲۵ یقعدہ ۱۳۵۵ھ ۸ فروری ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۰۷) اس خط کا حکم نہیں دیا جاسکتا، مگر جب رواج سے تان و نفقہ کی عورت نہ ہو یا وہ غیر شوہر کے اپنے نفس کو حفاظت عصمت پر قادر نہ سمجھتے تو کسی مسلمان عورت سے وہ پناہ نکاح فسخ کر سکتی ہے اور وہ حصوں حکم فسخ و انقضاء عدت وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لاہ دہلی

تان و نفقہ اور حقوق زوجیت اور نہ کرنے کی صورت میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟  
سوال: مسماۃ مینہ نسو، تان پر سال کا حصہ ہوا کہ مسکمی عبدالکریم سے ہوا تھا اس نے چار سال کے اندر نہ حق زوجیت اور نہ تان و نفقہ دیا بلکہ جب بھی گئی ماریٹ کر نکال دیا مجبور ہو کر اس نے عدالت میں تان و نفقہ و مہر کا دعویٰ دائر کیا چنانچہ وہ ڈگری ہو گیا پھر بھی اس نے پتھ نہیں دیا مجبور اس کو قید کر دیا نہ وہ طلاق دیتا ہے نہ نہ زرمہ اور نہ تان و نفقہ دیتا ہے اس میں نہ اتنی طاقت ہے کہ وہ زرخیز قید اور تارت ہے اور نہ اس میں طاقت ہے کہ ہر اوقات اسے پوندہ دواں ہمہ سب مذاہمہ میں ملتی بات کا بھی اندیشہ ہے کہ وہ مرتد ہو کر کسی غیر مذہب کے ساتھ چلی جائے ہذا اعلیٰ میں سے سور ہے کہ خدا کے واسطے کوئی ایسی کبیل بتائیے کہ جس سے وہ اس مصیبت سے نجات پائے آپ جو بر عظیم ہوگا۔ المستفتی نمبر ۱۲۷۳ بناب قاضی بشیر الدین صاحب (میرٹھ)

۲۷ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ ۷ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۰۸) یہی مجبوری اور ضرورت کے وقت عورت کو حق ہے کہ وہ کسی مسلمان حاکم کی

(۱) اس سے کہ خواہ مخواہ شوہر کے سے ہیں تان کی عورت کی چوڑیاں توڑاں یہ طلاق صریح یا نایہ کے الفاظ نہیں ہیں اس لئے خدا سے طلاق نہیں آتی، دق کما فی الدر المختار (قولہ رکہ لفظ محصور) ہو ما جعل دلالة عنی معنی الطلاق من صرح و کدہ - وہ طہران من تشاھر مع روحہ فاعطاھا ثلاثة احوار بوی الطلاق ولم بدکر لفظا لا صرح ولا کدہ لا یقع علیہ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الطلاق ۳/ ۲۳۰ ط سعید کراتشی)

۱۲ بیت لحيہ با حرة للحيلة با حرة با حرة حکم روحہ منع فی النفقة ص ۷۳ مصوصہ در الاشاعت کراچی

عدالت سے پنا نکاح فسخ کر کے کوئی مسکن حاکم فسخ نکاح کا حکم دے سکتا ہے اور بعد حصول حکم فسخ و انقضاء عدت عورت دوسرا نکاح کرنے کی مجاز ہوگی (فقط) محمد کفایت اللہ کان اللہ لا ۱۰۰

نوسال تک جس عورت کے شوہر نے خبر نہیں لی اس کا کیا حکم ہے؟

(سوال) ہندہ کی شادی ہونے تقریباً چودہ سال گزرے ہیں اور ایک بڑا بارہ سال کا ہے لیکن تقریباً ۹ سال ہو گئے کہ ہندہ کے شوہر نے بیوی بچے کی کوئی خبر نہیں لی اور نہ روٹی کپڑا دیا اس عرصہ میں ایک دفعہ جہاں کہ ہندہ کا شوہر تھا اس کے پاس اس کے بیوی بچے کو لیکر گئے لیکن اس نے کوئی خبر گیری ان کی نہ کی بلکہ اس نے گھر میں آنا چھوڑ دیا دوسرا موقع اس کو ایک در آیا کہ وہ اپنی بیوی بچے کے ساتھ رہے ہیں وہ وہاں سے بھی چھوڑ کر چلا گیا اب ۹ سال گزر گئے ہیں کہ بیوی بچے کی روٹی کپڑے کی یا خیر غیہ کی کوئی خبر نہ لی اس صورت میں شرع کیا اجازت دیتی ہے؟

المستفتی نمبر ۱۸۳۴۲ جی محمد بشیر صاحب - ریاست حیدر (ضلع داری)

۲۶ رجب ۱۳۵۶ھ ۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۰۹) بیوی کو حق ہے کہ وہ کسی مسکن حاکم کی عدالت سے پنا نکاح فسخ کرے اور پھر عدت گزار کر دوسرا نکاح کرے (فقط) محمد کفایت اللہ کان اللہ لا ۱۰۰

کیا شافعی المذہب عورت نان و نفقہ نہ ملنے کی وجہ سے تفریق کر سکتی ہے؟

(سوال) ایک عورت کی شادی ہوئے چار پانچ مہینے شوہر کے پاس تھی بعدہ ناتقدیق کے باعث وہ نے روجہ کو اس کے و مدین کے تہ پہنچا دیا اور خود نے دوسری زوجہ سے نکاح کر لیا اس کو آن مدت سال ہو گئے سات سال کی مدت میں شوہر نے زوجہ کی کوئی بھی کسی طرح سے خبر گیری نہیں کی نہ نان و نفقہ پہنچایا اور شامہ کو اس مذکورہ زوجہ سے نفرت بھی ہے مگر زوجہ میں کسی بات کا غیب نہیں اور شوہر صادق تھی نہیں دیتا، جین متقدم شافعیہ ہیں سات سال نان و نفقہ نہ بھیجتے ہوئے بغیر طلاق کے تالی نکاح ہو سکتا

(۱) فان فی عمر لادکار لہ اعلم ان مثل یحییٰ استحسن ان یصب القاضی الحنفی بالنا من مدہ مدہ تفریق بیہما  
اد کان لروح حاصر و اہی عن الصلاقی - والحاصل ان التفریق بالمعمر عن سقفة حائر عبد اللہ لہی حان حصرہ  
روح و کذا حان غینہ او مالہ تشہد بنبہ باعسارہ الآن - نعم یصح الثانی عبد احمد کما ذکر فی کتب مدہ و  
عبہ ما یحکم فی فتاری فاری جہد بنبہ حبت سال عمر غاب روحہا ولم یترک لہا نفقہ و حان دا فام بنبہ عی  
ذلک و طلت فسخ الکاح من قاض پرہ الفسخ لہ و هو قضاء عی الغلب و فی بقاد القضاء عی بعد رو بندہ  
عبد علی القوی بقادہ یسوع لیسعی ل یروحہ من اہل بعد العدة (وہم شر رد المحتار) کتاب طلاق باب سقفة  
۵۹۱ ۳ ط بعد کر تثنی فیصل کے - ایچے بحینہ - حرة للحنینہ لعدوۃ بحث حکم روحہ معیت فی

المقعة ص ۷۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۲) ایضاً حو بہ سابقہ

سیدنا شوہر کرنے پر راضی ہے۔

مسئمتی سیدنا امین صاحب (ضلع قادیان) ۱۹ شعبان ۱۳۵۶ء ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء  
(جواب ۱۱۰) بغیر طلاق یا فسخ کے دوسرا نکاح نہیں کر سکتی ہاں قاضی سے اپنا نکاح فسخ کرا سکتی ہے  
بعد فسخ کے عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکے گی (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ

شوہر بیوی کو تان و نفقہ نہ دے تو اس کی شرعی تدبیر کیا ہے؟

(سوال) مسہۃ زینب کا نکاح عیالت بانی اس کے والدین نے زید کے ساتھ کر دیا لڑکی بنو زینب تھی  
کہ زید سنگاپور چلا گیا جس کو تین سال ہو گئے وہاں زید نے دوسری شادی کر لی اور اس کی زوجہ ثانیہ  
تھی وہ اپنے والدین کے ایسی زوجہ بن گئی زینب کی کوئی خبر گیری نہیں کرتا اتنے زمانے کے بعد صرف  
تیس روپے اور خوراک نہ دیا جس کا اٹھ ماہ ہوتا ہے ہر چند کوشش کی جاتی ہے کہ وہ مکان آئے یا اپنی زوجہ  
اور اب بھی اپنے پاس بدولت مسہۃ زینب سخت پریشان ہے اور اب مجبوراً عقد ثانی کرنے کے متنازع ہیں  
اور تیار ہے کیونکہ اس کے والدین بھی قضا کر گئے ہیں جس کی وجہ سے اور بھی اسکی زندگی وبال جان ہے  
شوہر نہ خرچ دیتا ہے اور نہ اپنے پاس سنگاپور بدولت اور نہ خود آتا ہے اس صورت میں زینب مذکورہ کے  
عقد ثانی کی کیا صورت ہے۔ اس کا نکاح ثانی صحیح ہوگا یا نہیں؟ المسئمتی نمبر ۱۹۴۱ حفظ ولی اللہ  
صاحب (اعظم گڑھ) ۳۰ شعبان ۱۳۵۶ھ ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۱۱) زینب کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں اپنا مقدمہ پیش کرے اور حاکم بعد تحقیقات  
برہان عدم وصول نفقہ و خطہ مصمت نکاح فسخ کر دے اور پھر بعد عدت نکاح ثانی کرے (۱)  
محمد کفایت اللہ کان اللہ

شوہر تان و نفقہ نہ دے تو نکاح ثانی کا حکم

(سوال) میں ایک غریب، امیہ ہوں محنت مزدوری کر کے اپنے بچوں کا پیٹ پالتی ہوں میری ایک بیوی  
بینی جس کی شادی کو پودہ سال ہو گئے ہیں اس کے خاوند میں اور اس میں کھٹ پٹ ہو گئی ہے آٹھ یا نو سال

(۱) وحورہ الشافعی باعسار الروح و بصورها بعینہ ولو قصی بہ حقی لم یعد نعم لو امر شافعی بقصی بہ بعد  
الدر المحار مع ہمیش (دالمحرر) کتاب الطلاق باب النفقة ۳ ۵۹۰ طبع بعد کرائشی، وفی فی الیہد بہ وفی  
لشافعی یفرق لآلہ عجز عن الامساک المعروف فیہ یبوی القاضی ما بہ فی التہریر (ہدیۃ کتاب الطلاق باب النفقة  
۴۹/۲ طبع شریکۃ علمہ ملتان)

(۲) ہدایہ فی الاصل مذهب مالک افی بہ عمدائنا الحمیۃ و تفصیل المسئلۃ فی الرسائل المزلفۃ فی ہذا الباب  
مسمیۃ بالحبہ بحرہ للحیۃ لعدود بحث حکم روحہ منع فی النفقة ص ۷۳ طبع در الاشاعت کراچی

سے میرے پاس ہے اور اسکی پانچ سالہ لڑکی بھی یہیں پر ہے آٹھ سال کے عرصہ میں مجبور اس کا خاوند ایک ماہ تک یہاں رہا ہے اور اب وہ نہ تو لڑکی کا خرچ دیتا ہے نہ بیوی کا۔ وہ خرچ دینے کے قابل ہی نہیں ہے کیونکہ وہ کما نہیں سکتا آخر کار لاچار ہو کر مقدمہ چارہ جوئی سے نکاح فسخ کرایا گیا اور دوسرا سال نکاح ٹوٹنے کو ہونے والا ہے مگر یہاں پر جو مولوی صاحبان ہیں وہ اس بات کے برخلاف ہیں خاص کر پیر سید فیض الحسن جو احرار کے بڑے بیڈر ہیں کہتے ہیں کہ جب تک خود خاوند طلاق کا لفظ نہ کہے یا لکھ کر نہ دے دوسرا نکاح جائز نہیں اور وہ طلاق تو دیتا نہیں اور لڑکی بھی بڑی نیک اور با علم ہے اور اگر اسے ذرا بھی آرام ہوتا تو طلاق لینے کی ضرورت نہ تھی وہ بالکل نکما ہے اس سے اتنا بدچلایا نہیں جتنا خیر جس طرح خدا کو منظور تھا اب میں آپ کو اس لئے تکلیف دیتی ہوں کہ برائے خدا اس مسئلہ کو حل کریں کہ لڑکی کا نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں میں تو شرع پر چھنے والی ہوں میں سخت مجبور ہوں مہربانی سے میرے حال پر ترس کریں اور فتویٰ دیجیے۔

لمستفتی نمبر ۱۹۹۷ ازینب نلی (سیاکوٹ) ۳ رمضان ۱۳۵۶ھ ۸ نومبر ۱۹۳۷ء  
(جواب ۱۱۲) اگر نکاح فسخ کرنے والا حاکم مسلمان تھا تو فسخ صحیح ہو گیا اور بعد انقضائے عدت عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے (۱) اور اگر حاکم غیر مسلم تھا تو فسخ صحیح نہیں ہوا (۲) اس لئے اب کسی مسلمان حاکم سے فسخ کرانے کی سعی کرنی چاہیے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

نان و نفقہ نہ دینے کی صورت میں فسخ نکاح کرنے کا حکم

(سوال) گیارہ مسلمان اپنی عورت کو بارہ سال سے چھوڑ دیا ہے اور جس وقت چھوڑا تھا اپنا نکاح ایک دوسری عورت سے کر لیا تھا کچھ روز کے بعد وہ عورت مر گئی تو پھر اس نے تیسرا نکاح کر لیا شادی شدہ عورت کو نہ طلاق دیتا ہے نہ اپنے پاس بلاتا ہے نہ کھانے کو دیتا ہے یہ عورت سخت مصیبت میں ہے اور نہ قاضی کی کہیں نکاح ہونے دیتے ہیں کہتے ہیں کہ جب تک اس کا خاوند طلاق نہ دے نکاح نہیں ہو سکتا یا کہتے ہیں کہ ایسا فتویٰ تو نکاح پڑھاؤں ایسی حالت میں علماء کی فرماتے ہیں۔

المستفتی نمبر ۲۰۴۶ شیخ ممتاز صاحب (ضلع ہوشنگ آباد)

۳ رمضان ۱۳۵۶ھ ۸ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۱۳) اگر خاوند عورت کو نہ طلاق دیتا ہے نہ نفقہ دیتا ہے اور نہ اس سے فیصلہ اور سمجھوتہ کرتا

(۱) ریکھئے الحیة الساهرة للجنة العاجر بحث حکم روحہ منعیت فی النفقة ص ۷۳ ط دار الاندلس کراچی  
(۲) مقتضاه لا یقلید الکافر لا یصح وان اسلم حتی لو قلد الکافر ثم اسلم هن یحتاج الی تقلید آخر مہ فیہ روایت قال فی الحر وہ عم لا یقلید الکافر صحیح وان سم یصح لقضاء علی المسم حال کفرہ اہمشی  
رد المحتار مع الدر المختار کتاب القضاء ۵/۳۵۴ ط سعید کراچی

ہے تو عموماً کسی مسلمان حاکم عدالت سے اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے حاکم بعد تحقیق اگر مرد کی طرف سے زیادتی اور ظلم کا مشاہدہ کرے تو اس کو نکاح فسخ کر دینے کا حق ہے (۱) بعد حصول حکم فسخ و انقضاء عدت عورت دوسرا نکاح کر سکے گی (۲)۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

اگر شوہر بیوی کو نان و نفقہ نہ دے اور حق زوجیت بھی ادا نہ کرے تو امام مالکؒ کے مذہب کے مطابق نکاح فسخ کیا جاسکتا ہے

(سوال) ایک عورت منکوحہ کا نکاح ہوئے عرصہ قریب دس سال کا ہوا مگر نکاح کے بعد منکوحہ کا خوند صرف چودہ عورت کے پاس رہ کر افریقہ چلا گیا افریقہ گئے ہوئے زوج کو عرصہ نو برس کے اوپر گزار گیا عورت منکوحہ کا خوند خوراک و پوشاک کی قدرے قلیل روانہ کیا کرتا ہے جو خرچہ افریقہ سے روانہ کرتا ہے وہ منکوحہ کے خورد و نوش کے سنے کافی و دافی نہیں ہے خوراک و پوشاک کے لئے ار حد تکلیف گوارا کرتی ہے اور فی احوال عورت منکوحہ کی عمر پچیس سال ہے یعنی عالم شباب ہے اور منکوحہ کو اس کا خوند افریقہ بھی نہیں بدلتا اور عورت منکوحہ کے خوند نے افریقہ میں دوسرا نکاح کر لیا ہے اور افریقہ میں اس عورت سے تین دس بیٹے ہیں اور منکوحہ کا خوند یہاں بھی نہیں آتا ہے اور عورت منکوحہ کو خلاق بھی نہیں دیتا ہے مذکورہ عورت منکوحہ اپنے زوج سے مذکورہ شدائد سے عاجز ہے جو کہ واقعی ایک انسان ہر ممکن صورت سے برداشت نہیں کر سکتا لہذا اس کا نکاح فسخ کرنے کی کیا صورت ہے کیا کسی حاکم کے روبرو کسی امام کے نزدیک ائمہ اربع میں سے فسخ ہو سکتا ہے؟

المسقی نمبر ۲۳۴۶-مبصر عبدالمکریم صاحب (کاٹھیاواڑ)

۲۸ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ۱۸ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۱۴) اس صورت میں امام مالکؒ کے مذہب سے موافق نکاح فسخ کیا جاسکتا ہے کیونکہ جو عورت نے حقوق زوجیت نہ کئے جائیں اور اس کے زنا میں مبتلا ہو جانے کا خدشہ ہو تو مسلمان حاکم نکاح فسخ کر سکتا ہے اور حنفیہ بھی ضرورت شدیدہ میں اس پر عمل کر سکتے ہیں (۲) فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

(۱) تمیمی نے دیکھئے لعیلة السحرة بالحلیة العاجرة ص ۷۳ بحث حکم روحہ منعیت فی النفقة ط دار الاشاعت کراچی

(۲) معہ مصحح الثانی عند احمد کما ذکر فی کتاب مدہبہ و عندہ بحمل ما فی فتاویٰ قاری الہدایۃ سال خمس غاب روحہا ولم یتروک لہا نفقة فاجاب اذا الامت بہۃ علی ذلک و طابت ففسخ النکاح من قاص یراہ ففسخ بعد و هو قضاء علی الغائب و فی انقضاء علی الغائب رواہان عند فعلی القول بفادہ بسوغ للحنفی ان یروجہا من الغیر بعد العدة و مشرد المحار کتاب الطلاق باب النفقة ۳ ۵۹۱ ط سعید کراچی (۳) تفصیل کے لئے دیکھئے العیلة السحرة لعیلة السحرة ص ۷۳ بحث حکم روحہ منعیت فی النفقة مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

نان و نفقہ اور حقوق زوجیت کی عدم ادائیگی کی صورت میں  
مسلمان حاکم کے ذریعہ نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص اپنی بیوی کو ۵-۶ برس سے نان و نفقہ نہ دیوے خبر گیری نہ کرے نہ رکھے نہ  
طلاق دیوے نہ عدالت مجاز میں حاضر آوے تو کیا اس کا یہ ظلم جائز ہے کیا ایسی عورت مجبوراً اس کے  
نکاح میں بندھی رہے گی کیا اس کو اسلام چھوڑنے ہی سے چھٹکارا مل سکتا ہے کیا اسلام ایسا سخت گیر اور  
یکطرفہ مردوں کو اختیار اور حقوق دینے والا ناانصاف مذہب ہے؟ کیا اسلام میں عورت کو اس طرح پھنسا  
کر چھوڑ دیا جانا جائز ہے کیا قانون اسلامی کے مطابق عورت خلع نہیں کر سکتی؟

المستفتی نمبر ۲۳۰۳ قاضی سید محمد رمضان علی کاظمی - ضلع بمیر پور (یوپی)

۲۱ رجب ۱۴۳۵ھ ۲۹ اگست ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۱۵) ان حالات میں کہ شوہر نہ نان و نفقہ دیتا ہے نہ عورت کو آباد کرتا ہے اور نہ طلاق  
دیتا ہے اور عورت کے گزارے اور حفظ عصمت کی کوئی شکل نہیں ہے عورت کو حق ہے کہ وہ کسی مسلمان  
حاکم کی عدالت میں اپنے نکاح کے فسخ کا دعویٰ پیش کرے اور حاکم شوہر کے ان مظالم کی تحقیقات کر کے  
نکاح فسخ کر دے اور عورت کو نکاح ثانی کی اجازت دیدے تو عورت عدت پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی  
ہے اگر عدت میں کوئی مسلمان حاکم نہ ہو اور مسلمان کی کوئی پنچایت ایسی ہو جو اس قسم کے معاملات کا  
فیصلہ کرنے کی طاقت رکھتی ہو تو وہ پنچایت بھی نکاح فسخ کر سکتی ہے۔ اس کا فیصلہ بھی شرعی طور پر کافی  
ہوگا (عدالت شریعت ایکٹ نمبر ۲۲، ۱۹۳۸ء کی رو سے نکاح فسخ کر سکتی ہے۔)

محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی

غائب شوہر کی عورت کا حکم (الجمعیۃ مؤرخہ ۱۸ جون ۱۹۳۸ء)

(سوال) ایک لڑکی کی شادی گیارہ سال کی عمر میں اس کے والد نے کر دی تھی اس کا شوہر آٹھ سال نو  
یوم رہ کر چلا گیا اور ملک آسام میں شادی کر کے رہائش اختیار کی اور اپنی زوجہ اول کے پاس آج تک دو  
سال میں نہ کوئی خط و کتابت کی ہے نہ نان و نفقہ کی خبر ہے اب کیا کیا جائے؟

(جواب ۱۱۶) جب کہ خاوند کی زندگی اور مقام قیام معلوم ہے تو اس سے ہر ممکن طریقہ سے نان و  
نفقہ یا طلاق حاصل کرنے کی کوشش کی جائے اور جب ناکامی اور مایوسی ہو جائے تو حضرت امام احمد بن حنبلؒ  
کے مذہب کے موافق تفریق کا فتویٰ حاصل کر کے کسی حاکم یا اختیار سے اس کے موافق حکم حاصل کر لیا  
جائے اور پھر عدت گزارنے کے بعد دوسرا نکاح کر لیا جائے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ

(۱) بحیلة الاحرة للمحبلة العاهرة ص ۷۳ بحث حکم زوجہ متعت فی الطفلة مطبوعہ دار الاشاعت کراچی  
(۲) یہ شخص اگرچہ معقود نہیں مگر چونکہ رواج اس کی غیبت اور عدم التفات کی وجہ سے معیبت میں رہتی ہے اس لئے ضرورت اس مسئلہ  
میں بھی مذہب دیگرانہ پر فتویٰ دیا گیا ہے در چند شرائط کے ساتھ اس کے لئے نکاح ثانی کی اجازت دی گئی ہے جس کی تفصیل رسالہ  
حیدرآباد "میں مذکور ہے وکذا فی الرد نعمہ بصرح النامی عبد احمد کما ذکر فی کتب مذہبہ (جاری ہے)

## فصل چہارم نا اتفاقی زوجین

زوجین کے درمیان ناچاقی اور نان و نفقہ نہ ملنے کی بناء پر نکاح فسخ ہو گیا نہیں؟  
(سوال) تقریباً تین چار سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ ایک عورت مسماۃ سیکنہ کا نکاح ایک شخص مولوی مسکی موسیٰ سے ہوا تھا موسیٰ نے باپ نے سیکنہ کے باپ سے کہا تھا کہ اگر تو بڑی لڑکی کا نکاح میرے بڑے سے کر دے تو میں تجھے اور تیرے بچوں کو دکان تجارت کے لئے کرا دوں گا (موسیٰ کے باپ نے نکاح کے بعد کوئی دکان نہیں کرائی) سیکنہ زیادہ سے زیادہ دو تین ماہ اپنے خاوند کے مکان پر رہی ہوئی غائب زوجین کے درمیان ناچاقی کی وجہ سے آپس میں دل شکنی رہی موسیٰ سیکنہ سے اور سیکنہ موسیٰ سے خوش نہیں معلوم ہوتی تھی موسیٰ کا باپ چاہتا تھا کہ کسی طرح گھر ہو جائے اور ہمیشہ اسی کوشش میں رہا مگر ابھی زوجین کی ناچاقی کی وجہ سے موسیٰ کے باپ کو کامیابی نہیں ہوتی تھی یہ بھی سننے میں آتا ہے کہ موسیٰ کہتا ہے کہ یہ لڑکی مجھے نہیں چاہیے مگر میرا باپ کوشش کرتا ہو کہ ہمارے گھر میں لکر رکھیں تو وہ اپنے لئے کوشش کرتا ہو گا اب یہ حالت بڑھ گئی ہے جب موسیٰ کے باپ کی طرف سے کوئی اس لڑکی کو بلانے جاتا ہے تو سیکنہ کا باپ کہتا ہے کہ لڑکی کو نان و نفقہ نہیں پہنچا اور میں غریب آدمی ہوں لہذا مجھے اس کا بندوبست کر دیتے اور پھر لے جائیے یہ جھڑا بڑھتا رہا نکاح سے پہلے کچھ مدت سیکنہ کے باپ پر مقدمہ دائر کر دیا کہ یہ میرے مکان پر اتنا عرصہ رہا اس کی خوراک پوشاک کی یہ رقم ہوئی موسیٰ کے والد کو جج منٹ مل گیا اس کے بعد موسیٰ کے والد نے ایک شخص مسکی محمد صاحب کو سیکنہ کے بلاوے کے لئے بھیجا جب وہ شخص سیکنہ کے والد کے پاس گیا اور اس نے کہا کہ تم سیکنہ کو اسکے خاوند کے ہاں بھیج دو تو سیکنہ کے والد نے پھر وہی عذر پیش کیا کہ نہ تو وہ لوگ نان نفقہ دیتے ہیں اور جج منٹ لیسر مجھے اور مالی نقصان پہنچا یہ شخص مذکور نے اسے پانچ پونڈ کا چک اپنے پاس سے دیا اور نیز ایک تحریر لکھ دی کہ گروہ (موسیٰ کا باپ) جج منٹ کی رقم تم سے طلب کرے تو میں اس کا ذمہ دار ہوں (شخص مذکور کا بیان ہے کہ یہ میں نے موسیٰ کے باپ کے کہنے سے لکھ دیا تھا) اب سیکنہ کے باپ نے اپنی لڑکی کو خاوند کے گھر بھیج دیا تقریباً تین روز وہاں رہی تیسرے دن موسیٰ دو اور لڑکیوں کو لے کر آیا خود باہر کھڑا رہا اور ایک عورت گھر میں گئی سیکنہ سے مخاطب ہو کر کہا ”تو کون ہے؟“ اور یہاں کیا ڈھونڈتی ہے؟ سیکنہ نے جواب دیا کہ یہ میرے خاوند کا گھر ہے گھر میں آنے والی عورت بولی موسیٰ تو میرا خاوند ہے اور ہم نے کورٹ میں

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) و علیہ بحمل فتاویٰ فاری الہدایۃ حیث سائل عن عاب روحھا و یم بترک لہا نفقۃ و حاب اذا اقامت بیتہ علی ذلک و طلبت فسخ النکاح من قاص براہ ففسخ بعدہ و هو قضاء علی الغائب و فی بعد القضاء عن الغائب و ایتان عدداً لعلی القول بفساده یسوغ للحفی ان یروحھا من الغیر بعد العدة - فقوله من قاص یرہ لا یصح ان یراد بہ الشافعی فصلا عن الحفی بل یراد بہ الحنبلی فافہم (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق) رب النفقة ۵۹۱/۳ ط سعید کراچی

کاح کیا ہے لہذا تو چلی جا اور اگر تجھے لڑنا ہے تو آباہر نکل! موسیٰ کے باپ نے یہ حالت دیکھ کر آنے والی عورت کو سمجھا کر واپس کر دیا اور موسیٰ بھی چلا گیا اس کے بعد موسیٰ کے باپ نے سکیئنہ سے کہا کہ میرا زکا میرے کہنے میں نہیں اس لئے بالفعل تو اپنے باپ کے گھر چلی جا یہ کہہ کر موسیٰ کا باپ سکیئنہ کو اس کے باپ کے گھر چھوڑ آیا اب موسیٰ کے والد نے مذکورہ بالا منج منٹ جو اسے ملا تھا اس کی رو سے سکیئنہ کے باپ پر وارنٹ نکال سکیئنہ کے باپ نے دفاع میں اس تحریر کو پیش کیا جو محمد صاحب نے لکھ دی تھی مسٹریٹ نے اوٹ لڑ کے اور لڑکی کو بلا کر سمجھایا کہ آپس میں مل جل کر رہو سکیئنہ نے کہا کہ یہ نہ مجھ سے اضی تھانہ میں اس سے راضی تھی میرے اور اس کے باپ نے مل کر ہمارا عقد کرادیا (عقد بطریق اہل منت والجماعت ہوا تھا) لڑکے نے کہا کہ جو زیورات ہم نے دیئے تھے وہ یہ لے کر نہیں آئی اس لئے میں سے نہیں رکھتا مجسٹریٹ نے یہ بھی سمجھایا کہ کیا تو زیورات کا بھوکا ہے یا اپنی عورت کا مگر لڑکا یہ کتنا ہا کہ اب تک سکیئنہ زیورات لے کر نہ آئے ہیں اسے نہیں رکھتا اب کھلے کورٹ میں کارروائی شروع ہوئی موسیٰ کہہ رہا ہے کہ زیورات جو ہم نے دیئے تھے لے کر نہ آئے تو میں نہیں رکھتا سکیئنہ نے کہا کہ زیورات جو آپ نے دیئے تھے ان میں سے ہمارے پاس چھ چوڑیاں اور کان کی بالیاں باقی ہیں ہار وغیرہ ہم لے کر کھا گئے کیونکہ آپ کی طرف سے ہمیں نان نفقہ نہیں ملا اور ہم لوگ غریب ہیں جو زیورات لڑکی تھی کہ میرے پاس ہیں وہ کورٹ میں پہن رکھے تھے سکیئنہ اور اس کے باپ کی طرف سے پیروی کرنے والا وکیل جرح میں موسیٰ سے پوچھتا ہے کہ یہ (۱) لڑکی سکیئنہ اس وقت جس حال میں ہے اسے لے کر تجھے سپرد کرتا ہوں تو تیری عورت کر کے اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہے؟ موسیٰ نے جواب دیا نہیں یہ قبول نہیں مجھے یہ نہیں چاہئے جرح (۲) تو مجسٹریٹ کے روبرو حلف اٹھا کر زبان دے رہا ہے میں نے دوسری بار پوچھتا ہوں کہ سکیئنہ کو تیری عورت سمجھ کر کہ اس موجودہ حال میں ہے اسی طرح تو تیری عورت سکیئنہ کو قبول کرنے پر راضی ہے؟ جواب میں راضی نہیں وکیل نے تیسری بار پھر پوچھا اب میں موسیٰ نے کہا کہ میں کہہ چکا کہ میں مینے کے لئے تیار نہیں ہوں اس وقت تقریباً چھ سات سہ ماہی کورٹ میں موجود تھے جو مذکورہ سوال و جواب سن رہے تھے۔

اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ سوال و جواب سے طلاق پڑ جاتی ہے یا نہیں؟ اگر طلاق پڑ جاتی ہے ہاورد نہ پھر کیا کیا جائے تین چار سال کے عرصہ میں لڑکی اپنے خاوند کے ہاں محدود عرصے تک رہی یعنی شکل سب ملا کر دو تین ماہ نہ تو لڑکی کو نان نفقہ ملتا ہے اور نہ خاوند کے ساتھ رہنے کا موقع ملا اور نہ وچین میں اتفاق ہے اگر سکیئنہ موسیٰ سے خلع کی درخواست کرتی ہے تو موسیٰ چھوڑنے پر راضی نہیں و تا الله تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ولا تمسکوهن ضراً لتعتدوا (۱) نیز فرمایا فلا تمیلوا کل



المیل فدر وہا کا المعنفہ اس صورت میں سیکند کو صرف فسخ نکاح کا دعویٰ کرنے کا حق ہے مگر بد قسمتی سے نہ یہاں قاضی ہے نہ حکم مجاز مجسٹریٹ یا جج وغیرہ جو ہیں وہ عیسائی ہیں یا یہودی ہیں مسلمانوں کی کوئی پہنچایت وغیرہ بھی نہیں ہے مسلمان کمزوری یا ریاد وغیرہ اسباب کی بناء پر اس قسم کے معاملے میں دخل دینے کے لئے تیار بھی نہ ہوں گے علئے دین ہیں مگر وہ بھی اپنے سینٹھوں کے زیر احسان اپنی زبان بند رکھنے پر مجبور ہیں لہذا ان دونوں کی جدائی کس طرح کی جائے؟

المستفتی نمبر ۳۸۷ دیا اینڈ کمپنی جو ہال سہرگ ساؤتھ افریقہ

۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۳ھ ۲۸ اگست ۱۹۳۴ء

(حوا ۱۱۷) ان جوابوں سے جو وکیل کے سوالوں پر موسیٰ نے دیئے ہیں طلاق تو نہیں پڑتی۔ لیکن ان حالات میں عورت کو حق ہے کہ وہ فسخ نکاح کی درخواست کرے اور مجسٹریٹ اگر غیر مسلم ہو تو اس سے درخواست کی جائے کہ وہ اس مقدمہ کو فیصلہ کے لئے کسی مسلمان کے سپرد کر دے اور وہ مسلمان فریقین کے بیان اور شہادت وغیرہ لے کر جب دیکھے کہ ان میں باہم اتفاق سے رہنے اور حقوق زوجیت ادا کرنے کی کوئی صورت ممکن نہیں تو فسخ نکاح کا حکم کر دے (۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ

شوہر نہ بیوی کو اپنے پاس رکھتا ہے اور نہ اسے

طلاق دیتا ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے نکاح کیا زوجہ عرصہ پانچ چھ سال تک زید کے مکان میں رہی ازاں بعد میاں بیوی کے آپس میں نا اتفاقی ہونے کی وجہ سے زید نے بغیر طلاق کے اپنی بیوی کو گھر سے نکال دیا اب وہ اپنے باپ کے مکان میں ۴ سال تک بیٹھی رہی اسی امید میں کہ زید بلوائے مگر بنو زید نے عرصہ تک مطلق پر وہ نہیں کی اور نہ بیوائی اپنی شادی دوسری جگہ کر لی اتنے عرصہ بعد مساقاۃ نکاح اس کے والد نے نکاح ثانی کر دیا اس کے نکاح کی رید کو چنداں وقت طرغ دی مگر زید نہ آیا اور نہ کچھ رکاوٹ پیش کی نکاح ثانیہ ہونے کے بعد زید نے آن کر مقدمہ دائر کیا مدعی مدعا علیہ کی زبانی سن کر کورٹ نے یہ فیصلہ دیا جو زید کے لئے نفع سے تھی اس لڑکی کا نان نفقہ حق پرورش کی رقم اس کی والدہ کو دے کر دختر مذکورہ کو لے جا دے

(۱) النساء ۱۲۰

(۲) ان لئے کہ سال میں مذکور مذکور جو وکیل کے سوال پر شوہر نے کئے ہیں اغاظ طلاق نہیں ہیں (رنہ یہ الفاظ طلاق کے ہم معنی ہیں ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوگی کما فی الرد (قولہ ورنکہ لفظ محصور) ہو ما جعل دلالة علی معنی الطلاق من صریح او کتابہ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب الطلاق ۲۳۰، ۳ طبع سعید گرائشی

(۳) نفیس کے لئے دیکھئے الحیلة الحجرة لتحلیلة العاهرة ص ۷۳ بحث حکم روحہ منعت فی نفقہ ص

دار الاشاعت کراچی

حکم عدالت سے پا کر اپنے مک کو روانہ ہوا پھر نہیں آیا اور نہ دختر کی طلبی کی اتنے عرصہ بعد خود نہ ثانیہ بھی فوت ہو گیا اب وہ عورت اہل حق بیوہ رائڈ ٹیٹھی ہے گزر معاش کا کوئی ذریعہ نہیں اب وہ نکاح ثابت کرنا چاہتی ہے چند مسلمان قصبہ ہذا کے معتضض ہیں اور مفتیان سے فتوے کی درخواست کرتے ہیں۔

المستفتی نمبر ۲۱۲۶ سید محمد رشید ترمذی (مسی کاٹھ) ۱۴ شوال ۱۳۵۶ھ م ۱۸ دسمبر ۱۹۳۷ء (حوالہ ۱۱۸) شاہرہ اوس سے فیصلہ کر لینا چاہیے یا کسی مسلمان مجسٹریٹ سے یہ فیصلہ حاصل کر لیا جائے کہ نکاح اول فسخ کر دیا گیا ورنہ نکاح ثانی کی اجازت ہے، جب دوسرا نکاح ہو سکے گا۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

بیوی اپنے شوہر کے کمر جانے پر راضی نہیں تو کیا وہ نکاح فسخ کر سکتی ہے؟  
(سوال) ایک نابالغ لڑکی کا نکاح اس کے والد سے زید سے کر دیا زید اس وقت باغ تھا لڑکی اس وقت سن بلوغ کو پہنچ چکی ہے مگر چند بیوہ کی بناء پر اپنے شوہر کے گھر جانے پر رضامند نہیں اور اپنا نکاح فسخ کرانا چاہتی ہے کیا اس لڑکی کا نکاح فسخ ہو سکتا ہے اگر ہو سکتا ہے تو فسخ بذریعہ عدالت کر لیا جائے یا متعلقہ فتویٰ ہی کافی ثانی ہے۔ المستفتی نمبر ۱۷۷۳ عبد اللہ چیراسی (مایر کوٹلہ)

۱۴ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ ۱۳ جولائی ۱۹۳۸ء

(حوالہ ۱۱۹) لڑکی نکاح جن وجوہ سے فسخ کر سکتی ہے وہ وجوہ کسی مسلمان کا ہمراہی کی حالت میں نہ یقیناً کے سامنے پیش کرے اور نہ ہمیشہ ان وجوہ کو معقول اور موجب فسخ سمجھے گا تو نکاح

۱) و علیہ بحمل ما فی فتاویٰ قاری لہدایہ حث ما عمن عاب روحھا او لم یرک لہا نفقة فاحاب اد اقام بیہ عنی دلت و طلب فسخ الکاح من قاص براہ ففسخ بعد وهو قضاء عنی العاب و فی بقاد انقضاء علی العان و بان عدما فعنی القول بقاده یسوع لمحلی ان یروحھا من الفیر بعد العدة (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۹۱ ط سعید کرائشی) و کذا فی الحبیہ للاحرہ للحلیہ بغارہ ص ۷۳ بحث حکم روحہ معتضط دار الاشاعت کراچی۔

۲) و اہل الشہادۃ ی ادبھا عنی المسلمین (رد المحتار) و قال فی الرد الصبر فی اہلہ راجع الی القضاء سعی من یصح منہ حصہ ان شروط الشہادۃ من الاسلام والعقل والنبوغ - شروط یصحہ بولینہ و لصحہ حکمہ عدھا و مقصاہ ان تقلد الکافر لا یصح وان اسلم (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب القضاء ۳۵۴/۵ ط سعید کرائشی)

۳) و ما یحکم بشرطہ اہلہ انقضاء و یقصر لہما سوی الحدود والقصاص (ہامش رد المحتار کتاب القضاء ۳۵۴ ط سعید کرائشی) ثانیہ ذریعہ صحت فسخ نکاح کا فتویٰ ضرورت کی بناء پر یہ تھا کہ فی حاشیہ الحبیۃ للاحرہ ص ۳۴ ما یحکمہ فی بعض مسائل الدب لا یصح اصلا و فی بعض یصح ولكن لا یفتی بہ لما قال صاحب الہدایہ و غیرہ من انہ لا یفتی بہ فی الکاح و انطلاق و غیرہما لکیلا یصح سر العوام عند ترکہا - و قال فی الفسخ و فی فتاویٰ تصیری حکمہ للمحکمہ فی الطلاق و المصاف بعد لکن لا یفتی بہ (فتح القدیر کتاب القضاء ۷ ۱۹ ص مصر)

فسخ کر دے گا کوئی فتویٰ فسخ نکاح کے لئے کافی نہیں (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لا ذہلی

شوہر بیوی کے پاس نہیں جاتا اور نہ حقوق زوجیت ادا کرتا ہے تو تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں؟  
(المجمیۃ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) تقریباً پانچ سال کا حصہ ہوتا ہے کہ زید کا نکاح ہندہ سے ہوا مگر زید نے کبھی خوشی سے بیوی کے پاس جانا منظور نہ کیا والدین کے کہنے سے اس کے پاس گیا بھی تو کوئی اٹھارہ خوش نفسانی کا نہیں یہ اور نہ کرنے کی امید ہے ہندہ اس سے طلاق میں چاہتی ہے مگر وہ طلاق نہیں دیتا اب کیا کرنا چاہیے۔  
(جواب ۱۲۰) اگر زید عین ہے اور اس وجہ سے ہندہ سے مقاربت نہیں کرتا تو بقاعدہ عین مرافعہ الحاکم و امہال یکسال (۱۲) کے بعد تفریق ہو سکتی ہے (۱۲) اور اگر عین نہیں ہے محض زوجہ کے ساتھ یکدیگر اور الفت نہ ہونے کی وجہ سے مقاربت نہیں کرتا تو اس کو لازم ہے کہ طلاق دیدے یا خلع کی صورت کرے اس سے علیحدگی کرائی جائے اگر اس پر آمادہ نہ ہو تو پھر حاکم مسلم نکاح کو فسخ کر سکتا ہے (۱۲) فقط  
محمد کفایت اللہ عفا عنہ ربہ مدرسہ امینیہ دہلی

## فصل پنجم صغریٰ سنی زوج

تابالغ کی بیوی زنا میں مبتلا ہونے کے ڈر سے نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟  
(سوال) ایک تابالغ لڑکی معمرہ آٹھ نو سالہ کا نکاح اس کے باپ نے ایک تابالغ لڑکے معمرہ پانچ سالہ کے

(۱) و شرط للکمل القضاء (الدر المختار مع هامش رد المختار کتاب النکاح باب الولی ۷۱/۳ ط سعید کراچی) و ان کان الروح غیر ہما ای غیر الاب و ابیہ ولو الام او القاصی او وکیل الاب لا یصح من غیر کفء او من و حش اصلاً و ان کان من کفء و معہر المثل صح و لکن لها حیار الفسخ بالبلوغ او العلم بالنکاح بعدہ بشرط القضاء (الدر المختار مع هامش رد المختار کتاب النکاح باب الولی ۷۰/۶۷/۳ ط سعید کراچی)  
(۲) حکم کے پاس مقدمہ کی پیشی اور ایک سال کی مہلت۔

(۳) حواء المرأة إلى القاصی بعد مصی الاجل و ادعت انه لم یصل اليها و ادعی الروح به الوصول۔ و ان بکل حیرها القاصی و ان قالت المرأة ان بکر بطرت اليها النساء و الواحدة تکمی و النساء احوط و ان قلن ہی بکر او غیر الروح انه لم یصل اليها حیرها القاصی فی العرقہ۔ فان احتارت العرقہ امر القاصی ان یطلقها طلقاً نائلاً فان اسی فرق سہما (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الثانی عشر فی العین ۵۴۱/۱ ط ماحدیہ کوئٹہ) اس مسئلہ میں ۱۰۰ روپے کی ضمانت کے پیش خیر مذہب بالحق کے مطابق عورت کی رہائی کی صورت تجویز کی گئی ہے تفصیل کے لئے دیکھئے رسالہ "الحاجة الماحرة للحبیبة العاصرة ص ۴۳ بحث حکم روحہ عین مطبوعہ دار الاشاعت کراچی"  
(۴) کد فی الحیة لحررة للحبیبة العاصرة ص ۴۵ بحث حکم روحہ عین مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

ہا تھ کر دیا جس کو عرصہ قریب چھ سال کا گزر اب لڑکی کی عمر پندرہ سال کی ہو چکی ہے اور اب وہ بالغہ ہے لیکن بد قسمتی سے لڑکے کی عمر دس گیارہ سال کی ہے اور اس کو بالغ ہونے کے لئے آٹھ سال کا عرصہ درکار ہے لڑکی اتنی طویل مدت تک اس لئے انتظار نہیں کرنا چاہتی کہ ایسے انتظار سے اس کی عصمت و عفت خطرے میں ہونے کے علاوہ ناموافقیت عمر کے باعث لڑکی کو اپنی زندگی کا مستقبل صریحاً و تاریک نظر آ رہا ہے اور آئندہ قریح و بے ہودگی کی کوئی امید نہیں بنائیں وہ اپنے باپ کی غفلت و بے احتیاطی سے کئے ہوئے نکاح کو فسخ کرنا چاہتی ہے لیکن نابالغ لڑکے کا باپ انفساخ نکاح پر رضامند نہیں ہے آیا ان کے لئے کوئی حنفی عدالت سے تین نکاح کا حق ہے یا نہیں؟ واضح ہو کہ لڑکا اور لڑکے کا باپ حنفی ہیں اور لڑکی اور لڑکی کا باپ شافعی ہیں۔

المستفتی نمبر ۱۷۷۷ جنگلی خاں شیروانی - ہمت آباد (ریاست حیدر آباد)

۲۵ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ ۱۹ فروری ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۲۱) اس صورت میں فقہ مائے کی رو سے برائے خوف زنا نکاح کا حکم ہو سکتا ہے (۱) اور حنفی ضرورت شدیدہ میں فقہ مائے پر عمل کر سکتا ہے (۲) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

لڑکے کی عمر پندرہ سال ہے، مگر ابھی نابالغ اور کمزور ہے ہمستری کے قابل نہیں تو کیا عورت تفریق کر سکتی ہے

(سوال) ایک لڑکا اور ایک لڑکی کا نکاح ہو اور دونوں کی عمریں تقریباً چھ سال تھیں اور لڑکے کا والد انتقال کر چکا اور لڑکے کی طرف سے اس کا دادا اولی تھا اور لڑکی کا والد زندہ تھا اور وہی ولی تھا اور اس وقت لڑکے کے دادا کا انتقال ہو چکا ہے اور لڑکی کا والد زندہ ہے اور اس وقت لڑکے اور لڑکی کی عمر تقریباً ۱۴ یا ۱۵ سال کی ہے اور جب سے نکاح ہوا لڑکی اپنے باپ ہی کے گھر پر موجود ہے اور لڑکے کے گھر نہیں گئی اور نہ ہی کبھی خضوت ہوئی ہے اور لڑکا بوجہ مسکین اور یتیم ہونے کے لاغر معلوم ہوتا ہے اور لڑکی کا والد زندہ ہے اس لئے لڑکی فرجہ اور ہوشیار معلوم ہوتی ہے اب رہا یہ معاملہ کہ لڑکی کے والد نے اپنی لڑکی سے عدالت میں یہ عرضی دلوائی ہے کہ مجھ کو طلاق ملنی چاہیے ہم سب لوگ لڑکے کو سمجھا چکے ہیں کہ تو طلاق دیدے لیکن لڑکا اس بات کو نہیں مانتا اور کہتا ہے میں طلاق نہیں دیتا۔

المستفتی نمبر ۲۳۸۱ فیض محمد (ریاست جنید)

(۱) دیکھئے الحيلة الماحرة لتحليله العاشره ص ۷۳ بحث حکم روحہ متعت فی النفقة ط دار الاشاعت اردو بازار کراچی

(۲) و فی حاشیة القتال و ذکر الفقہ ابو اللیث فی تأسیس الطائر انه اذا لم یوجد فی مذهب الامام قول فی مسئلة یرجع الی مذهب مالک انه اقرب المذاهب الیہ (ہمیش رد المحتار مع الدر لمختار کتاب الطلاق باب الرجعة ۱/۱۱ ط سعید کراچی)

۲۵ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ ۲۴ جولائی ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۲۲) اگر لڑکی بالغ ہو چکی ہے اور طاقور و توانا ہے اور لڑکا ابھی نابالغ اور کمزور ہے اس کے بالغ ہونے میں بظاہر اتنی دیر ہو کہ لڑکی خواہش نفس کو برداشت نہ کر سکے اور اس کے مبتلائے زنا ہو جانے کا غالب گمان ہو تو ایسی حالت میں مسلم حاکم فسخ نکاح کر سکتا ہے اگر حاکم بعد تحقیقات کے نکاح فسخ کر دینا ضروری سمجھے اور فسخ کر دے تو عورت دوسرے شخص سے نکاح کر سکے گی (۱) فقط  
محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

نابالغ کی بیوی کا نکاح مسلمان حاکم کے ذریعہ فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنی لڑکی مسہرۃ زینب بی بی علی عمر کے لڑکے عبداللہ جو کہ چھوٹی عمر والے دو دیر ایک اشام بھی تحریر کیا ہے اب لڑکی ایک سال سے جوان ہے اور لڑکا عبداللہ تخمینہ ۹ سال کی عمر کا ہے فریقین کو اندیشہ ہو رہا ہے کہ فسادات زمانہ دیکھ کر کہیں لڑکی کسی دیگر شخص کے ساتھ ناجائز تعلق پیدا کر کے نکل نہ جائے عمر لگتا ہے کہ زید کو کہ تم اپنی لڑکی زینب کی کسی دوسری جگہ شادی کر دو اس طرف سے اجازت ہے کیا از روئے شریعت لڑکی زینب بی بی عبداللہ کے علاوہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۴۳۶ م مطبوعہ (صوبہ سرحد) ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ ۱۲ جنوری ۱۹۳۹ء

(جواب ۱۲۳) اگر لڑکی بالغ ہو چکی ہے اور اس کا شوہر ابھی نابالغ ہے اور اس نے بالغ تک عقد کرنے میں لڑکی کی عصمت خراب ہونے کا خطرہ ہے تو اس صورت میں کسی مسلمان حاکم عدالت سے نکاح فسخ کرایا جاسکتا ہے اور بعد حصول فیصلہ فسخ دوسرا نکاح ہو سکے گا (۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ له ولی

نابالغ لڑکے کے ساتھ بالغ لڑکی کی شادی ہونی تو لڑکی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک لڑکی جس کی عمر اٹھارہ انیس سال ہے اس کا نکاح ایک لڑکے سے جس کی عمر آٹھ نو سال ہے کر دیا گیا چونکہ عقد کا سخت خطرہ ہے کیا تفریق کی کوئی صورت ہو سکتی ہے؟

المستفتی نمبر ۲۶۶۲ مولوی نصیر بخش بھاولپور ۲۳ صفر ۱۳۶۰ھ ۲۲ مارچ ۱۹۴۱ء

(جواب ۱۲۴) اگر لڑکی کے مبتلائے معصیت ہونے کا قوی خطرہ ہو تو کوئی مسلمان حاکم اس نکاح کو فسخ کر سکتا ہے (۲)  
محمد کفایت اللہ کان اللہ له

(۱) دیکھئے حوالہ سابقہ

(۲) دیکھئے لجنۃ الاحقرۃ للحدیث، المدحرۃ ص ۷۳ بحث حکم روحہ منعت فی المفقۃ مطبوعہ دار الانشاعت کراچی

(۳) دیکھئے حوالہ سابقہ

گزارش ہے کہ حضرت علامہ مولانا غلام محمد صاحب شیخ الجامعہ نے اس جواب کا حوالہ طلب فرمایا ہے براہ کرم جلد تحریر فرمائیں۔

(جواب ۱۲۵) خاص اس صورت میں کہ لڑکا نابالغ ہو اور لڑکی بالغ ہو جائے اور اس کے زناء میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ ہو مخصوص جزئی نظر سے نہیں گزری مگر جواب میں جو حکم لکھا گیا ہے وہ اس پر مبنی ہے کہ ابتداءً زنا کا خطرہ اور جس شہوت کا ضرر ضرر عدم نفقہ سے قوی ہے اور مفقود میں تضرر بعد از اشتہ و تضرر تحبس الشہوة دونوں کو عذر قرار دیا گیا ہے اور تضرر تحبس الشہوة کو اقویٰ قرار دیکر اس کے سنے چار سال کی مدت بھی ضروری نہیں سمجھی گئی جبکہ فوراً فسخ نکاح کی اجازت مالکیہ نے دے دی اور صورت مسوئل عنہا میں تضرر تحبس الشہوة وجہ نابالغی و عدم صلاحیت شوہر کے یقینی ہے جس کے لئے کسی انتظار کی ضرورت نہیں جیسے کہ مفقود میں اس خاص صورت (خوف زناء) میں نہیں رکھی گئی یہ بات کہ زوجت مفقود میں خوف زنا کی صورت میں تاویل ضروری نہیں سمجھی گئی حیدرناجزہ کے صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۲ میں موجود ہے، مگر امرأۃ مفقود کے بارے میں یہ روایات ہیں نیز اس صورت میں ضرورت کی وجہ سے امام احمد ابن حنبل کے مذہب کے موافق نابالغ متمیز سے طلاق دلو اگر اس کے نفاذ کا حکم بھی دیا جاسکتا ہے (۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ

## فصل ششم

### زوج کا مفقود الخبر ہونا

گمشدہ شوہر کی بیوی مسلمان حاکم یا مسلمان دیندار جماعت کی تفریق کے بغیر دوسری شادی نہیں کر سکتی

(سوال) مسماۃ ظہیر انشاء بنت سکندر خاں سندھور کا نکاح سات سال کی عمر میں سکندر خاں نے عزیز محمد ولد اسد علی کے ساتھ جس کی عمر اس وقت ۹ سال تھی کر دیا تھا عقد کے کچھ دنوں بعد عزیز محمد پر دیس چڑا گیا جس کو اب دس برس کا زمانہ ہو گیا دو سال تک اس کی خبر تھی اب آٹھ سال سے وہ بالکل لاپتہ ہو گیا کچھ خبر اس کی نہیں ہے نہ خط وغیرہ آتا ہے لڑکی کی رخصتی نہیں ہوئی اب لڑکی کی عمر بیس سال ہے اس کا باپ بھی بہت غریب ہے لڑکی کی گزر مشکل ہے و نیز شباب کا زمانہ ہے فتنہ کا اندیشہ ہے

المستفتی نمبر ۱۱۱۹ محمد حیات صاحب (پرتاب گڑھ)

(۱) الحیمة الناجرة للحلیلة العاخرة بحث حکم روجه مفقود فاندہ ص ۷۳ مطبوعہ دار الانشاعت کراچی  
(۲) لا یقع طلاق المولیٰ علی امرأۃ عنده والمحبون والصی ولو مراہقا احارہ بعد اللوغ - وحورہ الامام احمد (درمحرار) وقال فی الرد (قوله وحورہ الامام احمد) ای اذا کان ممیراً یعقده بان یعلم ان روحہ نہیں مہ کما هو مقرر فی متون مدہ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۳ ۲۴۳ ۲۴۲ ط سعید کراتشی)

۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ ۱۱ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۲۶) کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے پہلے نکاح فسخ کر لیا جائے تو دوسرا نکاح بعد انقضائے عدت ہو سکتا ہے (۱) فقط  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

جہاں مسلمان حاکم نہ ہو وہاں مسلمانوں کی دیندار جماعت کے ذریعہ نکاح فسخ ہو سکتا ہے  
(سوال) (۱) مسلمان حاکم ہمارے ضلع میں کوئی نہیں ہے جس کی عدالت میں مسماۃ ظہیر النساء کا معاملہ  
حسب الارشاد پیش کیا جائے (۲) عدالت میں مقدمہ باقاعدہ دائر کر کے مسماۃ ظہیر النساء کا نکاح ثابت  
کرنا اور پھر اشتہار وغیرہ کرانا جس میں کم از کم پچیس روپے صرف ہوگا اور مسماۃ جو غربت اور اس کا باپ  
جو مفلس بالکل مجبور ہیں مشکل نر ہوئی ہے اب چار سال یا درجہ مجبوری ایک سال مسماۃ کا اپنے مفقود  
اخیر شوہر کا انتظار کرنا نہایت دشوار ہے سخت فتنہ کا اندیشہ ہے۔

المستفتی نمبر ۱۱۲۰ محمد حیات صاحب (پر تاب نثر)

۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ ۱۱ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب) (از نائب مفتی دارالعلوم دیوبند) اگر مسلمان حاکم موجود نہ ہو یا اس کی عدالت میں مقدمہ دائر  
کرنا جو افلاس و تنگدستی کے دشوار ہو تو چند دیندار مسلمانوں کی پختہ دلیت جس میں ایک معتبر اور مستند عالم  
بھی ہو قائم مقام قاضی کے ہو کر خدمات قاضی انجام دے سکتی ہے (۱) اور ایک سال کی مدت مقرر کرنا  
لازمی ہے اور تفصیل اس مسئلہ کی رسالہ الخلیۃ الناجزہ (۲) اور رسالہ القومات للمفوضات میں موجود ہے جو  
دارالاشاعت دیوبند سے ملتی ہے (۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دارالعلوم

(۱) ولا یفرق بیہ و بیہا ولو بعد مضی أربع سنن خلاف لمالك (درمختار) وقال فی الرد (قوله خلاف لمالك) و  
عده تعدد روحه المفقود عدة الوفاة بعد مضی أربع سنین - لقول الفہستانی لو اثنی فی موضع الضرورة لا بأس به  
علی ما اطل (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب المفقود مطلب فی الاثناء بمذهب مالک فی روحه المفقود  
۴ ۲۹۵ ط سعید کراتشی) ۱۰ ۱۱ الخلیۃ الناجزہ - بحث حکم روحه مفقود ص ۵۹ تا ص ۷۲  
مطبوعہ دارالاشاعت کراچی

(۲) واما المحکم بشرطہ اہلۃ لقضاء و یقضى فیما سوی الحدود والقصاص (ہامش رد المحتار مع  
الدر المختار) کتاب القضاء ۵/۳۵۴ ط سعید کراتشی

(۳) الخلیۃ الناجزہ للخلیۃ العاخرۃ بحث حکم روحه مفقود فائدہ ص ۷۱ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی  
(۴) صرح بذلك العلامة الصالح الوسی مفتی المالکیۃ فی المسجد البوی الشریف بالمذیہ المورۃ فی فتاوی  
المنحقة بالرسالة المسماة " الخلیۃ الناجزہ للخلیۃ العاخرہ " فی الروایۃ السابعة عشر الذی علیہ الجمهور وہ  
العمل وهو المشہور ان ذلك القریب وسانہ وما یعلق به للحاکم فان عدم حیا او اعتبار لجماعة المسلمین الثلاثة  
فما فوق تقوم مقدمہ ولا یکفی الواحد فی مثل هذا، واما سب ذلك للاجمهوری فی احدی الرواتین عنہ و نفع بعض  
لتراح من المصریین والا ول هو الذی علیہ السعول و علیہ فلا لروم لعریف المعرفة هذا الواحد و لبيان المهمات  
التي یرجع فیہا الی علی ان ذلك واضح وهي کتابة عن کثره عالما عافلا مرحعا لاهل حنہ فی حل مشكلاتهم مطلقا  
ص ۱۲۸ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی -

یوبند الجواب صحیح محمد رسول مفتی دارالعلوم دیوبند ۲ ربیع الاول  
(مکرر استفسار از حضرت مفتی اعظم)

### سوال متعلقہ استفتائے سابق

(سوال) حضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے پہلا نکاح فسخ کر لیا جاوے اس کے بعد انقضائے عدت کے بعد دوسرا عقد ہو سکتا ہے دریافت طلب امر یہ ہے کہ میرے ضلع میں مسلمان حاکم نہیں ہے اور عدالت میں مقدمہ دائر کرنے سے یہ بھی امر مانع ہے کہ کم از کم پچیس روپیہ صرف ہوگا مستفتی بہت غریب آدمی ہے دیوبند سے بھی استثناء نہ کیا گیا ہے مفتی صاحب نے بھی عذر مذکورہ بالا کی بناء پر یہ ارشاد فرمایا ہے کہ کسی عالم معتبر کے سامنے یہ معاملہ طے کرادیا جائے لیکن مفتی صاحب نکاح فسخ کرانے کے بعد ایک سال کی ميعاد انتظار کی مقرر فرماتے ہیں حضور و اہل عورت اور اس کا باپ بہت پریشان ہیں دس گیارہ سال اس عورت نے کسی نہ کسی طرح گزر کیا لیکن اب معاملہ بہت نازک ہے اور سخت اندیشہ فتنہ کا ہے۔

المستفتی نمبر ۱۱۲۰ محمد حیات صاحب (پر تاب گڑھ)

(جواب ۱۲۷) (از حضرت مفتی اعظم) دیوبند کا جواب میں نے دیکھا اس میں پنچایت مقرر کر کے جس میں کم از کم ایک معتبر عالم بھی ہو اس کے سامنے مقدمہ پیش کرنے کو لکھا ہے آپ لکھتے ہیں کہ کسی عالم سے فیصلہ کر لیا جائے تو واضح رہے کہ کسی ایک عالم کا فیصلہ کافی نہ ہوگا پنچایت ضروری ہے اور پنچایت اس جماعت کا نام ہے جس کو قوم کی طرف سے ایسے فیصلے کرنے کا اختیار دیا گیا ہو اور قوم میں اس کے فیصلے نافذ ہوتے ہوں تو ایسی پنچایت کا وجود بھی مسلمان حاکم کے وجود کی طرح مشکل ہو؟ اللہ تعالیٰ رحم کرے مفتی کے بس میں اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ! دہلی

غیر مسلم حاکم کے ذریعہ مسلمانوں کا نکاح فسخ نہیں ہو سکتا

(سوال) ایک لڑکی کا خاوند پانچ سال سے مفقود الخیر ہے سیشن کورٹ نے خاوند کی گم شدگی کی بنا پر فیصلہ دیدیا ہے کہ بروئے قانون لڑکی دوسری شادی کر سکتی ہے اندریں باب فتویٰ شریعت کیا ہے اس کا جواب بدیں نمط موصول ہوا کہ ”اگر سیشن جج مسلمان تھا اور اس نے خاوند کی گم شدگی کی بناء پر یہ فیصلہ دیا ہو بعد تحقیقات کے کہ لڑکی دوسرا نکاح کر سکتی ہے تو اس کا نکاح سابق فسخ ہو گیا اور دوسرا نکاح کرنا جائز ہو گیا اب توضیح طلب امر یہ ہے کہ فیصلہ کرنے والا حاکم سیشن جج مسلمان نہیں ہے لیکن ریاست نے اسے ہر قسم کے فیصلے کا مختار و مجاز قرار دیا ہے تو کیا ایسی شکل میں کہ اس مقدمہ کے لئے حاکم مسلم کا تعین معذور ہے حاکم غیر مسلم کا فیصلہ اس باب میں معتبر نہ ہوگا اور اگر نہیں تو فسخ کی کوئی صورت ممکن ہو سکتی ہے؟



المستفتی نمبر ۷۷۷ اعلام رسول تکیہ بوئے شاہ - ریاست حیدر

۳۱ رجب ۱۳۵۶ م ۲۰ ستمبر ۱۹۳۷ء

(حواب ۱۲۸) غیر مسلم حاکم کا فیصلہ کافی نہیں، صورت مسئلہ میں یہ ممکن ہے کہ سیشن جج غیر مسلم سے درخواست کی جائے کہ وہ اس معاملہ کے لئے کسی مسلمان عالم کو مجاز کر دے کہ وہ شرعی فیصلہ کر دے اور پھر سیشن جج اس کے فیصلہ کو اپنی عدالت سے نافذ کر دے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ سے دوستی

شوہر اٹھارہ سال سے لاپتہ ہو تو کیا بیوی نکاح منقطع کر کے دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید شوہر طہرہ تقریباً ۱۸ سال سے اپنی بیوی کی کوئی خبر اس وقت سے اب تک نہیں لی ہے۔ طہرہ عقد ثانی کر سکتی ہے؟ المستفتی نمبر ۱۸۳۸ امر و بخش صاحب (اثاویہ)

۲۶ رجب ۱۳۵۶ھ ۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۲۹) طبرہ اپنا کسے کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے فتح کر آکر اور عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ کاں اللہ لہ دہلی

جس عورت کا شوہر چار سال سے لپیٹہ ہو تو وہ عورت کیا کرے؟

(سوال) ایک لڑکی کا شوہر جس کی عمر تخمیناً چوبیس چھپیس سال کی ہے یہ لڑکا آج چار برس سے، پتہ نہ لڑکی لڑکے کے وارثوں سے کہتی ہے کہ یا تو میرا روٹی پڑے گا بند و بست کرو یا مجھے اجازت مل جائے تاکہ میں نکاح کر لوں لڑکی کے والدین نہیں ہیں لڑکی بذات خود محنت مزدوری کر کے شکم پروری کرتی ہے لڑکے کے وارث بھی غریب ہیں وہ پرورش کرنے کو تیار نہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر تیرا دل نکاح کرنے کو چاہتا ہے بیشک کر لے ہم منع نہیں کرتے اس صورت میں نکاح کر دینا بہتر ہے یا نہیں اور لڑکی بھی دونوں باتوں میں راضی ہے وارث نکاح کی اجازت دیں یا روٹی کھڑا۔

المستفتی نمبر ۲۳۰۷ حاجی مفتی فتح محمد صاحب (کرناٹ) ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۱۲ جون ۱۹۳۸ء

(۱) واهله اهل الشهادة اى ادانها على المسلمين (درمختار) وقال فى الرد (وحاصله ان شرط الشهادة من الاسلام والعقل والبلوغ والحرية وعدم لعنى والحدفى المقدف شرط لصحة توليته ولصحة حكمه بعدها و مقتضاه ان تقليد الكافر لا يصح وان اسلم قال فى البحر وبه علم ان تقليد الكافر صحيح وان لم يصح قضاءه على المسلم حال كفره - (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الفقه ۵ ۳۵۴ ط سعيد كراتشى)

(۲) تقیسی کے دیئے ہوئے الحولہ - حرۃ لہحبیۃ العاخرۃ بحث حکم روجہ مفقود ص ۵۹ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی -

جواب ۱۳۰) بڑی کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرا لے اور نکاح ثانی کی اجازت حاصل کرے تو دوسرا نکاح بعد انتہائے عدت کر سکتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کا بیان اللہ اعلم۔

نوان العمر عورت کا شوہر چار سال سے گم ہو گیا ہے کیا حکم ہے؟  
 الجمعیت مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

(سوال) زید اپنی منوحہ بیوی کو جو کہ اوارث لڑی تھی کسی کے گھر بڑی ہوئی عرصہ قریباً چار سال ہوئے بغیر طلاق دیئے چھوڑ کر چلا گیا ہے جس کا ابھی تک پتہ معلوم نہیں ہے لڑکی اپنے مرئی باپ کے گھر رکتے ہوئے تاجائز تعلق کر کے حاملہ ہوئی اور لڑکا پیدا ہوا اب گھر والے لڑکی سے سخت ناراض ہیں اور بروقت جنگ و جدل میں رہتے ہیں اس کے اصل زوج کا پتہ نہیں لڑکی سخت تکلیف میں ہے اس کا نکاح سہمنوں کی پٹیایت نے فتح کر دیا ہے بعض مولوی اعزاء اس کرتے ہیں کہ نکاح ثانی نہیں ہو سکتا۔

جواب ۱۳۱) اگر وہ بچپیت جس نے بڑی کا نکاح منہ کیا ہے اس بستی کے مسلمانوں کی مسلمہ بچپیت ہے جس کو اس قسم کے اختیارات حاصل ہیں تو نکاح کا منہ صحیح ہو اور لڑکی بعد انقضائے عدت دوسرا نکاح کر سکتی ہے اور اگر مسلمہ بچپیت نہیں تو کسی مسلمان کا کم سے نکاح منہ کر لیا جائے تو منہ صحیح ہوگا (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ اعلم

## فصل ہفتم

کفایت

والد نے نابالغہ لڑکی کا نکاح حرامی لڑکے سے کرادیا، تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایب و قوف باپ نے جو کہ کمانوں سے کم سنتا ہے اور آنکھوں سے بھی کم دکھائی دیتا ہے اپنی

۱۔ بحیثہ الاحیاء للحنبلہ للعاصمۃ بحث حکمہ روحہ مفقودہ ص ۵۹ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی  
 ۲۔ مسلمانوں کی حیثیت کے بارے میں (۱) بہت سے رہنما کم از کم تین ہوں (۲) سب رہنما عادل جنی پہلے و بعد  
 ۳۔ (۳) سب رہنما یکساں نہیں رہیں یہاں پر دو شدت و قطعہ کے احکام شریعہ میں ماہر ہو اور اگر اس میں کوئی بھی عام نہیں  
 ہوئے محض پیروں کے فیصلے ہی ہوتے ہیں۔ یہاں پر دو گنا اثر تھا کہ وہ حکم صحیح بھی ہو گیا ہو (۴) فتح کراچ کا فیصلہ سب رہنما اتفاق  
 کے میں ہیں اور اگر خود خواستہ کن، قعد کے متعلق جنیثیت کے رہنما میں اختلاف رہا تو ان کے فیصلے سے تفریق وغیر وہ ہوتے ہیں  
 بعد منحصص من لحنبلہ الاحیاء للعاصمۃ ص ۳۴ ط ۴۰ ط دار الاشاعت کراچی

ناباغہ لڑکی کا عقد ایک حرامی لڑکے سے اس لڑکے کی والدہ و چچائی و امیت میں کر دیا ہے وہ اس طرح کہ لڑکی کے بھوئی نے لڑکی کے والد کو بہت کچھ ورغایا اور اس پوشیدگی کے ساتھ یہ عقد کر لیا کہ جس وقت لڑکی کے خاص عزیز بھائی چچا وغیرہ کوئی موجود نہ تھے یہ کہا گیا کہ گورنمنٹ سے سارا دابل پاس ہو چکا ہے کہ کوئی شخص ناباغہ لڑکا لڑکی کی شادی اگر کرے گا تو مجرم گردانا جائے گا عجلت میں نکاح ہو گیا نہ لڑکی کے والد نے کوئی بات دریافت کی لڑکے کے متعلق اور نہ لڑکے کے چچا والد نے ذکر کیا کہ یہ لڑکا حرامی ہے اور لڑکی کے چچا بھائی و ادا وغیرہ موجود ہوتے تو یہ نکاح ہرگز نہ ہونے دیتے جب لڑکی باغ ہوئی اس وقت رخصت کرنا چاہا لیکن اس نے بالکل انکار کر دیا کہ میں ہرگز حرامی لڑکے کے یہاں رہنا نہیں چاہتی چاہے خود کشی کر لوں یا تمام عمر پیشی رہوں جب لڑکی کے ساس و سرور اس کے والد وغیرہ سمجھا کر مجبور ہو گئے ورنہ اس نے منظور ہی نہ کیا یہاں تک کہ مجبوری لڑکی کا والد مولانا عبد السلام جبہ پوری کی خدمت میں حاضر ہوا اور تحریر جواب اس مضمون کا چاہا کہ میں نے اپنی ناباغہ لڑکی کا عقد ایک حرامی لڑکے سے کر دیا ہے اور ہر وقت نکاح مجھ کو یہ علم نہیں تھا کہ یہ لڑکا حرامی ہے مولانا صاحب نے فتویٰ دیا کہ لڑکی کو اختیار ہے کہ وہ شریف النسب سے پناہ عقد کر سکتی ہے ایسا فتویٰ ایک شخص کو بتایا تو اس شخص نے فتویٰ صحیح سمجھ کر لڑکی سے عقد کر لیا اب راور کی کے لوگوں کا کہنا ہے کہ لڑکی کے باپ کو ضرور معلوم تھا کہ یہ لڑکا حرامی ہے مولانا صاحب سے انہوں نے غلط سوال کیا ہے کہ مجھ کو معلوم نہ تھا اس لئے یہ دوسرا نکاح جو لڑکی نے اپنی مرضی سے کیا ہے جائز نہیں ہے لڑکی دوسرے شوہر سے حاملہ بھی ہے اور برادری والے عمل حرام قرار دیتے ہیں۔

المستفتی نمبر ۱۲۱۳ المجید علی صاحب بند یلکھنڈ - ۶ رجب ۱۳۵۵ھ م ۳ ستمبر ۱۹۳۶ء  
(جواب ۱۳۲) نابالغ لڑکی کا نکاح اس کے باپ نے تاواقفیت سے اگر غیر کفو میں کر دیا تو نکاح تو ہوگا  
لیکن یہ معلوم ہونے کے بعد کہ لڑکا غیر کفو ہے خود اس کو اور لڑکی کو بعد البلوغ نکاح فسخ کرانے کا حق  
ہے، کوئی مسلمان حاکم اس نکاح کو فسخ کر سکتا ہے (۲) فسخ کرانے سے پہلے جو دوسرا نکاح کر دیا گیا وہ صحیح

(١) لكتاب الصغير والصغيرة حر وبوشت ولزم لكتاب ولو بغش فاحش بنقص مهرها وزيادة مهر او روحها بعد  
كفو ان كان الولي المروح نفسه يعني ان واحد لم يعرف منهما سوء الاختيار محابة وفسقا وان عرف لا يصح  
الكتاب اتفاقا (سوير الانصار وسرحه مع هامش رد المحتار كتاب النكاح باب الولي ٣ ٦٧ ط سعد كراتشي)  
(٢) رجل روح ابنه لصغيرة من رجل ذكر انه لا يشرب المسكرة فوجد شربا مدمما فبلغت الصغيرة وقالت لا ارضى  
في القيد ابو جعفر ان لم يكن هو لست يشرب المسكر وكان غالب اهل بيته الصلاح فليكن باطل لان وال  
الصغيرة لم يرص بعدم الكفاءة وبسروحها منه على طريقه كفاء (الفاوى الحابة على هامش الفتاوى الهندية  
كتاب النكاح باب الكفاءة ١ ٣٥٣ ص ما حديه كونه) وفي في حرمة المقيمين الاب اذا روح ابنه الصغيرة من  
رجل وطن انه يقدر على ابقاء المعمل واسقته ثم طهر عجره عن ذلك كان للاب ان يعسج لانه يحل بالنكاه وانه  
يسقط حقه لانه زوج على انه قادر انتهى (حزاة المفتين ١٢١/٢)

نہیں ہوا، اہل بیت چونکہ دوسرے انہماں اس بناء پر کیا کہ پہلے نکاح کو ایک عالم نے ناجائز بتا کر دوسرے نکاح کی اجازت دے دی تھی اس سے دوسرے خاوند کی وطنی و طہی باشبہ واقع ہوئی اس لئے وہ زنا کا مجرم نہ ہوگا اور وہ بچہ جو اس وطنی سے پیدا ہوگا اس دوسرے خاوند کا نہیں بلکہ پہلے خاوند کا قرار دیا جائے گا بشرطیکہ وہ اس کے نسب سے انکار نہ کرے کیونکہ ابھی تک وہ پہلے کی منکوحہ ہے اور الولد للفراش وللعاهر الحجر، منکوحہ کے سے قاعدہ کلیہ ہے اب پہلے نکاح کو بذریعہ عدالت یا پنچایت فسخ کرانے کے بعد دوسرے خاوند سے دوبارہ نکاح پڑھا جاوے۔ فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

شوہر مذہب تبدیل کر کے قادیانی ہو گیا تو عورت کا نکاح فسخ ہو گیا (سوال) واضح ہو کہ ایک فتویٰ درباب فسخ نکاح ایسے شخص کے جو قادیانی مذہب اختیار کر لے بدیں مضمون آیا ہے کہ اگر شخص مذکور فرقہ قادیانیہ کا متبع ہے تو لڑکی کا نکاح اس سے فسخ کر لیا جائے تفریق کے لئے قانونی طور پر عدالت کا فیصلہ لازمی ہے (دستخط) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی اب اس فتوے میں یہ امر تصریح طلب ہے کہ فسخ نکاح کی کیا صورت ہو؟

(۱) کیا بدوں اس کے کہ خاوند سے صدق دہلی جائے عدالت اس امر کی مجاز ہے کہ وہ تفریق کرادے۔  
(۲) اگر احیاناً اصول دین سے واقف ہونے کی وجہ سے یا کسی اور سبب سے عدالت فسخ نکاح (برخلاف فتویٰ شریعت) ضروری قرار نہ دے تو اہل دین زوجہ مسلمہ کیا کریں۔  
(۳) کیا ارتداد کی کوئی شکل مستوجب فسخ نکاح بدوں فیصلہ عدالت ہے اگر ہاں تو کیا قادیانی مذہب میں شامل ہونا اس قسم کا ارتداد نہیں جس سے نکاح از خود ٹوٹ جاتا ہو؟

المستفتی نمبر ۱۵۸۵ عبد اللہ صاحب (سُور - چیند) ۳ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۱۲ جولائی ۱۹۳۷ء

(۱) لا یحوز للرجل ان ینزوح روحہ عہ وکذا المعدة کذا فی لسراج الوہاج (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب النکاح الباب الثانی الفہم السادس للمحرمات لئی یعلیٰ بها حق العیر ۱ ۲۸۰ ط ماحدیہ کوئٹہ)  
(۲) و فی المحسنى نروح بمحرمة او مسکوحۃ العیر او معدنه ووطها طما الحل لا یحد و یعرر وان طما الحرمة فکذلك عدہ خلاف لہما الدر السحار مع هامش رد المحتار کتاب الحدود ۴ ۲۴ ط سعید کراتشی  
(۳) روہ البرمدی فی الجمع باب الطلاق والرصاص باب ما جاء ان الولد للفراش ۱ ۲۱۹ ط سعید کراتشی و فی الدر ان الفراش علی اربع مراتب وقد اکفوا بقیہ الفراش بلا دخول کروح المعری بمشرقیۃ بہما مہ فولدت لسنة اسیر مدت وروحها کصورہ کرامة او استحدام فسخ (درمختار) وقال فی الرد (قوله علی اربع مراتب) صعب وهو فراش لامة لا یثبت السب فیہ الا بالدعوة و متوسط وهو فراش ام الولد فہ یشت فیہ بلا دعوة لکنہ سنی بالنسب و قوی فراش المسکوحہ و معدنہ الرجعی فہ فیہ لا یسفی الا باللعان و اقوی کفراش معدنہ الباس و ان الولد لا ینتفی فہ اصلا لان نصہ متوقف علی اللعان و شرط اللعان الروحیۃ و هامش رد المحتار مع الدر المحار کتاب الطلاق فصل فی ثبوت السب ۳/ ۵۵۰ ط سعید کراتشی

- (جواب ۱۳۳) (۱) ہاں عدالت اس کی شہ ما مجاز ہے کہ فسخ کا حکم کر دے۔  
 (۲) جس طرح ممکن ہو تفریق کی سعی کریں بھاولپور میں ایک فیصلہ ہو چکا ہے وہ جامعہ عباسیہ بھاولپور سے طلب کریں۔  
 (۳) ہاں ارتداد سے شہ عاتقان فسخ ہو جاتا ہے، لیکن عدالت کا فیصلہ قانونی مواخذہ سے پہنچنے کے لئے لازمی ہے۔  
 محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

جب ہندو عورت مسلمان ہو جائے تو اس کا نکاح فسخ ہو گیا نہیں؟

(سوال) ایک ہندو عورت اپنے شوہر سے جدا ہو کر مسلمان ہو گئی اور ایک بزرگ سے بیعت حاصل کر کے سرٹیفکیٹ حاصل کر یہ مسلمان ہونے کے ایک سال بعد اس کا شوہر اپنی زوجہ کو مجبور کر کے زوجیت میں لینے کا خواستہ گزار ہے حسب احکام شہ عاتقان شہ عاتقان علی سے مشرف فرمادیں کیونکہ مسماۃ حسب خواہش شوہر کو و زیر حوالہات کر دی گئی ہے۔

المستفتی نمبر ۱۶۶۲ سریہ کی سلامی ویرا (والیور) ۲ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء  
 (جواب ۱۳۴) احکام شہ عاتقان کے بموجب عورت جب مسلمان ہو جائے اور اس کا شوہر باوجود عدم مسلمان نہ ہو اور عدت گزر جائے تو ان دونوں کا تعلق زوجیت منقطع ہو جاتا ہے سال بھر کا زمانہ اتنا زمانہ ہے کہ اس میں عدت گزر چکی ہوئی اس لئے وہ عورت اب اس کی زوجہ نہیں اور اگر بالفرض عدت نہ گزری ہو جب بھی وہ مسلمان ہو کر تو عورت کا مطالبہ کر سکتا ہے لیکن غیر مسلم ہونے کی صورت میں مطالبہ کا کوئی حق نہیں (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(جواب دیگر ۱۳۵) کوئی عورت مسلمان ہونے کے بعد ہندو کی زوجیت میں نہیں رہ سکتی (۲) از عدت کے اندر کسی مسلمان سے شادی کرے تو نکاح درست نہیں (۱) اور عدت گزرنے

(۱) وارتند دھرم داسی حد روحی فسخ مدخل بلا قضاء (درمختار) وقال فی الرد (قوله بلا قضاء) ای بلا توقف علی قضاء الفاضل و کذا بلا توقف علی مصلی عدہ فی المدحول بہ کذا فی البحر (قوله ولو حکما) ارادہ لخلوہ الصحیحۃ ہمیش رد سحر مع الدر المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۴ ط سعید کرائشی

(۲) ولو اسلم حدهم ای حد نسوحوسس و مر ذکری نسۃ ای فی دار الحرب و ملحق بہا کالبحر الملح لم تن حتی تحض ثلاثا او تمضی ثلاثہ سیر فی اسلاہ الآخر قامہ لشرط الفرقۃ مقام السب (درمختار) وقال فی الرد (قوله لم تن حتی تحض) افادہ توقف سبۃ علی الحیض ان الآخر لو اسلم قبل انقضاءها فلا یسۃ بحر (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب النکاح باب النکاح الکافر ۳ ۱۹۱ ط سعید کرائشی)  
 (۳) دیکھئے حوالہ سابقہ

(۴) اذا اسلم احد الزوجین فی دار الحرب ولم یکون من اهل الکتاب او کانا والمرأۃ ہی التي اسلمت فانہ یتوقف انقطاع النکاح ببہما علی مصلی ثلاث حصص سواء دخل بہا او لم مدخل بہا کذا فی الکافی (فتاویٰ الہدیۃ کتاب النکاح الباب العاشر فی نکاح الکفار ۱/۳۳۸ ط ماجدیہ کونہ)

کے بعد نکاح کرے تو نکاح جائز ہوگا اور وہ مسلمان کی منکوحہ ہو جائے گی اور نکاح نہ کرے تب شوہر کے رہے جب بھی ہندو شوہر سابق اس کو نہیں لے سکتا کیونکہ ہندو مسلمان عورت کا شوہر نہیں ہو سکتا۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

### عالمہ بالغہ اپنے نکاح میں خود مختار ہے

(سوال) میری عمر وقت نکاح سولہ سال کی تھی میرے نکاح کو عرصہ چار ماہ کا ہوا میرے والد نے بغیر میری رضا مندی کے میرا نکاح ایک شخص سے کر دیا جس کا بد دماغی بد چہن ہونا بعد میں ثابت ہوا ایک مرتبہ اس نے اپنی بد دماغی سے اپنی خود شکی کارا وہ کر لیا تھا اور ریشہ تعداد میں افیون و نروٹیل سمایا تھا مریض میں عذاب معالج سے صحت ہو گئی اسے بد دماغی سے مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے یہ خیال رہے کہ ابھی تک رخصتی کی نوبت نہیں آئی ہے لیکن ہاں لڑکے والے میرے والد کو رخصت کرنے پر مجبور کر رہے ہیں اب جب کہ میرے والد کو ان تمام باتوں کا پتہ چل گیا ہے وہ بھی رخصت نہیں کرنا چاہتے اور نفرت کرتے ہیں۔ اگرچہ امیر کی رخصتی کی نفی تو جان کھونے پر آمادہ ہوں۔

المستفتی نمبر ۱۶۹۴ ارنیرنی قون - ۲۰ ہمدی اشانی ۱۳۵۶ھ ۲۸ اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۳۶) بالغہ عورت کا نکاح بدون اس کی رضا مندی کے نہیں ہو سکتا اب بھی اگر بالغہ لڑکی کا نکاح اس کی اجازت حاصل کے بغیر کر دے تو نکاح لڑکی کی رضا مندی پر موقوف رہتا ہے اگر وہ نکاح کی خبر پا کر انکار کر دے یا نارضا مندی ظاہر کر دے تو نکاح باطل ہو جاتا ہے اور رضا مندی کا اظہار کر دے تو نکاح قائم رہتا ہے پس صورت سوال میں اگر تم نے نکاح کی خبر پانے کے وقت نارضا مندی کا اظہار کر دیا ہو تو نکاح باطل ہو چکا ہے ورنہ اگر ان یا بیویارضا مندی کا اظہار کیا ہو تو نکاح قائم ہے (اب اگر خوند

(۱) (قوله لم تن حتى تحض) اذا توقف لسبوة على الحض الى الاخر لو اسلم قبل انصابتها فلا سبوة بحر (قوله اقامة لشرط العرفه) وهو مصى هذه المدة هذه السبب اذا مضت هذه المدة صار متصفا بسببه ففرض القاصي و تكون فرقة بطلاق على قياس قولهما و على قياس قول أبي يوسف بغير طلاق لان سبب الالباء حكمه و تقديره بدائع (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب النكاح باب نكاح الكافر ۳ ۱۹۱ ط سعید كراتشي)

(۲) قال الله تعالى، ولا تكفوا المشركين حتى يؤمنوا ولا مودة مومن من مشركة ولو

اعتنقكم ولا تكفوا المشركين حتى يؤمنوا ولعمد مومن من مشرك ولو اعتنقكم (الفرقة ۲۲۱)

(۳) ولا تحزر لناعة بكر على النكاح لا بقطع الولاية بسبوع وان سادها هو ابى الولي وهو البكر او وكبه او رسوله او روحها ولها و احرم رسوله او قصوى عدل فسك عن رده محاربه او صحتك غير مستبره و بسبب و بك بلا صوب فهو بصوب لم يكن دن ولا ردا حتى لو رصبت بعده بعقد الدر السحر مع هامس رد المحتار كتاب النكاح باب الولي ۳ ۵۸ ط سعید كراتشي و قال ايضا و هو ابى بولي شرط صحه نكاح صغير و محمول و رقيق لا مكنته فقد نكح حرة مكنته بلا رضا و ابى و الا صلح كل من تصرف في ماله تصرف في نفسه و ما لا فلا الدر السحر مع هامس رد المحتار كتاب النكاح باب الولي ۳ ۵۵ ط سعید كراتشي

کہ کوئی یہ حالت ظاہر ہوے تو پہلے معلوم نہ کیے اور ان حالات کی بناء پر نیاہ ناممکن ہوید شواہر  
نظر آتا ہو تو کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے نکاح فسخ کر لیا جاسکتا ہے۔  
فیض محمد کفایت اللہ کان امداد دہلی

### مسلمان عورت کا نکاح قادیانی مرد سے جائز نہیں

(سوال) زید نے اپنی لڑکی مسماۃ ہندہ جو سنی المذہب ہے کا عقد خالد (جس نے وقت عقد نیز اس سے چند  
روز پیشہ مسماۃ ہندہ کے والد زید کے اس شبہ کو کہ خالد قادیانی مذہب رکھتا ہے بایں عبارت (میں سنی  
امذہب اہل سنت و جماعت ہوں بر میرے خسر مجھ کو اس کے برعکس دیکھیں تو وہ اپنی لڑکی کو علیحدہ  
کرا سکتے ہیں تحریر و تقریر از میں کر دیا تھا) سے کر دیا۔ اب دوبارہ کے بعد وہ کہتا ہے کہ میں تو قادیانی ہوں  
اور وقت عقد بھی قادیانی تھا اگرچہ مسلمانیت میں نے اپنے قادیانی ہونے کو چھپا لیا تھا۔

(الف) یہ عقد ہندہ کا خالد سے درست ہو یا نہیں (ب) اگر جائز و درست ہو اتو اب اس کے اس اقرار سے  
کہ میں قادیانی ہوں نکاح فسخ ہو یا نہیں (ج) اگر فسخ ہو تو محض اس کے اس اقرار پر خود بخود یا کسی دیگر  
شخص سے فسخ کر لیا جائے گا یا نہیں (د) کیا اس کی اس تحریر سے کہ جو مذکور صدر ہے کہ اگر میرے خسر  
مجھ کو اس کے برعکس دیکھیں تو اپنی لڑکی کو علیحدہ کرا سکتے ہیں حرق واقع ہوئی یا نہیں جب کہ وہ اس  
وقت برعکس ہے (ز) اگر حرق ہوئی یا نکاح خود بخود فسخ ہو کیا یا دوسرے سے فسخ کر لیا گیا تو اب ہندہ کا نکاح  
دوسرے شخص سے کر سکتے ہیں یا زید سے حرق لینے کی ضرورت ہوگی۔

(۱) ترمذی و صریح یہ ہے کہ مجنون عورت قاضی کی عدالت میں درخواست دے اور خاوند کا خطرناک جنون ثابت کرے قاضی  
اقدام تحقیق کرے اگرچہ ثابت ہو تو مجنون و مجنون کے سے ایساں کی مسمت دیدے اور بعد اختتام سب کر زواج پھر درخواست  
دے اور شہادہات میں جن بھی سب مذکور ہو تو عورت اختیار کرے ایساں کی پر عورت اسی مجلس تحریر میں وقت طلب کرے  
قاضی ترمذی نے (ایضاً ص ۵۶) میں خمر و بھجن طاریاں ثابت کر لیں (وقال فی الدر لا یحضر حدیثی  
حد لروحی مع لاجر و حدیث کحول و حدیث و برص و ورق و خائف الانمة الثلاثة فی الحمسه لو بالروح  
ولو ففی لود صح فتح (درمحرار) وقال فی لود و الطاهر و صلیہا و خائف الانمة الثلاثة فی الحمسه مطلق و  
محمد فی الثلاثة لاول لو بالروح کہ یفهم من البحر و غیرہ) و من رد المحتار مع الدر المحار کتاب الصلا  
بہ نفس و غیرہ ۵۱۳ ص سعد کر تثنی، و فی فی لہدیہ اذا کان بالروح عیب فلا حرج بالروح و اذا کان  
بالروح حیون او برص او حدیث فلا حرج لہا کذا فی الکافی و فی محمد رحمہ اللہ تعالیٰ ان کان الحیون حاداً یا بؤحاً  
سہ کدعہ بحر المرہ بعد الحیون دہ سہ و ان کان مصف فہو کالجب و بہ ما حد کذا فی الحاوی للقدسی  
نقدوی بیہدہ کتاب الطلاق باب سہ عشر فی العی ۵۳۶ ط ما حدیہ کوبہ، و فی فی السوط و  
عنی فی محمد لہا الحمار اذا کان عنی حال لا یصلی استند معہ السوط لیس فی لایة لروحی کذا  
لکاح باب الحیور فی الکاح ۵۷ ط در سہرہ سرور و فی کتاب لادر بلاد محمد رحمہ اللہ تعالیٰ و  
کذا فی د و حدیث محیون مرمر و بحر عیب لہ کتاب لادر باب برحل بالروح و بہ عیب ص ۷۲ ص مکہ  
اہل سنت و الجماعت کراچی)

المستفتی نمبر ۲۰۷۰ حافظ احمد سعید صاحب (حیدر آباد دکن)

۲۳ رمضان ۱۳۵۶ھ ۲۸ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۳۷) (۱) یہ مقدمہ درست نہیں ہوا (ب) قانونی مواخذہ سے پتنے کے لئے بذریعہ حاکم فتح کر لیا جائے ورنہ شہادت کے لئے برائے ضرورت نہیں (د) یہ تحریر تو وقوع طلاق کے لئے کافی نہیں ہے (ز) دوسرے شخص سے نکاح کرنے کے لئے صرف قانونی طور پر اجازت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ اولیٰ

شوہر یہ اطوار ہوئی کی کے حقوق ادا نہ کرے تو بیوی علیحدہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) بندہ ایک نوجوان عورت سے اس کا شوہر زید اشہد زنا کار ورنڈی باز ہے اور وہ اپنی بی بی کا حقوق زوجیت کا حق ادا نہیں کرتا ہے مشیت الہی اس کے شوہر زید کو کسی جرم زنا کاری میں سزا دینے کی قید ہوئی ہے اب بندہ نے اپنے شوہر زید پر بایں مضمون ایک مقدمہ عدالت میں دائر کیا ہے کہ میرا شوہر زید میرے حقوق زوجیت کا حق ادا نہیں کرتا ہے اکثر اوقات رنڈی بازی وغیرہ امر ناشائستہ میں مصروف رہتا ہے علاوہ بریں میرے شوہر زید کی کوئی جائداد وغیرہ کچھ بھی نہیں جس سے میں پرورش پاسلوں باوجود اس کے میں ایک نوجوان عورت ہوں اپنی شہوت تھ مناجھ پر سخت دشوار ہے لہذا حضور کے پاس درخواست کرتی ہوں کہ حضور میرے حق میں نیک فیصلہ عنایت فرمائیں عدالت نے تو مطابق قانون سرکاری بندہ مذکورہ کو اختیار دیدیا ہے کہ تم کو اختیار ہے چاہے تم اپنے شوہر زید کا انتظار کرو یا دوسری جگہ نکاح میں بیٹھو اس سے تم پر سرکاری قانون مزاحمت ہو گا اب حضرات علماء کرام سے سوال یہ ہے کہ دوسری جگہ نکاح کرنا جائز یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۳۰۵ ابو عبد الصمد۔ (جگال)

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۱۱ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۳۸) اگر یہ حاکم مسلمان تھا تو اس کا یہ حکم بندہ کے عمل کے لئے کافی ہے اور وہ بعد انقضائے عدت دوسرا نکاح کر سکتی ہے عدت حاکم کے فیصلہ کے وقت سے شروع کی جائے لیکن اگر حاکم

(۱) اس کے لئے قرآنی باتفاق علماء اہل سنت والجماعت کافر ہے اور مسلمان عورت کا نکاح کافر مرد کے ساتھ جائز نہیں کہ  
قُلْ لِلّٰہِ عَدَتِیْ وَلَا سَکَحوُ الْمَشْرِکَاتِ حَتّٰی یُؤْمِنَ وَلَا مَدَیْمَہُ حَرِّمَ مِنْ مَّشْرِکَہِ وَلَوْ اَعْتَمَحْتُمْکُمْ وَلَا سَکَحوُ  
الْمَسْرِکِمْ حَتّٰی یُؤْمِنَ وَلَا عَدَہُ مَوْمنَ حَرِّمَ مِنْ مَّسْرِکَہِ وَلَوْ اَعْتَمَحْتُمْکُمْ (المعرقہ - ۲۲۱)

(۲) اس کے لئے یہ علماء نے یہ کہہ دیا ہے کہ "اگرچہ یہ باتفاق علماء اہل سنت والجماعت کافر ہے لیکن اس کے الفاظ طلاق صریح و نہایت  
توضیح طلاق کے الفاظ میں سے ہیں لہذا ان کے الفاظ مانع نہیں ہوتی کما قال فی الرد (قولہ ورنکہ لفظ  
محصور جو مدعی دلائل علی مدعی مضامین صریح و کلامہ ہمس رد محصور مع رد محصور کتب  
الطلاق ۲۳۰/۳ ط سعید کراچی)



میر سم تھا تو بندہ کو کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے نکاح فسخ کرانا ضروری ہے (۱)  
محمد کفایت اللہ کان اللہ له وہابی

شیعہ آدمی نے دھوکہ دیکر نکاح کر لیا، تو وہ فسخ ہو گیا نہیں؟  
(الجمعیتہ مورخہ ۳ نومبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) میں مسماۃ سیکندہ دختر نسیم ابن مرض پرداز ہوں کہ ۱۹۲۵ء میں جب کہ میری عمر گیارہ سال کی تھی ایک شخص ضمیر احسن پر ابو حسن نے میرے والد کو دھوکہ دیکر اور یہ کہہ کر کہ میں اہل سنت و جماعت ہو گیا ہوں میرے ساتھ نکاح کر لیا اور نکاح کے بعد اس نے اپنا وہی طریقہ رکھا اور مجھ کو شیعہ بننے پر مجبور کیا اور سخت تکلیفیں پہنچا دیں میں اس کے مذہب سے سخت بیزار ہوں اور کسی سنت و جماعت سے نکاح کرنا چاہتی ہوں میری عمر ٹھارہ سال ہے میرے ماں باپ بالکل نادار ہیں۔

(جواب ۱۳۹) اگر خوند نے عورت سے باپ کو یہ بتایا تھا کہ میں اہل سنت و الجماعت ہو گیا ہوں وراہی بناء پر باپ نے نکاح کر دیا تھا بعد نکاح معلوم ہوا کہ وہ سنی نہیں ہوا بلکہ ابھی تک شیعہ ہے تو لڑکی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ عدالت کے ذریعہ سے اپنا نکاح فسخ کر لے (۲) اور اگر خوند غاں شیعہ تیرائی ہو تو نکاح ہی درست نہیں ہوا ہے ۲ بذریعہ عدالت فیصدہ تراک عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے (۳) فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ له

۱۔ وہ اہل الشہادۃ ای دینہ علی سلسلہ درمختار، وفی فی الرد واصلہ ان شروط الشہادۃ من لاسلام و العقل و بلوغ و الحرۃ و عدم لعین و بعد فی القذف شروط لصحة تولیہ و لصحة حکمہ بعد ہ و مقصد ان تقلید الکافر لا یصح و بسم - وفی فی سحر و نہ عم ان تقلید الکافر صحیح وان ہم یصح قضاءہ علی مسلم حال کفرہ (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب قضاء ۵ ۳۵۴ ط سعید کرسی و کذا فی لہیلة الناحرة ص ۳۳ ط دار الاشاعت کراچی

۲۔ وفی فی الیوسی ایہ لو بروحہ علی نہ و سی او قدر علی السہر و المقہ فان بخلافہ - کان لہا الحیار فلیحفظ درمختار وفی فی الرد بکر ظہر لی الا ان نوت حق الفسخ لہا التعریر لالعدم الکفاءة بدلیل انہ لو صیر کفر بنت لہا حق الفسخ لانہ عرفہ ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العس و عرہ ۳ ۵۰۲ ۵۰۱ ط سعید کراچی)

۳۔ نعم لا شک فی بکثیر من قذف لیسہ عسہ و بکر صحتہ الصدق او اعتقد لا لوہیہ فی علی وان حوس عبط فی الوحی او نحو ذلك من انکفر بصریح المحتلف لبقراں (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۳۷ ط سعید کراچی)

(۴) عدالت سے یہ فیصدہ کروانا قانونی طور پر جازت حاصل کرنے کے لئے شرعاً اس کو فی حال اجازت ہے۔

## فصل ہشتم

### زوج کا محبوظ الحواس یا مجنون ہونا

یا گل کی بیوی شوہر سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید کو خالد نے غلطی سے یہ دھوکا دیا کہ میرے لڑکے میں بزرگم عمری کے اور کچھ نقص نہیں ہے اور اس پر زید کو اپنی صداقت یا ننداری کے واسطے پورا اطمینان دیا اس پر زید نے مطمئن ہو کر اپنی لڑکی کا نکاح خالد کے لڑکے سے کر دیا مگر شادی کے بعد واقعہ اس کے خلاف ثابت ہوا حتیٰ (۱) لڑکے میں دماغی خرابی پائی گئی مثلاً کبھی کبھار سے بھاگ کر نکل جاتا کبھی رونا کبھی لڑنا وحشیانہ حرکت کرنا لڑکی کا خاص روپیہ بیکر خرچ کر دینا زیور فروخت کے لئے طلب کرنا زن و شو کے واقعات کو غیروں سے بیان کرنا (۲) خالد کا لڑکا نہ قرآن پڑھ سکتا ہے اور نہ ہی نماز کا پابند ہے حالانکہ زید کو یہ نہ گیا تھا کہ وہ نماز کے پابند ہیں لڑکی تعلیم یافتہ اور صوم و صلوٰۃ کی پابند ہے زید خود بھی نہایت محتاط و رصوم و صلوٰۃ کا پابند انسان ہے (۳) خالد کا لڑکا نہ تو عقل معاش ہی کی چیز رکھتا ہے نہ خط و کتابت ہی معمولی طریقہ سے کر سکتا ہے حالانکہ خالد نے ان چیزوں کے متعلق اطمینان دیا تھا۔ (۴) خالد کے لڑکے میں نہ تو تعلیم ہے نہ تربیت ہے حالانکہ خالد نے یہ اطمینان دیا تھا کہ ان کی تربیت درست ہے (۵) ذائقوں کی رائے ہے کہ لڑکی کو لڑکے سے علیحدہ رکھا جائے ورنہ اس کی صحت پر اس کا خراب اثر پڑے گا اور لڑکے کو بغرض علاج رائج لے جایا جائے ان حالات میں زید کی لڑکی نہایت پریشان ہے ہمارا ہو کرنا تو اس ہو گئی ہے اور چاہتی ہے کہ میرا نکاح اس سے منسوخ کر دیا جائے آیا شریعت اسلامیہ کے آئین میں صورت مذکورہ میں منسوخ نکاح کی اجازت ہے اگر اجازت ہے تو اس کے منسوخ کرانے کی کیا صورت ہے؟

المستفتی نمبر ۱۲۸۶ سید ابوبالقاسم صاحب (پٹنہ)

۲۱ شوال ۱۳۵۵ھ ۵ جنوری ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۴۰) اگر نمبر او نمبر ۵ صحیح ہیں یعنی وہ شخص صحیح الحواس نہیں ہے اور اس کا زواج جہن کے اجتماع کو لڑکی کے لئے مضرت بتاتے ہیں اور اگر لڑکی کے نفقہ کی کفالت وہ نہ کر سکتا ہو بلکہ اس کے برعکس لڑکی کا زیور تلف کرنا یا تلف کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو ان صورتوں میں کوئی مسلمان حاکم لڑکی کا نکاح منسوخ کر سکتا ہے۔ یہ منسوخ کرنا مختلف حواس ہو تو حنفی مذہب کے موافق اور برہانائے عدم

(۱) ولا ینحیر احدہما ای احد الروحین یعیب الآخر فاحشا کحیوں و حدام و برص و رتق و قرد و حالف الانمة الثلاثة فی الحممة لو بالروح ولو قصی بالرد صحیح (در محارم و قول فی الرد و الظاہر اصلها و - لف الانمة الثلاثة فی الحممة مطلقا و محمد فی الثلاثة الاول ولو بالروح کما یفہم من البحر و غیرہ) قوله ولو قصی بالرد صحیح ای لو قصی بہ حاکم یراہ فافادہ مما یسوع فیہ الاجتهاد (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العیوب و غیرہ ۳ ۵۰۱ ط) سعید کراچی حضرت مولانا شرف علی تھانوی نے اپنے زمانہ میں تمام علماء ہند و

کفایت فقہ: تو تمام احمدیوں جنہیں کے مذہب کے موافق ہو گا، اور ضرورت شدیدہ کے وقت حنیفہ اس پر عمل کر سکتے ہیں۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

### سوال مثل بالا

(سوال) ایک شخص نے ہوش و حواس کی حالت میں نکاح کیا عقد کرنے کے ایک سال بعد دیوانہ ہو گیا یہاں تک کہ اسے پہرہ زنجیر رکھنا پڑتا ہے اس میں بند کھانے کمانے کا بالکل ہوش نہیں لڑکی جب شوہر کے مکان پر رہتی ہے تو سخت تکلیف پہنچتی ہے بھی بھی جان کا خطرہ بھی ہو جاتا ہے اس وجہ سے لڑکی اپنے والدین کے مکان پر چلی گئی قریباً دس سال سے اپنے والدین کے مکان پر رہتی ہے اور اس کے تمام خرچ و اخراجات والدین ہی اٹھارتے ہیں لڑکی و لڑکے والوں کی یہ خواہش ہے کہ اگر فسخ نکاح ہو سکتا ہو تو کسی ور کے ساتھ لڑکی کا عقد کر دیا جائے کیونکہ لڑکی جو ان ہے عمر صرف ۲۵ سال کی ہے ابھی تک نو بی بی نہیں ہو ابے یا مذہب اہل سنت و جماعت میں فسخ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟  
المستفتی نمبر ۳۳۹ منشی یحییٰ مظفر حسین صاحب رضوی کتبے اسٹیٹ (ضلع کیرا)

۲۵ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ ۸ فروری ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۴۱) ہاں اہل سنت و الجماعت حنفی مذہب کے موافق بھی مجنون کی بیوی اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے اور اب کہ جنون کو دس بارہ سال کا عرصہ ہو گیا ہے بغیر کسی مزید مہلت کے کوئی حاکم نکاح فسخ کر سکتا ہے (۲)۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) پاکستان کے غلط فہم علماء و محدثین نے قول پر فسخ نکاح کا فتویٰ دیا ہے کما فی

الحیلة الناحرة للحلیة العاحرة بحث حکم زوجہ مجنون ص ۵۱ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی و قال فی الہمدیة او قال محمد بن کمال الحنون حدثنا ابو حنبلہ سہ کالعة ثم تحیر المرأة ادا لم یبرأوا من کمال مصنف فهو کالجب و بہ أحد کما فی الحدوی القدسی الفتاوی الہمدیة کتاب الطلاق الباب الثانی عشر فی العین ۱/ ۵۲۶ ط ماحدیہ کوئٹہ

(۱) وقد احسب العماء فی ہدایہ لحکم وهو فسخ النکاح عند اعسار الروح بالفقہ عینی اقوال الاول ثبوت الفسخ وهو مذہب عینی و عمر و اسی ہریرہ و حیدرہ من الدعیین ومن الفقہاء و مالک و الشافعی و احمد و بہ قال اهل الظاهر مستدلین بحديث لا ضرر ولا ضرر والثانی ما ذهب الیہ الحنفیة وهو قول للشافعی انه لا فسخ للاعسار بأسبقہ مستدس بقوله تعالى و من قدر علیه ررقه فیسق مما آتاه الله لا یکف الله نفسا إلا ما آتاه (من فتاوی العلامة سعید بن صدیق الفلاتی الملحقہ بالهیلة الناحرة ص ۱۳۲ دار الاشاعت کراچی)

(۲) و کان بالروحة عیب فلا حیار للروح و ادا کان بالروح حیوان او مرض او جدام فلا حیار لها کذا فی الکافی و قال محمد بن کمال الحنون حدثنا ابو حنبلہ سہ کالعة ثم یحیر المرأة بعد الحول ادا لم یبرأوا کان مطبقا فهو کالجب و بہ أحد کذا فی الحدوی القدسی الفتاوی الہمدیة کتاب الطلاق الباب الثانی عشر فی العین ۱/ ۵۲۶ ط ماحدیہ کوئٹہ و قال السرحسی او علی فون محمد لها الحیار ادا کان علی حال لا تطیق المقام معه لانه تعدر عیبها الوصول إلی حقها لمعنی فیہ فکان بمرلة ما لو وجدته مجنونا (المسوط للسرحسی کتاب النکاح باب الحیار فی النکاح ۵/ ۹۷ ط دار المعرفة بیروت)

## سوال مثل بالا

(سوال) بندہ زید کے نکاح میں عرصہ تیس سال سے ہے اور تقریباً بیس سال سے زید بالکل پاگل ہے آیا بندہ اس حالت میں نکاحِ ثانی کر سکتا ہے اور بندہ اس کے نکاح میں ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۳۵۷ محمد یعقوب صاحب (دہلی) ۴ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ ۱۶ فروری ۱۹۳۷ء (جواب ۱۴۲) اگر زید بالکل مجنون اور حقوق زوجیت ادا کرنے کے ناقابل ہے اور اس کا کوئی اثاثہ بھی نہیں ہے جو زوجہ کے نفقہ کے لئے کافی ہو اور زوجہ اس حالت پر زیادہ صبر نہیں کر سکتی تو ایسی حالت میں اسے حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنے خوند کے مجنون ہونے کی بناء پر نکاحِ فسخ کرے اور عدت گزار کر نکاحِ ثانی کرے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لاہ دہلی

جب شوہر پاگل ہو گیا تو بیوی شوہر سے طہجدگی اختیار کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) بڑی مسہارہ تنگمٹی بی بی قوم میرا اسی عرصہ گیارہ سال سے شادی شدہ ہے اور ایک بڑی اور ایک بڑکا تولد ہوا ہے اور اب اس کا خاندان پاگل ہو گیا ہے اور اس بڑی کو خرچ وغیرہ کی بہت تکلیف ہے اور بڑی کی اور کوئی سہیل نہیں ہے لاچار ہو کر بے چاری، غمتی پھرتی ہے اس کا خاندان اس عورت کی کوئی دین و دنیا کی حاجت ادا کرنے کے قابل نہیں ہے۔

المستفتی نمبر ۱۸۷۱ مولوی محمد قاسم علی صاحب (ضلع نل پور)

۴ شعبان ۱۳۵۶ھ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۴۳) یہ عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں درخواست دے کر اپنا پہلا نکاح فسخ کرے اور بعد حصول حکم فسخ عدت گزار کر دوسرا نکاح کرے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لاہ دہلی

شوہر دیوانہ ہو تو بیوی کو اختیار تفریق حاصل ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک عورت کے اس کے خوند سے تین پتے ہیں خاوند اس کا دیوانہ ہو چکا ہے عرصہ چھ سال سے

۱۔ ایضاً حوالہ سابقہ صفحہ گزشتہ حوالہ (۲)

(۲) اگر عیب جنون معلوم ہونے سے پہلے خواتین تھیں بعد از فسخ نکاح کی موت آتی ہے تو پورا امر لازم ہے گا اور عدت بھی واجب ہوگی قلت و يجب العدة ایضاً کم ہو مفسی الحلوہ الصحیحہ (الحیلة الاحمرہ للحلیلة العاقرہ بحث حکم زوجہ مجنون ص ۵۵-۵۷ ط دار الاشاعت کراچی)

(۳) اور وہ جنون جو عقد نکاح کے بعد پیدا ہوا ہے اس کے متعلق محمد سے کوئی قصہ نہیں ہے لیکن الحکیم کے مذہب میں اسے متعلق یہ قصہ ہے کہ اگر نکاح کے بعد جنون آجائے تب بھی عورت کو طہجدگی کا نتیجہ کما فی المدونة ص ۱۹۶ ج ۲ (الحیلة الاحمرہ بحث حکم زوجہ مجنون سبب ضروری ص ۵۶ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

(۴) زید مجنون کی عدت کا حکم یہ ہے کہ تفریق قبل لحد میں عدت واجب نہیں اور حد اناء میں واجب ہے (الحیلة الاحمرہ بحث حکم زوجہ مجنون ص ۵۷ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

عورت مذکورہ اپنے خاوند کے ساتھ اس وجہ سے نکل آئی ہے کہ وہ اس کو دیوانگی کی وجہ سے رہتا ہے۔ عورت مذکورہ نان و نفقہ سے بھی تنگ ہے کیونکہ ماں باپ اس کے بہت تنگ ہیں بغیر خاوند کے عورت مذکورہ کا گزارہ نہیں ہو سکتا اس صورت میں کیا عورت مذکورہ غیر طلاق اپنے خاوند سودائی کے دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ کیا اس کے لئے شریعت میں کوئی طریقہ دوسری جگہ نکاح کرنے کا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۹۶۵ چودھری غلام رسول (گوجرانوالہ)

۲۶ شعبان ۱۳۵۶ھ مکرم نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۴۶) یہ عورت کسی مسلمان حکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرائے تو دوسری جگہ نکاح عدالت کر سکتی ہے جب تک فسخ نکاح نہ ہو دوسری جگہ نکاح جائز نہیں ہے۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

مجنون کی بیوی کے لئے نان و نفقہ نہیں اور زنا کا بھی  
خطرہ ہے تو دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) (۱) ایک عورت کو اس کے خاوند نے (جس کو مرض مایٹولیا کی تقریباً ۱۶ سال سے شکایت ہے اور جو چرس بھنگ پینے کا بھی عادی ہے) گھر سے نکال دیا اور خود فقیرانہ زندگی بسر کرنی شروع کر دی۔ عورت مذکورہ عمر ۳۵ سال سے اپنے والدین کے پاس ٹھہری اس کے اور اس کے بچوں کے کھانے کا وجہ عورت مذکورہ کے والدین پر داشت کرتے رہے اس عمر میں اسکے خاوند نے اس عورت کو اپنے ن کوئی تجویز نہیں کی اسی عمر میں عورت مذکورہ کے والدین کا انتقال ہو گیا عورت مذکورہ اس کا اس کے نمبر در کے کہنے پر اپنے باپوں سمیت اپنے خاوند کے گھر آئی اس کے خاوند نے اس کو پھر بھی تنگ کرنا شروع کیا اور کئی کئی دن تک نہ ہی بچوں کو اور نہ اس عورت کو کھانے کو دیا خاوند مذکورہ دو ماہ ٹھہر کر پھر وہیں چلا گیا اور فقیرانہ زندگی میں باہم چھ ماہ اور تین سال تک واپس نہ آیا اس کے جانے کے بعد ہی زمین قرض خواہوں نے اس عورت مذکورہ تین سال تک محنت مزدوری کر کے اپنا اور بچوں کا پیٹ پاتی رہی تین سال کے بعد اس کا خاوند چھ واپس آیا اور عورت مذکورہ کو مار پیٹ کر کے گھر سے نکال دیا وہ اس کے لئے سننے پر اس کو گھر آنے دیا کادوں کے معتبر لوگوں نے اس کے خاوند کو سمجھایا کہ وہ اپنی بیوی کو ناحق

(۱) واداد بالروح حبوب و برص و حدم فلا حیار لہا کذا فی الکافی قال محمد بن ان کان الحبوب حادثاً بوجہ سبۃ کالعة ثم بحیر المرأة بعد الحول اذا لم سرأوا ان کان مطفلاً فهو کالجب و بہ ما حد کذا فی الحاوی القدسی (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الصلاۃ الباب الثانی عشر فی العیس ۱ ۵۲۶ ما حدیہ کونہ) و کذا فی الحیلۃ الباحرہ بحث حکم زوجہ معیون ص ۵۱ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

(۲) لا یحوز للرجل ان یتزوج زوجہ غیرہ و کذا المعتمدۃ کذا فی السراج الوہاج (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب المکاح ابواب الثالث فی بیان للمحرمات القسم السادس المحرمات التي تتعلق بها حق العیر ۱ ۲۸۰ ط ما حدیہ کونہ)

تنگ نہ کرے لیکن وہ باز نہیں آیا اور پھر پہلے کی طرح گھر سے چلا گیا اور تقریباً دو سال تک لپٹتا رہا۔  
(۲) عورت مذکور کے خوند نے اس کے ساتھ مجامعت کرنی تقریباً عرصہ بارہ سال سے جب سے کہ وہ فقیر ہو گیا تھا بالکل ترک کر دی تھی یہ بات عورت مذکورہ کے بیان سے ثابت ہوتی ہے اس کا یہ بھی ثبوت ہے کہ اس کا چھوٹا بیٹا تقریباً چودہ سال کا ہے اور نکاحِ ثانی کے بعد اس کی گود میں ایک لڑکی ہے۔

(۳) عورت مذکور نے اپنے خوند کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر اپنے خوند سے کہا کہ یا تو مجھے طلاق دے دو یا مرنے پٹنے کو دو اور میری جائز خوشبات کو بھی پورا کرو اس کے خوند نے مان و عقدہ دینے سے بھی انکار کر دیا اور صدق دینے سے بھی انکار کر دیا آخر کار وہ عورت تنگ ہو کر عیسائی ہو گئی اس کے عیسائی ہونے سے موجودہ گورنمنٹ کے قانون کے مطابق اس عورت کا نکاح ٹوٹ گیا پھر عورت مذکورہ عرصہ چھ ماہ کے بعد مسلمان ہو گئی اور پھر کسی دوسرے مسلمان کے ساتھ نکاح کر لیا۔

(۴) کیا یہ نکاح جائز ہے یا کہ ناجائز؟

المستفتی نمبر ۲۱۴۶ چودھری محمد بخش صاحب (لاہل پور)

۲۳ شوال ۱۳۵۶ھ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۴۵) اُردو واقعات صحیح ہیں جو سوال مذکورہ میں ہیں تو عورت کا نکاحِ ثانی صحیح ہو گیا۔

پاگل کی بیوی کیا کرے؟

(سوال) میرا شوہر بعارضہ صرع مدت سے بیمار ہے عرصہ ہفت سال کیا گیا مگر آرام نہ ہوا اب دس ماہ سے مجنون ہو کر گھر سے نکل گیا ہے ڈاکٹر اور حکیم اس کو علاج بتا رہے ہیں میرے چھوٹے کمسن بچے ہیں بوجہ افلاس تنگ آگئی ہوں عمر کے لحاظ سے جوان ہوں۔

(جواب ۱۴۶) خاوند کے مجنون ہو جانے کی صورت میں حضرات امام محمد کے قول کے موافق

(۱) اس کے عورت کے مرتد ہونے سے نکاحِ وفور فسخ ہو گیا کما فی الدر المختار وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ ولا یفص عدداً عاجل ولا قضاء (در مختار) وقال فی الرد (قوله بلا قضاء) ای لا توقف علی قضاء القاضی وکذا لا یوقف علی مصی عدة فی المدحول بها کما فی البحر (ہامش رد المختار مع الدر المختار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۳ ۱۹۴ ط سعید کرائشی بعد اصورت مسوہ میں جب عورت عیسائی ہو گئی تو اس کا نکاح اس کے مجنون شوہر سے فوراً فسخ ہو گیا پھر جو یہ مسئلہ ہے کہ مرتدہ کو جب مسلمان کر کے شوہر اس کے ساتھ تجدید نکاح کیا جائے یہ تو در حد میں ہو سکتا ہے نہ کہ دارالخبرہ میں اس لئے کہ دارالخبرہ میں اجبار من القاضی جائز نہیں در آخر کسی طریقہ سے عورت کو شوہر اس کے ساتھ تجدید نکاح کرنے پر مجبور کیا گیا تو بارہ مرتد ہونے کا اندیشہ ہے ہذا ردائے چٹان کے لئے روایت مشابہ پر عمل کرنا جائز اور اوط ہے (قوله لیس للمرتدة التروح بعیر روحها) وظاهره ان لها التروح بمش شاءت (ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۵۳ ط سعید کرائشی) وکذا فی فتاوی دار العلوم دیوبند ۸ ۳۴ ط امدادیہ ملتان

ضرورت شدیدہ میں حاکم مجاز کو نکاح فسخ ردینے کی گنجائش ہے (۱) لیکن حاکم مجاز سے حکم فسخ حاصل کرنے سے قبل دوسرا نکاح کر لینا جائز نہیں۔ (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ

شادی کے بعد شوہر دیوانہ ہو گیا تو بیوی ایک سال کی مہلت کے بعد تفریق کر سکتی ہے  
(المجمیۃ مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۲۷ء)

(سوال) ایک شخص بھت عقل و تندرستی بدن تقریباً تین چار برس اپنی منکوحہ کے ساتھ بسر کرتا رہا چنانچہ اسی زوجہ سے اس کا ہفت سالہ لڑکا بھی ہے پھر وہ شخص مجنون ہو گیا اور چھ برس سے مجنون ہے اس کے ورثانے باقاعدہ اس کا علاج بھی نہیں کرایا عورت جو ان ہے اور زنا میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے کسی صورت سے اس کا نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۴۷) حضرت امام محمد کے قول کے موجب شوہر کے مجنون ہو جانے کی صورت میں نکاح فسخ ہو سکتا ہے مگر فسخ کے لئے حاکم مجاز کے فیصلہ کی ضرورت ہے وہ جنون حادث میں ایک سال کی مہلت غرض علاج دیکر سال بھر کے بعد اگر جنون زائل نہ ہو تو عورت کے طلب پر نکاح فسخ کر سکتا ہے (۱) (یعنی ثالث مسلم فریقین) کو بھی حاصل ہوتا ہے (۲) لیکن حاکم یا حکم کے فیصلہ کے بغیر نکاح فسخ نہیں

(۱) ولا یتحیر احدہما ای الروحین عیب الاخر فاحشا کعبوں و حدام و برص و ررق و قرون و حالف الانمة اثلاثہ فی الخمسة لو بالروح ولو قضی بالرد صح فتح (درمختار) وقال فی الرد والظاهر ان اصلها و حالف الانمة الثلاثہ فی الخمسة مطلقا و محمد فی الثلاثة الاول لو بالروح کما یفہم من البحر و غیرہ (قولہ ولو قضی بالرد صی ای لو قضی بہ حاکم یراہ فاذا انہ مما یسوع فیہ الاحتیاد) هامش رد المختار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العین و غیر ۵۰۹/۳ ط سعید کراتشی) وقال فی الہدیۃ اذا کان بالروحۃ عیب فلا حیار لروح و اذا کان بالروح حوون او برص او حدام فلا حیار لہا کذا فی الکافی قال محمد ان کان الجنون حادثا یؤجلہ سۃ کلعۃ ثم یحیر المرأۃ بعد الحول اذا لم یبرأ و ان کان مطلقا فهو کالحب و بہ یأخذ کذا فی الحاوی القدسی الفتاوی الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الثانی عشر فی العین ۵۲۶/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ

(۲) اس لئے کہ جب تک تفریق نہ ہو وہ عورت کی مجنون شوہر کی بیوی ہے ورنہ کی بیوی سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے بلکہ وہ نکاح باطل ہے کما قال فی الہدیۃ لا یحور للرجل ان یتروح رجۃ غیرہ و کذلک المعتدۃ کذا فی السراج الوہاج (الفتاوی الہدیۃ کتاب النکاح الباب الثالث فی بیان المحرمات القسم السادس المحرمات النی یتعلق بہا حق العبر ۲۸۰/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۳) و اذا کان بالروح حوون او برص او حدام فلا حیار لہا کذا فی الکافی وقال محمد ان کان الجنون حادثا یؤجلہ سۃ کلعۃ ثم یحیر المرأۃ بعد الحول اذا لم یبرأ و ان کان مطلقا فهو کالحب و بہ یأخذ کذا فی الحاوی القدسی (الفتاوی الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الثانی عشر فی العین ۵۲۶/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۴) واما المحکم بشرطہ اہلیۃ القضاء و یقضی فیما سوی الحدود القصاص ہامش رد المختار کتاب القضاء ۳۵۴/۵ ط سعید کراتشی)

ہو سکتا (۱) محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

شوہر کو جنون ہو تو اس کی بیوی کو تفریق کا حق حاصل ہے یا نہیں؟

(المجمعیتہ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۲۸ء)

(سوال) ایک شخص نوجوان ضلع جہپائی گوڑی کا باشندہ تقریباً ڈیڑھ سال سے مرض جنون میں مبتلا ہے ناداری کی وجہ سے کسی اچھے حکیم یا ڈاکٹر یا وید سے علاج کرانے کا اتفاق نہیں ہوا نہ سرکاری ہسپتال میں جتا گیا جس سے مرض کے اچھے ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کیا جاتا شخص مذکور کی بیوی نوجوانی اور مفلسی سے تنگ آکر مستعفی ہوئی کہ نکاح ثانی درست ہے یا نہیں بعض علماء نے ہجر دپاگل ہونے اس کے شوہر کے نکاح سابق کو فسخ قرار دیکر نکاح ثانی کا فتویٰ دیدیا اور نکاح کر بھی دیا دوسرے علماء نے تا تحقیق عدم استیاد و صحت عدم جواز کا فتویٰ دیا اب وجہ عدت ہو گئی ہے اور نا اتفاقی کی خلیج وسیع تر ہوتی جا رہی ہے یہ نکاح درست ہے یا نہیں؟ اور عدم جواز نکاح کی صورت میں زانی اور زانیہ کو توبہ کے ساتھ ساتھ کیا کفارہ ادا کرنا چاہیے؟

(جواب ۱۴۸) جب کہ ڈیڑھ سال سے زوج جنون میں مبتلا ہے اور اس مدت میں افاقہ نہ ہوا تو بغیر مزید انتظار کے امام محمدؒ کے قول کے بموجب تفریق جائز ہے (۱) مگر حکم تفریق کے لئے حاکم یا اختیار یا حکم کا فیصلہ ضروری ہے نیز حکم تفریق کے بعد عدت بھی گزارنی ہوگی (اگر عورت مدخول بہا تھی) یہ مراتب پورے کر لئے گئے تو نکاح ثانی درست ہو اور نہ ناجائز (۲) ناجائز ہونے کی صورت میں تفریق یا تجدید ضروری ہے اور گزشتہ کی تلافی کے لئے صرف توبہ کافی ہے کوئی کفارہ لازم نہیں۔ (۳) محمد کفایت اللہ غفرلہ

شوہر کو جذام کی بیماری ہو تو بیوی کو نکاح فسخ کرانے کا حق ہے یا نہیں؟

(المجمعیتہ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۲۹ء)

(سوال) میری شادی میرے والد نے صغر سنی میں شیخ نصیر الدین سے کر دی تھی کہ میرے شوہر کو

(۱) اس لئے کہ بغیر قضاء حاکم کے نکاح فسخ نہیں ہوگا ورنہ عورت بہ ستور اسی مجنون کے نکاح میں ہے ہذا کسی کی بیوی سے جب تک وہ اس کے عقد نکاح میں ہے نکاح کرنا شرعاً درست نہیں اور دوسرا نکاح منعقد بھی نہیں ہوگا کما قال فی الرد اما نکاح مسکوحۃ العیور معدنہ - فلم یقل احد بحوارہ فلم یعقد اصلاً (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۳ ۵۱۶ ط سعید کرائشی)  
(۲) قل محمد ان کان الحول حادثاً یؤجلہ سۃ کالعة ثم یتحیر المرأة بعد الحول اذا لم یسراو ان کان مطبقاً فهو کالجب و بہ ما حد کذا فی الحاروی القدسی (الفتاویٰ الہندیۃ کتاب الطلاق الباب الناسی عشر فی العیس ۱/۵۲۶ ط ماحد بہ کوئٹہ)  
(۳) تفصیل کے لئے دیکھئے المجیدۃ النجزۃ ص ۵۱ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی

(۴) کما ورد فی الحدیث الثانی من الدب کمس لا دب لہ (رواہ اس ماحہ فی سہ باب ذکر التوبۃ ص ۳۲۳ ط مکتبہ میر محمد کرائشی)۔



جذام کا مرض لاحق ہوا اب میں عرصہ تیس برس سے باغ ہوں اور اپنے والد کے گھر زندگی کے دن پورے کر رہی ہوں مجھے اپنے شوہر کے ساتھ رہنا منظور نہیں کیونکہ وہ مرض ناقابل علاج میں گرفتار ہے اور عرصہ چار برس سے اپنی سسرال نہیں گئی نہ جانے کے لئے تیار ہوں طلاق مانگتی ہوں تو طلاق نہیں دیتا اور میں خلع کی استطاعت نہیں رکھتی۔

(جواب ۱۴۹) جذامی شوہر کی بیوی حاکم باختیار کی عدالت میں فسخ نکاح کی درخواست دیکر حکم فسخ حاصل کر سکتی ہے حاکم امام محمد کے قول کے بموجب نکاح کو فسخ کر سکتا ہے اور بعد حصول حکم فسخ عدت پوری کر کے عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ

شوہر کتنا ہی سخت بیمار ہو اس صورت میں بھی عورت پر خود بخود طلاق نہیں پڑتی (المجمیۃ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۳۶ء)

(سوال) زید عرصے سے مرض میں مبتلا ہے اور مرض کی وجہ سے ایک سال سے اس کی زبان بند ہے بول نہیں سکتا ایک عالم نے فتویٰ دیا کہ زید کی زوجہ کو طلاق ہو گئی کیونکہ اس قدر مرض کا نکاح نہیں رہ سکتا اس فتویٰ کو حق سمجھ کر اس کی بیوی کا دوسری جگہ نکاح کر دیا گیا۔

(جواب ۱۵۰) شوہر کے مرض ہونے کی صورت میں خود بخود طلاق نہیں پڑ جاتی خواہ کتنا ہی سخت مرض ہو پس صورت مسئلہ میں یہ نکاح جو بدون طلاق کے پڑھا دیا گیا صحیح نہیں ہوا اور جس نے اس نکاح کے جواز کا فتویٰ دیا اس نے سخت غلطی کی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ

۱۔ وان كان بالروح حول او مرض واحد فلاحسار لها عند ابي حنيفة و ابي يوسف وقف محمد لها الحصر دفعاً لنصر عيها كما في الحب و لغة بحلاف حبيب لانه متمسك من دفع الضرر بالطلاق (الهدية: كتاب الطلاق باب العين وغيره ۲/۲۲ ط شركة علميه ملتان)

(۲) اذا طلق الرجل امرأته طلاقاً او ثلاثاً او وقعت الفرقة بينهما بغير طلاق و هي حرة ممن تحصن فعندنا نلاحه اقراراً سواء كانت الحرة مسلمة او كسبية كذا في السراج الوهاج ثم قال بعد صفحه لو كانت المعتدة بالحیض - و نفس الانقطاع في الحيضة الثالثة تنطلي الرجعة - و يحوز لها ان يتزوج باحران كان قد طلقها (الهدية: كتاب الطلاق الباب الثالث عشر في العدة ۱/۵۲۷-۵۲۸ ط ماجديه كونه)

(۳) اس سے کہ مرض کتنا ہی سخت ہو جب تک شوہر کی بوی تو طلاق نہیں دیتا اور خود بخود طلاق نہیں پڑتی ہاں جس مرض میں جیسا کہ جنون جذام اور مرض جن کی وجہ سے امام محمد اور ائمہ شیعہ کے مذہب کے مطابق عورت کو فسخ نکاح کا اختیار ہے اور وہ قاضی یا جماعت المسلمین (پنجیت) کے درجہ سے پانچ فسخ کرانے کی کما ہو فی کتب الفقہ در جب طلاق نہیں پڑی تو وہ نکاح کا نکاح برقرار رہا اس لئے دوسرا نکاح اگر وہ شریعت جائز نہیں بلکہ باطل ہے کما فی الدر المختار کل صلح بعد صلاح فلنأسی باطل کذا الکاح بعد الکاح والا صل ان کل عقد اعد فالنأسی باطل الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الصلح ۵/۶۳۶ ط سعید کرسی وقف فی الهدیۃ لا یحوز للرجل ان یتزوج و حرة غیره و كذلك المعتدة کذا فی سراج الوهاج (الفتاویٰ الہدیۃ: کتاب الکاح الباب الثالث فی بیان المحرمات القسم السادس المحرمات التي يتعلق بها حق العبر ۱/۲۸۰ ط ماجديه كونه)

## فصل نہم

## زوج کا ظلم و زیادتی

ظالم شوہر سے نجات کی کیا صورت ہے؟

(سوال) مجبور و بکس عورتیں جو شوہر کی ہر قسم کی زیادتی اور ظلم برداشت کرتی ہیں ان کے لئے خلاصی کی شرعاً کوئی صورت ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۵۰۰ محمد شبیر دھوٹی (بنارس) ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۶ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۵۱) مظلوم عورتوں کو ظالم شوہروں کے پیچہ ظلم سے چھڑانے کے لئے ایک مسودہ قانون اسمبلی میں پیش ہونے والے تھے مگر ابھی تک اس کے متعلق کوئی تسلی بخش صورت نہیں نکلی ہے کوشش کی جا رہی ہے کہ ایسا قانون بن جائے اور مائیں مذہب کے موافق نکاح فسخ کیا جاسکے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

جو شخص اپنی بیوی کو ایذا دے اس کی بیوی کیا کرے؟

(سوال) ایک بڑی عمر بچیس بچیس سال جس کی شادی کو عرصہ دس بارہ سال کا ہو چکا دوران شادی میں خاوند نے طرح طرح کی ایذا میں پہنچائیں اور اب عرصہ پانچ سال سے مطلق خبر نہیں لی ایک بڑی بھی جس کی عمر قریب پانچ ہی سال کی ہے اس کے پاس رہتی ہے کئی مرتبہ اس کے شوہر سے کہا گیا کہ اپنی بیوی کو لے جائیے فیصلہ کر دے مگر وہ کسی طرح رضا مند نہ ہوا بلکہ اور یہ سمجھ گیا کہ نہ میں رکھوں نہ میں چھوڑوں بڑی کی عمر اس قابل نہیں کہ وہ تنہی رہے اب تک اس نے محنت مزدوری سے گزر لی اس نے فعل مختاری کی درخواست دی تھی جو کہ منظور ہو گئی وہ چاہتی ہے کہ کہیں بیٹھ کر بقایا زندگی بسر کروں اب جناب سے اتماس ہے کہ جناب بذریعہ فتویٰ اجازت دیں کہ لڑکی کا اس حالت میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۸۱۹ ایم نذیر حسین سوداگر چرم صدر بازار، دہلی۔

۲۲ رجب ۱۳۵۶ھ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۵۲) عدالت سے خود اختیاری تو مل گئی اب اس کی ضرورت ہے کہ فریقین کسی کو ثالث بنادیں ورنہ تحقیقات کے بعد فسخ نکاح کا حکم کر دے اور پھر عورت عدت پوری کر کے دوسرا نکاح

(۱) ان سے کہیں کہ یہ بابت تہذیب العاجزہ للتحائف جس میں تفصیل کے ساتھ مظلوم عورتوں کی مشکلات کا شرعی حل پیش کیا گیا ہے اس میں حنفیہ میں ہیں قلمبند کیا ہے

۲، تالیف الحکمین حاکم بیهق و دیگر لفظ الدن عبہ مع قبول الآخر ذلك و شرطہ من جهة المحکم بالکسر لعن لا لحرہ والا سلام - و شرطہ من جهة المحکم بالفتح صلاحیہ للقضاء کما مر (در مختار) قوله کما مر - فی فی باب السابق فی قوله و لمحکم کاف صی (ہامش رد المحتار مع الدر المحار) کتاب القضاء باب المحکم

کر لے اگر شوہر ثالثی پر آمادہ نہ ہو یعنی کسی کو ثالث نہ بنائے تو عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں نکاح کا دعویٰ کر کے نکاح فسخ کر لے اگر مسلمان حاکم نکاح فسخ کرنے کا فیصلہ دیدے تو پھر بعد انقضائے عدت وہ دوسرا نکاح کر سکے گی۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

جس عورت کا شوہر نہ اسے طلاق دے نہ اپنے پاس رکھ کر نان و نفقہ اور حقوق زوجیت ادا کرے تو وہ عورت کیا کرے؟

(سوال) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح اپنے بھائی عمر کے بیٹے کے ساتھ کر دیا تھا جب وہ سسرال میں بھیجی گئی تو کچھ عرصہ کے بعد ساس وغیرہ نے اس کے ساتھ جھگڑا شروع کر دیا ہوتے ہوتے اس اثنا میں اس کی ساس و زید کے بھائی عمر نے زید کی لڑکی پر زنا کا الزام لگایا جس کو زید اور زید کے تمام طرفدار بہتان عظیم تصور کرتے ہیں لیکن عمر و عمر کے طرفدار اس کو حقیقت خیال کرتے ہیں اسی دن سے لڑکی زید کے گھر میں ہے جس کو عرصہ تین سال کا گزرنے والا ہے نہ تو وہ گھر سے لے جاتے اور نہ طلاق ہی دیتے ہیں پچھ میں شکائے ہوئے ہیں بہت دفعہ عمر کے پاس بڑے بڑے معزز آدمی بھیجے گئے کہ کوئی فیصلہ کرو مگر کوئی فیصلہ نہیں کرتا۔

المستفتی نمبر ۱۸۳۱ مستفتی طحطا اللہ سید ارلوہار - مسلم بازار - ڈیرہ اسماعیل خان

۲۴ رجب ۱۳۵۶ھ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۵۳) اگر خاوند زید کی لڑکی یعنی اپنی زوجہ کو آباد نہیں کرتا اور نہ طلاق دیتا ہے تو زید کو حق ہے کہ وہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں دعویٰ کرے نکاح کو فسخ کرے حاکم بعد تحقیقات نکاح کو فسخ کر سکتا ہے بعد حصول حکم فسخ و انقضائے عدت دوسرا نکاح ہو سکے گا (۱) لازم زنا بھی موجب عدت ہے (۲) اور بعد لعان تفریق ہو سکتی ہے (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) ابن یاسین میں قاضی ثمالی مذکور ہیں وہاں تو محمد آسان ہے اور جہاں قاضی ثمالی مذکور نہیں ہے وہ مسلمان حاکم کی عدالت میں دعویٰ کرے عدالت میں فیصلہ دے اختیار رکھتی ہیں اگر وہ قاضی ثمالی کے عدالت میں فیصلہ کرے وہ ان کا حکم بھی قضاء قاضی کے قائم مقام ہو جاتا ہے کما فی الدر المختار و بحور تفہیم القضاء عن السلطان العادل والحاشر ولو کافر اذ کفر مکین و عہد (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب القضاء ۳۶۸، ۵ طبع سعید کراتشی)

(۲) دینے احیاء ان جزو الخیۃ و جہات ثلث حکم راجع مسموع فی الخیۃ ص ۷۳ طبع دار الشریعہ کراچی

(۳) فمن قدف بصریہ الرأ فی ذر الاسلام روحہ الحیۃ سکا ح صحیح ولو فی عدۃ الریحی العقیقۃ عن فعل الرأ و نیمتہ لا عن رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب الدعان ۳ ۸۵، ۴ ۸۵ طبع سعید کراتشی

(۴) ومن حکمہ و حوب التفریق سہما و وقوع الباس بہما لفریق بحر ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب الدعان ۳ ۸۳، ۴ طبع سعید کراتشی عدت کے پورا کرنے اور قاضی ثمالی کی عدالت کا ہونا ضروری ہے جیسا کہ کتب الفقہ میں مذکور ہے لہذا اگر عدالت کے پاس جاتے ہیں وہاں ثابت نہیں ہوا اس سے ضرور جہنم خود بخود لعان کرے گا اس سے تفریق نہیں ہوگی اور طلاق نہیں پڑے گی ابھی شوہر پر اس جہت کے گمان کا مواخذہ ہے کاوردنی میں اس وقت اس پر کوئی حکم مرتب نہیں ہوگا فقط

نان و نفقہ نہ دینے اور حقوق زوجیت نہ ادا کرنے والے شوہر سے نکاح فسخ ہو گیا نہیں؟  
 (سوال) میں مسماۃ کرم جان عرصہ گیارہ سال سے مجھ کو میرے خاوند عبدالمادی نے گھر سے نکال دیا  
 نکالنے پر میں اپنے بھائی کے گھر چلی آئی ہر چند معتبرین شہر سے میں نے صدا کی اور اپنے خاوند کے پاس  
 جرگہ لے گئی کہ مجھے آباد کریں یا خرچہ دیں مگر میرا کوئی حیلہ کارگر نہ ہوا آخر کار میں نے عدالت میں  
 دعویٰ دائر کیا میرا بھائی ایک مفلس شخص ہے میں نوجوان عورت ہوں خرچہ سے لاچار اگر شریعت  
 محمدیہ کے علماء سے استدعا کرتی ہوں کہ کوئی صورت شریعت نے ہم سے کس و لاچار عورتوں کے  
 لئے تجویز فرمائی ہے کہ اگر خاوند نان و نفقہ نہ دے اور عورت لاچار ہو تو کیا وہ عورت عندالشرع کسی حیلے  
 سے عطاقتہ ہو سکتی ہے؟ نفس مارہ بہت غالب ہے عرصہ کثیر کے بعد اب لاچار اگر استدعا کرتی ہوں اب  
 صبر و حکم ختم ہو گیا ہے اگر شریعت نے وجہ سے طلاق ہو سکتی ہے تو برائے خدا میری جان کو اس آفت سے  
 بچائیں اگر کوئی جائیداد ہوتی تو گزارا کرتی۔

المستفتی نمبر ۲۰۲۸ مستزی فضل الہی (ضلع کھل پور) ۱۱ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۱۶ نومبر ۱۹۳۷ء  
 (جواب ۱۵۴) اگر شوہر بیوی کو آباد نہیں کرتا اور طلاق بھی نہیں دیتا تو عورت کو کوئی حاکم مجازاً اختیار  
 جرگہ یا اختیار قاضی نکاح فسخ کرے خاوند کے ظلم سے بچ سکتا ہے یا اختیار حاکم یا جرگہ یا قاضی نکاح فسخ  
 کر دے تو فسخ صحیح ہے اور پھر عورت عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکے گی (۱)  
 محمد کفایت اللہ کان اللہ لاہ دہلی

شوہر کے ظلم و زیادتی کی صورت میں بیوی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) خدمہ ایک ماخذاری دختر بے قریباً ۱۵ برس کی عمر میں میرا عقد کیا گیا میں اپنے خاوند کے  
 پاس ۳-۵ سال رہی اس وقت میری عمر قریباً بیس بائیس سال کی ہے اسی درمیان یعنی ہمدت زوجیت  
 میرے خاوند نے مجھے طرح طرح کی ایذا و تکلیفیں پہنچائیں اور دوسرے شخص سے میری آبروریزی  
 کرانے کی کوشش کی اور تاکہ تو میرے کام کی نہیں ان سختیوں اور وجوہات سے میں اسے چھوڑ کر اپنے  
 ماں باپ کے گھر آگئی ہوں میں چاہتی ہوں کہ وہ مجھے طلاق دیدے مگر وہ مجھے طلاق نہیں دیتا میں اس سے  
 ۱۵-۱۶ سال سے علیحدہ ہوں میں اس شخص کے گھر یا کل نہیں جانا چاہتی میری جوانی کی عمر ہے مجھ سے  
 برداشت بھی نہیں ہو سکتی بغیر طلاق سے میں دوسرا نکاح بھی نہیں کر سکتی اس لئے حضور کی خدمت

(۱) اس مسئلہ میں بہت شدیدہ ہواہ و دواہ میں مذہب مابعد کے مطابق فتویٰ دیا گیا ہے جس کی پوری تفصیل رسالہ "الحیلۃ الناجیۃ  
 منہ فی التزوگات الخ" میں ملے گی۔ مطبوعہ دارالافتاء اسلامیہ لاہور۔

(۲) لا محذور للرجل ان یروح روحہ غیرہ و کذلک المعتقد کذا فی السراج الوہاج (الفتاویٰ الہدیۃ) کتاب  
 نکاح الباب الثالث فی بیان المحرمات الفصل السادس المحرمات التي يتعلق بها حق العیر ۱/ ۲۸۰ ط ماحدیہ  
 کتبہ

میں بتی ہوں کہ مجھے شرعی حکم مرحمت فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۲۱۸۷ ایس بی ولد عبدالہادی (تجید واڑہ)

۴ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ ۱۶ جنوری ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۵۵) اگر شوہر کے مقابلہ میں قابل برداشت ہوں اور وہ طلاق بھی نہ دے اور عورت کی صحت خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے اور بعد وصول فسخ و انعقاد عدالت وہ نکاح کر سکتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لاہ دہلی

جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ حیاسوز سلوک کرتا ہے بد اخلاقی سے پیش آتا ہے اور اناء پہنچاتا ہے تو وہ عورت کیا کرے؟

(سوال) میری شادی یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے آج تین سال ہوتے ہیں مسکمی محمد غیوث و مد فتح محمد قوم انان پیشہ ملازمت سے ہوتی تھی مذکور نے ایک ہزار کامہ سادہ مع بیس روپے خرچہ پاندان وغیرہ کے ساتھ اس شرط سے تحریر کیا تھا کہ وہ میری والدہ کے گھر میرے ساتھ رہے گا اور خود مجھے کہیں دہلی سے باہر یاد دوسرے محلہ میں نہیں لے جائے گا اور مجھ سے اخلاق سے پیش آئے گا اس نے یہ بھی اقرار کیا تھا کہ وہ کٹوار ہے اور اس سے پیشہ اس کی شادی نہیں ہوئی ہے حالانکہ میری شادی کے بعد معصوم ہوا کہ یہ راز دھوکہ تھا وہ شادی شدہ ہے شادی ہونے کے بعد وہ مجھ سے حیاسوز سلوک کرتا رہا اور بد اخلاقی سے پیش آتا رہا طرح طرح کے فریب کر کے میری ذاتی زیور اور روپیہ عیاشی میں برباد کرتا رہا اور مجھ سے ناراض رہا اور مجھ سے اپروا ہو گیا۔ مجھے باہر مٹانے لے جانا چاہتا تھا مگر میں اس کے چال چلن سے یہاں تک خائف تھی کہ مجھے خطرہ لاحق تھا میں نہیں گئی یونکہ وہ مجھے فروخت کرنا چاہتا تھا بعد ازیں اس نے میری والدہ پر اور مجھ پر مقدمہ چلایا کہ اس کا فرنیچہ وغیرہ ہم نے ضائع کر دیا ہے مقدمہ ہمارے حق میں رہا اور خارج ہو گیا میرے والد بزرگوار رخصت ہو چکے ہیں صرف میری ماں میری وارث ہے میں شوہر مذکور کے گھر میں نہیں رہنا چاہتی اور وہ مجھے طلاق نہیں دینا چاہتا بلکہ کافی رقم حلقہ دینے کی طلب کرتا ہے حالانکہ قانوناً وہ اور خرچہ تین سال کا میں اس سے وصول کر سکتی ہوں مگر وجہ غربت اور اپنی عزت کے چہ نہیں کر سکتی ایک مسکین عورت کی حیثیت سے سخت پریشان ہوں۔

المستفتی نمبر ۲۲۸۲ منور خانم بنت آغا حسین دریائے دہلی

۴ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۴ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۵۶) اگر واقعات مذکورہ سال صحیح ہیں تو عورت کو حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم عدالت



(۲) تبصرے: ایسا ہو جانے کی صورت میں عورت کا گزارہ ممکن نہ ہو یا اس کی عصمت خطرے میں ہو تو یورڈ کو حق ہے کہ وہ نکاح کو منسوخ کرے عورت کو آزادی دیدے اور عورت کو آزادی ملنے کے بعد عدت گزار کر نکاح ثانی کر لینا جائز ہوگا (فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ - دہلی)

جس عورت کا شوہر اوباش 'انعام باز اور حقوق زوجیت ادا نہ کرے' تو اس کی بیوی کیا کرے؟  
(سوال) (۱) درخواست کنندہ راجہ ملی زوجہ منظور عام سائمن اسٹیٹ ریوان عرض کرتی ہے مدرسنہ کو  
فدویہ جو درخواست دے رہی ہے اس درخواست پر شہ عا میر الفیصلہ کیا جائے خدا اور سب سے خشن و  
حق کے لئے جوار شاد کیا ہے۔

(۲) میرے شوہر منظورؔ لم میں یک عیب تو یہ ہے کہ ان کو انعام بازی کا شوق ہے وہ عورت سے محبت نہیں رکھتے میں نے ان کو تین سال تک سمجھایا کہ یہ بد فعل پھوڑ دے لیکن وہ نہیں چھوڑتے اس لئے میں ان سے بیزار ہوئی اور ان کی زوجیت میں رہنا نہیں چاہتی اس بات پر شرعاً فیصلہ چاہتی ہوں۔

(۳) میرے یہاں خوند نے مبلغ گیارہ سو پچیس روپے جو مہر کا دیا تھا اس کا زیور بنادیا تھا وہ زیور جناب منظور عالم صاحب کے مکان سے پوری چلا گیا اب میرے پاس ایک پیسہ تک نہیں ہے مجھ کو دو تین روز کا فاقہ گزرتا ہے اور میرا ایک چہ نابخ جو یہاں خوند کی طرف سے ہے ہم ماں بچے بھوکے مرتے ہیں کوئی پرسان حال نہیں ہے موجودہ خوند سے کھانے پینے کو مانگتی ہوں تو کوئی جواب نہیں ملتا وہ خوند مجھ کو لینے نہیں آتا نہ خرچ دیتا ہے ۳۱ ماہ زورے خوند بیوی سے بے فکر ہو کر بیٹھ گئے ہیں ایسے خوند پر شرعاً کیا حکم عائد ہوتا ہے ؟

(۴) اگر علماء دین نے اس معاملہ کا فیصلہ نہیں کیا تو اب میں علمائے دین کے سامنے قسم اٹھا کر قرآن شریف کی کہتی ہوں کہ میں اس پیٹ کے لئے چاہے عیسائی بن جاؤں یا آریہ پھر مجھ پر آپ ہوگا کوئی بدنامی نہ دینا میں حرام کر کے پیٹ بھرنا نہیں چاہتی فاقہ میں دن نکل جائیں اگر اسلامی فیصلہ نہ ہوگا تو عیسائی بن جاؤں گی یا آریہ حرام نہیں کروں گی اس لئے اپنی درخواست علمائے دین کے سامنے پیش کرتی ہوں جو یہی حکم خدا و رسول کا ہو وہ حکم پندرہ دن کے اندر دیا جائے ورنہ کوئی جواب نہ ملنے پر اسلامی دعوے سے مسیحہ ہو جاؤں گی پھر مجھے کوئی بدنامی نہ دینا۔

المستفتی نمبر ۲۳۳۰ راجہ فی زوجہ منظور عالم بلا سپور (سی پی)

۲۱ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۲۱ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۵۸) جب کہ خاوند اس قدر خطر کار اور ظالم ہے کہ بیوی بچے کو نفقہ نہیں دیتا اور نہ حقوق

زوجیت ادا کرتا ہے تو عورت کو حق ہے کہ وہ حاکم کے پاس دعویٰ کرے اپنا نکاح منسوخ کرالے اور پھر عدت گزار کر دوسرا نکاح کر لے (۱) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

دس سال تک جس شوہر نے خبر نہیں لی اس کا کیا کیا جائے؟  
(الجمعیتہ مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۲۷ء)

(سوال) ایک نوجوان شریف عورت شادی شدہ ہے مگر اس کا خاوند اس کو نہ تو گھر میں بہا کرتا ہے نہ اس کے نان و نفقہ کا ذمہ لیتا ہے جس کو وہ ۲۰ سال کا لڑکیا ہے عورت کے والدین ہمارے ہیں جب اس سے طلاق طلب کی جاتی ہے تو چار پانچ ہزار روپ طلب کرتا ہے۔

(حواص ۱۵۹) اس پر مرد اور زنانہ نفقہ کی تلاش کر کے باہر ڈال جائے یہ برہنہ داری وغیرہ سے ذبیحہ الکر طلاق حاصل کی جائے، کیونکہ جب تک اس سے فیصلہ نہ لیا جائے وہ ہر امکان نہیں ہو سکتا۔

جو شوہ عرصہ تیرہ چودہ سال سے بیوی کی خبر گیری نہ کرے تو وہ عورت کیا کرے؟  
(الجمعیتہ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۲۸ء)

(سوال) مساقہ ہندہ کو اس کے شوہر نے تیرہ چودھویں سال تک ترک کر دیا ہے نہ اس کے خور و نوش کا خیال ہے اور نہ مکان کا بند و بست کرتا ہے اور نہ زرعہ دیتا ہے نہ مطابق دیتا ہے۔؟

(۱) یعنی الحبلہ الناحرہ للجلدہ العاخرۃ بہت حکم و روحہ منعوت فی اللغۃ ص ۷۳ مطبوعہ دار الاساعی کراچی  
جس کا معنی یا کم شرعی حکومت کی طرف سے ۔۔۔ میں سمجھوں گا کہ یہ لفظ پاپٹ ہائی بائبل کے اور نہ پاپٹ ٹافیسڈ شے ماننا  
ہوگا۔

٢) ولا يفرق بين معجزة علي بن أبي طالب عليه السلام ولا لعدم إحداهما من عناحقها ولو مؤسراً وحوار السامعي بأعبار  
البراه وبتصويرها بعبارة ولو قضى به حلفي لم ينفذ معي لو من شافعي ففرضي به بعد درم حصار وفضل في الرد  
في غير الأدكار ثم أعلم أن مسامحة استحيوا أن يثبت بخاصي بحلفي باب من مذهبه القريب بينهما إذا كان  
لروح حاصر أو أبي عن الطلاق (هذه من رد المحتار مع الدرر سحر كائن بطلاق باب الفقه ٣ ٥٩٠ طبعه  
كراتشي)

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حدیث میں تفریق ہو تو ہم اس میں سے ایک حدیث کو سورت میں تفریق سے نہ شامل کریں۔ جب حدیث میں تفریق ہو تو ہم اس میں سے ایک حدیث کو سورت میں تفریق سے نہ شامل کریں۔ جب حدیث میں تفریق ہو تو ہم اس میں سے ایک حدیث کو سورت میں تفریق سے نہ شامل کریں۔

٢٠٤٣. بحر: ليرحل الروح وروحة عمده وكذلك السعدية كذا في نسراج بهاج القادري الهندية كتاب المكارم  
كتاب سائق في بيان المحرمات لنفسه سادس بمحررات ابي يعقوب بن حنبل القير ١ ٢٨٠ ص واحد كرسه





## فصل دہم

### تعدد ازدواج

نکاح ثانی کو رسم کی وجہ سے عیب جانا گناہ ہے اور اس کی وجہ سے عورت کو نکاح فتح کرانے کا اختیار نہیں

(سوال) ایک بڑی کی شادی محنت نابغی اس کی ماں اور بھائی نے اور قرہی رشتہ داروں نے ایک بالغ لڑکے سے کردی اور ودا عی تا بنوز نہ ہوئی اب بڑی بالغ ہو چکی ہے شوہر نے بعد شادی ایک عیسائی عورت کو داخل اسلام کر کے نکاح کر لیا اس عورت سے تین بچے بھی ہو چکے ہیں ان حالات کو سن کر بڑی اپنے شوہر کے پاس جانے سے انکار کرتی ہے اور بڑی کے وارثان بھی بچنے سے انکار کرتے ہیں اور خاندان طبقہ اپنے سے انکار کرتا ہے ایسی حالت میں بڑی نکاح کا مطالبہ کرتی ہے اس کے لئے شریعت اسلامیہ کیا طریقہ بتلاتی ہے؟

المسئلی مبداء الرحمن محمد دہلوی حیان - نسیم آباد (راہپوتانہ) ۱۹ جنوری ۱۹۵۱ء

(جواب ۱۶۲) دوسرا نکاح برینا تو طلاق کی وجہ نہیں بن سکتا اگر اور کوئی معقول وجہ ہو تو اس کی بنا پر عدالت میں مقدمہ کر کے نکاح فسخ کر لیا جائے اور اگر غیر مسلم حاکم نکاح فسخ کر دے تو پھر مسلمان پنپایت سے بھی فسخ کر لیا جائے، مسلمان پنپایت بھی فسخ کر دے تو بڑی آزاد ہوگی اور دوسرا نکاح کر سکے گی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

## فصل یازدہم

### حرمت مصاہرت

بیوی شوہر کے بیٹے کے ساتھ زنا کا دعویٰ کرتی ہے اور لڑکا انکار کرتا ہے مگر شرعی گواہ موجود نہیں تو کیا حکم ہے؟

(سوال) میری دوسری بیوی ایک بد معاش آدمی سے مل کر جھوٹا الزام خاوند کے اوپر لگا کر نکاح فسخ

(۱) اس لئے کہ نکاح ثانی جائز و مستحب ہے اور آنحضرت ﷺ در صحابہ کرام نے عیادت ہے اس کو وجہ عدم رجوع قویٰ نہ عیب جانا نہ استقامت ہوں نہ سخت گناہ کارے قل المدعو و حل و یکحواف طاب لکم من النساء مثنی و ثلث و ربع قال حصہ الانعدلو اھوا احدہ او ما مکت ایمانکم ذلک ادبی لا یعولوا النساء (۳)

(۲) اس کے قاضی کا فاضل علم ہے یا نافذ نہیں ہوتا کافی رد المحار و مقتضہ

ان بقید الکفر لا یصح وان اسلم قل الحجر و بد علم ان تقید الکفر صحیح وان لم یصح قصہ علی المسلم حال کفرہ (ہامش رد المحتار کتاب القضاء ۵/ ۳۵۴ ط سعید کراتشی)

زنا کا دعویٰ کرتی ہے کتنی ہے کہ سوتیلے لڑکے نے میرے ساتھ زنا کیا ہے وہ اپنی ہی زبان سے ثابت کرتی ہے موقع کی شہادت نہیں خوند نے اپنی زبان سے اس کو کوئی تہمت نہیں دی نہ ثابت ہوئی ہے اور نہ اس سوتیلے لڑکے کی زبان سے ثابت ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ میری ماں ہے اور زنا کوئی نہیں ہوا یہ صرف جعل بناتی ہے آپ انہیں کہ نکاح جائز ہے یا حرام ہے اور فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ خوند اس کو چھوڑنا نہیں چاہتا اپنے کہ آباد کرنا چاہتا ہے یہ فریب سے لکنا چاہتی ہے۔

المستفتی نمبر ۱۹۸۳ چراغ دین جاسپور (شملہ) ۲۹ شعبان ۱۳۵۶ھ ۴ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۶۳) اگر عورت یہ دعویٰ کرتی ہے کہ اسکے شوہر کے لڑکے نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے اور وہ لڑکا انکار کرتا ہے تو عورت کا قول معتبر نہیں اس کو لازم ہے کہ یا تو چار گواہ چشم دید پیش کرے جو زنا کی چشم دید گواہی دیں ورنہ یہ عورت خود تہمت لگانے کی سزا پائے گی (۱) اگر چار گواہ زنا کی گواہی دینے والے نہ ہوں اور شوہر زنا کو تسلیم نہ کرے تو نکاح فسخ نہیں ہو سکتا (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ کہ دہلی

## فصل دوازدهم

### ارتداد

بیوی مرتد ہو کر پھر مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال) پہلے ایک عورت مسلمان تھی پھر وہ ایک مرد مسلمان کے ہمراہ بھاگ آئی اور بھاگ کر آریہ سماج میں دونوں مرد و زن داخل ہو گئے ۶ صد دو یا تین سال کا ہوا کہ دو تین بچے پیدا ہوئے اس کے بعد وہ دونوں شخص کہتے ہیں کہ ہم فیہ وز پور پنجاب میں دونوں شخص مسلمان ہو گئے اب ان کا نکاح ہو اور اس

(۱) الشہادة علی مراتب مہد الشہادہ فی الرب یعتر فیہا اربعۃ من الرجال لقولہ تعالیٰ "واللاتی یاتین الفاحشۃ من سائکم فاستشهدوا علیہن اربعۃ منکم" (الہدایۃ کتاب الشہادۃ ۳ ۱۵۴ ط شرکہ علمیہ ملتان)

(۲) وادافد الرجل رجلاً او امرأة محصنة بصریح الرب وطالب المقذوف بالحد حدہ الحاکم ثمانین سوطاً ان کتاب حرا لقولہ تعالیٰ "والدین بر موب المحصنات" الی ان قال "فاحللوہم ثمانین حدۃ" الایۃ المراد بالمرمی برء بالاحماع و فی النص اشارۃ الیہ وهو شترط اربعۃ من الشہداء اذ هو محتص بالربا (الہدایۃ کتاب الحدود باب حد القذف ۲/۵۲۹ ط شرکہ علمیہ ملتان)

(۳) وان ادعت الشہوة فی تقبلہ او تقبیلہا اسہ وانکرہا الرجل فهو مصدق لا ہی (درمختار) وقال فی الرد قولہ ان ادعت الشہوة فی تقبلہ (ای ادعت الروحۃ انہ قبل احد اصولہا او فروعہا بشہوة او ان احد اصولہا او فروعہا قبلہ بشہوة - (قولہ فهو مصدق) لانه یکر ثبوت الحرمة والقول للمسکر (هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ۳/۳۶ ط سعید کرائشی)

عورت کا پہلا خاوند حیات ہے اور اب یہ چرچا ہوا کہ جتنے اشخاص اس نکاح کے اندر تھے ان سب کا نکاح وٹ گیا۔  
المستفتی نمبر ۲۰۰۰ عبدالعزیز محرم نگر صوبہ دہلی

۵ رمضان ۱۳۵۶ھ ۱۰ نومبر ۱۹۳۷ء

جواب (۱۶۴) عورت کے آریہ ہونے کی وجہ سے پہلے خاوند کا نکاح ٹوٹ گیا، اور اب دوبارہ مسلمان ہونے کے بعد عورت اور اس شخص کو جو سہگاکر، یا تھا سزا اسلامی حکومت دے سکتی تھی اور مجبور کر سکتی تھی کہ عورت پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح کرے (۲) لیکن اب اسلامی حکومت نہ ہونے کی وجہ سے عورت نے اس شخص سے جو نکاح کر لیا ہے یہ نکاح منعقد ہو گیا (۳) اور اس میں شریک ہونے والے بھرم نہیں ہیں۔ اور نہ ان کے نکاح ٹوٹے۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) کلمات کفریہ سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے  
(۲) خدا اور رسول کو نہیں مانوں گی کہنے سے نکاح فسخ ہو یا نہیں؟  
(۳) دوبارہ مسلمان ہونے کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے یا نہیں؟  
(۴) اب اگر شوہر بیوی کو رکھنا نہیں چاہتا تو طلاق دینا ضروری ہے یا انہیں کلمات کفریہ سے نکاح فسخ ہو گیا؟

سوال (۱) ایک شخص نے دوران گفتگو میں کہا کہ شریعت ظاہری تو بین کفر ہے زبان سے یہ جملہ نکاح داخل ارتداد ہے یا نہیں اگر داخل ارتداد ہے تو ارکان ایمان اور تجدید نکاح ضروری ہیں؟  
(۲) ایک عورت جس کا سن ۲۰ سال ہے اور اس سے پہلے دو شوہروں سے تین ایک کے بعد دوسرے سے طلاق خود حاصل کرنے کے بعد اب تیسرا نکاح کیا ہے اور تیسرے شوہر کے گھر سے اپنی ماں کے گھر خوشی گئی اور وہاں کچھ دن رہ کر اس شوہر کے پاس آنے سے بعد انکار کچھ دن تک کرتی رہی لیکن ماں بہن وغیرہ کے سمجھنے سے اس شرط پر شوہر کے پاس آنے کا اقرار کیا کہ چلی تو جاؤں گی مگر نفوذ باندہ

(۱) وارتدوا حدھما ای الروحین فسح ولا یقصر عدد اعماحل بلا قضاء (الدر المختار مع ہامش ردالمحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳/ ۱۹۳ ط سعید کراتشی)

(۲) وحر علی الاسلام و علی تحدید النکاح وحر لہا مہر بصر کدبار و علیہ الفتوی ولو الحة (در مختار) وقل ی الرد (قوله علی تحدید النکاح) فلکن فاص ان یحدده مہر یسر ولو بیدار وصیت ام لا ونمیع من التروح مرہ بعد اسلامها ولا یحیی ان محلها ما اذا طلب الروح ذلك اما لو سکت او ترکہ صریحا فانها لا یحیی و تروح من غیرہ لا نہ ترکہ حقه (ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳/ ۱۹۴ ط سعید کراتشی)

(۳) و طاهرہ ان لہا التروح بمن نہاءت (ہامش رد المختار کتاب الجہاد باب المردہ ۴/ ۲۵۳ ط سعید کراتشی)  
در عرب میں شامیہ کی اس عبارت پر عمل کیا جائے گا اس سے کہ در اعرب میں اجبار علی اسلام و تجدید نکاح ممکن نہیں ہو سکتا۔  
یونکہ کسی کو اس پر قدرت نہیں ہے۔

خدا و رسول کو نہیں مانوں گی بس اس کے کلمات مذکور پر عن کیا تو دوسرے دن توبہ کر کے شوہر کے کھڑے آئی شوہر سے نہ کوئی جھگڑا تھا اور نہ شوہر کو کلمات مذکورہ کا علم تھا اس لئے یکجائی بھی ہوئی اسکے بعد کلمات مذکورہ کا شوہر کو علم ہوا ریافت طلب بات یہ ہے کہ شوہر بلا علم کلمات مذکورہ مرتکب فعل یکجائی ہو ہو اس کی وجہ سے کسی سزا کا مستحق ہوا یا نہیں اگر ہوا تو کیا صورت اس سے براءت کی ہے۔

(۳) اب اس عورت پر تجدید نکاح لازم ہے یا نہیں؟

(۴) اور اگر شوہر اس کو اپنی زوجیت میں اب نہ رکھنا چاہتا ہو تو تجدید طلاق کی ضرورت ہے یا صرف وہی کلمات ارتداد علیحدگی کے لئے کافی ہیں

المستفتی نمبر ۲۰۱۰ شب امت حسین صاحب (آرہ) ۹ رمضان ۱۳۵۶ھ ۱۴ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۶۵) (۱) ہاں اس کام کے ظاہری معنی ارتداد کے موجب ہیں اور ان کے کہنے سے کہنے والا اسلام سے نکل جاتا ہے پس اس و توبہ کرنا اور از سر نو تجدید نکاح کرنا لازم ہے (۱)

(۲) شوہر پر کوئی گناہ اور موجدہ نہیں ہے

(۳) عورت کے ان کلمات کی بناء پر تجدید نکاح احتیاطاً لازم ہے (۲)

(۴) تجدید طلاق کی ضرورت تو نہیں مگر طلاق دے دینا احتیاطاً بہتر ہے (۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ولی

۱) ما یکون کفراً اتفاقاً یبطل بعسل و لکح و ولادہ و لاد رما و ما فیہ خلاف یؤمر بالا متعاف و التوبہ و جدید الکاح (در مختار) و فی الرد قولہ و ولادہ اولاد (رد) کذا فی فصول العمادی لکن ذکر فی رد العیس و یحدد بیہما الکاح ب رصیت روحہ بالعود الیہ و لا فلا یحرو المولود بیہما قبل تحديد الکاح بالوصی بعد الردۃ ثبت سہ مد یکن یکون رد (قولہ و التوبہ) ی جدید الاسلام (ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۴۷ ط سعید کراتشی)

(۲) اس سے نہ شوہر کو بیعت کے متعلق معلوم نہیں ہو تھا نہ اس نے گمراہی کلمات سے ہیں ہذا علم نہ ہونے کی وجہ سے موجدہ نہیں (۳) (قولہ و جدید الکاح ای حیاط کما فی الفصول العمادیۃ - و قولہ احتیاطاً ای یا مرہ المصی بالجدید لیکون و طوہ حلالاً بلا اتفاق ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۴۷ ط سعید کراتشی)

(۴) اس سے کہ رتداد سے نکاح فوراً ٹوٹ جاتا ہے کما فی الدر المختار و ارتداد احدهما ای الروحین فصح عاجل بلا قصء الدر المختار مع ہامش رد المختار کتاب الکاح باب الکاح الکافر ۳ ۱۹۳ ط سعید کراتشی) مگر حقیقتاً طلاق ایذا بہتر ہے اس سے کہ کلمہ "مذکور" کو نہیں مانوں گی کہتے وقت عورت کی نیت یہ نہیں تھی بلکہ اس میں کسی قسم کی توبہ یا میل کی گنجائش ہوتی تو قصاء اگرچہ اس کی تصدیق نہیں ہوتی لیکن یہ اس کی تصدیق کی جائے گی و جب اس کی نیت کی تصدیق برلی گئی تو قصاء اس نیت سے یہ الفاظ کہنے سے نکاح پر کوئی اثر نہیں ہوا اسی لئے احتیاطاً طلاق دے دینا بہتر ہے۔

شوہر قادیانی ہو گیا تو نکاح فسخ ہو گیا نہیں؟  
(الجمعیتہ مورخہ ۹ اگست ۲۹)

(سوال) زید قادیانی ہو گیا ہے اس کی منکوحہ بیوی وجہ غیرت و اسلامی حمیت اس کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرتی اور نکاح فسخ کرانا چاہتی ہے

(جواب ۱۶۶) مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے قابعین کے متعلق جمہیہ علمائے اسلام کا فتویٰ شرع ہو چکا ہے کہ یہ بوک دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان کے کفر کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے ایسے مسائل میں جو اسلام کے قطعی اور یقینی مسائل ہیں انہوں نے انکار کیا ہے یا ایسی تاویلات باطلہ کی ہیں جو کفر کے مسم سے نہیں پہنچ سکتیں۔ مثلاً حضور خاتم النبیین ﷺ کے ختم نبوت سے انکار کرنا حالانکہ ختم نبوت کا مسند قطعی ایمانی ہے مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت دعویٰ رسالت دعویٰ معجزات وغیرہ تو ہیں انبیاء مسم اسلام کی تنفیہ مستمم یہ کہ ان کے نزدیک تمام غیر احمدی مسلمان کافر ہیں اس بناء پر کوئی مسلم عورت کسی قادیانی کے نکاح میں نہیں رہ سکتی شوہر کے قادیانی بن جانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور ہائی کورٹ بہرہ و مدرا اس فسخ نکاح کے فیصلے بھی کر چکے ہیں۔ وندہ تعویٰ اعلم  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کسی کو مرتد ہونے کا مشورہ دینا کفر میں داخل ہے یا نہیں؟

(سوال) ہندو کو کسی نے مشورہ دیا کہ تو عیسائی ہو جا اس نے کہا کہ میں راضی ہوں یا کسی شخص نے کسی کو مرتد کرنے سے یوں کہا کہ ہندو سے کہہ دو کہ وہ عیسائی ہو جائے اس طرح کسی عورت کو عیسائی بننے کی ترغیب دینا اس کو عیسائی بنانے کے سے کسی سے مشورہ کرنا یہ تمام امور شرعاً کیسے ہیں؟ یہ بوک مرتد ہیں یا نہیں؟ ان کے نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں؟ اگر نکاح ٹوٹ گئے تو عدت گزارنی ضروری ہے یا نہیں؟  
(جواب ۱۶۷) مرتد ہونا تو انتہائی جرم ہے مگر مرتد ہونے کا کسی کو مشورہ دینا ارتداد میں سعی کرنا یہ بھی کفر ہے جن لوگوں نے کسی کو مرتد ہونے کا مشورہ دیا مرتد بنانے کی سعی کی وہ خود بھی کافر ہو گئے۔  
ان کو اپنے ایمان کی تجدید اور توبہ کے ساتھ نکاح کی بھی تجدید کرنی چاہیے۔ عدت کے اندر اور عدت کے بعد ہر صورت میں تجدید نکاح ہو سکتی ہے فقط۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) قادیانیوں کے غریب علماء کا اتفاق ہے کہ ”رب قادیانی کافر ہے“ شوہر کا قادیانی مذہب اختیار کرنا مرتد ہے اور مرتد کا نکاح رتدہ۔ فوراً فسخ ہو جاتا ہے کما فی الدر المختار وارتدہ احدهما ای الروحین فسخ۔ عاجل بلا قضا۔ (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳۳۹ ط سعید کراتشی)

(۲) ومن امراة بان ترتد۔ کفر الآخر (شرح الفقہ الاکبر ص ۲۲۵)

(۳) ما یکون کفراً اتفاقاً بطل العمل والنکاح واولاده ولاد الرن و ما فیہ خلاف بزم مالا سفار والتوبة و تحدید النکاح (در مختار) وفل فی الرد (قوله واولاده واولاد الرن) کما فی فصول العمادی لکن ذکر فی (حاری ہر)

## فصل سیزدہم ولی کا سوء اختیار

پچازاد بھائی نے محیثیت و ناباغہ کا نکاح کر دیا تو اس کے فسخ کا کیا طریقہ ہے؟

(سوال) مولوی لمی بخش و شرف الدین باپیں رشتہ دار تھے کہ مولوی لمی بخش کا داد حقیقی اور شریف الدین کا باپ دونوں حقیقی بھائی تھے اور شرف الدین مولوی لمی بخش آپس میں محض بہت رشتہ تھے مولوی لمی بخش اور ان کے والد فوت ہو گئے اور مولوی لمی بخش کی لڑکیاں تین ناباغہ رہ گئیں اور ان کا متولی صرف مردوں میں سے شرف الدین ہی رہا اب ان لڑکیوں کے نکاح اپنے لڑکوں سے کر دیئے ہیں شرف الدین پہلے اس کے اور اب بھی مولوی لمی بخش ان کی زوجہ اور اولاد اور اس کے باپ وغیرہ سے بدسلوکی کرتا چلا آیا ہے تو اب شرف الدین موقع پاریہ نکاح کرتے ہیں اور ایک لڑکی کا نکاح تو اپنے لڑکے غلام محمد سے کیا ہے جو کہ پہلے سے شادی شدہ ہے جس کو دوسری شادی ضرورت نہیں ہے کیونکہ پہلی شادی اس کی ابھی ہوئی ہے اور وہ اپنے گھر میں خوش آباد ہے اور اس کی اولاد بھی ہو رہی ہے غرضیکہ اس کو دوسری شادی ضرورت نہیں ہے شرف الدین صرف اپنے غیظ و غضب کو پورا کرنے کے لئے مولوی لمی بخش مرحوم کی یتیمہ و سوتیل پر نکاح کیا ہے تاکہ کا معقدہ رہے اور زندگی اس کی خراب کرے جس سے اس کی والدہ وغیرہ جہلیں غرضیکہ شرف الدین نے جو نکاح یتیمہ کے مولوی لمی بخش کے اپنے لڑکوں سے کئے ہیں ان میں اس نے شفقت اور رحم ہرگز نہیں کیا بلکہ اپنے غیظ و غضب و پورا کرنا چاہتا ہے اور سوء اختیار اختیار کیا ہے چنانچہ اب شرف الدین نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا ہے کہ بازو بائے یتیمہ مولوی لمی بخش کی مجھے بیس کیونکہ ان کی لڑکیوں کا میرے لڑکوں سے نکاح ہے۔ بعد ازاں لڑکیوں کی جو رشتہ دار عورتیں ہیں مثلاً والدہ وغیرہ وہ بہت معیبت میں ہیں اور ناراض ہیں کیونکہ شرف الدین جو کہ مولوی لمی بخش کا اور بہادر امین تھو وہ ہماری لڑکیوں کا قبضہ سیر بہت تنگ کرے گا بیان ماسبق سے ظاہر ہوا کہ شرف الدین نے ثابت نکاح کر کے یتیمہ باپ مولوی لمی بخش نے شفقت و رحم متولیانہ اختیار نہیں کیا بلکہ سوء اختیار اختیار کیا ہے کیونکہ اپنے نفسانی طمع غیظ و غضب کو پورا کرنا چاہتا ہے اور ماں جو کہ شادی ہائے لڑکوں پر خرچ ہوتا وہ بھی پخت میں رہا ہے اور ان نکاحوں میں یتیمہ بائے مولوی لمی بخش کی کوئی بہتری نہیں سوچی جس سے سوء اختیار ظاہر معلوم ہوتا ہے سو فرمایا کہ

حاشہ صفحہ گزشتہ، نور المعی و یحدد بیہما الکاح ان وصیت روحہ بالعود الیہ والا فلا تحبر والممود بیہما قبل تحدید الکاح بالوصی بعد لردہ بنسب سہ ماہ لکن بکون رب قولہ والیوۃ، ای تحدید الاسلام قولہ ونحدید الکاح، ای احیط کم فی لفصول اعمدیہ قولہ احیاض ای بامرہ السفنی بالحدید لیکون وصوہ حلالا لا ینقض (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴/ ۲۴۷ ط سعید کرانی)

ایسے متولی سوء اختیار والے نکاح نافذ ہو گا یا نہیں عدوہ ازیں جو کہ لڑکی عدیم محمد سے سوکن پر نکاح کر دی گئی ہے وہ اب باغہ ہو چکی ہے باغہ ہوتے ہی بائنا تہیہ اس نے نکاح کو رد کر دیا ہے یعنی اوہین قندہ خون نہیں آتے یہی اس نے نکاح کو رد کر دیا ہے اور اس پر گواہ بھی بنا دیئے ہیں اور عدیم اس کی پتہ نہیں کہ قندہ ہے یا نہیں چل سکتا کیونکہ تاریخ و مدت معلوم نہیں ہے لہذا ارشاد فرمائیے کہ سرے سے نکاح ہونے میں یا نہیں اگر ہوئے ہیں تو مرد و عورت سے نکاح فسخ ہو جائے گا یا نہیں اور فسخ نکاح کس طرح پر ہو گا ہندو منصف یا پنج جو کہ ریاست جہاں پورہ مسلمان نواب حاکم ہے یہ نکاح بعد از درخواست فسخ کر سکتے ہیں یا نہیں یا کہ مسلمان حاکم ہونا شرط ہے اگر مسلمان حاکم ہونا شرط ہے تو حوالہ کتب تحریر فرمایاں۔

المستفتی نمبر ۲۰۸۱: حسن صاحب جہاں پورہ ۲۵ رمضان ۱۳۵۶ھ ۳۰ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۶۸) شرف الدین بن عدوت اور دشمنی امر ثابت ہو تو حاکم بعد تحقیقات ان نکاحوں کے فساد کا حکم کر سکتا ہے اور اگر یہ ثابت نہ ہو تو چار چیزیں اختیار بلوغ تو قیینا حاصل ہے اور ایک لڑکی جس نے باغ ہوئے ہیں نکاح کو رد کر دیا ہے وہ نکاح حکم سے مسلمان فسخ ہو جائے گا۔ مسلمان حاکم کی شرط لازم ہے کیونکہ قاضی کے لئے امام شرط ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ اعلم

## فصل چہارم دہم

### شوہر کا عین ہونا

## نامرد کی بیوی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) مسہاق نادری بہت غنور بخش و لڑکی شادی احمد بخش عرف اللہ کے ساتھ کر دی گئی۔ شادی نو عرصہ دس سال کا ہو گیا ہے ابھی تک بولی لڑکائی لڑی پیدا نہیں ہوئے مسہاق نادری کی زبانی معلوم ہوا کہ میرا شوہر نامرد ہے اب اس کی شادی دوسری جگہ کی جارہی ہے ایک حالت میں شرعاً نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

۱۔ نکاح الصغیر والصغیرہ حیواناً ولو سب و بردہ نکاح بعض فحش او روحہا غیر کفء ان کان الولی الروح بنفسہ بعض ب اوحدہ لم یعرف منها سوء الاختیار محابہ و فسقا وان عرف لا یصح نکاح من غیر کفء او بعض فحش اصلاً وان کان الروح غیر ہما ی غیر الاب و امہ ولو الام او القاضی او وکیل الاب لا یصح نکاح من غیر کفء او بعض فحش اصلاً وان کان من کفء و بمهر المنل صح ولکن لہما ای لصغیر و صغیرہ و ملحق بہا حار الفسخ بالبلوغ او العلم بالنکاح بعدہ لقصور لشفقة بشرط انقضاء الفسخ (درمختار) وقال فی الرد و حصہ اندہ ان کان الروح للصغیر والصغیرہ غیر الاب والحد فہما الحیار بالبلوغ او العلم بہ فان احذر الفسخ لا یبطل الفسخ الا بشرط انقضاء ہماش رد المحتار مع الدر المختار کتاب النکاح باب الولی ۳ ۶۵-۷۰

۲۔ واہدہ من الشہادۃ ای ادیانہا عنی سلسلہ (درمختار) وقال فی الرد و حاصلہ ان شروط لہدہ من الاسلام والعقل والبلوغ والحربہ - و مقصودہ ان یقلد الکافر لا یصح وان اسلم - قال فی البحر و بہ غنم ان یقلد الکافر صحیح وان لم یصح قضاء عنی المسلم حال کفرہ - ہماش رد المحتار مع الدر المختار کتاب القضاء ۲۵۴/۵ ط سعید کراچی



المستفتی نمبر ۲۲۱۵ حافظ انجم الدین شکرہ - ۲۰ یقعدہ ۱۳۵۶ھ م ۲۳ جنوری ۱۹۳۸ء  
(جواب ۱۶۹) مسماۃ نادری کی شادی بغیر طلاق کے دوسری جگہ نہیں ہو سکتی شوہر دل طلاق دے دیا  
بوجہ نامرد ہونے کے حاکم نکاح فسخ کرے اور پھر عدت گزار جائے جب دوسرے شخص سے نکاح  
ہو سکے گا نادری کو یہ حق ہے کہ اپنے شوہر کے نامرد ہونے کی وجہ سے وہ عدت میں نکاح فسخ کرانے  
کی درخواست کرے حاکم قاعدہ شریعہ کے مطابق شوہر کو سال بھر کی مدت بغرض طلاق دے گا اور  
سال بھر میں اگر شوہر کی حالت درست نہ ہوئی تو مسماۃ نادری کی دوسری درخواست پر حاکم بعد تحقیقات  
نکاح فسخ کر دے گا (۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

طلاق یا مسلمان حاکم کے ذریعہ نکاح فسخ کرانے کے بعد  
عورت دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے ورنہ نہیں

(سوال) ایک عورت مسماۃ ہندہ نکاح شدہ ہے اور دو تین بار سسرال بھی ہو آئی ہے بعدہ مسکمی زید نے اسے  
انگوا کر لیا اور مسکمی بکر کے ہاتھ مبلغ چار سو روپے کے عوض فروخت کر دیا اب مسماۃ ہندہ کورہ مسکمی بکر کے  
ساتھ تعلق زنا شوائی قائم کرنا نہیں چاہتی بکر کو کہتی ہے کہ طلاق حاصل کر کے میرے ساتھ شرعی طور  
پر نکاح کرو اصل واقعہ یہ ہے کہ مسماۃ ہندہ کورہ بکر مذکور کے گھر آباد نہیں ہونا چاہتی اور علی بن عبد اللہ کہتی  
ہے کہ میں مسکمی بکر کے گھر آباد نہیں رہوں گی اس میں خواہ میری جان ضائع ہو جائے ڈر ہے کہ وہ کسی  
دوسرے کے ساتھ انگوا کر جائے یا مسیت قبول کرے اور اپنے ایمان کو ضائع کر دے مزید عرض یہ ہے  
کہ جس شخص کے ساتھ منکوحہ ہے اس کے گھر آباد ہونا بھی اس کا مشکل ہے صورت حال پر غور فرمایا  
تاکہ شرعی طور پر یہ عقدہ حل ہو سکے کہ کسی مسلمان کے ساتھ جائز طور پر نکاح ہندہ مذکور کا ہو سکے۔

المستفتی نمبر ۲۳۱۶ چودھری غلام احمد ضلع لائل پور

۴ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ م ۱۴ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۷۰) شوہر سابق سے صدق حاصل کرنے یا بذریعہ کسی مسلمان حاکم کے نکاح و فسخ کرنے

(۱) اذا وجدت المراه روحها محبوسا وفيه المحبوب كالعين فرق الحاكم بطلبها لو حرة بالعة عبر رنقاء و قربا  
و غير عالمة بحالة قبل النكاح وغير راصية بعده يسهما في الحل ( الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب  
الطلاق باب العين وغيره ۳/ ۴۹۵ ط سعید کراتشی)

(۲) ولو وجدته عبا هوم لا يصل الى المراء لمرص او كمر او سحر - احل مسما لا شتماله على الفصول الاربعه ولا  
عمره با حبل غير قاصي البلد ( الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب العين وغيره ۳/ ۴۹۶ ط  
سعید کراتشی)

(۳) فان وطئ مرة فيها والا باب بالفرق من القاصي ان ابى طلاقها بطلبها ( الدر المختار مع هامش رد المحتار  
كتاب الطلاق باب العس وغيره ۳/ ۴۹۸ ط سعید کراتشی - وكذا في الفناوى الهندية كتاب الطلاق الباب  
الثاني عشر في العين ۱/ ۵۲۲ ط ماحديه كونه)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کے بعد کسی دوسرے سے نکاح ہو سکتا ہے فقط

## فصل شانزدہم

## تقسیم ہند

میاں بیوی علیحدہ علیحدہ ملک میں ہیں شوہر بیوی کو نہ طلاق دیتا ہے اور نہ ہی اپنے پاس رکھتا ہے تو تفریق کس صورت میں ہوگی

(سوال) ایک لڑکی کی شادی ہندوستان میں کی گئی اور پھر ہم سب لوگ پاکستان آگئے اور وہ لوگ ابھی تک پاکستان نہیں آئے اور نہ ہی لڑکی کو لے جاتے ہیں اور ہم لوگ چھٹی دیتے ہیں تو وہ لڑکی کو لے جانے سے متعلق کچھ جواب نہیں دیتے۔ المستفتی عبدالشکور

(جواب ۱۷۱) آپ عدالت میں مقدمہ کر کے اس لڑکی کا نکاح فسخ کرالیں (۲) اگر مسلمان حج نکاح فسخ کر دے تو وہ کافی ہے اور غیر مسلم حج نکاح فسخ کرے تو پھر مسلمان پنچیت سے بھی فسخ کرایا جائے (۳) اس کے بعد لڑکی آزاد ہوگی اگر خوند سے مل چکی ہو تو عدت گزارنی لازم ہوگی اور نہ ہی ہو تو عدت بھی لازم نہ ہوگی (۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) ان کے بارے میں منقولہ کتاب میں بتایا گیا ہے کہما قال اللہ تعالیٰ حرمت علیکم امہانکم و ما انکم و حوا نکم - و سحصات من نساء الا ما ملکتم امہانکم کتاب اللہ علیکم و احل لکم ما وراء ذلكم ان تستغوا بمو لکم محض عبر مسافحین (نساء ۲۳-۲۴) وقال فی الہدیۃ لا یحوز للرجل ان یتزوج زوجۃ غیرہ و كذلك لمعتدۃ کما فی لسراج الوہاج (الماوی الہدیۃ کتب النکاح) الباب الثالث فی بیان المحرمات القسم السادس المحرمات لنی بها حق لغير (۱) ط ماحدہ کو نہ (۲) وقال فی الرد و اما نکاح مکوحۃ لغير و معہ - فلم یقل احد بحوارہ فلم یعتقد اصلا (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العدة مطلب فی النکاح الفاسد والباطل ۵۱۶/۳ ط سعید کراچی)

(۲) کیے لحد ال حرہ للحدیۃ لحدیۃ بحث حکم زوجہ عات عبر مفقود ص ۷۷ مطبوعہ دار الانعت کراچی (۳) و ہذا من شہادۃ اداہا علی المسمی (رد المحتار) وقال فی الرد و حاصلہ ان شروط الشہادۃ من الاسلام و عقل و البلوغ و مقصاۃ ن تقلید الکافر لا یصح و ان اسلم - قال فی البحر وہ علم ان تقلید الکافر صحیح و ان لم یصح فصاء علی المسمی من کفر (ہامش رد المحتار کتاب الفصاء ۵ ۳۵۴ ط سعید کراچی) اور جب غیر مسلم کا نکاح ہو جائے تو یہ معتبر ہے تو مجبوراً یہ کہ یہ کے مطابق ایند مسلمانوں کی بیعت میں موافقت پیش کرنے کی گنجائش ہے اور بیعت کے بعد تحقیق برائے شریعت کے مافیہ فیہ کے مطابق تو یہ جی تضاء قاضی کے قائم مقام ہو جاتا ہے اور اس سے نکاح بھی صحیح ہے۔ باب ۵ کہ فی لحدیۃ لحدیۃ لحدیۃ لحدیۃ (تفریق بین الزوجین حکم حکم) مقدمہ در بیان حکم قضائے قاضی در ہندوستان و غیر ممالک غیر اسلامیہ ص ۳۴ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی۔

۴. قال من عدی ما یبھا الدس مواد نکحتہ نسوبات ثم طمسوہن من قبل ان تمسوہن فما لکم علیہن من عدة تعتدوہا لمتعوہن و سرحوہن سراحا حمیلا (الاحزاب: ۴۹)

شوہر تین سال سے دوسرے ملک میں ہے  
خبر گیری نہیں کرتا تو اس کی بیوی کیا کرے؟

(سوال) زید تقسیم سے پہلے، بی بی میں رہتا تھا تقسیم کے بعد پاکستان چلا گیا زید کی بیوی اور چار بچے ہیں  
عرصہ تین سال سے زید نے اپنے بیوی بچوں کی کسی قسم کی خبر گیری نہیں کی خرچ تو خرچ یہاں تک کہ  
اس نے یہ اطلاع نہیں دی کہ میں وہاں ہوں زید کی بیوی نے بیوی بچی کی شادی کر دی رمضان شریف  
میں زید کو کسی طرح سے معلوم ہو گیا کہ بی بی کی شادی کر دی ہے اس پر اس نے اپنی بیوی کو بیت سخت  
کھا اور یہاں تک کھا کہ بھی پاکستان ہندوستان میں رہے ہو یا تو مجھے قتل کروں گا اور یہ بھی یاد رکھنا کہ  
طلاق نہیں دے سکتا ہوں اس کے جواب میں زید کی بیوی نے کھا کہ مجھے آکرے جاؤ زید نے جواب دیا کہ  
آکر آنا چاہو تو جائیداد ہر ایک میں آجاؤ وہاں سے پاکستان کی فوج لے جائے گی اس حالت میں زید کی بیوی یا  
کرے اس کی عمر تقریباً تیس سال ہے اس کا کوئی ذریعہ نہیں جس سے گزر بسر کر سکتے نہ کوئی ذاتی مکان  
ہے۔

المسنفی مدد شیش شیر کوٹ ۲۲ محرم ۱۳۶۹ھ

(جواب ۱۷۲) زید کی بیوی عدالت سے بذریعہ مقدمہ کے نکاح فسخ کرے اور عدالت کا غیر مسلم  
کا نکاح فسخ کر دے تو پھر مسلمان بچوں سے فسخ کرے، پھر عدالت گزارے تو آزاد ہو جائے اور دوسرا  
نکاح کر سکے گی (۲)

محمد تقی علیہ السلام کان اللہ له ولی

## فصل ہفتم

### غیر مسلم حاکم کا فیصلہ

موجودہ دور حکومت میں حاکم غیر مسلم کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے یا نہیں؟

(سوال) حکومت موجودہ میں حاکم وقت اگر کسی عورت کو آزادی کی درخواست دینے پر غیر رضا مندی  
شوہر حکم آزادی دیدے تو وہ عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۷۳) اگر غیر مسلم حاکم نکاح فسخ کر دے تو عورت آزاد نہ ہوگی اور دوسرا نکاح نہ

(۱) ایضاً الحمد للہ بحوالہ لحدیث حکم روحہ غالب غیر مفقود ص ۷۷ و بحث تقریب بین الروح

بحکم حاکم مقدمہ دریاں علم قضاۃ قاضی احمد عثمانی، مدظلہ العالی، ص ۳۰۳ بحوالہ راشحات، ص ۱۰۱

(۲) اس کے لئے مقدمہ کے راجع عدالت کے دوران میں نکاح فسخ فی البدن اما نکاح منکوحہ غیر و

معدومہ فہم یقل احد محاورہ فہم بعد صلاحات رد المحتار کتاب طلاق باب العدة مصدق فی نکاح

الفاسد والباطل ۵۱۶، ۳ طبع کراچی



معاوضہ ورمہ تو اس کا حکم یہ ہے کہ یہ دونوں آپس میں جو پتہ طے کر میں وہ لازم ہوگا، بہتر یہی ہے کہ  
مہر واپس نہ لیا جائے کیونکہ اثر خوند اس سے انتفاع بھی حاصل کر چکا ہے۔ واللہ اعلم

خلع سے عورت پر طلاق بائن واقع ہوتی ہے اس میں شوہر رجعت نہیں کر سکتا  
(سوال) اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے خلع کرے تو اس صورت میں شوہر مذکور کو مدت کے اندر  
رجعت کا حق ہیں یا نہیں کیا خلع سے طلاق بائن ہوتی ہے؟

المستفتی نمبر ۲۵۴۶ تم احمد بیہکوی فاضل دیوبند (مکالم) ۲۷ شعبان ۱۳۵۸ھ ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء  
(جواب ۱۷۵) خلع سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے، اس میں رجعت کرنے کا حق نہیں ہوتا، بات  
زوجین راضی ہوں تو دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

### عورت کی مرضی کے بغیر خلع نہیں ہوتا

(سوال) عمر و نے زینب کو اس مضمون کا ایک پرچہ لکھ دیا کہ ”میرے بیوی فدا نہ بنت فداں کر تم اپنا مہر  
معاف کرو گی تو جو عرض میری طرف سے تجھ کو صدق ہے اگر جو عرض میری طرف سے تو اس پرچہ  
دستخط کر لینا“

اس کے جواب میں زینب کے ایک رشتہ دار نے زینب کی جانب سے اس مضمون کا ایک  
پرچہ لکھا کہ ”میرے شوہر فداں بن فداں میں نے مہر معاف کیا۔“ پھر اس نے اس پرچہ کو زینب کے  
سامنے پیش کیا زینب نے پرچہ دیکھتے ہی کہا کہ میں ہرگز مہر معاف نہیں کروں گی نہ دستخط کروں گی اس  
کے چار گواہ بھی ہیں لیکن اس کے رشتہ دار نے کہا کہ معاف کرو یا نہ کرو مگر عمر و تم کو مہر بھر نہیں دے  
سکتا لہذا ضرور تم کو دستخط کرنا پڑے گا زینب نے کہا کہ نہ میں صدق لینا چاہتی ہوں نہ مہر معاف کرتی  
ہوں خالی تمہارے کہنے سے دستخط کرتی ہوں یہ کہہ کر زینب نے دستخط کر دیئے اب زینب کے حق میں

(۱) وادانت فی الروحان وحفاظ لا یصل حدود اللہ فلا یس بان یسدی نفسہا مہ بصال یجمعہا لقولہ تعالیٰ و  
حاج علیہما فہما اقدت نہ واد فعل دلث وقع بالجمع بطلقة داسة ولرمہا المال لقولہ علیہ السلام لخلع بطلقة  
بائنة (الہدایۃ کتاب الطلاق باب الخلع ۴/۴۰۵ شرکۃ علمیہ ملتان)

(۲) وحکمہ ن الواقع مہ وبنو ملا مہ و بالطلاق اصریح علی مال صلاق مانن وقع مانن فی الخلع و رجعی فی عہد  
درمحرار وقال فی الرد لقولہ مانن فی الجمع لانہ من الکسب لدالہ علی قطع الوصلہ فکان الواقع مہ مانا، مہ من  
رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب الخلع ۳/۴۰۶ ط سعید کراچی

(۳) اذا كان الطلاق مہا دون الثلاث فہا ان یروجہ فی عدۃ و بعد انفصالہ لان حل المحبۃ باق لان رواہ معنی  
بطلقة الثالث (الہدایۃ کتاب الطلاق باب الرجعة فصل فیما حل بہ المطلقة ۲/۳۹۹ ط مکبہ شرکۃ علمیہ  
ملتان)

حکم شرعی کیا ہے؟

المستفتی نمبر ۱۶۰۶ مولوی محمد وسیم صاحب مدرس اول مدرسہ عالیہ ریاض العلوم - کانپور

۹ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۸ جولائی ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۷۶) اس صورت میں طلاق نہ ہوگی بشرطیکہ عورت کا نکاح ثابت ہو جائے۔ (۱)  
محمد کفایت اللہ کان اللہ

خلع سے کون سی طرق واقع ہوتی ہے شوہر کو جو خلع کس قدر رقم لینی جائز ہے اور خلع کے بعد اسی عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

تمنہ مؤرخہ ۲۲ جون ۱۹۴۲ء

(سوال ۱) کتنی طرق دینے کے بعد خلع درست و مکمل ہو جاتا ہے؟ (۲) خلع میں زوجہ سے مہر واپس لینا یا نشو و اینا درست ہے یا نہ؟ (۳) خلع کے بعد وہ زوجہ اسی زوجہ سے بغیر حلالہ نکاح کر سکتا ہے؟ (۴) اگر برکتی مدت کے اندر؟ (۵) اگر خلع کو حق ہے کہ وہ اس زوجہ کو دوبارہ نکاح کرے؟ (۶) اگر خلع میں یہ حق دیا گیا ہے تو خلع سے کیا فائدہ ہوا؟

(جواب ۱۷۷) (۱) جو طرق کہ اس کے بعد خلع کے عنوان سے دی جائے وہ خلع ہے اس کا حکم طلاق بائن کا ہے (۲) یعنی زوجین کی مرضی سے تجدید نکاح ہو سکتی ہے بغیر زوجہ کی رضا مندی کے اس کو دوبارہ نکاح میں لے آنے کا اختیار زوج کو نہیں رہتا (۳) ہاں مہر یا کوئی دوسرا مال جو مہر کے مساوی قیمت رکھتا ہو واپس لینا یا نشو و اینا درست ہے یہ جب کہ تعدی اور زیدتی زوجہ کی جانب سے ہو ورنہ تناہی مینا مکروہ تحریمی ہے (۴) ہاں اگر زوجہ رضا مندی سے دوبارہ نکاح کرنے پر رضی ہو اور خلع کی صورت صدق مغلطہ کے ضمن میں واقع نہ ہو تو بدون حلالہ دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے اور اس کے لئے کسی زہن اور مدت کی قید نہیں ہے (۵) خلع کے بعد زوجہ دوبارہ نکاح کر سکتا ہے لیکن زوجہ کی رضا مندی

۱۔ الجمع هو رالد ملک سکا ح لسوفقه عسی قولہ (درمحرر) وفل فی برد (قوله علی قولہا) ای المرأة ول فی لحر ولا بد من ان یصل مہر حیث کہ علی مال و کہ یغلط حالک او اجعی (ہمیش رد المحرم مع الدر المختار کتاب الطلاق باب الجمع ۳ ۴۳۹-۴۴۱ طبع کراچی)

۲۔ وقع طلاق من فی جمع و رجعی فی عرد (درمحرر) وفل فی الرد (قوله من فی جمع) لانه من لکتاب لہ علی قطع بوصفہ فکان لوقع بہ ہد ہد ہمیش رد المحرم مع الدر المختار کتاب طلاق باب جمع ۳ ۴۴۶ طبع کراچی)

۳۔ وکرہ محرر احد شئی ورجعی بہ لایرء عما بہ غیہ ل بشر و ل بشر لا لومہ بشور انما ولوب اکثر ہد عطا ہد علی لا وحد (درمحرر) وفل فی برد (قوله وکرہ محرر) حد سی ی فلیلا کان او کسرا والحق ل احد د کہ استور مہ حرم قطع بقوله تعالیٰ فلا یحدو مہ شیا ل نہ ہ حد ملکہ بسبب حیث و تمامہ فی نسخ ہمیش رد المحرم مع الدر المختار کتاب طلاق باب جمع ۳ ۴۴۵ طبع کراچی ۴۔ ادا کان بطلاق باب رد لایات فہد ہ ہرجح فی عدہ و بعد بتضایف لای حل لحدہ ہ لال ردو ہ معنی ہ بطنہ لایہ ہ بعد فہد ہ ہ کتاب بطلاق باب ہرجح فہد ہ ہ بطنہ ۲ ۳۹۹ طبع شرکہ عمہ ہد



ہے کہ اپنے خوند کے نکاح سے انک ہو جاؤں اور پھر اسلام آ کر کسی دوسرے مرد سے اپنا نکاح کر لوں آیا پہلا نکاح جائز رہتا ہے یا باقی رہتا ہے اور دوبارہ مسلمان ہونے کے بعد کسی دیگر غیہ خوند سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ المستفتی محمد عبد الحمید نانوشیروپوری، اخوانہ ہدایہ

(حواص ۱۷۹) مرتد ہو جانے سے پہلے نکاح جاتا رہا یقین مسلمان ہو کر کسی دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی بلکہ قاضی مجاز جہاں پہلے خوندے ساتھ اس کا نکاح کر دے گا۔ وارتداد احدہما ففسخ عاجل فللمو طوء ة کل مہر ہا ولعیر ہا بصفہ لو ارتد۔ ولا شنی لو ارتدت و تحرر عنی الاسلام و عنی تجدید النکاح رحرالہا بمہر یسر کدیبار و علیہ الفتوی ولوالحیة ،  
(در مختار منقہ ۱)

کفر کی مذہبی رسوم خوشی سے ادا کرنا باعث ارتداد ہے، تجدید ایمان و نکاح کے بعد پہلے والے مسلمان شوہر کے پاس رہ سکتی ہے

(سوال) ایک کافر عورت نے مسلمان ہو کر کسی مسلمان سے نکاح کر لیا ایک عرصہ تک ساتھ رہنے کے بعد وہ مسلمان اس عورت کو اپنے نکاح میں پھیر لے ہوئے کہیں چلا گیا چند روز کے بعد یہ عورت ایک کافر کے ساتھ چلی گئی اور نہیں میں رہ رہ کر ہر قسم کے مذہبی رسوم کفریہ اور برائی پھر ہوئیں زمانے کے بعد شوہر اول مسلمان واپس آیا تو یہ عورت پھر مسلمان ہو گئی اب اس عورت کو اس مسلمان زوج کے ساتھ اسی اول نکاح سے رہنما بن جائے یا تجدید نکاح کی ضرورت ہے اور استہانہ کی بنا پر عدت گزارنا ہو گا یا نہیں؟ اور اگر عدت گزارنا ہو تو مسلمان ہوتے ہی فسخ نکاح کا حکم دے کر عدت گزارنا ہو گا یا تین حیض کے بعد نکاح فسخ سمجھ کر اب سے عدت گزارے ہر صورت کو تفصیل سے بیان فرمائیں؟ بیوا تو جروا

( جواب ۱۸۰ ) کفار مذہبی رسوم خوشی سے لڑنے اور اعمال شریہ سے بچانے سے وہ کافر و مرتد ہو گئے اور زون مسلم کا نکاح اس کے ساتھ صحیح ہو گیا ہے جب وہ دوبارہ مسلمان ہو گئی تو زون اس کو تجدید نکاح کر کے اسے رکھنا جائز ہے اور مسلمان ہوتے ہی نکاح کرینا جائز ہے البتہ اگر حملہ ہو تو طبعاً منسلک مقدمات جائز نہیں کیونکہ حالت ارتداد میں جس کافر کے ساتھ وہ رہی ہے یا تو اس نے اس مرتدہ سے نکاح کیا ہو گا یا نفس زنا کاری کرتا ہو گا اور وہ نواں صورتوں میں اس پر عدت یا استبراء واجب نہیں نکاح کرنے کی صورت میں اس لئے کہ حالت ارتداد کا نکاح صحیح نہیں اور جب نکاح صحیح نہیں ہے تو

(٩) الدر المختار مع هامش رد المحتار: كتاب النكاح: باب النكاح: كافر ٣ ١٩٤ ط سعيد كراتشي

٢ - صحيح الكاخ حلى من ريس في حلى من عودى - - سوب بسبه ولو من حررى ( اندر المحتار مع هاشم  
رد لمحتار كتاب الكاخ فصل فى المحرمات ٤٨٣ طبعه سعيد كراتشى )



یہ ۲۳ رب اور محض زنا کی صورت برابر ہو گئی اور زنا کی شریعت میں کوئی عدت نہیں اسی لئے حاملہ من الزنا سے نکاح کرنا جائز ہے پس زوج و اس عورت سے مسلمان ہوتے ہی نکاح کر سکتا ہے ان تمام امور کے رد میں یہ روایت فتنیہ ہیں۔ قال فی الدر المختار فی بیان حکم تصرفات المرتد و یطل منه اتفاقاً ما یعتمد الملة و هی خمس الکاح و الدیحة الخ انتھی - و فی رد المختار قوله ما یعتمد الملة ای ما یکون الا عماد فی صحہ علی کون فاعله معتقد املة من الملل ای والمرند لا مله له اصلاً لا به لا یقر علی ما انقل الیه ۱ انتھی مختصراً - تم قال قوله الکاح ای ولو لمرتدة مله انتھی - و فیہ فی موضع حر و ان لحقت بدار الحرب کان لزوجها ان یتزوج احتیاً فل ان تنقضی عدتها الی قوله وان عادت مسیمة کان لہا ان تزوج من ساعتها ۵۵ - واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی (اجوب صحیح - محمد انور غنی مد غنی محمد اعجاز علی غفرلہ شبیر احمد عفا اللہ عنہ - اصغر حسین غنی غنی غنی - عبد السمیع غنی غنی - محمد احمد رشیدی غنی غنی - شرف علی - ۲۹ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ)

نو مسلمہ سے نکاح کیا پھر وہ مرتد ہو گئی دوبارہ مسلمان

ہو کر کسی دوسرے مسلمان سے شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے ایک غیر مسلمہ سے جسے روہا کے حاضرین مجلس عقد میں مسلمان برضا و رغبت کر کے بذریعہ وکیل و شاہد و مآخذ نکاح و چند شہداء و خدائیں نکاح پڑھا جس کی تصدیق وکیل و ہر دو شاہد ۱۰۰ قد بھی کرتے ہیں ورتخمین ۳ سال ہر وہ بھی رہی اور وہ وہ بھی ہوئی کچھ دنوں سے اس عورت کو اس کی ہمیشہ غیر مسلمہ بھکا پھسل کر لے بھاگئی اب وہ اس کے سمجھانے سے انکار کرتی ہے کہ میں نہ ہی مسلمان ہوئی تھی ورنہ ہی نکاح کیا تھا پھر دن نہیں گزرے کہ اس نے ایک مسلمان سے نکاح کر لیا اور وہی ہمارا قدیمی نام رہا ہو بھی حال رہا تھا اس عورت کا نکاح ثانی صحیح ہے یا زید کا؟ بیوا تو جروا

(الجواب) وهو الموفق للصدق والصواب الحمد لله وحده والصلوة علی من لاسی بعده (ازمووی عبد الجلیل سرمدی) اما بعد - عورت نہ کورہ چونکہ مسلمان کر لی گئی تھی باخصوص مجمع میں اس نے اس کے وقت عقد نکاح سلام ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہیں جب اسلامی ہونا اس کا متحقق ہو گیا تو اب زید سے شرعی نکاح ہونے میں کسی قسم کی بندش نہیں جب زید کا نکاح بحضور وکیل عورت و ۱۰۰ شاہد و نکاح خون مجمع میں پڑھا کیا شرعاً نکاح زید کا صحیح و درست ہوا اصول نظر شرعی محمدی کے باب نمبر ۷ دفعہ نمبر ۲ میں ہے کہ جس کو ولیم گانٹن نے لکھا ہے کہ عقد نکاح کے لئے ایجاب و قبول کا خون نہ دینی ہے دفعہ نمبر ۱ میں ہے کہ نکاح سے وہ عقد مراد ہے جو واسطے توالد و تناسل

(۱) ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۴۹ ط سعید کراتشی -

(۲) ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۵۳ ط سعید کراتشی -

کے عمل میں آئے۔ دفعہ ۳ میں ہے کہ عقد کے واسطے گواہوں کا ہونا ضروری ہے اور ایجاب و قبول ایک وقت میں ہونا چاہیے دفعہ نمبر ۴ میں ہے کہ جو گواہ عقد نکاح کی نسبت ہوں ان میں چار ضمانت ہونا ضروری ہے یعنی آزادی، عقل، بلوغ اور دین محمدی سے ہونا اس نکاح میں یہ سب باتیں موجود ہیں جو دفعات مذکورہ میں مسطور ہیں ہذا زید کا نکاح شرعاً صحیح ہے مسماۃ فوسمہ کا بلا طلاق شرعی زید کسی دوسرے سے نکاح درست نہیں منکوحہ غیر سے نکاح کرنا کرنا شرعاً حرام ہے۔ واللہ اعلم بحساب۔

حررہ بقلم وقایہ محمد العجاویز عبد الباقی محمد الشہیر، بعد الجلیل اسمہودی کان اندلہ۔ محرم ۱۳۸۸ھ

(حواص ۱۸۸۱) از مفتی اعظم۔ تھو موافق۔ اگر نو مسلمہ مذکورہ مسلمان ہونے کے وقت کسی کی منکوحہ نہ تھی تو مسلمان کرنے کے بعد اسی مجلس میں اس کا نکاح زید سے صحیح و درست ہو گیا تھا لیکن اگر وہ کسی کی منکوحہ تھی تو یہ نکاح ہی بدون شخصیت عدت کے درست نہیں ہوا کیونکہ جس کے نکاح میں تھی اس پر اسلام پیش کرنا یا اس کو عورت کے اسلام لانے کی خبر پہنچنا اور اس کا اسلام نہ لانا زوجین کے نکاح کو فسخ کرنے کے لئے ضروری تھا، اور جب زوج کافر کے اسلام لانے پر فسخ نکاح کا حکم کیا جاتا تو اس وقت عورت مسلمان ہو چکی ہوتی و اس پر نطق اسلام عدت کزانی واجب ہوتی (۲) جب عدت کزرجاتی جب کسی مسلمان سے نکاح درست ہوتا ہے تو پہلے نکاح کا حکم ہے ابو زید کے ساتھ ہوا تھا۔

اس کے بعد جب وہ عورت ایک حصے تک مسلمان رہنے کے بعد اپنی بہن کافرہ کے بھکانے چسپاں نے اسے اپنے اسلام لانے اور نکاح کرنے سے منکر ہوئی تو اگر یہ انکار مطلقاً اسلام لانے سے تھا تو اس کا مطلب ظاہر ہے کہ وہ نکاح کے وقت اپنے کفر کی مدعی تھی یعنی یہ کہ میں مسلمان نہیں ہوں اور اس وقت بھی کافر ہوں تو اس کے اس قول سے وہ کافرہ مرتد ہو گئی اور زید کا نکاح جو اس سے اس کے اسلام لانے کے بعد ہوا (بر تقدیر صحت بھی) جاتا رہا اور فسخ ہو گیا۔ اور جب اس کے بعد پھر تجدید اسلام کرنے کے بعد اس نے کسی شخص سے نکاح کیا ہے تو وہ نکاح درست ہو گیا۔ ہاں اگر وہ اسلام لانے سے

۱) واد اسم احد لروحین مسخوس و مرد الکافی غرض الاسلام علی الاحرف اسم فہما والا سببی و سکت فرق بیہما۔ والا صلہ کل من صح مد الاسلام اذ سببی نہ صح مد لا ماء اذ غرض علیہ (الدر المحتار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۸۸۱/۳ ط سعید کراچی)

۲) واد اسم احد لروحین فی در الحرب ولم یکنوا من قبل نکاح او کان والمرہ ہی لئی اسم فہما یتوقف بفسخ نکاح بیہما علی متنی ثلاث حصص سوء دحل بہا اولہ مدحل بہا کذا فی الکافی (الصدوی الہندیۃ کتاب النکاح الباب العاشر فی نکاح الکفار ۳۳۸/۱ ط ماحدیہ کوئٹہ)

۳) واد اسم احد لروحین فسخ عدل ملاقضاء (در محار) وفل فی لرد قولہ ملا فضاء ای نہ توقف علی قضاء لقصی وکذا ملا توقف علی مضي عدہ فی المدحون بہا کذا فی لحر قولہ ویر حکم ردہ الحیوہ الصحیحہ ہامش رد المحتار مع الدر المحتار کتاب نکاح باب نکاح الکافر ۱۹۲/۳ ط سعید کراچی

(۴) یہ نکاح صحیح ہے۔ عورت نامت زید کی ہے۔ مسماۃ فوسمہ کا نکاح زید سے صحیح و درست ہو گیا۔ ہاں اگر وہ اسلام لانے سے

انکار نہ کرتی صرف زید کے ساتھ نہان کرنے سے انکار کرتی تو مرتدہ نہ ہوتی اور اسکا دوسرا نکاح درست نہ ہوتا مگر اسکا نہانے سے انکار کرنے کی صورت میں جواب مذکور وہاں درست نہیں ہے۔ وندت علی العلم محمد کفایت مدد غنہ لہ اندر سے امینیہ، علی

تین طلاق کے بعد اگر عورت مرتد ہو جائے تو حلالہ ساقط نہیں ہوتا

(سوال) زید نے اپنی بیوی حمیدہ کو طلاق دے دی، حمیدہ مطلقہ کو بہت ملاں ہو اور مرتد ہو رہا، نہ مذہب قبول کر رہا، نہ اس کے وارثوں، نہ معصومہ، نہ اقواموں نے بچھایا، نہ بچھایا اور حمیدہ تو اس کے چہرہ مسلمان ہوئی اور اپنے شوہر مذکور زید کو راضی کر کے بعد از رنے عدت طلاق بغیر حلالہ نہان پنا زید نہ صورت یہ یہ نکاح جائز نہیں "محمد حسن دوسری ضلع موہنپور

(جواب ۱۸۲) مرتد ہو جانے سے حلالہ ساقط نہیں ہو اس کو لازم تھا کہ کسی دوسرے آدمی سے نکاح کرتی پہلے نہانے جس نے اس کو تین طلاقات دیں تھیں بغیر حلالہ کے نکاح جائز نہیں تھا، محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مطلقہ شدہ اگر مرتدہ ہونے کے بعد پھر مسلمان ہو جائے تو پہلا شوہر بغیر حلالہ کے نکاح نہیں کر سکتا

(سوال) زن مطلقہ اگر بعد از طلاق مرتدہ ہو جائے اور پھر اسلام لے لے تو بغیر تحصیل شہد اہل کے سے درست ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۸۳) زید مطلقہ شدہ اگر مرتدہ ہو جائے اور پھر اسلام لے لے تو زوج اور بغیر تحصیل نکاح نہیں کر سکتا یہ نکتہ درست ہے، محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(اشیاء متعلقہ) (۱) زید مطلقہ شدہ اگر مرتدہ ہو جائے اور پھر اسلام لے لے تو زوج اور بغیر تحصیل نکاح نہیں کر سکتا یہ نکتہ درست ہے، محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(۱) زید مطلقہ شدہ اگر مرتدہ ہو جائے اور پھر اسلام لے لے تو زوج اور بغیر تحصیل نکاح نہیں کر سکتا یہ نکتہ درست ہے، محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

طَلَقَتِ او حرة بعد ثلاث و ردة و سى (درمختار) لو طلقها ثلاثا و هى حرة فارتدت  
و لحقت بدار الحرب ثم سب و ملكها لا يحل له و طبعها بملك السبي حتى يزوجها  
فدحل بها الروح ثم يطلقها كما فى الفتح (ردالمحتار) بطرده من فرق بينهما بظهار او  
لعان ثم ارتدت و سبت ثم ملكها لم تحل له اذا (درمختار) و حدة الشبه بين المسلمين ان  
الردة و اللحاق و السى لم ينطل حكم الظهار و اللعان كما لم تنطل حكم الطلاق انتهى  
(ردالمحتار) قلت ولما لم تحل المطلقة الثلاث بعد الردة و اللحاق بملك الرقبة فلا لا  
تحل بملك الكاچ اولى ۱ و بعد تحلى اسم بنته اراقى رمته مو به محمد غایت الله غفر له مدرس  
مدرسہ امینیہ دہلی۔ مرور الافقاء مدرسہ امینیہ اسلامیہ دہلی

### کلمہ کفر کہنے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال) اُر مسلمان کلمہ کفر نہ کہنے سے کافر ہو گیا مگر چند منٹ یہ چند کلمے کے بعد تائب ہو گیا اس کا نکاح  
وٹ گیا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۷۶۔ ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء  
(جواب ۱۸۴) اُر مسلمان کی کلمہ کفر کی فعل کی وجہ سے مرتد ہو جائے تو خواہ کتنی ہی جلدی  
توبہ کر کے اسلام میں واپس آجائے اس پر تجدید نکاح لازم ہوگی کیونکہ مرتد ہوتے ہی نکاح فسخ  
ہو جاتا ہے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لم

### شوہر نے قادیانی مذہب اختیار کر لیا تو نکاح فوراً فسخ ہو گیا

(سوال) ایک شخص نے نکاح کیا جس کو عرصہ دس سال کا ہوا اس وقت سے نہ اپنی بیوی کی طرف  
رجوع ہے نہ مان نفقہ دیتا ہے کبھی سے بیوی اپنے مدین کے گھر ٹیٹھی ہوئی ہے ورنہ قادیانی مذہب بھی  
اختیار کر چکا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۶۹ فتنی محمد حسین خلیع ورد اسپور

۷ رمضان ۱۳۵۳ھ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۸۵) اس صورت میں عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں درخواست دیکر عدم  
، اصولی نفقہ اور رجوع کے تبدیل مذہب کی بناء پر نکاح فسخ کرالے اور حاکم ارتداد زوج کی وجہ سے نکاح فسخ  
کر سکتا ہے بعد حصول خلع فسخ عدت گزار کر (اُر خلوت ہو چکی ہو) یا بغیر عدت (اُر اب تک کیجانی کی

۱۔ مہمیں رد المسحور مع الدر المسحور کتاب الطلاق باب الرجعة ۳ ۱۶ ط سعید کراتنسی

۲۔ ورنہ داد احمدی ای بروحی فسخ عدل بلا فضاء، درمختار، وفال فی الرد، قولہ بلا فضاء، ای بلا توقف  
عفی فضاء الفاضی وکذا بلا توقف عفی مضمی عدد فی سدحول سہا کذا فی لحر (ہامش رد المسحور مع  
الدر المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۳ ط سعید کراتنسی)

نوبت ہی نہ آئی ہو) دوسرا نکاح ہو سکے گا۔) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

اللہ اور رسول کا انکار باعث ارتداد ہے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال) ایک شرعی شدہ عورت صاحبہ اپنی منہ بہ در ضلع کے پاس ایک درخواست پیش کرتی ہے اور اس میں لکھتی ہے کہ میں خدیجہ بنت ابی اسد اور رسول ﷺ کی رسالت سے انکار کرتی ہوں مجھے نہ خدا کی وحدت پر ایمان ہے نہ رسول کی رسالت پر۔ آیا اس کے مندرجہ بالا الفاظ کے تحت اس کا نکاح شرعی اور قانونی طور پر منسوخ ہو جاتا ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۸۷۳۷، ۲۳ محرم ۱۳۵۳ھ، ۸ مئی ۱۹۳۴ء

(جواب) (از مولوی حبیب الرحمن صاحب مفتی) یہ عورت مرقومہ بالا پیش کردہ فتوہ کو مانتی ہے اس کا نکاح فسخ ہو گیا ہے شرعی و قانونی اگر یہ عورت تجدید اسلام کرے کی تو اپنی سبب منشاء سے شہر کے ساتھ نکاح اسلامی حکومت میں نہیں کر سکے گی بلکہ جبراً پہلے توبہ کے ساتھ دوبارہ پڑھا دیا جائے گا نقطہ اہم -

حبیب الرحمن مفتی منہ ناب مفتی مدرسہ امینہ اہلی -

(جواب ۱۸۶) (از حضرت مفتی اعظم) اس صورت میں عورت مرتدہ ہو گئی اور ارتداد سے نکاح فسخ ہو جانے کا حکم رائج اور قوی ہے اس لئے اس کا نکاح فسخ ہو گیا اور چونکہ غیر مسلم حکومت کے غیر اسلامی قانون کی وجہ سے مسلمان مجبور ہیں کہ یہی عورت کو مانتی رہیں نہیں کر سکتے اس لئے اب یہ عورت بعد میں تجدید اسلام کر کے کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لے تو اس سے تعرض کرنے کی -

(۱) اس صورت میں اس وقت مرتدہ نے قبائلی مذہب اختیار کر لیا تو اس کا نکاح فسخ و یا اور نکاح سے منع تھا۔ قاضی نے فرمایا کہ عورت مرتدہ نے قاعدہ حد ارتداد کے تحت اس کا نکاح فسخ کر دیا تو وہ مرتدہ نہیں رہے تو غیر حد ارتداد کے تحت اس کا نکاح فسخ کر دیا تو وہ مرتدہ رہے اور حد ارتداد کے تحت اس کا نکاح فسخ کر دیا تو وہ مرتدہ رہے۔ (۲) ورنہ داد احدہما ای لروحین فسخ عاجل بلا قضاء فسخ و لا یجوز لہا ولعبرہا بفسخہ و ارنہ و عنہ بفسخہ لعدہ (درمختار) و قل فی الرد (قولہ بلا قضاء) بلا یوقف علی قضاء قضای و کذا بلا یوقف علی قضای عدہ فی السدحول بہا کما فی البحر قولہ عبد بن عبد لعدہ ای یومد حولہا بہا لا غیر ہا لا عدہ عنہا و فاد و حوب العدہ سواء رندا و رندہ بالحبص او لا لا شہر بوضعیۃ و ایسہ او بوضع الحبس کما فی البحر ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب المکاح مکاح انکاف ۱۹۳۳ ط سعید کراچی) شریعہ مذہب و دین میں منہ بہ در ضلع کے پاس ایک درخواست پیش کرتی ہے اور اس میں لکھتی ہے کہ میں خدیجہ بنت ابی اسد اور رسول ﷺ کی رسالت سے انکار کرتی ہوں مجھے نہ خدا کی وحدت پر ایمان ہے نہ رسول کی رسالت پر۔ آیا اس کے مندرجہ بالا الفاظ کے تحت اس کا نکاح شرعی اور قانونی طور پر منسوخ ہو جاتا ہے یا نہیں؟ (۲) ورنہ داد احدہما ای لروحین فسخ عاجل بلا قضاء فسخ و لا یجوز لہا ولعبرہا بفسخہ و ارنہ و عنہ بفسخہ لعدہ (درمختار) و قل فی الرد (قولہ بلا قضاء) بلا یوقف علی قضاء قضای و کذا بلا یوقف علی قضای عدہ فی السدحول بہا کما فی البحر (ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب المکاح باب مکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراچی)

(۳) و لیس لشرافہ لروح غیر روحیہا نہ یقی (درمختار) و قل فی الرد (وظاہرہ ان لہا الروح بمن شاءت (ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۲۵۳/۴ ط سعید کراچی)

وہی صورت نہیں ورنہ اسلامی حکومت ہوتی تو اس کو پہلے خاوند سے ہی نکاح کرنے پر مجبور کیا جاتا۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مسلمان میاں بیوی مرزائی ہو گئے پھر دوبارہ مسلمان ہو گئے  
تو دوبارہ نکاح کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص پہلے اہل سنت و اجماعت تھے پھر مرزائی عقائد کا پابند ہو گیا تھا اب وہ پھر اہل سنت و اجماعت میں شامل ہونا چاہتا ہے اس کی بیوی اس کے عقائد کی پابند رہی اب اس کو دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۳۱۲ علی حسین امروہوی (دہلی)

۲۹ صفر ۱۳۵۳ھ م ۱۳ جون ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۸۷) اگر وہ شخص بچے دل سے توبہ کرے اور اقرار کرے کہ مرزائی عقیدہ غلط اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے جھوٹے تھے اور ان دونوں فریق لاہوری اور قادیانی گمراہ ہیں میں دونوں سے بیزار ہوں تو وہ اہل سنت و اجماعت میں شامل ہو سکتا ہے اگر شوہر اور بیوی ایک ہی وقت میں ساتھ ساتھ قادیانی یا احمدی ہوئے تھے اور پھر ایک ہی وقت میں دونوں نے توبہ کی ہو جب تو ان کے نکاح کی تجدید لازم نہیں ہے اور وہ اپنے سابقہ نکاح پر رہ سکتے ہیں، لیکن اگر قادیانی یا احمدی ہونے میں تاخیر ہو ہے یا توبہ کرنے اور واپس آنے میں آگے پیچھے ہو گئے ہیں تو نکاح کی تجدید بھی لازم ہوگی (۱)  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

عورت محض خاوند سے علیحدہ ہونے کی وجہ سے مرتد ہو گئی  
تو مسلمان ہو کر دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) اگر کوئی مسلمہ عورت اپنے شوہر کے یہاں نہیں رہنا چاہتی اور دوسرے مسلمان شخص سے نکاح کرنا چاہتی ہے اور اس غرض سے مذہب اسلام چھوڑ کر مذہب نصرانیت کو قبول کر لے اور شوہر کو

(۱) ولو ارتدت لمحنی الفرقة منها قبل تأكده - وصرحوا بتعريضها حمسة و سبعين و تحبر على الاسلام و على تحديد النكاح و حرألها مہر يسير كذباً و عبید القوی و لو النجیة (درمختار) و قال فی الرد (قوله و على تحديد النكاح) فكل قص ان يحدده مہر يسير و لو بدينار رصام لا و تمنع من التزوج بعيره بعد اسلامها ولا يحق ان محله لما اذا طلب الروح ذلك اما لو سكت او تركه صريحاً فانها لا تجبر و تزوج من غيره لانه ترك حقه (هامش رد المختار مع الدر المختار) كتاب النكاح باب نكاح الكافر ۳ ۱۹۴ ط سعد كراتشي

(۲) و بقى النكاح ان ارتدا معا و لم يعلم السق فيجعل كالغرقى ثم اسلما كذلك استحسننا (الدر المختار مع هامش رد المختار) كتاب النكاح باب نكاح الكافر ۳ ۱۹۶ ط سعد كراتشي

(۳) و فسدان اسلم احدهما قبل الآخر (در مختار) و قال فی الرد (قوله و فسد الح) لان ردة احدهما مافية للنكاح ابتداء فكذلك بقاء بغير (هامش رد المختار مع الدر المختار) كتاب النكاح باب نكاح الكافر ۳ ۱۹۶ ط سعد كراتشي

اھدع ویدے کہ میں اب تمہارے نکاح میں نہیں رہی تو اس صورت میں نکاح باقی رہا یا نہیں اور یہی عورت کچھ عرصہ کے بعد یہ اعلان کر دے کہ میں پھر مسلمان ہو گئی اور اس شخص سے نکاح کرے جس سے نکاح کرنا چاہتی ہے تو یہ دوسرا نکاح درست ہو گا یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۴۰۰ احمد حسین صاحب سہارنپور - ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ ۲۶ ستمبر ۱۹۳۲ء  
(جواب ۱۸۸) مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے (۱) اور تجدید اسلام کے بعد اگر وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لے تو نکاح صحیح ہو جائے گا (۲) اگر اسلامی حکومت ہوتی تو عورت سدا للباب پہلے خاوند سے نکاح کرنے پر مجبور کی جاسکتی تھی (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(جواب ۴۶۸ دیگر ۱۸۹) ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے (۴) بعض فقہاء نے زجر اوسدا للباب یہ حکم دیا تھا کہ مرتدہ کو مجبور کیا جائے کہ وہ پہلے خاوند سے ہی نکاح کرے کسی دوسرے شخص سے نکاح کرنے کی اجازت نہ دی جائے (د) لیکن یہ ظاہر ہے کہ یہ قوت اسلامی حکومت کے ہاتھ میں ہو سکتی ہے اور وہ مفقود ہے اس لئے یہ زجر عمل میں نہیں آسکتا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

۲۰ محرم ۱۳۵۳ھ ۲۵ اپریل ۱۹۳۳ء

شوہر یا بیوی کے مرتد ہونے سے نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے

(سوال) زید مذہب اسلام چھوڑ کر آریہ عیسائی مجوسی مذہب اختیار کر لیتا ہے تو کیا زید مرتد ہو جاتا ہے؟ اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے باہر ہو جاتی ہے؟ بعض وگ کہتے ہیں کہ مرتد کی عورت جو ہنوز مذہب اسلام کی پابند ہے مرتد کے نکاح سے باہر نہیں ہوتی اور وہ اپنی مسلمہ عورت سے تعلقات زوجیت قائم رکھ

(۱) وارتداد احد الروحین عن الاسلام وقعت الفرقة بغير طلاق فی الحال قبل الدحول و بعده (المصاوی الھدیہ کتاب النکاح الباب العاشر فی نکاح الکفار ۱/۳۳۹ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۲) ظاہرہ ان لها التروح بمش شاءت (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴/۲۵۳ ط سعید کراچی)

(۳) و لیس للمرتدة التروح بغير روحها نہ یعنی (درمختار) وقال فی الرد ولكن حکموا بحیرھا علی تحديد النکاح مع الروح و بصر حمسة و سبعین سوطا و احتارہ قاصی حاک للنوی (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴/۲۵۳ ط سعید کراچی)

(۴) وارتداد احدهما ای الروحین فسح عاجل بلا قضاء (درمختار) وقال فی الرد (قوله بلا قضاء) ای بلا توقف علی مصی عدة فی المدحول بها کما فی البحر (قوله و لو حکما) اراد به الحلوة الصحیحة (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳/۱۹۳ ط سعید کراچی)

(۵) لو ارتدت لمحنی الفرقة و صرحوا بتعزیرھا حمسة و سبعین و تحریر علی الاسلام و علی تحديد النکاح رحرا لها بمهر يسير کدبار و علیہ الفتوی ولو الحیة (درمختار) وقال فی الرد (قوله و علی تحديد النکاح) فکل قاص ان یحد ده بمهر يسير ولو بديار رصیت ام لا و تمنع من التروح بغيره بعد اسلامها (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب النکاح نکاح الکافر ۳/۱۹۴ ط سعید کراچی)

سکتا ہے اسی طرح اگر عورت مرتد ہو جائے تو وہ بھی مسلمان شوہر کے نکاح سے خارج نہیں ہوتی اور شوہر اس سے تعلقات زوجیت قائم رکھنے میں زنا کا مرتکب نہ ہو گا کیا یہ صحیح ہے؟

المستفتی نمبر ۶۸۶ حکیم تاج محمد (ناپور) ۱۹ رمضان ۱۳۵۳ھ ۶ مئی ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۹۰) زید دین اسلام چھوڑ کر کوئی دوسرا مذہب اختیار کرنے سے مرتد ہو گیا مرتد ہوتے ہی اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی (۱) جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مرتد کی عورت جو مسلمان ہے مرتد کے نکاح میں ہے اور خاوند اس سے حقوق زوجیت ادا کرنے کا مطالبہ کر سکتا ہے وہ جاہل اور احکام شریعت سے ناواقف ہیں مرتد اپنی اولاد پر اور زوجہ مسلمہ پر کوئی دعویٰ نہیں رکھتا۔ عورت اگر مرتد ہو جائے تو وہ بھی شوہر کے نکاح سے نکل جاتی ہے (۲) مگر شوہر اناحق رکھتا ہے کہ اگر حکومت اسلام ہو تو عورت کو اسلام لانے اور اسی شوہر سے دوبارہ نکاح کرنے پر مجبور کیا جاتا (۳) جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مسلمان شوہر اپنی مرتدہ بیوی سے تعلقات زنا شوائی رکھ سکتا ہے ان کے قول کی صحت کے لئے یہی محل ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ

شوہر کے ظلم کی وجہ سے عورت عیسائی ہو گئی، پھر مسلمان ہو کر کسی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنی نو سالہ لڑکی کا نکاح عمرو کے ساتھ کر دیا نکاح کے بعد لڑکی صرف دو روز اپنے شوہر کے ہاں رہی پھر آپس کی رنجشوں کی وجہ سے دو برس تک اپنے والدین کے گھر رہی اس کے بعد اس نے اپنے والدین کو مجبور کیا کہ اس کا فیصلہ کر دیں کیونکہ وہ خاوند کے گھر نہیں جانا چاہتی تھی مقدمہ عدالت تک پہنچا خاوند نے مہر ادا کر دیا مگر طلاق دینے سے انکاری ہے نہ اس کو بلا کر اپنے پاس رکھتا ہے نتیجہ یہ ہوا کہ لڑکی ایک دوسرے شخص کے ساتھ فرار ہوئی اور دو برس تک مفقود رہی پھر لڑکی کے والدین نے اس کا پتہ لگایا اور اپنے گھر لے آئے مگر پھر بھی اس کا کچھ فیصلہ نہیں کیا گیا نہ خاوند اس کو اپنے گھر لے گیا موقع پا کر لڑکی دوبارہ فرار ہو گئی اور تین سال غائب رہنے کے بعد عیسائی مذہب اختیار کر لیا اب لڑکی مسلمان ہونا چاہتی ہے اور کسی مسلمان سے نکاح کرنا چاہتی ہے کیا یہ نکاح ہو سکتا ہے؟ کیا پہلا

(۱) وارتداد احد الروحین عن الاسلام وقعت العرقۃ بغير طلاق - (الہدایۃ) کتاب النکاح باب نکاح اہل الشریک ۳۴۸/۲ ط مکتبہ شریکۃ علمیہ ملتان

(۲) وارتداد احدهما ای الروحین فصح عاجل بلا قضاء (الدر المختار مع هامش رد المختار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراچی

(۳) و لیس للمرتدة التروح بغير روحها به یعنی (درمحرر) وقال فی الرد (قوله و لیس للمرتدة التروح بغير روحها) و تحبر علی الاسلام و ان عادت مسلمة کان لها ان تروح من ساعتها - لکن حکموا بجبرها علی تجدید النکاح مع الروح و بصرف خمسة و سبعين سوطا و احتاره قصی خان للفتوی (هامش رد المختار مع الدر المختار) کتاب الجہاد باب المرتد ۲۵۳/۴ ط سعید کراچی



خوندا اب بھی اس کا حقدار ہو سکتا ہے؟ اگر لڑکی عیسائی ہی رہے اور کوئی مسلمان اس سے نکاح کر لیں تو درست ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۰۰۸ حبیب الرحمن (دہلی) ۳۰ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ ۲۱ جون ۱۹۳۶ء  
(جواب ۱۹۱) اسلام لانے کے بعد جس مسلمان سے یہ نکاح کرے گی نکاح درست ہو جائے گا۔  
کیونکہ ارتداد سے پہلا نکاح فسخ ہو چکا ہے (۱) اگر یہ عیسائی رہے تو اس کا نکاح کسی مسلمان سے درست نہیں ہوگا کیونکہ مرتدہ کا نکاح کسی مسلمان سے نہیں ہو سکتا (۲) محمد کفایت اللہ کان ائد لہ دہلی

خود کو کافر اور مرتد کہنا باعث ارتداد ہے، نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال) ایک عورت کافرہ کو مجمع عام میں مسلمان بنایا گیا بعد زین زید مسلم کے ہمراہ اسی مسجد میں نکاح پڑھا دیا گیا یہ عورت نکاح کفر کسی کے نکاح میں تھی مگر اسلام سے چھ ماہ قبل اس عورت کی باقاعدہ ان کی جماعت میں صدق ہو گئی تھی عین وقت اسلام وہ کسی کے بھی نکاح میں نہ تھی بعد اسلام باقاعدہ شرعی نکاح زید سے پڑھایا گیا اس وقت اس کی عمر تھینٹیس سال کی تھی عورت تھینٹا ۴ سال اسلامی شوہر کے ہمراہ رہی سہی اور اواد بھی ہوئیں اسلامی نام اس عورت کا سیکرہ رکھا گیا تھا گردش زمین سے ایک دوسرے مسلمان نے اس سے ناجائز تعلق پیدا کرنے کی غرض سے اس کی بہن کافرہ کو ورغایا اس نو مسلمہ کو اس کی بہن کافرہ کی وساطت سے بھکا ورغلا کر زید کے یہاں سے نکلوا لے گیا زید نے اس بھگالے جانے والے پر مقدمہ دائر کیا بھگانے اور ناجائز تعلق پیدا کرنے پر عورت کو صرف صغیر بچوں کی خاطر مدعا علیہ نہیں بنایا گیا بلکہ اسے شہادت کے لئے بچالیا گیا مگر عورت نے عدالت میں موجودہ مصلحت وقت دیکھ کر زبان سے کہہ دیا کہ یہ مجھے بھگا نہیں لے گیا تھا اور نہ ہی اس نے مجھ سے بد فعلی کی زید کے نکاح میں نہیں ہوں اور نہ ہی میں مسلمان ہوئی ہوں اس کے اسلام کے ثبوت عدالت کو کافی سے زیادہ پچھپایا گیا بلکہ خود اس نے فوجدار شہاب الدین صاحب کے روپر اپنے اسلام کی شہادت دی ہے کورٹ نے شخص مذکور کو صرف اس کے اس زبانی بیان کی بناء پر کہ وہ بھگا کر نہیں لے گیا ہے اور نہ ہی بد فعلی کی ہے رہا کر دیا تھا شخص مذکور چند اشخاص کے ہمراہ اس عورت کو نائب قاضی کے مکان پر لے گیا اور کہا اس کو مسلمان کر کے نکاح پڑھا دیجئے نائب قاضی نے اس عورت سے دریافت کیا کہ تیرا نام کیا ہے اس نے کہا کہ میرا نام سیکرہ ہے نائب قاضی کو شبہ ہوا یہ لوگ مسلمان کر کے نکاح

(۱) ارتداد احد الروح عن الاسلام وفقت الشرفۃ بعبیر طلاق فی الحال قبل الدحول و بعدہ (الہدیۃ کتاب النکاح الباب العاشر نکاح الکفار ۱/۳۳۹ ط ماحدیہ کوئٹہ)

(۲) ولا یصلح ان یکح مرد او مرتدہ احد من الناس مطلقا (درمختار) وقال فی الرد (فونہ مطلقا) ای مسدما او کافر او مرتدا وهو تأکید کما فہم من الکفرۃ فی النبی (ہامش رد المحتار مع الدر المنہار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۴/۲۰۰ ط سعید کراچی)

پڑھانے کو کہتے ہیں اور یہ تو مسلمان معلوم ہوتی ہے نائب قاضی نے نکاح پڑھانے سے انکار کر دیا شخص مذکور مع ہمراہیوں کے شہر قاضی کے پاس پہنچا اور ان سے نکاح کی درخواست کی قاضی صاحب برسر سرتیارتھے قاضی صاحب نے نائب قاضی کو رقعہ لکھ دیا کہ اس کا سر دست نکاح پڑھا دو نائب قاضی نے حکم قاضی نکاح پڑھا دیا نکاح کا ثبوت بھی شخص مذکور کے روبرو عدالت میں کامل طور پر ہوا تھا اور اسے خبر تھی کہ یہ منکوحہ زید ہے تاہم قاضی و نائب قاضی کو اندھیرے میں رکھ کر بدھوکا دیکر اپنا نکاح پڑھوایا اب سوال یہ ہے کہ زید کا نکاح شرعاً صحیح ہے یا شخص مذکور کا؟

المستفتی نمبر ۱۰۲۰ صاحبزادہ نواب ابراہیم خاں صاحب - سورت

۴ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ م ۲۵ جون ۱۹۳۶ء

(حوا ۱۹۲) یہ دوسرا شخص شرعاً کئی جرائم کا مرتکب اور مجرم ہے (۱) منکوحۃ الغیر کو اغوا کرنا اور بھٹکانے جانا (۲) اسے جھوٹے لئے پر آمادہ کرنا اور جھوٹا اظہار دلوانا (۳) اسلام کا انکار کر کے از سر نو مرتد بنانا (۴) پھر جھوٹ بول کر بدھوکا دیکر اس سے خود نکاح کرنا ان تمام جرائم کی سزا اور تعزیر کا مستحق ہے زید کا نکاح صحیح تھا مگر جب عورت نے اسلام سے انکار کر کے ارتداد اختیار کر لیا تو وہ نکاح فسخ ہو گیا، عورت اسلام کا انکار کر کے دوسرا شخص اس ارتداد پر عورت کو آمادہ کر کے دونوں مرتد ہو گئے (۵) اگر اس کے بعد دونوں اسلام لائیں اور توبہ کریں اور پھر باہم نکاح کریں تو نکاح منعقد ہو جائے گا لیکن وہ شخص اور یہ عورت جرائم مذکورہ کی تعزیر سے نہیں بچیں گے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ له وہابی

عورت عیسائی ہو گئی، تو نکاح فسخ ہو گیا دوبارہ مسلمان ہو کر دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) آج کل مسم عورتیں بغرض فسخ نکاح حیدہ کرتی ہیں اور مذہب عیسائیت قبول کر لیتی ہیں آیا نکاح واقع میں شرعاً بھی فسخ ہو جاتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۲۲۴ محمود صاحب (ملتان)

۱۳ صفر ۱۳۵۶ھ م ۲۵ اپریل ۱۹۳۷ء

(حوا ۱۹۳) ارتداد نکاح کا فسخ ہو جانا ظاہر روایت کے بموجب صحیح ہے (۲) البتہ بعض مشائخ

۱، ۱۰، ۱۱ رد الحد الروحین عن الاسلام وقعت الفرفة بغیر طلاق (الہدایۃ کتاب النکاح باب نکاح اہل الشریک ۲ ۳۴۸ ملتان)

(۲) من امراہا راۃ بان ترد - کفر الآخر (شرح الفقہ الاکبر ص ۲۲۵)

۳ ورد احدہما ی لروحہ فسخ عدل بلا فضاء (در مختار) وقل فی الرد (قوله بلا فضاء) ای بلا توقف عنی فضاء الفاضی وکذا بلا توقف علی مصی عدہ فی المدحول بها کما فی السحر (ہامش رد المحتار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳/ ۱۹۳ ۱۹۴ ط سعید کراتشی

بلخ نے زجر اور سد الباب یہ کہا تھا کہ مرتدہ کو اسلام لانے اور زوج اول سے نکاح کرنے پر مجبور کیا جائے اور بعض نے یہ بھی کہا تھا کہ نکاح فسخ نہ ہونے کا فتویٰ دیا جائے لیکن یہ دونوں حکم زجر و توبہ اور سد باب کے لئے تھے (۲) اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ اسلامی حکومت ہو اور جبر علی الاسلام یا جبر علی النکاح بازوج السابق کا امکان ہو یا زوج اول عورت پر خود یا بذریعہ حکومت قبضہ کرنے پر قادر ہو اور یہ سب باتیں انگریزی حکومت اور انگریزی قانون کی رو سے غیر ممکن ہیں لہذا اصل مذہب کے موافق انفساخ نکاح کا حکم ہی صحیح نافذ رہا اور اس کے لحاظ سے عورت مرتدہ بعد اسلام کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لے تو اس کا نکاح نافذ ہوگا (۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

عورت کو مرتد ہونے کی ترغیب دینے والا خود بھی مرتد ہے اور ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال) مطبوعہ فتویٰ ارسال ہے آپ سے فیصلہ یہ کرنا ہے کہ کونسا غلط ہے اور کونسا صحیح ہے امیر عالم کو مفتی فتویٰ دیتے ہیں کہ ایوب خاں کافر ہے اور اس کے ساتھ برتاؤ کرنے والے بھی کافر ہیں ایوب خاں کو مفتی فتویٰ دیتے ہیں کہ امیر عالم کافر ہے اس کے ساتھ میل جول کرنے والے بھی کافر ہیں ثبیب معاملہ ہے۔ ایک عورت کو ایوب خاں نے اغوا کیا اور اس کو پہلے چھپائے رکھا طلاق کے لئے کوشش

۱۔ لو اردت لمحي العرفه وصرحت بتعريضها حمسة وسبعين و تحريم على الاسلام و على تحديد الكاح رحرر ليا سفير سبر كدبر و عنه لفتوى . حجة (درمختار) وقال في الرد (قوله و على تحديد الكاح) فلكل قص ان يحدده سفير سبر ولو بدعا رخصت ام لا و تجمع من التزوج بعيره بعد اسلامها (هامش رد المحتار مع الدر للمختار) كتاب الكاح باب الكافر ۳ ۱۹۴ ط سعيد كراتشي (وقال في الهدية ولو احررت كمنه الكافر عني لئلا يهدى لمعيطه لروحها و احرارها لفسها عن حملته او لاستيحاب المهر عليه بكاح مست من نحره عني روحه فمحرم عني لاسلام و لكل قص ان يحدد الكاح مادي شي ولو بدعا رخصت او رخصت وليس لها ان تزوج الا بروحها قل الهدى و ابي حد يهدى و قل ابو الليث و به يأخذ كذا في النمر ناشي (الهدية كتاب الكاح) الباب العاشر في كاح الكافر ۱/۳۳۹ ط ماجدية كونه

۲۔ و افنى مشايخ مع عدم نرفه برد تهر رحررا و نيسيرا لاسيما التي تقع في المكفر ثم تكفر قال في الهير والافتاء يهدا ولي من لافاء ساد في الدر الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الكاح باب الكافر ۳ ۱۹۴ ط . سعيد كراتشي (وقال قاضي حاد مكروحة ارتدت والعباد بالله حكى عن ابي بصرو ابي القاسم الصغار انهما فلا لا تقع العرفه بينهما حتى لا تنصل الي مفصودها ان كان مقصودها العرفه (الفتاوى الحانية) على هامش الهدية كتاب الطلاق فصل في العرفه بين لروحين بملت احدهما صاحبه و الكفر ۱ ۵۴۶ ط ماجدية كونه

(۳) اصل مذہب اور ظاہر الروایہ تو یہ ہے کہ عورت کے مرتد ہونے سے ان فوراً نکاح ہو جائے تاہن پھر اس کو جس قید کے تحت یہ اسلام اور پسے خاندان سے تجدید نکاح کرنے پر مجبور کیا جائے گا جیسا کہ قاضی خان عالمیہ نے درمختار اور شامیہ وغیرہ میں اس کی تصریح ہے چونکہ حاکم مسلم اور قاضی شری نے اس کی وجہ سے تجدید اسلام و تجدید نکاح پر عورت کو مجبور نہیں کیا جاسکتا لہذا جب روایین نے اس پر فسخ نکاح کا حکم کیا جائے گا اور پھر عامہ شری کی یہ عادت و طہرہ ان لہا التزوج پس شاءت (هامش رد المحتار کتاب لحياد باب المرتد ۴ ۲۵۳ ط سعيد كراتشي) پر عمل کیا جائے گا کہ عورت کسی اور شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔

بھی کی ایسی بد ذات خاندان کی ناک کاٹنے والی عورتوں کو طلاق کون دیتا ہے آخر یہ چال چلی گئی کہ مل ملا کر مشن سے یہ سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا جائے کہ عورت عیسائی ہو گئی ہے پھر عورت کو گھر رکھ لیا اور کہا کہ چونکہ عورت مرتد ہو گئی ہے اس لئے اس کا پہلا نکاح ٹوٹ گیا ہے اب میں نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا ہے امیر عالم نے جب سنا تو علماء سے فتویٰ پوچھا تقریباً ساٹھ سے زیادہ علماء کرام نے یہ فتویٰ دیا کہ اس طرح عورت کا نکاح فسخ نہیں ہوتا عورت نہ تو اسلام سے بیزار ہوئی نہ اس کے دل میں عیسائیت کی رغبت ہوئی اس کا دل ایمان پر مطمئن ہے ردت کا تعلق دل سے ہوتا ہے۔ یہاں شرط مفقود ہے۔ اذا فأت الشرط فأت المشروط جیسا کہ ہدایہ کی جلد سوئم میں ہے۔ لان الردة تتعلق بالا اعتقاد الا يرى انه لو كان قلبه مطمئنا بالايمان لا يكفر۔ عورت مرتد ہو گئی تو اسلام لانے پر مجبور کی جائے یعنی اس کو قید رکھیں یہاں تک کہ مرجع یا اسلام لے لے اور جدید نکاح ہو تو مہر تھوڑا رکھا جائے عورت نے زبان سے کلمہ کفر جاری کیا تا کہ شوہر سے پیچھا چھوٹے یا اس لئے کہ دوسرا نکاح ہو گا اس کا مہر بھی وصول کرے گی تو قاضی کو اختیار ہے کہ کم از کم مہر پر اسی شخص کے ساتھ نکاح کرے عورت راضی ہو یا ناراض اور عورت کو یہ اختیار نہ ہو گا کہ دوسرے سے نکاح کرے عالمگیری، بیمار شریعت حصہ ہفتم، مصنفہ جناب مولانا مولوی حکیم ابن امجد علی صاحب۔ عورت مرتد ہو گئی اس واسطے اپنے زوج کو چھوڑ دے۔ بقول ابو یوسف اور نکاح نہ کرے غیر زوج سے۔ اسی کا فتویٰ غایۃ الاوطار ص ۴۴۳ وغیرہ وغیرہ بہت حوالجات ہیں۔ مخوف طواست چند پر اکتفا کیا ہے۔

المستفتی نمبر ۲۱۴۰ شاہسوار (راولپنڈی) ۱۹ شوال ۱۳۵۶، م ۲۳ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۹۴) اگر یہ بیانات صحیح ہیں اور واقعات یہی ہیں تو اغوا کنندہ اور عورت کو ارتداد کی ترغیب دینے والا مرتد کرنے والا سخت مجرم ہے اور خود بھی مرتد ہو گیا (۱) اس کی اپنی عورت بھی نکاح سے باہر ہو گئی (۲) اس کو تجدید اسلام تو بہ اور اپنے نکاح کی تجدید کرنی لازم ہے (۳) اور قوم کو حق ہے کہ اس کا مقاطعہ کر دے جب تک کہ وہ اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہ کرے اس سے تعلقات اسلامی منقطع کر دیں (۴) اور

(۱) ومن امر امرأة بان تتردد۔ کفر الاحمر (شرح الفقه الاکبر ص ۲۲۵)

(۲) ورداد احدهما ای الروح جس فسخ عاجل بلا قضاء (در مختار) وقال فی الرد (قوله بلا قضاء) ای بلا توقف عنی قضاء القاضی وکذا بلا توقف علی مصی عدة فی المدحول بها کما فی البحر (هامش رد المحتار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراتشی

(۳) ما بکون کفراً اتفاقاً بطل العسل و سکاح و اولادہ اولاد رہا وما فیہ خلاف یؤمر بالا استعفار والتوبة و تجدید سکاح (الدر لمختار مع هامش رد المحتار کتاب الجہاد باب المرتد ۲۴۶/۴ ط سعید کراتشی)

(۴) مرتد کا اصل حکم یہ ہے کہ توبہ کرے۔ حکومت سے قتل نہ کرے۔ مگر ہندوستان میں اس وقت اسلامی حکومت نہیں تھی اس لئے اس نے قطع حق کا حکم دیا۔ اول فی فتح الباری فیہا السب المسوع للہجر و هو لمن صدرت منه معصية فسوع لمن اطلع عليها منه هجره عليها لکف عنها۔ قال المهلب عرس الحاری فی هذا الباب ان یس صفة البحران الحار وانه یسوع بقدر الحرم فمن کان من اهل العصیان یتستحق الہجران ینزک (حاری ہے)

اگر اسلامی حکومت ہوتی تو عورت کو شوہر سابق سے ہی نکاح کرنے پر مجبور کیا جاتا اور دوسرے شخص سے ہرگز نکاح کی اجازت نہ دی جاتی، وہ فتویٰ جو ایوب خاں کے اشتہار میں درج ہے بالکل جداگانہ صورت سے متعلق ہے اس کو اس واقعہ سے صلہ سر و کار نہیں اور اس فتوے سے جو نتائج کہ ایوب خاں نے اخذ کر کے امیر عالم پر چسپاں کئے ہیں وہ ان واقعات کی روشنی میں ہرگز امیر عالم پر چسپاں نہیں ہوتے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

عورت مرتد ہو کر مسلمان ہو جائے تو دوسرے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) مسماۃ بندہ شادی کے بعد چھ سال تک اپنے خاوند کے پاس رہی خاوند نے اپنے سے بندہ کے حقیقی بھائی کو قتل کر دیا اور مقدمہ میں پھانسی کی سزا سے بچ گیا قتل کے بعد بیوی کو اس کے دادا کے پاس چھوڑ گیا پھر اس کو لینے نہیں آیا جس کو ڈھائی سال کا عرصہ گزر گیا طلاق دینے کے لئے اس سے کہا گیا تو طلاق سے بھی انکار کیا اب بندہ بھی بوجہ اس صدمے کے کہ اس کے حقیقی بھائی کو اس نے بدک کیا ہے خاوند کے گھر بسنا نہیں چاہتی تھی بالآخر بندہ نے عیسائی مذہب قبول کر لیا ہے تاحال وہ عیسائی ہی ہے کیا مسلمان ہو جانے کے بعد اس کا نکاح دوسرے مسلمان خاوند کے ساتھ جائز ہے یا نہیں عدالت نے بندہ کے نکاح کو بوجہ عیسائی ہو جانے کے منسوخ کر دیا ہے۔

المستفتی نمبر ۲۳۶۲ محمد طاہر صاحب (الائل پور) ۱۰ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ ۹ جولائی ۱۹۳۸ء (جواب ۱۹۵) اگر بندہ اسلام قبول کرنے کے بعد دوسرے شخص سے نکاح کر لے گی تو وہ نکاح صحیح اور درست ہو جائے گا پہلے خاوند سے نکاح کرنے پر مجبور کرنے کا حکم زجر اوسد اللباب تھا (۲) جو انگریزی حکومت میں ممکن العمل نہیں ہے اور اصل مذہب یہی ہے کہ ارتداد واحد الزوجین موجب انفساخ نکاح

حسیہ صفحہ گزشتہ) والکلیۃ کما فی قصہ کعب وصاحیہ (فتح الباری شرح الصحيح للمحاری باب ما یحور من النہار ان لمن عصى ۱۰ ۱۵ ص مصر) وفی فی الدر المختار ومن ارتد عرس الحاکم علیہ الاسلام اسحاق علی المذہب للوغة الدعوة و نکشف نہیہ بان ثمرۃ العرس و بحس و حوا و قبل مدنا ثلاثة ايام۔ فان اسلم فیہ والا قبل لحدث من مدل ذبہ و فلول الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۶ ط سعید کراتشی)

(۱) و صرحوا سعید و حمص و سعید و نحر علی الاسلام و عمی تحبید الکاح و حرالہا سمیر کدیر و علیہ الفتوی ولو الحیہ (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۴ ط سعید کراتشی)

(۲) ولو احرب کلمۃ الکفر علی لسانہا معا یطۃ لروحہا او احرأا لنفسہا عن حیالہ او لا سنیحاب المہر علیہ سکاح مستأنف تحرم علی زوجہا فتحر علی الاسلام و لكل قاض ان یحدد الکاح بأدنی شئی و لو بدیدر سحظت او رصبت و لیس لہا ان تتزوج الا بروحہا فان الہد و ابی احد یہد قال ابو البیث و بہ بأحد کدافی التمریسی (الفتویٰ الہدیۃ کتاب الکاح الباب العاشر فی نکاح الکفار ۱ ۳۳۹ ط ماحدیہ کوئٹہ)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ہے، افی هذه الصورة هو المعول

شوہر کے بد سلوکی سے تنگ آکر جو عورت مرتد ہوئی، مسلمان  
ہونے کے بعد دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) اگر کوئی عورت مسلمان خاوند کی بد سلوکی سے تنگ آ کر اس سے جان چھڑانے کے لئے اہیڈ  
بابت عیسائی مذہب قبول کرے تو اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں اور اگر دوبارہ مسلمان ہو جائے تو پہلے  
خاوند کے سوا کسی دوسرے مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۴۲۴ مولوی عبدالرحیم صاحب راولپنڈی۔

۲۳ رمضان ۱۳۵۷ھ ۷ نومبر ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۹۶) مرتد ہونے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر یہ حیدر اختیار کرنا بدترین اور سخت ترین گناہ  
ہے اس پر وہ سزا کی مستحق ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

عورت مرتد ہو جائے تو نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال) ایک عورت اپنے خاوند زید سے بد دل ہو کر کرائی (مرتدہ) ہو گئی تاکہ اس کے نکاح سے  
خاصی کا حیلہ حاصل کرے چنانچہ حکم انگریزی میں اس کو دیا گیا کہ اس کا نکاح فسخ ہو چکا ہے لیکن علماء  
دین متین نے تمام لوگوں کو حکم دیا کہ ان بے دین لوگوں سے برتاؤ تعلقات چھوڑ دو پھر وہ عورت تاب  
ہوئی اور کوشش کی کہ کسی طرح علماء سے اجازت لوں اور کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لوں لیکن علماء  
نے حکم دیا کہ نکاح اول باقی ہے اور تمام ہندوستان کے علماء کا اجماعی فتویٰ ہے لیکن آخر کار ایک ناواقفیت  
اندیش مولوی کو چھ رقم دیکر فتویٰ حاصل کیا کہ دوسرے شخص سے نکاح کر کے چنانچہ وید سے  
نکاح کر لیا تو اس پر علمائے مقامی نے فتویٰ دیا کہ یہ نکاح ثانی ناجائز ہے ان سے برتاؤ مت کر و اس کے پٹھ  
مدت بعد وید نے (زید) زوج اول سے طلاق بائدال حاصل کر لی اور استیناف و تجدید نکاح کا ارادہ کیا لیکن  
ابھی تک عدت ختم نہ ہوئی تھی کہ یہ زوج ثانی فوت ہو گیا اور اسی مرتدہ عورت سے ایک لڑکا بھی پیدا ہوا

(۱) وارتداد احدهما ای الروح فسخ عاجل بلا قضاء، الدر المختار مع هامش رد المحتار، کتاب النکاح، باب  
نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراچی

(۲) ایضاً حوالہ سابقہ

(۳) و صرحوا بتعبرها خمسة و سبعين و بحر علی الاسلام، درمختار، و قال فی الرد (قوله و صرحوا بتعبرها  
خمسة و سبعين هو احبیر لغوی ای یوسف فاب نیاید تعبر بحر عده خمسة و سبعون و عدهما تسعة و ثلاثون  
قال فی الحدوی القدسی و یقول بی یوسف واحد قوله بحر، ای ما یحس فی الہ نسیم و نموب - (هامش  
رد المحتار مع الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر ۱۹۴/۳ ط سعید کراچی)

جو اس نکاحِ ثانی سے ۷-۸ ماہ بعد پیدا ہوا اب اس وید کی وراثت میں جھڑا ہے یہ عورت (جو مرتدہ ہوئی تھی) و اس کا ٹرکا وراثت کے مدعی ہیں لیکن اس زوجِ ثانی (وید) کے دوسرے لڑکے اور وراثت کے مدعی ہیں۔ ان کا کوئی حق نہیں یونکہ ابھی تک نکاح نہیں ہوا طلاق اب حاصل کی گئی ہے اب آپ شرعی حکم دیں یہاں کے علماء کا خیال ہے کہ چونکہ متفقہ اجماعی فتویٰ ہے کہ عورت کا نکاح اولِ فسخ نہیں ہوتا لہذا یہ عورت وراثت نہیں اور سیاست اسلامی کا تقاضا بھی یہی ہے لیکن اس کا ٹرکا وراثت ہے کیونکہ زوجِ ثانی (وید) متوفی نسب کا مدعی تھا اور شرعی حقیقی فراش (اگرچہ نکاح فاسد و باطل سے ہو) کا اعتبار نسب میں ہوتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

المستفتی نمبر ۲۵۰۲ مولوی محمد جان خاں صاحب (پنجاب)

۱۵ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ ۵ جون ۱۹۳۹ء

(جواب ۱۹۷) مرتدہ کا نکاح اصل مذہب کے حافظ سے فسخ ہو جاتا ہے، علماء و مشائخ نے زجرا عدم فسخ نکاح کا حکم دیا تھا، جو اسلامی سلطنت میں قابلِ نفاذ تھا غیر اسلامی حکومت میں اس کے نفاذ کی کوئی صورت نہیں پس وید کا نکاح اس عورت کے ساتھ جس نے ارتداد کے بعد اسلام قبول کر لیا تھا صحیح اور اس کی اولاد صحیح النسب ہے اور اس کو یقینی عورت اور اس کے لڑکے کو میراث میں لیں (۲) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ له وہابی

عورت خاوند سے خلاصی کی غرض سے مرتد ہوئی تو نکاح فسخ ہو لیا نہیں؟

(سوال) زید نے ہندوستان کا یہ شوہر نے مہر بھی ادا کر دیا اور ہندو چودہ سال تک اس کی زوجیت میں رہی اب وہ اپنے شوہر سے الگ ہونا اور قطعِ تعلق کرنا چاہتی ہے مگر زید الگ کرنا نہیں چاہتا اب عورت فسخ نکاح کی غرض سے مرتد ہو جاتی ہے اور اپنے ارتداد کو اخبار میں شائع کرا دیتی ہے کہ میں

۱۔ وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا فضاء - الدر السحار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۳ ط سعید کراتشی

۲۔ واقعی مشایخ صحیح عدم الفسخ برد بہار حوا و نیسرا لاسم الی تقع فی المکفر نہ تسکر قول فی الہیرو ولا فاء عند ولی من اللفاء بما فی البواہر الدر السحار مع رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۳ سعید کراتشی وہی فی فاصی حوا مکو حة رندت و عید دہ حکمی عن ابی بصرو سی لتاسم الصعد الیہما فلا لا یقع بفرقة سہم حتی لا یصل الی مقصودہا ن کتاب مقصودہا الفرفہ و فی الروایات الطاہرہ تقع لفرقة و نجس سرقة حتی یسمو و یحدد النکاح بعد لیلہ الدب عینہ المقوی بحایہ عنی هامش الفتاویٰ لہدہ کتاب النکاح فصل فی الفرفۃ بین الزوجین احدهما صاحبه و النکاح ۱ ۵۴۶ ط ماحدہ کوہہ

(۳) چونکہ یہ مان درست اور صحیح ہے کہ پہلے ان عورت کے مرتد ہونے سے فسخ ہو گیا تھا اور پھر از سر نو عورت کے نکاح ہوا ہے لہذا اس کے بعد اس کا نکاح درست ہو گیا اور یہ عورت اس مرد کی بیٹی اور اس حالت میں جو وہاں رہ رہی ہے اس شخص کی بیٹی ہے اس شخص کے مرتد ہونے کے بعد یہی درست ہے کہ اس لڑکے میں اپنے حصص شرعیہ کے حقدار ہوں گے

(نعوذ باللہ) اسلام سے مرتد ہو گئی اس لئے اب تم میرے شوہر کی طرح سے نہیں ہو سکتے پس سوال یہ ہے کہ کیا صرف اس حیلہ اور ٹکڑے کے لئے اسلام ترک کرنے سے حقیقی معنوں میں خارج از اسلام ہو گئی؟ اور زید سے اس کا نکاح فسخ ہو گیا؟

المستفتی نمبر ۲۶۰۶ یوسف سلیمان احمد صاحب - رنگون (برما)

۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ ۲۱ مئی ۱۹۳۰ء

(جواب ۱۹۸) حنفیہ کا اصل مذہب جو ظاہر روایت پر مبنی ہے یہی ہے کہ زوجین میں سے کسی ایک کے مرتد ہو جانے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے پس صورت مستنویہ میں نکاح ٹوٹ گیا۔ مگر ایت نمبر ۸۔ ۳۹ء میں ارتداد کو وجہ فسخ قرار نہیں دیا گیا اگر یہ ایک برہمن میں نافذ نہ ہو تو وہاں اصل مذہب کے موافق فیصدہ ہو گا ہاں اسلامی حکومت میں ایسی عورت کو شوہر اول سے دوبارہ نکاح کرنے پر مجبور کیا جائے گا (بشرطیکہ زوج اول بھی تجدید نکاح پر راضی ہو)۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ وہی

مرزائی بھائی نے اپنی مسلمان نابالغ بہن کا نکاح ایک نابالغ مرزائی لڑکے سے کر دیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱) ایک لڑکی نابالغ مسماۃ ہندہ کے والدین فوت ہو چکے تھے اور بھائی زید نے ہندہ مذکورہ کا نکاح ایک نابالغ لڑکے سے کر دیا تھا نیز واضح رہے کہ زوجین کے متولی مرزائی تھے جب لڑکی نابالغ ہوئی تو بھائی مرزائی نے لڑکے نابالغ مرزائی کی ساتھ شادی کر دی ایک ہفتہ لڑکی آباد رہی بعدہ انکار کر دیا کہ میں مرزائی نہیں ہوں اگرچہ میرے والدین و باقی رشتہ دار ان مرزائی ہیں مرزائی مرد کے ساتھ آباد ہونے سے انکاری ہوں اب لڑکی بھائی مرزائی کے گھر ہے وہ چاہتی ہے کہ میرا سابقہ نکاح فسخ کیا جائے تاکہ دوسری جگہ نکاح کروں لڑکا مذکور بھی تب نابالغ ہے اور وہ بھی اور اس کے والدین سب مرزائی ہیں اب شرعی فیصلہ کرنا ہے اور لڑکا حکم شرعی کے سامنے پیش بھی نہیں ہوتا فقط لڑکی پیش ہوتی ہے فیصلہ کن کیا صورت ہے مفصلاً مرقوم فرما کر مشکور فرمائیں۔ اگر یہ صورت ہو تو پہلے وجہ مطہقت والدین دونوں کا فر تھے اب لڑکی بعد بلوغت کے مسلمان ہو گئی تو کیا لڑکے کے باغ ہونے تک انتظار کرنا ضروری

(۱) ورد: احدثهما ای الروحین فصح عاجل بلا قضاء (لدر المختار مع هامش رد المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراتشی)

(۲) لو ارتدت لمحی الفرقۃ مہا - و صرحوا بتعزیر ہا خمسہ و سبعین و نحر علی الاسلام و علی تحديد النکاح رجرائہا بمہر یسر کدیر و علیہ القوی ولو الحیة (در مختار) و قال فی رد (قوله علی تحديد النکاح) فیکفی فی ان یحددہ بمہر یسر و یو بدیر رخصہ لا و تمنع من سروج غیرہ بعد اسلامہا ولا یحقی ان محہ ما دا طلب الروح دلالت اما لو سکت و ترکہ صرحوا فیہا لا یحیر و سروج من غیرہ لانه ترک حقہ (ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۴/۳ ط سعید کراتشی)



۱۔ تا قبل از بدخ فیصدہ دو ساقب فیصدہ کی تمام صورتوں کو بیان فرما کر مشکور فرمائیں۔

(۲) نیدہ جائزہ میں ارتداد کی بعض صورتوں میں یہ نکاح ہے کہ اگر خاوند مرتد ہو گیا تو دار الحرب میں تفریق نہ صورت نہیں تین تین کے۔ جد جدا ہو جائے اور دارالسلام میں تفریق شرط ہے کیا موافق فتویٰ دار الحرب عمل کیا جائے یا احتیاطاً تفریق کی جائے۔

المستفتی نمبر ۲۶۶۱ محمد اسحاق ملکانی (دہلی)

۳ صفر ۱۳۶۰ھ ۳ مارچ ۱۹۴۱ء

حاجہ اب ۱۹۹۹ء تکمیل تو فریقین درضا مندی سے ہوتی ہے جب ایک فریق (شوہر) کی طرف سے نکاح منظور نہیں ہوتا تاں فیصدہ ہی منظور نہیں رہا نکاح کا قصہ تو صورت مسئلہ میں قبل تحقیق یہ مرتب ہے کہ لڑکی کا باپ اس وقت مرزائی ہو اس وقت یہ لڑکی پیدا ہو چکی تھی یا نہیں؟ اگر پیدا ہو چکی تھی اور بعد میں اس کا باپ مرزائی ہو تو یہ لڑکی مسلمہ قرار دی جائے گی کیونکہ باپ کے ارتداد سے لڑکی یہ پتہ مسلمہ قرار دی جا چکی ختم ارتداد نہ ہو گا اور اس صورت میں اس کے مرتد بھائی نے اس کا جو نکاح یہ وہ نکاح ہی نہیں ہو یونہی ہا فو مسلمان پر ویت حاصل نہیں (۱) لیکن اگر لڑکی حال ارتداد برہمن میں پیدا ہوئی اور اس نکاح بھی مرزائی یہ تھی تو لڑکی بھی کافرہ ہی قرار پائے گی (۲) مگر اس حال میں اس کے مرتد بھائی کا یہ نکاح موقوف رہے گا یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو جائے (۳) لیکن جب کہ وہ مسلمان نہ ہو اور لڑکی مسلمان ہوئی اور اس نکاح موقوف ہو کر رد ہوا تو نکاح رد ہو گیا کیونکہ نکاح موقوف قبل

۱۔ برلہ بحکمہ سبب و رکہ لقصہ الدل عندہ مع قبول الآخر (درمختار) وقال فی الرد (قوله  
لا یسقط لای سببہ سبب فلو یقبل لا یجوز حکمہ لا بتحدید الحکمہ) هامش رد المحتار مع  
در المختار کتاب القصد باب الحکمہ ۵ ۴۲۸ ط سعید کرائشی

۲۔ شرط حریم و کسب و سبب فی حق مسلمة نريد الروح و ولد مسلم لعدم الولاية (درمختار) وقال فی  
رد، قوله لعدم الولاية، یعنی لا نکاح لا یسقط علی المسلمة و ولده المسلم بقوله تعالیٰ ولن یجعل اللہ لکفرس  
حسب السومس سبباً هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب النکاح باب الولی ۳ ۷۷ ط سعید کرائشی

۳۔ رد و یجوز قولہ التبرید و ولد او ولد له ای لدلت لمولود ولد فطهر عنہم حمص فالولدان فی  
الحمص و مولد لا یجوز تصرف فی الاسلام و ان حلت بدنسہ بعینہ لا یجوز (درمختار) وقال فی الرد (قوله  
لا یجوز تصرف فی الاسلام و نردو رد بحراب فکدا هو و ان احتیجت کعبۃ الحر) هامش رد المحتار مع  
در المختار کتاب الحیاد باب المرتد ۴ ۲۵۶ ط سعید کرائشی

۴۔ و اعلم ان تصرف التبرید علی رعد فساد فیند منہ اتفاق فلا یعمد تمام ولاية و یبطل منہ اتفاقاً ما یعمد  
سبب و تصرف منہ سبب فیند سبباً و هو المتدو حصر و ولاية متعدیہ (درمختار) وقال فی الرد (قوله و هو  
سبب و حصر و قد فی سبب فیند اتفاق منہ سبب فیند و ان هکذا یطلب و تصرع من الاصل عندهما و  
حصل عند القول و ولاية معدنة فی لای غرہ) هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجهاد باب المرتد  
۴ ۲۴۹ ط سعید کرائشی

اجازت مجیزہ کا حکم عدم میں ہوتا ہے فقط

محمد کفایت مدکان اللہ دہلی

اللہ کی شان میں گستاخی کرنے والی عورت کا حکم

(سوال) ہندہ اور زید کے باہمی تحقیقات ایک عرصہ سے ناخوشگوار ہیں زید اپنی بی بی مسماۃ ہندہ پر طرحت طرح کے ظلم کرتا ہے چند آدمیوں نے سامنے ن دونوں میں سخت کامی ہوئی ہندہ نے طیش میں آکر کہا کہ ”جس خدا نے تم جیسے ظالم انسان پیدا کئے ہیں ایسے خداؤ خدا نہیں مانتی میں ایسے خدا سے بیزار ہوں“ ان الفاظ کے کہنے کے بعد (۱) ہندہ ایمان باقی رہا یا نہیں؟ (۲) اس کا نکاح قائم رہا یا نہیں؟ (۳) کیا مسماۃ ہندہ پر عدت لازم ہے جب کہ وہ تجدید ایمان کرے؟ (۴) کیا تجدید ایمان کے بعد عدت گزار کر وہ زید کے ساتھ کسی اور شخص سے نکاح کرے تو درست ہوگا؟

المستفتى: **نمبر ۲۸۰۳** والده **عبد الغفار دہلی** - ۴ شوال ۱۳۶۵ھ

(حواص ۲۰۰) (۱) مسأۃ ہندو س قول کی بناء پر ایمان سے باہر ہو گئی اور مرتد ہو گئی، (۲) نکاح بھی باطل ہو گیا، (۳) بائ تجبید ایمان سے بعد مدت اربع مہینہ (۴) تجبید ایمان کے بعد وہ جس سے چاہے نکاح کر سکے، و فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لاہ دہلی

(۱) و نکاح عند و امة معروف است اسيد معروف على الاحارة ككاح القصوى سيحي في البيوع توقف عنده كنها ان لها مخر حاله العقد ولا نص (اندر المختار مع هامش رد المحتار كتاب النكاح باب المكء ۳ ۵ ۹۶ ط سعيد كراتشي)

٢٠. يكثر ما وصف الله تعالى به لا يلقى به أو سحر باسم من سماه أو بأمر من وأمره أو أكر وعنده وعنده أو  
 جعل له سرك أو ولد أو روح أو فوف قد نكح أو شيد - فهذا كله كثير الفتوى الهدية كتاب السير الباب  
 التاسع في أحكام المرتدين مطلب موجبات الكفر ٢/ ٢٥٨ ط عاجدية كوئته

(۳) ورنه ادا ایدھما ای الروح فی فسخ عاقل بلا فضاء (در محار) و قال فی الرد (قوله بلا فضاء) ای بلا توقف  
عنی قضاء الفاضی و کذا. بلا توقف عنی مضمی عدۃ فی المدحول بہ کما فی البحر (ہمیش رد المحار مع  
الدر المحتار) کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ۳، ۱۹۳، ۱۹۴ ط سعید کراتشی

(٤) وهي في حق حرة ولو كانت تحت مسلمة حتى لطلاق ولو رجعا أو فسخ بجميع أسانه بعد الدخول حقيقة أو حكما (درمختار) وفي حق برده فبطلان جميع أسانه، مثل لا يباح بحدار البلوغ والعق أو عدم الكفاءة أو ملئت أحد الزوجين الآخر والرودة في بعض النصوص ولا يفراق عن المكاح الفاسد والوطى يشبهه فسخ (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب العدد ٣ ٥٠٤ طبع سعيد كرنش)

(۱۵) یہ مضمون فقہی شریعتی ہے مگر اس کی بناء پر عورت و تجدد بیان اور تجدد بیان پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ اہم حدیث کے لئے حدیث و روایت کی بابت ہوں کہ وہ کسی دور کے کسی سے نکاح کر کے کما دکر فی الشامیہ و طہرہ ان لہا الروح من شاء (ہامش رد المحتار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۵۳ ط سعید کراچی) لیکن یہ علم کی وقت ہے جب پہلے شہرہ ۱۱۰۰ء میں یہ حاکم و قاضی رہے یا صاف صاف اس و مجتہد یا ہو تو پھر یہ عورت حدیث کے لئے ۱۱۰۰ء میں اس کے لئے کما فی رد (ولا یحییٰ ان محله ما اذا طلب الروح ذلک ما لو سکت او برکہ صریحاً فیہ لا بحر و روح من غیرہ لانه برك حقہ) (ہامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۴ ط سعید کراچی)

نیوی مرتد ہو گئی اور حالت ارتداد میں بچہ پیدا ہوا

(سوال) ایک عورت مرتدہ جس کو سالانہ سال ارتداد میں گزر گیا اور اسی حالت میں اس کے بچہ پیدا ہو گیا اور اس کے پنے خاوند نے اس کی کوئی خبر نہ لی ایک سال گزرنے پر وہ اس کو لینے آیا تھا مگر یہ اس کے ساتھ نہ گئی اور باوجود سمجھنے کے اس کے ساتھ جانا بھی نہیں چاہتی معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وہ اس کو رکھنا بھی نہیں چاہتا بلکہ دھوکہ دینا چاہتا ہے۔ المستفتی ظہیر الدین گورکانوی

(جواب ۲۰۱) عورت اگر مرتدہ ہو گئی تھی تو اس کا پہلا نکاح ٹوٹ گیا تھا، اگر اب پہلے خاوند سے وہ راضی نہیں اور نہ پسند خاوند اس کی پروا کرتا ہے تو وہ کسی دوسرے آدمی سے نکاح کر سکتی ہے (۱) پہلے اس کو مسلمان کیا جائے پھر جس سے وہ راضی ہو اس سے نکاح پڑھا دیا جائے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

عورت مذہب تبدیل کرے تو نکاح سے خارج ہو گئی  
مسلمان ہو کر دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) مساقہ مجید بانو کا عمر ۱۳ سال کی محمد اکرم سے نکاح ہوا محمد اکرم کا اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ ناجائز تعلق پہلے سے تھا ورنہ تک چدا آتا ہے اس دوران میں مجید بانو نے پنچایت اور علمائے دین کے روبرو ہر چند کوشش کی کہ یا تو مجھ کو بے کرے یا طلاق دے اس نے کسی بات کو تسلیم نہ کیا آخر مجبور ہو کر مجید بانو نے عدالت میں تبدیل مذہب کر کے تنسیخ نکاح کی درخواست دی عدالت نے تحقیق کرنے کے بعد نکاح فسخ کر دیا آیا نکاح فسخ ہو لیا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۹۸۵ مولوی عبد المجید خطیب جامع مسجد پٹھان کوٹ

کیم رمضان ۱۳۵۶ھ م ۶ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۰۲) ہاں عورت کے مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہو گیا (۱) اور عورت کو مسلمان ہونے کے بعد اختیار ہو گا کہ کسی شخص سے شادی کر لے یا نہ کرے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

(۱) وارتداد احدهما ای الروح فسح عاجل بلا قضاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۳ ط سعید کراتشی)

(۲) ولا یحیی الی محله ما اذا طبت الروح ذلت اما لو سکت او ترکہ صریحاً فیہا لا نحر و تروح من غیرہ لا نہ ترک حقه (هامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۴ ط سعید کراتشی)

(۳) وارتداد احدهما ای الروح فسح عاجل بلا قضاء (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۳ ط سعید کراتشی) وقال فی الہدیۃ ارتد احد الزوجین عن الاسلام وقعت الفرقۃ بغير طلاق فی الحال قبل المدحول بہا وبعده (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب النکاح الباب العاشر فی نکاح الکفار ۱ ۳۳۹ ط محمديه کونہ) (۴) وظاهرہ الی لہا الروح من شاء ب (هامش رد المحتار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۵۳ ط سعید کراتشی)

شوہر کے مظالم کی وجہ سے عورت مرتد ہوئی تو نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟  
(المجمعیۃ مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) ہندو معمرہ ۳۵ سالہ زید کی بیبتائی کی تھی جو بائیس سال تک اپنے شوہر زید کے طرح طرح کے آزادستی و سانی سہتی رہی آخر مظالم سے تنگ آ کر اپنی خالہ کے گھر جا کر رہ گئی مگر اس کے خاوند زید نے قاضی کی عدالت میں طلب زوجہ کا دعویٰ کیا اور قاضی نے بلا سماعت بذرات مسماۃ ہندہ کو اس کے شوہر زید سے نیک چلنی کی ضمانت لیں ہندہ کو زید کے حوالے کر دینا چاہا آخر تنگ آ کر ہندہ مرتد ہو گئی تاکہ نکاح فسخ ہو جائے ہندہ نے قاضی کو اپنے ارتداد کی اطلاع بھی دیدی اور قاضی نے اپنے ایک معتمد علیہ کو ہندہ کی قیام گاہ پر پہنچ کر تصدیق بھی کرالی اور ہندہ نے کئی آدمیوں کے سامنے اقرار سانی کیا کہ وہ مرتد ہو گئی ہے مگر قاضی اب بھی ہندہ کو زید کی زوجہ شرعی تصور کرتا ہے اور اسے زید کے گھر بھیجنا چاہتا ہے۔

(جواب ۲۰۳) عورت یا مرد دونوں میں سے کسی ایک کے مرتد ہو جانے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے (۱) بعض فقہاء نے مرتدہ کو زوجہ سابق کی طرف جبر الوثاق کا فتویٰ بے شک دیا ہے لیکن وہ ارتداد کے سبب کی غرض سے دیا ہے تاہم اس کے لئے تجدید نکاح کی ضرورت ہے (۲) نیز اس قول پر عمل کرنے والے قاضی کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ خاوند کی تعدی اور موجب ارتداد کی بھی تحقیقات کرے اور زوج کو بھی اس کی زیدتیوں اور مظالم کی سزا دے۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ

شوہر کے مظالم کی وجہ سے عورت مرتد ہوئی تو نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟  
(المجمعیۃ مورخہ یکم مئی ۱۹۳۵ء)

(جواب ۲۰۴) موجودہ حالات میں عورت مرتدہ اسلام قبول کرنے کے بعد کسی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے کیونکہ اس کو دوسرے نکاح سے باز رکھنے اور شوہر اول سے جبراً اس کا نکاح کرانے کی

(۱) وارتداد احدهما فسخ عاجل بلا قضاء الدر المختار مع هدمش رد المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۲/۳ ط سعید کراچی

(۲) مشکوٰۃ ارندب والعباد باللہ حکمی عن امی بصروابی القاسم الصغار انهما فلا لا تقع الفرقة بينهما حتى لا تصل لی مقصودها ان کان مقصودها الفرقة وفي بروایات الطاهرة يقع الفرقة وتحبس المرأة حتى تسلم و یحدد النکاح سدا لهذا الباب علیها (الفتاویٰ حیدرہ علی ہدمش الہدیۃ کتاب الطلاق فصل فی الفرقة بین الزوجین سنک احدهما صاحبه وبالكفر ۵۴۶ ط ماجدیہ کوئٹہ) وقال فی الہدیۃ (لو احررت کلمۃ الکفر علی لسانها معبطۃ لروحها او احررا حلیفها عن حالته اولا ستیحاب المهر علیہ بکاح ومستأنف تحرم علی روحها فحرم علی الاسلام ولكل قاص ان یحدد النکاح بادی شنی ولو بدیار سخط او رصیت ولس لها ان تتروح! لا بروحها قال الہد و امی احد بهذا قال ابواللیث وبه نأخذ فی التمر ناشی - الفتاویٰ الہدیۃ کتاب النکاح الباب العشر فی نکاح الکفار ۳۳۹/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ)

طاقت مفتی ہے،

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

شوہر کے آریہ مذہب اختیار کرنے کی غلط خبر مشہور ہونے کی وجہ سے بیوی نے دوسری شادی کر لی، تو کیا حکم ہے؟  
(المنہجیتہ مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۳۷ء)

(سوال) زید بن عدسہ زوجہ ان میں اس کے متعلق یہ مشہور ہو گیا کہ زید آریہ ہو گیا ہے زید کی زوجہ نے اس سے نفرت کی اور پتہ چلا کہ زید نے مذہب تبدیل نہیں کیا ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟

(جواب ۲۰۵) اس صورت میں کہ زوجہ نے محض ایک غلط خبر کی وجہ سے نکاحِ ثانی برپا کیا تھا۔ نکاحِ ثانی صحیح نہیں ہو گا اور زون اس نکاح باقی ہے۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ اگر عورت کو تجزیہ اسلام اور تجزیہ نکاح پر مجبور نہیں کیا جاسکتا ہے۔  
۲۔ اگر عورت کو نکاح کے بعد کسی بھی شامیہ و ظاہرہ ان لها التروح بمن شاءت (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۵۳ ط سعید کراتشی)  
۳۔ اگر عورت کو نکاح کے بعد کسی بھی شامیہ و ظاہرہ ان لها التروح بمن شاءت (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۵۳ ط سعید کراتشی)  
۴۔ اگر عورت کو نکاح کے بعد کسی بھی شامیہ و ظاہرہ ان لها التروح بمن شاءت (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۵۳ ط سعید کراتشی)  
۵۔ اگر عورت کو نکاح کے بعد کسی بھی شامیہ و ظاہرہ ان لها التروح بمن شاءت (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۵۳ ط سعید کراتشی)  
۶۔ اگر عورت کو نکاح کے بعد کسی بھی شامیہ و ظاہرہ ان لها التروح بمن شاءت (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۵۳ ط سعید کراتشی)  
۷۔ اگر عورت کو نکاح کے بعد کسی بھی شامیہ و ظاہرہ ان لها التروح بمن شاءت (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۵۳ ط سعید کراتشی)  
۸۔ اگر عورت کو نکاح کے بعد کسی بھی شامیہ و ظاہرہ ان لها التروح بمن شاءت (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۵۳ ط سعید کراتشی)  
۹۔ اگر عورت کو نکاح کے بعد کسی بھی شامیہ و ظاہرہ ان لها التروح بمن شاءت (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۵۳ ط سعید کراتشی)  
۱۰۔ اگر عورت کو نکاح کے بعد کسی بھی شامیہ و ظاہرہ ان لها التروح بمن شاءت (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴ ۲۵۳ ط سعید کراتشی)

## بیان حضرت مفتی اعظم مقدمہ فسخ نکاح بوجہ ارتداد

بند سوالات بنام گواہ نمبر ۳ مفتی کفایت اللہ صدر مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

مقدمہ حسین علی بی بنام خان محمد از ڈیرہ غازی خان

(سوال ۱) آپ کتنے عرصہ سے حدیث تنبیہ وغیرہ موم عربیہ پارس دیتے ہیں؟

(جواب) تقریباً اڑتیس برس سے۔

(سوال ۲) ان کا کام کتنے عرصہ سے کرتے ہیں؟

(جواب) اسی قدر عرصہ سے۔

(سوال ۳) مفصلہ ذیل امور کی بدست تلا میں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی فرقہ احمدیہ کے عقائد وہی ہیں؟ جو قرآن مجید و احادیث صحیحہ مشہورہ سے ثابت ہیں اور جو معتمد مشاہیر علماء متقیان اسلام کا عقیدہ اب تک رہا ہے۔ اگر وہ نہیں تو مرزا صاحب موصوف کا کیا عقیدہ تھا؟ اور ایسا عقیدہ رکھنے والے شخص مسلمان ہے یا کافر؟ اپنے بیان میں قرآن مجید و احادیث صحیحہ و کتب عقائد و کتب جماعت احمدیہ کا جن پر آپ کے بیان کا انحصار ہو حوالہ دیں۔

(جواب) مرزا صاحب کے بہت سے عقیدے قرآن مجید و احادیث صحیحہ و جمہور امت محمدیہ کے عقائد کے خلاف ہیں مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ایسی باتیں کہیں جن سے انبیائے سابقین بلکہ آنحضرت ﷺ پر مرزا صاحب کی فضیلت ثابت ہوتی ہے مرزا صاحب کے کام سے بعض پیغمبروں کی توہین بھی ثابت ہوتی ہے مرزا صاحب اپنے متبعین کے سوا باقی تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں گویا اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا اور اس کے پیغمبروں اور آنحضرت ﷺ اور قرآن پر ایمان لانا بھی مسلمان ہونے کے لئے کافی نہیں رہا جب تک مرزا غلام احمد پر ایمان نہ لایا جائے یہ اور اسی قسم کی وجوہ ہیں جن کی بناء پر مرزا غلام احمد کو جمہور علمائے اسلام خارج از اسلام قرار دیتے ہیں۔

(الف) وجود ذات و صفات باری تعالیٰ

(جواب) مرزا غلام احمد کو خدا کے وجود کے قائل ہیں لیکن خدا کی صفات میں ان کی بہت سی قصصیات شریعت کی تعلیم سے باہر ہیں۔

(ب) وجود ملائکہ

(جواب) ملائکہ کے وجود کے وہ اس طرح قائل نہیں جس طرح کہ سلف صالحین اور جمہور امت محمدیہ کا عقیدہ ہے۔

(ج) کتب سہویہ سابقہ و قرآن مجید  
(جواب) اس کے متعلق میری نظر میں کوئی قصہ صحیح نہیں ہے۔

(د) قیامت

(جواب) قیامت کا بظاہر اقرار ہے۔

(ه) انبیائے کرام، خصوصاً عیسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ۔

(جواب) انبیائے کرام کے متعلق ان کے عقائد اور قصے میں تجمہور مت محمدیہ کے خلاف موجود ہیں  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ان کے قصے میں تجمہور مت مرادوں اور موجب توہین ہیں۔

(و) حیات عیسیٰ علیہ السلام

(جواب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حیات کے قائل نہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات  
پا چکے بلکہ ان کی قبر بھی کشمیر میں ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

(ز) نبوت و رسالت کی تعریف

(جواب) نبی اور رسول کی تعریفیں بھی وہ ایسی کرتے ہیں جس میں ان کی نبوت کی گنجائش نکل سکے۔

(ح) ختم نبوت

(جواب) ختم نبوت کے وہ اس معنی میں قائل نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔

(نوٹ) تمام سوالات میں الفاظ مرزا صاحب سے مراد مرزا غلام محمد صاحب بانی فرقہ احمدیہ ہے۔

(سوال ۴) کیا مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت مطلقہ و تشبیہیہ کیا؟ اور حضور خاتم النبیین علیہ السلام کے بعد مدعی  
نبوت کا یہ کیا حکم ہے؟ اور یہ وہ الزام ہے کہ بھی مرزا صاحب نے اپنے دعویٰ کے لئے جس سے انہیں زمام آئے مثلاً  
عویٰ ادبیت، دعویٰ وحی جس وقت ان شریف کے برابر قرار دیا، دعویٰ فسیت از انبیاء۔ اور ایت مدعی کے  
لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

(جواب) مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا ہے۔

(اس موقع پر گواہوں نے کہا کہ بہت سے سوالات کے جوابات بہت طویل طویل ہوں گے اور کافی روز خیرت یوں  
کے اس لئے سو روپے ان کی قمیص ہونی چاہیے میں نے ان کو کہہ دیا ہے کہ وہ ملکہ کر بھیج دیں)

بیان مولوی کفایت اللہ بقرار صحت۔۔۔ مرزا صاحب کے دعویٰ میں نبوت مطلقہ اور تشبیہیہ دونوں کا  
دعویٰ موجود ہے اور جو شخص کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے مرزا صاحب کے  
کام میں ایسی باتیں موجود ہیں جن کی بناء پر ان کو خارج از اسلام قرار دیا جاتا ہے مثلاً وحی کا دعویٰ جو قرآن  
کے برابر درجہ رشتہ ہے اور بعض انبیاء علیہم السلام کی توہین، آنحضرت ﷺ کی برابری کا دعویٰ اور جو شخص کہ  
کسی نبی کی توہین کرے یا قرآن کے برابر وحی کا دعویٰ کرے یا آنحضرت ﷺ سے برابری کا مدعی ہو وہ کافر ہے

(سوال ۵) کیا مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی؟

(جواب) ہاں توہین کی ہے۔

(سوال ۶) پیام رضا صاحب نے آنحضرتؐ کی توہین کی؟

(جواب) مرزا صاحب کے کلام سے آنحضرتؐ کی توہین لازم آتی ہے اور حضور ﷺ کی برابر بیحد حضور ﷺ سے افضل ہونے کا دعویٰ موجود ہے۔

(سوال ۷) جو شخص انبیاء کرام کی توہین کرے حقیقتہً یا الزام یا استہزاء مسلمان ہے یا کافر؟ اس لحاظ سے مرزا صاحب مسلمان تھے یا کافر؟

(جواب) جو شخص انبیاء کی توہین کرے یا استہزاء کرے وہ کافر ہے۔ اس لحاظ سے مرزا صاحب کافر تھے۔

(سوال ۸) پیام رضا صاحب اپنے منکر و کافر کہتے تھے؟ یعنی ساری امت کو جو اپنے قبیعین کے کافر کہتے تھے؟

(جواب) مرزا صاحب کے کلام میں اس طرح کی قصص و بیانات موجود ہیں کہ وہ اپنے قبیعین کے سوا باقی تمام مسلمانوں کو کافر کہتے تھے۔

(سوال ۹) جو شخص مسلمان کو کافر کہے اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب) جو شخص مسلمانوں کو اس بنا پر کافر کہے کہ وہ اس کے دعویٰ کی تصدیق نہیں کرتے حالانکہ اس کا دعویٰ ہی غلط و باطل ہے تو یہ شخص کافر ہے۔

(سوال ۱۰) پیام رضا صاحب کے اہل بیت سے ان کے قسم کے ہیں جس سے مرزا صاحب پر کفر مانا جاتا ہے؟ اور وہ کیا کیا ہیں؟

(جواب) مرزا صاحب نے بہت سے اہل بیت سے ان کے قسم کے ہیں کہ ان پر کفر مانا جاتا ہے جو ان کی کتابوں میں مذکور رہتے جاتے ہیں۔ کثرت و تواتر پر حوالے پیش کروں گا۔

(سوال ۱۱) کیا انبیاء کرام صادق اور معصوم ہوتے ہیں؟ اور پیام رضا صاحب صادق اور معصوم تھے؟ اگر نہیں تو ان کے غیر معصوم ہونے کے وجوہ بیان فرمادیں۔

(جواب) انبیاء کرام یقیناً صادق اور معصوم ہوتے ہیں مرزا صاحب نہ صادق تھے اور نہ معصوم۔ اور ان کے کذب کے ثبوت کے لئے بہت سے شواہد ان کی کتابوں میں موجود ہیں جو آئندہ پیش کروں گا۔

(سوال ۱۲) پیام رضا صاحب و ان کے قبیعین کے متعلق تمام مشاہیر علمائے اسلام نے بالاتفاق کفر کا فتویٰ دیا ہے یا نہیں؟

(جواب) مرزا صاحب اور ان کے قبیعین کے متعلق عام طور پر علمائے اسلام نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

(سوال ۱۳) پیام رضا صاحب دعوائے نبوت سے پیشتر ختم نبوت مطلق یا تشریعی کے قائل تھے؟ اور منکر ختم نبوت کے متعلق کیا فتویٰ ہے؟

(جواب) مرزا صاحب دعوائے نبوت سے پہلے ختم نبوت کے قائل تھے اور منکر ختم نبوت بالاتفاق علماء کافر ہے۔

(سوال ۱۴) مرزا صاحب اور ان کی جماعت معجزات انبیاء کرام کے قائل ہیں یا انکاری ہیں؟ اگر انکاری ہیں تو شرع میں ان کے متعلق کیا حکم ہے؟ اور کیوں؟



(جواب) مرزا صاحب نے یہ بات سے معجزات کا انکار کیا ہے اور ان کی صورتیں بدل دی ہیں حالانکہ قرآن حدیث کی تصریحات ان کی تائیدوں کی نہایت تردید کرتی ہیں بدھ بعض معجزات کا انکار اس پیرایہ میں ہے جس سے اصل معجزوں کی تائید اور اس کا استہزاء لازم آتا ہے جو شخص کہ معجزات انبیاء کرام کا اس طرح کرے کہ اس سے ستم پیدا ہوتا ہو تو وہ اس بناء پر کافر ہے کہ انبیاء عیسم اسلام کے متعلق اس کا عقیدہ ثبوت کا مقتضی ہے یا قصد انبیاء کا استہزاء کرتا ہے۔

(سوال ۱۵) مرزا صاحب اجماع امت سے اصول و تسلیم کرتے تھے؟ یا انکار کرتے تھے؟

(جواب) مرزا صاحب اجماع امت کے اصول و عملاً تسلیم نہیں کرتے تھے۔

(سوال ۱۶) اجماع امت کے منکر کے متعلق اسلام میں کیا حکم ہے؟

(جواب) اجماع امت اگر حقیقی ہو تو اس کا منکر کافر ہوتا ہے۔

(سوال ۱۷) اگر سوالات مذکورہ کا حکم اثبات میں ہو تو علماء کرام کے فتوے اگر آپ کے پاس موجود ہو پیش کریں۔

(جواب) اس امر پر فتوے عام ہندوستان میں شائع ہو چکے ہیں میرے پاس کوئی نقل اس وقت موجود ہے آئندہ پیش کروں گا۔

(سوال ۱۸) اخبار الجمعۃ دہلی مورخہ یکم جنوری ۱۳۹۵ء کے صفحہ ۴۴ نمبر ۱ پر آپ کے نام سے جو نسبت نکاح اہل سنت و اجماعت و مرزائی درج ہے دیکھ کر بتائیں کہ یہ فتویٰ آپ نے دیا تھا؟

(جواب) اخبار الجمعۃ مورخہ ۳۹-۱-۱ کے صفحہ ۴۴ نمبر ۱ پر جو فتویٰ تحریر ہے اور جس پر نشان CI مشن ڈالا ہے صحیح ہے اور میرا ہی دیا ہوا ہے۔

فتویٰ مولوی محمد یوسف مدرسہ امینیہ دہلی منسلک ہند حوالات آپ نے پڑھا اور اس پر الجواب صحیح آپ کے تر کردہ ہیں اور مردار الافتاء مدرسہ اسلامیہ دہلی کی ہے؟

(نوٹ) ایسا کوئی فتویٰ جو مولوی محمد یوسف کا لکھا ہوا ہو اور جس پر ”الجواب صحیح“ مولوی مفتی کفایت صاحب نے لکھا ہو اور دارالافتاء کی مرہوش شامل ہند سوالات نہیں ہے۔

(سوال ۱۹) احمدیہ یعنی مرزائی مرد اور غیر احمدی مسلمان عورت کے مابین نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(جواب) احمدی مرد اور غیر احمدی مسلمان عورت کا نکاح جائز نہیں ہے۔

### سوالات جرح

(۱) سوال نمبر تین مندرجہ ہند سوالات منجانب مدعیہ (الف) تا (ج) کے جوابات میں آپ نے امر حضرت مرزا صاحب کی کسی کتاب کا حوالہ دیا ہے تو آپ بتلائیں کہ آپ نے وہ ساری کتابیں پڑھی ہوں گی جس کا آ نے حوالہ دیا ہے اور کیا اس کتاب میں اور حضرت مرزا صاحب کی دیگر کتابوں میں جو ائمہ یحیات ان (سدرجہ الف تا ج) کے متعلق ہیں ان کو اپنے جوابات میں ملحوظ رکھا ہے؟

اب) سوال نمبر تین کے جواب میں میں نے کسی مخصوص کتاب کا حوالہ نہیں دیا ہے باقی حصہ کا سوال نہیں ہوتا جو جواب دیا جائے۔ حوالجات آئندہ پیش کروں گا۔

ال) (۲) کیا آپ نے بنی سید احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب کی جملہ تصانیف کو پڑھا ہے؟ اور آپ بتا سکتے ہو مطبوعہ فہرست کتب سوانح جرح ہذا کے ساتھ منسلک کی گئی ہے اس میں حضرت مرزا صاحب کی بذات کے نام درست طور پر درج ہوئے ہیں؟ اگر آپ نے مرزا صاحب کی تمام تصنیفات کو نہیں پڑھا تو تصنیفات حضرت مرزا صاحب کی آپ نے اول سے اخیر آخر تک پڑھی ہیں فہرست مطبوعہ کو دیکھ کر ان بذات پر نشان مع دستخط خود لگا دیں۔

ب) مرزا صاحب کی جو تصنیفات میں نے پوری پڑھی ہیں فہرست مطبوعہ ہیں (جس پر نشان ڈالا گیا) ان کے ناموں پر میں نے دستخط کر دیئے ہیں ان کے علاوہ ان کی بہت سی کتابیں میں نے پڑھی ہیں۔

ال) (۳) آپ نے جو عقائد حضرت مرزا صاحب اور ان کی جماعت کی طرف منسوب کئے ہیں کیا ان عقائد مسائل کو حضرت مرزا، مرزا احمد صاحب اور ان کی جماعت تسلیم کرتی ہے؟ یا ان عقائد اور مسائل کو وہ اپنی بیرونی اور تحریروں میں رد کرتے ہیں؟

اب) جو مسائل و عقائد میں نے مرزا صاحب کی طرف منسوب کئے ہیں ان کو مرزا صاحب اور ان کی جماعت تسلیم کرتی ہے۔

ال) (۴) یہ حضرت مرزا صاحب کی کتابوں میں اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی ذات اور اس کی صفات پر اور مدائے وجود اور صفات پر قرآن مجید اور دوسری پہلی آسمانی کتابوں پر اور قیامت پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء کی نبوت پر اپنا ایمان ظاہر نہیں کیا گیا؟

واب) مرزا صاحب کی تصنیفات میں ان چیزوں کا جن کا سوال میں ذکر ہے بیان ضرور آیا ہے مگر ان کی یقیناً شرعی بہت سے مقامات میں بدل دی گئی ہے۔

ال) (۵) کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا عقیدہ ایسا عقیدہ ہے کہ اس عقیدہ کو نہ ماننے والا مسلمان بن رہ سکتا؟

واب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا عقیدہ جمہور اہل اسلام کے نزدیک مسلمہ عقیدہ ہے اور جو مسلمان ان کی حیات کا عقیدہ نہ رکھتے وہ جمہور کے نزدیک اسلام سے خارج ہے۔

ال) (۶) الف) کیا آپ و معبود ہے کہ مرزا احمد خاں بنی سید احمد کا حق اور ان کے معتقدین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں؟

واب) مرزا احمد خاں یا ان کے پیغمبرین کی وہ تصانیفات سامنے لائی جائیں جس میں انہوں نے وفات عیسیٰ علیہ السلام کی تصریح کی ہو تو جواب دیا جاسکتا ہے۔

ب) کیا آپ کو علم ہے کہ شیخ محمد عبدہ مصری مرحوم جو ملک مصر کے مفتی اعظم تھے ان کا اور ان کے تلامذہ کا بھی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔

(جواب) ایضاً

(ب) کیا آپ کو علم ہے کہ حضرت امام مالک اور امام ابن حزم بھی وفات عیسیٰ کے قائل تھے؟

(جواب) ان دونوں محترم اماموں کی تصریح پیش کرنی چاہیے۔

(د) کیا آپ نے سید احمد خاں کی تفسیر القرآن اور شیخ محمد عبدہ مصری مفتی اعظم کی تفسیر جسے محمد رشید رضا ایڈیٹر المنار مصر نے شائع کیا ہے پڑھی ہے؟

(جواب) میں نے یہ دونوں تفسیریں پڑھی ہیں مگر ان کا ایک ایک حرف نہیں پڑھا۔

(۱) کیا آپ نے مجمع البحرین اور معارف شیخ محمد طہ کجراتی میں حضرت امام مالک کا یہ مذہب پڑھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں۔

(جواب) مجمع البحرین امام مالک کا یہ قول مذکور ہونا مجھ کو یاد نہیں "مالک" کا قول مذکور ہے مگر مالک سے خدا جانے کون مراد ہے۔

(۲) کیا آپ نے امام ابن حزم کی کتاب المحکمہ پڑھی ہے؟ جو مصر سے چھپ کر شائع ہوئی ہے کیا اس میں یہ مسند درج ہے یا نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں؟

(جواب) میں نے کھلی چوری نہیں پڑھی اور اس میں یہ قول میرے مطالعہ میں نہیں آیا بلکہ اٹلی جہد اولیٰ بن بدہ میں یہ موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے جو آنحضرت ﷺ سے پہلے کے نبی ہیں۔

(ج) آپ کے نزدیک سید احمد خان حضرت امام مالک حضرت امام ابن حزم اور مفتی محمد عبدہ اور ان کے معتقدین مسلمان ہیں یا نہیں؟

(جواب) سید احمد خاں کے ہاتھ سے عقائد جمہور علمائے اسلام کے خلاف ضرور ہیں مگر ان پر تکفیر کا حکم کرنے میں احتیاط کی جاتی ہے اور حضرت امام مالک اہل سنت و جماعت کے مسمم امام ہیں اور ابن حزم اور مفتی محمد عبدہ مصری کے متعلق بھی میرے علم میں کوئی وجہ تکفیر نہیں ہے۔

(سوال ۷) کیا حضرت مرزا صاحب نے آنحضرت ﷺ کے بعد کسی شریعت کا انبیا آنحضرت ﷺ کی شریعت کا منسوخ کیا جانیا اس کے بعض حصوں کا منسوخ کیا جانا کی ایسے نبی کا آجانا جو آپ کی امت سے باہر ہو اور جس نے آنحضرت ﷺ کی پیروی سے تمام فیض حاصل نہ کیا ہو اپنی کسی کتاب میں جائز لکھا ہے؟

(جواب) مرزا صاحب نے آنحضرت ﷺ کے بعد نبی کا آنا جائز رکھا ہے اور خود تشریح نبوت کا دعویٰ کرنے ثابت کیا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نئی شریعت آسکتی ہے اور حکم جہد کے خلاف اپنا حکم دیکر یہ ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب شریعت محمدیہ کے احکام کو منسوخ کر سکتے تھے۔

(سوال ۸) (الف) اگر کسی کتاب میں حضرت مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین نہیں ہیں یا آپ پر نبوت ختم نہیں ہے تو اس کا حوالہ دیں؟

(جواب) خاتم النبیین کے معنی مرزا صاحب نے ایسے بیان کر دیئے ہیں کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں

کہتے رہیں اور اپنی نبوت بھی منوالیں حوالہ جات آئندہ دوں گا۔

(ب) حضرت مرزا صاحب نے پٹی تب میں قرآن مجید کی آیت خاتم النبیین پر اپنا ایمان ظاہر فرمایا ہے یا نہیں؟

(جواب) اس میں ایمان ظاہر کیا ہے جو اوپر لکھا گیا ہے۔

(ن) حضرت مرزا صاحب ہر شخص کو جو حضرت نبی کریم ﷺ سے ملے ہو کر اور نبی کریم ﷺ کی بیعت دینی کو چھوڑ کر دعوائے نبوت کرے اسے ملعون سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(جواب) یہ فتنہ مافی نہیں کہ آئندہ سے نبوت سے باہر ہو کر جو شخص منصب نبوت کا دعویٰ کرے وہ ملعون ہے۔ آئندہ سے نبوت بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ ملعون ہے اور یہ بات مرزا صاحب نے تسلیم کی ہے۔

(سوال ۹) اے۔ نبوت مطاقہ اور نبوت تشریفی سے آپ کی کیا مراد ہے؟

(جواب) نبوت مطاقہ سے یہ مراد ہے کہ کسی شخص کو حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے منصب نبوت عطا کیا جائے خواہ اس کو جدید شریعت دی جائے یا نہ دی جائے اور تشریفی نبوت سے یہ مراد ہے کہ منصب نبوت سے ما بعد اس کو جدید شریعت بھی عطا کی جائے۔

(ن) کیا کسی سینہ نبی کا نام آپ بتا سکتے ہیں جس نے آنحضرت ﷺ کے بعد یہ دعویٰ کیا ہو کہ میں آنحضرت ﷺ کا پیروں اور آپ کی شریعت کے تابع ہوں، پھر اس کی نسبت یہ فتویٰ دیا گیا ہو جو آپ نے بیان کیا ہے؟

(جواب) یہ نہیں ہو سکتا ہے جنہوں نے حضرت ﷺ کی نبوت کا انکار نہیں کیا مگر آپ کے بعد اپنی نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور وہ کافر قرار دیئے گئے جن میں سے ایک شخص آخر اس کا واقعہ مشہور ہے۔

(ن) کیا آپ قرآن مجید کی آیت سے دھکتے ہیں جس میں یہ بیان کیا گیا ہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد آپ کی پیروی کرنے والے آپ کی شریعت کے تابع رہتے ہوئے آپ کی امت میں سے کوئی شخص درجہ نبوت کا نہ دے گا؟

(جواب) قرآن شریف کی آیت خاتم النبیین اس معنی کے لئے نہیں صحت ہے کہ اس میں تمام انبیاء کا خاتمہ ہوا ہے اور یہاں یہاں تشریفی نبوت کا فرق نہیں کیا گیا۔

(ن) کیا آپ وہم ہے کہ شیخ بہائی الدین ابن عربی نے کتاب فتوح مکیہ میں یہ تحریر کیا ہے کہ آئندہ سے نبوت کے ختم ہونے کے بعد کسی نبی کے نہ آنے کے یہ معنی ہیں کہ ایسی نبوت اور ایسا نبی نہ ہوگا جو آئندہ سے نبوت کے ختم ہونے کے بعد آپ کی شریعت کے خلاف کوئی شریعت الگ نہ لائے اور اس پر موصوف نے یہ اپنی کتاب مذکورہ میں یہ تحریر نہیں کیا ہے غیر تشریفی نبوت بند نہیں ہے؟

(جواب) شیخ بہائی عبارت اس مطلب میں صحت نہیں ہے۔

(ن) کیا آپ وہم ہے کہ علی بن محمد ساجد القاری جو، علی قاری کے نام سے مشہور ہیں انہوں نے اپنی کتاب مہموبات میں لکھا ہے کہ تیت خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا

نبی نہیں آئے گا جو آپ کے مذہب و منسوخ کرے اور آپ کی امت سے نہ ہو۔  
(جواب) ملا علی قاری کی عبارت کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کو جائز سمجھتے ہوں۔

(ایف) کیا مولوی محمد قاسم مرحوم ناوٹوی ہانی مدرسہ دیوبند نے اپنی کتاب تحذیر الناس میں یہ لکھا ہے کہ ربانہ میں بعد زمانہ نبی ﷺ کوئی نبی پیدا ہوا تو پھر خاتمیت نبوت محمد ﷺ میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔  
(جواب) مولانا محمد قاسم صاحب کی کتاب تحذیر الناس کی عبارت کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی آپ کی امت میں سے آسکتا ہے۔

(بی) کیا آپ کو علم ہے کہ مولانا ابوالکلام محمد عہد انجمن لکھنؤی مرحوم نے اپنے رسالہ موسومہ دافع الوسواس فی ثرائن عباس میں لکھا ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے یہ زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممکن ہے۔

(جواب) مولانا عبدالحی صاحب کا بھی یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت عطا ہو سکتا ہے۔

(ایچ) کیا آپ نے تکرار مجمع میر نور مسند شیعہ مذہب پر اتنی پڑھاتے؟ جس میں حضرت ماشہ کا یہ قول درج ہے کہ آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین ہوا یہ نہ ہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔  
(جواب) حضرت ماشہ کا یہ قول میں نے پڑھا ہے مگر اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی جو کہ پہلے کا نبی ہو جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا محال نہیں۔

(آئی) قرآن مجید کی آیت خاتم النبیین کس سن میں آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی تھی اور کیا اس آیت کے نازل ہونے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے فرزند ابراہیم نے وفات پائی تھی؟ اس وقت آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ اگر میرا ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔

(جواب) اگر آیت خاتم النبیین نازل ہو چکی تھی اور اس کے بعد میں حضور اکرم ﷺ نے یہ فرمایا کہ لو ماشہ ان نبیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کو یہ بتلانا تھا کہ چونکہ میرے بعد نبوت نہیں ہو سکتی تھی اس لئے خدا پر اسی کی تھی کہ میرا ابراہیم زندہ نہ رہے۔

(سوال ۱۰) علی مہر و خاتم النبیین خاتم النبیین خاتم النبیین خاتم النبیین کیا معنی ہوتے ہیں؟  
(جواب) اس فقرہ کے تو یہی معنی ہوتے ہیں کہ جس کو خاتم النبیین کہا جائے وہ گویا آخری فقیہ ہو جس کو خاتم النبیین کہا جائے وہ آخری مفسر ہو مگر اس کا اطلاق مبالغہ یا مجاز کسی بڑے فقیہ یا مفسر پر کر دیا جاتا ہے اس کے بعد اور فقیہ و مفسر پیدا ہوتے رہتے ہیں لیکن خاتم النبیین کا اطلاق آنحضرت ﷺ پر مبالغہ یا مجاز نہیں کیا گیا ہے آپ حقیقی اور واقعی طور پر خاتم ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

(سوال ۱۱) کیا آپ نے کتاب کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلق معنفہ امام مندوی پڑھی ہے؟ اور اس میں یہ حدیث دیکھی ہے کہ ابو بکر افضل هذه الامم ان یلون نبی ان الفاظ کا اردو ترجمہ کر دیجئے۔

(جواب) اس کتاب کو میں نے دیکھا ہے اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ ابو بکرؓ اس امت میں سب سے افضل ہیں مگر یہ کہ نبی نہیں یہ جب کہ غلط نہیا ہو اگر نبی ہو تو پھر حدیث کی صحیح عبارت وہ ہے جو جامع صغیر کی میں ہے یعنی ابو بکر افضل الناس ان یوں نبی یعنی نبیوں کے سوال ابو بکر تمام لوگوں سے افضل ہیں۔

(سوال ۱۲) آپ کے نزدیک شیخ محی الدین ابن عربیؒ شیخ محمد سلطان انقاریؒ مولوی محمد قاسم دیوبندیؒ مولوی عبدالحیؒ مولوی شمس محمد طہرؒ جہاں کس درجہ کے مسلمان تھے؟

(جواب) یہ سب عالم اور بزرگ مسلمان تھے۔

(سوال ۱۳) کیا حضرت مرزا صاحبؒ نے کسی جگہ اپنا یہ عقیدہ ظاہر فرمایا ہے کہ میں تمام انبیاء سے افضل ہوں؟

(جواب) ہاں مرزا صاحبؒ نے اس قسم کے الفاظ کہے ہیں جن سے یہ مطلب سمجھا جاتا ہے مثلاً ان کا اپنا شعر ہے۔

آنچہ داد است ہر نبی راجام  
دلو آں جام را مرابہ تمام  
(در خمین)

اور ان کا دوسرا شعر ہے۔

ہو حسیف القمر المیروان لی عسا القمران المشرقان انکر (انجاز احمدی ص ۷۱)

یعنی آنحضرت ﷺ کے لئے تو صوفیہ پند نہ رہیں ہو اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں پر گرہن پڑا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت کی نشانی کے طور پر تو صرف چاند نہ رہیں کا ظہور ہو اور میری (نبوت کی) نشانی کے لئے چاند اور سورج دونوں کا گرہن ہوا۔

اور مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ”ہمارے نبی کریم ﷺ کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجماعاً صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیت کا اہتمام تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے چھ ہزار برس کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح تجلی فرمائی“  
(خطبہ الہامیہ ص ۷۷)

یہ اور جگہ کہتے ہیں ”غرض اس زمانہ کا نام جس میں ہم ہیں زمانہ اہکات سے لیکن ہمارے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ زمانہ التائیدات اور دفع الآفات تھا۔“

(شمار مرزا صاحب مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۰ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم ص ۴۴)

نیز مرزا صاحب فرماتے ہیں ”علامہ بدین کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ میں بدین کو جانے خدا تعالیٰ کے حکم سے پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدین کی شکل اختیار کرے جو بشری راستہ بدین کی طرح مشابہ ہو پس انہیں معنوں کی طرف اشارہ ہے خدا تعالیٰ کے اس قول میں

کہ لقد نصرکم اللہ سدر (خطبہ الہامیہ ص ۱۸۴)

ان عبارتوں کا اور ان کے ساتھ ان کی بیسیوں عبارتوں کا مطلب صاف ہے کہ آنحضرت ﷺ کا زمانہ بھی

روحانی ترقیات کا اتالی رہا تھا۔ بعد میں تھوڑے روز صاحب کے ذریعے سے وہ معراج کمال پر پہنچی۔ نبی مرزا صاحب آنحضرت ﷺ سے ملنے گئے تھے اعلیٰ اور افضل و اعلیٰ میں اور جب حضور اکرم ﷺ سے بھی افضل ہوئے تو ان کا رومی لقب یہ ہوا کہ تمام انبیاء سے افضل و اعلیٰ ہوئے۔

(سوال ۱۴) یہ حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں یہ نہیں لکھا کہ میں آنحضرت ﷺ کا غلام اور آپ کا متی اور آپ کی شریعت کا قبیح ہوں؟

(جواب) مرزا صاحب کی کتابوں میں یہ بھی لکھا ہے اور اس کے خلاف یہ بھی لکھا ہے جو نمبر ۱۳ کے جواب میں میں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ روحانی ترقی کے پہلے قدم پر تھے اور مرزا صاحب معراج کمال پر۔

جب مسلمان مرزا صاحب پر امتیاز کرتے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد تم نبی کیسے ہو گے تو ان سے جان چھاننے کے لئے وہ کہہ دیا کرتے تھے کہ میں تو آنحضرت ﷺ کا غلام اور امتی ہوں اور حضور ﷺ سے تباہی بدولت میں کو نبوت ملی ہے اور جب اپنی امتی میں آتے تو پھر صاحب وحی اور صاحب شریعت نبی بننے سے مضامین کا توفان بہا رہا ہے۔

(سوال ۱۵) قرآن شریف میں ہے کہ نبی پر فضیلت ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(جواب) قرآن شریف میں ہے: وَلَقَدْ لَرَسُولٍ فَجَعَلْنَا مِنْهُمْ عَلَىٰ نَعَصٍ

(سوال ۱۶) کیا آپ کے نزدیک مہدی موعود اور مسیح موعود کا درجہ عام قیوں کے برابر ہے؟

(جواب) مہدی موعود اور مسیح موعود ہر تہ بہت بڑا ہے کیونکہ مسلمان تو حضرت مسیح موعود کو وہی نبی عیسیٰ بن مریم مانتے ہیں جو سب سے پہلے میں نبوت ہوئے تھے اور ان کی نبوت کا دور ختم ہو گیا اب وہ اس امت میں نہ ایک خلیفہ آنحضرت ﷺ سے نہ ان کے مبعوث ہوں گے۔ یہ مبعوث نبوت نہ ہوگی اور نہ وہ نبوت سب سے معزول ہوں گے بلکہ ان کی نبوت کا دور ختم ہو چکا ہے اس لئے وہ بحیثیت نبی مبعوث نہ ہوں گے بلکہ اس امت میں خلیفہ خاتم النبیین ہوں گے جو پہلے اپنی امت میں نبی تھے اور مہدی موعود بھی آنحضرت ﷺ کے خلیفہ اور ان کا مل ہوں گے اور یہ دونوں متحدہ متحدہ شخص ہوں گے۔

(سوال ۱۷) کیا آپ مسلم کہ شیعوں کے نزدیک شیعہ مذہب کے بارہ امام آنحضرت ﷺ کے سوا تمام انبیاء سے افضل ہیں؟

(جواب) قرآن میں ہے: قُلْ هُوَ الَّذِي يُخْرِجُ الْفَوْزَ وَيَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اور ضلالت کا نتیجہ ہوا۔

(سوال ۱۸) آپ کے پاس کتاب میرا نام ہے بعد کے مصنفہ مدباقہ مجلس مطبوعہ برین موجودت تو اس کے

صفحہ ۳۴۵ باب تفضیلہ علی نبیاء علی بیع خلق "واکبر مرتبہ میں کہ اس میں یہ عبارت موجود ہے

علم ما ذکرہ رحمہ اللہ من فصل سبأ واستنا صوات اللہ علیہم علی جمیع المخلوقات و

کون الممتا علیہم السلام الفصل من سائر الانبیاء هو الذی لا یرتاب فیہ من تنوع اخبارہم۔

(جواب) یہ کتاب میرے پاس موجود نہیں۔

(سوال ۱۹) کیا سنی مرد کا شیعہ عورت سے اور شیعہ مرد کا سنی عورت سے نکاح ہو سکتا ہے؟

(جواب) شیعوں میں سے جو فرقہ بندی ہیں ورنہ پر کفر کا حکم کیا گیا ہے ان میں سے کسی شیعہ مرد کا نکاح سنی عورت سے جائز نہیں البتہ سنی مرد کا نکاح شیعہ عورت سے جائز ہے۔

(سوال ۱۹) حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا نبی مانا ہے یا نہیں اور اپنی کتابوں میں یہ لکھا ہے یا نہیں کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت کرتا ہوں اور ان کی وہ عزت کرتا ہوں جیسی نبیوں کی عزت کرنی چاہیے؟

(جواب) ہاں مرزا صاحب کی کتابوں میں یہ منضمون بھی ہے اور ابتداء میں وہ اسی قسم کے مضامین لکھتے تھے مگر ان کی کتابوں میں ایسے مضامین بھی بخیرت موجود ہیں جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہوتی ہے مثلاً ان کا قول ہے:

”تو پھر اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح کو وہ فطری طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے سے آئے تھے اور اوروہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے تھے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی۔“ (حقیقۃ الوحی ص ۱۵۳)

اور لکھتے ہیں۔ ”مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مسیح ابن مریم میرے زمانے میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ مکر نہیں کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھلا سکتا۔“ (حقیقۃ الوحی ص ۱۳۸)

اور مرزا کا شعر ہے۔

اینگ منم کہ حسب بشارات آدم عیسیٰ کجا است تا بہند پانہرم

(ازالۃ الایہام ص ۶۷-۱۵۸)

در سیمہ نجام آختم ص ۷ میں مرزا صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام کی تین دایوں اور نانیوں کو زنا کار اور کسی عورتیں بتا کر یہ فقرہ لکھا ”جن کے خون سے آپ کا جوہر خور پذیر ہوا“ اور کچھ یوں سے میل ملاپ ہونا اور ان کی وجہ جدی مناسبت درمیان میں ہونا قرآن ربوی ہے یہ بھی لکھا ہے آپ کو (یعنی مسیح کو) کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔

(سوال ۲۰) حضرت مرزا صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شیل بنا کر تیار کیا ہے۔

(جواب) مرزا صاحب کا یہ دعویٰ نہیں کہ وہ شیل مسیح ہو کر آئے ہیں بلکہ وہ شیل آدم شیل نوح شیل ابراہیم شیل موسیٰ شیل عیسیٰ شیل محمد رسول اللہ ﷺ ہو کر آئے ہیں یہ سب باتیں ان کی کتابوں میں بخیرت موجود ہیں مثلاً ان کا بیان ہے ”خدا نے مجھ کو آدم بنایا اور مجھ کو وہ سب چیزیں بخشیں جو آدم کو بخشیں اور سیدہ سلیمان کا ہر روز بتایا“ (خطبہ اہم میہ ص ۱۶۷)

اور ان کا قول ہے ”دنیا میں کوئی نبی نہیں کر رہا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا جیسا کہ برہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے میں (یعنی مرزا صاحب) آدموں میں نوح ہوں میں برہمنوں میں اشیق ہوں میں یعقوب



ہوں، میرے کتاب میں ہوں، میں دافود ہوں، میں عیسیٰ بن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں یعنی وہ کی صورت پر۔“ (تمیز حقیقتہ الوحی ص ۸۴)

(سوال ۲۱) اگر حضرت مرزا صاحب کی کتاب سے یا کسی عبارت سے آپ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نکلتی ہے تو کیا حضرت مرزا صاحب نے اس کے متعلق بار بار یہ نہیں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہرگز نہیں کی گئی بلکہ ان حملوں کے جواب میں جو عیسائیوں نے حضرت محمد ﷺ پر کئے ہیں عیسائیوں کو انزائی رنگ میں جواب دیئے گئے ہیں۔

(جواب) مرزا صاحب نے یہ حذر کیا ہے مگر یہ غلط ہے کیونکہ ان کی کتابوں میں اس طرح توہین موجود ہے کہ وہاں --- عیسائیوں کو انزائی رنگ میں جواب دینے کا حذر چل ہی نہیں سکتا۔

(سوال ۲۲) کیا آپ مولانا رحمت اللہ علیہ انویٰ مہاجر مکی مرحوم کو جنہوں نے کتاب ازالۃ الادواء فریسی میں مٹھی تھپی جانتے ہیں؟

(جواب) ہاں مولانا رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی کا نام اور کچھ حالت سے ہوتے ہیں۔

(سوال ۲۳) کیا آپ مولوی آل حسن صاحب مرحوم کو جانتے ہیں؟ جو مولوی رحمت اللہ کے ہم عصر تھے اور عیسائیوں کے جواب میں انہوں نے کتاب استفسار لکھی تھی؟

(جواب) مولانا آل حسن صاحب مرحوم کے نام سے واقف ہوں۔

(سوال ۲۴) کیا آپ کو علم ہے کہ مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم اور مولوی آل حسن مرحوم نے اپنی کتابوں میں عیسائیوں کی تردید کرتے ہوئے انزائی رنگ میں اس قسم کی عبارت کا استعمال کیا ہے جیسے حضرت مرزا صاحب نے عیسائیوں کی تردید میں بعض عبارات مٹھی تھپی میں مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم مہاجر مکی اور مولوی آل حسن صاحب مرحوم کی نسبت آپ کا کیا اعتقاد ہے؟

(جواب) ان کی عبارتیں پیش آ رہی تھیں کہ مرزا صاحب کی عبارتوں سے ان کا مقصد ہو سکے مولانا رحمت اللہ صاحب ایک بزرگ عالم تھے مولوی آل حسن صاحب سے میں زیادہ واقف نہیں ہوں۔

(سوال ۲۵) جس شخص نے مندرجہ ذیل عبارت اپنی کتاب میں مٹھی تھپی میں اس کی نسبت آپ کا کیا فتویٰ ہے؟  
(اے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بن بپ ہونا تو عقیدہ مشتبہ ہے اس لئے کہ حضرت مریم یوسف کے نکاح میں نہیں تھیں چنانچہ اس زمانہ کے معاصرین و کاتبین یہود جو کہتے ہیں وہ ظاہر ہے۔

(بی) تربیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذرا خدمت بہت ناقص ٹھہری۔

(بی) سرچشمن گویا انبیاء نبی اس میں ورنہ کے حواریوں کی ایسی ہیں جیسے خواب اور مجذوبوں کی بڑا کر نہیں باتوں کا نام پیش گوئی ہے تو ہر ایک آدمی کے خواب اور ہر دیوانہ کی بات کو ہم سرچشمن گویا ٹھہرا سکتے ہیں۔

(وی) عیسیٰ بن مریم خردورماندہ، نوکرانیت انہوں نے وفات پائی۔

(بی) سب عقائد جانتے ہیں کہ بہت سے قسم کے مشابہ ہیں معجزات سے۔ خصوصاً معجزات موسویہ و

(ایف) اشعیہ اور ارمیہ اور عیسیٰ کی غیب گونیاں قواعد نجوم اور رمل سے غولی نکل سکتی ہیں بلکہ اس سے بہتر -  
(جی) حضرت عیسیٰ کا معجزہ احیاء میت کا جیسے بھان متی کرتے پھرتے ہیں کہ ایک آدمی کا سر کاٹ ڈالا بعد اس کے سب کے سامنے دھڑ سے دھڑ ملا کر کہا اٹھ کھڑا ہوا! وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

(ایچ) معجزات موسویہ و عیسویہ کے سبب مشددہ کارخانہ سحر اور نجوم وغیرہ کے کسی کی نظر میں ان کا اعجاز ثابت نہیں ہو سکتا دوسرے یہ کہ معجزات موسویہ اور عیسویہ کی سی حرکات یہاں بہتوں نے کر دکھائیں۔  
(آئی) یسوع نے کہا میرے لئے نہیں رہ رکھنے کی جگہ نہیں دیکھو یہ شرعاً نہ مباح ہے اور صریحاً دنیا کی تنگی سے شکایت کرنا قبیح ترین ہے۔

(جے) جو ان ہو کر اپنے بندے کیجی کامرید ہو اور آخر کار معون ہو کر تین دن دوزخ میں رہا۔  
(کے) جس طرح اشعیہ اور عیسیٰ علیہ السلام کی محض بلکہ آتش پیش گونیاں ہیں جو صرف بھور معمر اور خواب کے ہیں جس پر چاہو منطبق کر لو باعتبار ضاہری معنوں کے محض جھوٹ ہیں یا مانند کام یوحنا کے محض مجذوبوں کی ہی بڑ ہیں۔ ویسی پیش گونیاں اب یہ قرآن میں نہیں ہیں۔  
(یل) حضرت عیسیٰ نے یہودیوں کو جو حد سے زیادہ گالیاں دیں تو ظلم کیا۔

(یم) کافروں نے معجزہ مانگا حضرت عیسیٰ نے ان کافروں کو جھڑک دیا اور تہدید و عید الہی کی یا کچھ نہیں ہو سکتا۔  
چپکے بیٹھے رہے اور ان کے ہاتھوں ذلتیں اٹھائیں۔

(این) جناب مسیح قرار می فرماید کہ یحییٰ در بیان می مانند و ہمراہ جناب مسیح سیار زناں ہمراہ می گشتند و مال خود را می خوراند و زنان فاحشہ پاسبانے آنجناب را می میدند و آنجناب مزنا و مریم را دوست می داشتند و خود شراب برائے نوشیدن دیگر کساں عطمی فرمودند۔

(او) وقتیکہ یہود افرزند عادات مند شاہ از زوجہ پسر خود زنا کرد و حد گشت و قارض را کہ از آباء اجداد سلیمان و عیسیٰ علیہ السلام بود زانید۔ یعقوب علیہ السلام بچہ کس را از زنا ہما سزائے ندادند۔

(جواب) یہ تمام اقتباسات اصل کتابوں اور ان کے سیاق و سباق سے جدا کر پڑھے جائیں جب کچھ خیال قائم کیا جاسکتا ہے۔

(سوال ۲۶) کیا آپ مولانا عبدالرحمن جامی مرحوم کو جانتے ہیں؟ اور کیا آپ کو علم ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب سلسلۃ الذہب میں فارسی میں مندرجہ ذیل نظم لکھی ہے؟ اگر آپ کو علم نہ ہو کہ یہ نظم کس نے لکھی ہے تو یہ فرما دیجئے کہ جس شخص نے یہ نظم لکھی انرا می رتب میں حضرت علیؑ کی شان میں لکھی ہے وہ مسلمان ہے یا کافر ہو گیا؟

گفت کالے در علوم دیں کامل  
کہ ترا یا قلم ولی علیؑ  
از کدا میں علیؑ سخن خواہی  
یا از اں کش منم رہی ورہن

شیعہ پیش سلی فاضل  
باز گو رمزے از علیؑ ولی  
گفت کالے درد لائے من وای  
زاں علیؑ کش توئی ظمیر و معین

نست من سرچہ اندکے نام  
شرح میں کتبہ رستم جو  
نست آں بود زیدہ تو

در دو عالم علی کیے دانم  
آں کدامت وایں کدام جگو  
نست جز نقش تو کشیدہ تو

پیرے تفریدہ نیال  
پہوانے روت ماییدہ  
رستم پر تہارہ بیوت  
بدو نفس خویش چوں من و تو  
در نیم روز خود کندہ  
نشاطت و ش سے حاصل  
جد بہر خواست و ہر بار  
چوں ازیں ورطہ رخت است نہ  
در تک و پنے بر این مطلوب  
بہ پیش ہر و من نہانی  
این علی در شاہد و ہر  
اں علی ش مہر ہوں بندہ  
رستم اہل رشتہ بادل صاف  
بودہ از غایت قوت خویش  
این علی در مہر خلق و ہر  
نست در پنج معنی و ہر  
اہم مہوم خویش و ہر  
مے بہر خود تراشیدہ

نثرانیدہ برو احوال  
بہر کیس دروغا سگالیدہ  
کینہ خوی و مقن و سفاک  
فارغ از دین و کیش چوں من و تو  
برودہ تادوش دورش انگندہ  
شد ابو بکر در میاں حائل  
لیکن آں بر عمر گرفت قرار  
شد خلافت نصیب یار دیگر  
ہمہ غالب شد ندو لو مغلوب  
اسد اللہ غالبش خوانی  
خود نبود است ورنہ باشد بہ  
سیلت نفس شوم را کندہ  
بہر عدالت دین کشید مصاف  
خالی از حول خویش و قوت خویش  
میں ابو بکر بودو عین عمر  
رافضی ربا و مشاہتہ  
زانکہ مہوم لوست در خورا  
خاطر از مہر او خراشیدہ

(جواب) مجھے معلوم نہیں کہ یہ نظم کس کی ہے اور شیعہ اسی سے اس میں کون اشخاص مراد ہیں نیز اس کا مضمون صاف ہے ایک مہوم "علی" کو مایہ جو چھ کہا گیا ہے اور دونوں پہلو آمنے سامنے موجود ہیں اس میں غلط فہمی کا کوئی امکان نہیں۔

(سال ۲۰۰۲) یہ حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتاب میں آنحضرت ﷺ کی چند تعریفیں نہیں کیں؟  
(جواب) آنحضرت ﷺ کی تعریف بے شمار ہے لیکن جب کہ خود بھی آنحضرت ﷺ کے بزرگوار  
میں حمد ہونے والی ہوئی بھی کر دیا کیونکہ آنحضرت ﷺ سے بھی اپنے آپ کو بڑھا دیا تو حضور ﷺ کی تعریف  
و یا اپنے آپ و انتہائی معراج ترقی پر پانپانے تمہید تھی (دیکھو جواب نمبر ۱۳)

(سوال ۲۸) کیا حضرت مرزا صاحب نے انبیاء کی تنقیہ کرنا اپنی کتابوں میں ناجائز قرار نہیں دیا؟  
(جواب) یکن تو طغ ہے کہ ایک جگہ جس چیز کو ناجائز قرار دیتے ہیں دوسری جگہ اس ناجائز کا ارتکاب جس جرات و دلیری سے کرتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

(سوال ۲۹) یہ درست ہے یا نہیں کہ حضرت مرزا صاحب کے معنیوں نے انبیاء کی توہین کرنے کا الزام آپ پر لگایا تھا اور آپ نے اپنی کتابوں میں بار بار اس کی تردید کی ہے؟  
(جواب) انہوں نے اس الزام کی تردید ناقابل قبول اور ناقابل اعتماد جیسا کہ نمبر ۲۱ کے جواب میں کہہ چکا ہوں۔

(سوال ۳۰) حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ سے پہلے جو وہ اس امت کے گزرے ہیں ان کے متعلق حضرت مرزا صاحب کا کوئی فتویٰ اور آپ نے حضرت مرزا صاحب کی کتاب میں پڑھاتے تو اس کا حوالہ دیتے۔

(جواب) اس سوال کا مفہوم صاف نہیں۔

(سوال ۳۰) اگر کوئی شخص حضرت مرزا صاحب کو مفتی قرار نہیں دیتا اور آپ کی تکفیر و تکذیب نہیں کرتا اور جو لوگ آپ پر کفر کا فتویٰ دینے والے ہیں ان کی ہاں میں ہاں نہیں ملتا اور وہ اہل قبلہ میں سے ہے تو یہ شخص کے متعلق حضرت مرزا صاحب نے وہی فتویٰ دیا ہے جو آپ کی تکفیر و تکذیب کرنے والوں اور آپ کو مفتی قرار دینے والوں کے متعلق ہے تو اس کا حوالہ دیتے؟

(جواب) ہاں مرزا صاحب کی عبارتوں میں مرزا صاحب کے اوپر ایمان نہ لانے والوں کو خدا و رسول پر ایمان نہ رکھنے والا قرار دیا گیا ہے دیکھئے مرزا صاحب کا قول ہے۔

”مادہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول ﷺ کو بھی نہیں مانتا“ (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳)  
وران کا لہجہ ہے ”جو شخص تیرے پیروی نہیں کرے گا اور تیرے بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرے مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول ﷺ کا فرمائی کرنے والا اور جہنمی ہے“

(اشتہار معیار الاخبار مندرجہ تبیع رسالت جلد نہم ص ۲۷ بموجہ اشتہارات مرزا صاحب)

مرزا صاحب کے خلیفہ مرزا محمود احمد کا فتویٰ یہ ہے۔

”آپ (مرزا صاحب مسیح موعود) نے اس شخص کو جو آپ کو سچا جانتا ہو مگر مزید ظہیمان کے لئے اس بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے بلکہ اس کو بھی جو آپ بادل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا لیکن ابھی بیعت میں اسے چھم توقف ہے کافر ٹھہرایا ہے (ارشاد مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ تشہید اذبان جلد نمبر ۶ ممبر ۱۱ اپریل ۱۹۱۱ء) منقول از قادیانی مذہب ص ۶۳۹ طبع پنجم۔

مرزا صاحب کا قول ہے ”پس یدرکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اصوات کی ہے تمہارے اوپر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذیب یا متروک کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو“  
(اربعین نمبر ۳ ص ۳۴) (مرزا صاحب ص ۱۰۱) ہاں ہوا کہ اگر کسی جگہ امام نماز حضور کے حالت سے واقف

نہیں تو اسے پیچھے نماز پڑھ میں یا نہ پڑھیں۔

حضرت مفتی مودودی (یعنی مرزا صاحب) نے فرمایا کہ پہلے تمہارا فرض ہے اسے واقف کرو پھر اگر تصدیق نہ کرے نہ تکذیب کرے تو وہ بھی منافی ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو (ملفوظات احمدیہ حصہ چہارم ص ۱۴۶) ز قدیانی مذہب ص ۶۶۳ طبع پنجم)

(سوال ۳۱) کیا یہ درست نہیں کہ حضرت مرزا صاحب کے بعض مخالف مودیوں نے بعض دوسرے مودیوں کے پاس پہنچ کر آپ کے خلاف فتویٰ حاصل کیا اور حضرت مرزا صاحب نے اپنی طرف سے فتویٰ دینے میں تردد نہیں کیا؟

(جواب) عامیہ اسلام نے مرزا صاحب کے دعویٰ بطلان اور توہین انبیاء و تاویلات مردودہ کی بناء پر ان کے خلاف فتویٰ دیے مگر مرزا صاحب نے علماء کے خلاف زہر افشانی اور سب و شتم بہت پہلے سے شروع کر رکھا تھا۔

(سوال ۳۲) کیا آپ شیخ اسلام ابو عباس المعروف ابن تیمیہ کو جانتے ہیں؟ آپ کے نزدیک وہ کیسے عالم تھے؟ کیا آپ نے ان کی کتاب منہاج السنۃ جلد ۳ پڑھی ہے جس میں انہوں نے ص ۶۱ و ۶۲ میں بیان کیا ہے کہ خوارج حضرت علی اور حضرت عثمان اور ان کے ریکی جماعت کو کافر کہتے تھے مگر حضرت علی اور ان کی جماعت خاریجیوں کو کافر نہیں کہتے تھے اس کا معنی یہ ہے کہ تو خدا کی جگہ پرست ہے یا نہیں کہ حضرت علی اور ان کی جماعت خاریجیوں کو کافر نہیں کہتے تھے؟

(جواب) منہاج السنۃ میں نے پڑھی ہے مگر اس کا نسخہ اس وقت موجود نہیں ہے تاکہ حوالے کی صحت کی جانچ اور ان کی عبارت کا مطلب بیان کیا جاسکے۔

(سوال ۳۳) حضرت مرزا صاحب کے لہامات کے جو معنی اور تشریح آپ کرتے ہیں کیا حضرت مرزا صاحب بھی ان لہامات کے وہی معنی و تشریح کرتے ہیں؟ یا ان معنوں اور تشریح کو جو آپ کرتے ہیں حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں رد کیا ہے؟

(جواب) مرزا صاحب کے لہامات بہت ہیں اور ممکن ہے کہ بعض لہامات کے معنی اور مطلب بیان کرنے میں مرزا صاحب اور دوسرے علماء متفق ہوں اور بعض لہامات ایسے بھی ہیں کہ خود مرزا صاحب بھی اس کے معنی سمجھنے سے قاصر رہے اور بعض لہامات کے معنی خود بدوست غلط سمجھے اور بعض لہامات کے معنی میں مرزا صاحب اور دوسرے علماء آپس میں مختلف ہیں۔

(سوال ۳۴) حضرت مرزا صاحب سے پہلے جو انبیاء خدا اس امت میں ہوئے ہیں کیا ان پر بھی اس وقت کے علماء کی طرف سے اعتراضات ہوتے رہے ہیں یا نہیں؟

(جواب) بعض بزرگوں پر ان کے زمانے کے مخالفین نے اعتراضات کئے ہیں۔

(سوال ۳۵) کیا آپ کوئی حوالہ پیش کر سکتے ہیں جس میں حضرت مرزا صاحب نے اپنا یہ عقیدہ لکھا ہو کہ انبیاء یتیم السلام صادق اور معصوم نہیں ہوتے۔

(جواب) حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق مرزا صاحب نے صاف لکھا ہے کہ ان کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی (دیکھو جواب ۱/۱۹)

(سوال ۳۶) حضرت مرزا صاحب سے پہلے جو مقبول ان الہی اس امت میں گزرے ہیں کیا ان میں سے اکثر پر ۷۰ وقت کی طرف سے کفر کے فتوے نہیں لگائے جاتے رہے؟

(جواب) محض بزرگوں کے متعلق تو ایسا ہوا ہے مگر یہ کلیہ نہیں کہ ہر بزرگ پر کفر کا فتویٰ لگا ہے نیز کیا یہ قاعدہ انہیں ہو سکتا کہ کاذب اور جھوٹے مدعیان نبوت اور دجالوں کی تصدیق کرنے والے بھی ہوتے رہے ہیں اور آج بھی صریحاً شرک کے مرتکبین کی جماعتیں موجود ہیں۔

(سوال ۳۷) جن علماء نے حضرت مرزا صاحب کے خلاف فتویٰ دیا ہے کیا وہ علماء آپس میں ایک دوسرے کے خلاف شرک کے فتوے نہیں دیتے۔

(جواب) اگر ایسا ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب کے کفر پر مختلف العقائد علماء بھی متفق ہیں۔ (سوال ۳۸) حضرت مرزا صاحب کے مخالف علماء نے جو غلط عقائد مرزا صاحب کی طرف منسوب کئے ہیں ان کی تردید حضرت مرزا صاحب کی تصانیف میں موجود ہے یا نہیں؟

(جواب) غلط عقائد کونسے منسوب ہیں ان کی تفصیل بیان کر کے دریافت کیا جاسکتا ہے کہ ان کا رد مرزا صاحب کی کتابوں میں ہے یا نہیں؟

(سوال ۳۹) واضح کیجئے کہ نبوت مطلقہ اور نبوت تشریحی سے آپ کی کیا مراد ہے؟

(جواب) نبوت اور رسالت کے اندر اصطلاحی فرق یہ کیا ہے وہ یہ کہ نبی وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ منصب نبوت عطا فرماتے ہوئے و امام سے نوازے مگر کتاب عطا نہ ہو اور رسول وہ ہے کہ اس کو نبوت عطا ہو و وحی و الہام سے نواز جائے اور اس کو کتاب بھی عطا کی جائے اور نبوت تشریحیہ سے مراد رسالت ہو تو اس کی تعریف یہ ہوگی جو اوپر مذکور ہوئی اور اس کے مقابل محض نبوت کو نبوت مطلقہ نہ دیا جائے تو یہ ایک اصطلاحی بات ہوگی ورنہ نبوت حقیقیہ جو اللہ کی طرف سے ایک منصب عظیم ہے اس میں حقیقتہً نبوت تشریحیہ اور نبوت مطلقہ یا غیر تشریحیہ کا کوئی فرق نہیں ہے۔

(سوال ۴۰) نبوت مطلقہ اور نبوت تشریحی کا دعویٰ جس کتاب میں حضرت مرزا صاحب نے کیا ہے اس کا حوالہ دیجئے؟

(جواب) مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت ان کی کئی کتابوں میں صراحتہً موجود ہے تتمہ حقیقتہ الوحی، اربعین، دافع ابلاء وغیرہ۔ ”اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے نبی بنا دیا اور اس نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں“

(تتمہ حقیقتہ الوحی ص ۶۸)

”سچ خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیج“ (دافع ابلاء ص ۱۱)

مرزا صاحب کا امام قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً (ای مرسل من اللہ) (ابشہ فی جلد دوم ص ۵۶)

”بدک ہو گئے وہ وگ جنہوں نے ایک برترزیدہ رسول کو قبول نہ کیا مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب رہوں میں آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں“ (کشتی نوح ص ۵۶)

مرزا صاحب کا الہام ہے۔ ”انا ارسلنا احمد الی قومہ فاعرضوا و قالوا کذاب اشتر“ (اربعین نمبر ۳ ص ۴۰)

(سول ۴۱) کوئی ایسا حوالہ دیتے کہ جس میں حضرت مرزا صاحب نے ختم نبوت کے منکر پر اس فتوے کے خلاف فتویٰ دیا ہو جو آپ کے خیال میں دعوے سے پہلے دیتے تھے؟

(جواب) ختم نبوت کے منکرین کے بارے میں مرزا صاحب کی پہلی تحریریں یہ ہیں۔

”یہ ایسا بدمنت مفتی جو خود رسالت و نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت ولکن رسول اللہ وحاتم السبین کو خدا کا کام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں“ (انجام آتھم ص ۲۷)

”میں جناب خاتم النبیین ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بدین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں“

(اقرار مرزا صاحب تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۴۴)

”ہم بھی نبوت کے مدعی پر اہانت سمجھتے ہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔“

(اشتہار مرزا صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ششم ص ۲)

میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ سنت جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن و حدیث کی رو سے مسلم لثبوت ہیں اور سیدنا و مورانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہو میرا یقین ہے وہی رسالت حضرت آدم صلی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ ﷺ پر ختم ہو گئی۔

(اشتہار مرزا تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۲۰)

اس کے بعد جب خود نبی نے تو ختم نبوت کے معنی بدسنے لگے اور اپنی نبوت کا اعلان ہونے لگا مثلاً ”چہ خداوندی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بنا کر بھیجا“ (دافع ابداء ص ۱۱) ”یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے وحی الہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے اور آئندہ قیامت تک اس کی کوئی امید بھی نہیں“ (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۱۸۳)

”اور آل حضرت ﷺ کو جو خاتم النبیین فرمایا گیا ہے اسے یہ معنی نہیں ہیں کہ آپ کے بعد دروازہ مکامات و مخاطبات الہیہ کا بند ہے اگر یہ معنی ہوتے تو یہ امت ایک لغتی امت ہوتی جو شیطان کی طرح ہمیشہ

سے خدا تعالیٰ سے دور و محبوب ہوتی۔“ (ضمیمہ برائین احمدیہ پنجم ص ۱۸۳)

یعنی منکرین ختم نبوت کو یا تو پہلے کافر اور کاذب اور ملعون اور ازہ اسلام سے خارج کتے تھے یا اب خود ہی نبی و مرسل بن گئے اور ختم نبوت کے عقیدہ کو لعنتی قرار دے دیا۔

(سوال ۴۲) کوئی ایسا حوالہ دیجئے جس میں حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہو کہ میں معجزات انبیاء کا قائل نہیں ہوں۔“

(جواب) مرزا صاحب نے حضرت مسیحی کے معجزات کا انکار ان الفاظ میں کیا ہے ”حق بات یہ ہے کہ آپ نے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگئے، ان کو کوئی گائیڈ دیں اور ان کو حرام کار و حرام کی اواد بھیرایا اسی روزت شریعوں نے آپ سے مندرہ کیا“ (ضمیمہ انجام آکھتم ص ۶)

اور یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ نہیں ہے کہ مسیحی مٹنے کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتے تھے نہیں بلکہ صرف عمل اترتے (یعنی مسمریزم) تھے جو روح کی قوت سے ترقی پزیر ہو جاتا تھا“ (ازامہ اوہام ص ۳۲۲)

کی طرح معجزہ شق انقرو وغیرہ کا انکار بھی مرزا صاحب کی کتاب میں موجود ہے۔

(سوال ۴۳) کیا یہ درست ہے یا نہیں کہ جن لوگوں نے حضرت مرزا صاحب پر الزام لگایا کہ آپ انبیاء کے معجزات کا انکار کرتے ہیں آپ نے اپنی کتاب میں ان کی تردید کی؟

(جواب) ہاں تردید بھی کرتے گئے اور خود انکار بھی کرتے رہے۔

(سوال ۴۴) باوجود اس اقرار کے کہ انبیاء سے معجزات ظاہر ہوتے ہیں کسی شخص کا ایک خاص امر کی نسبت یہ کہنا کہ میرے نزدیک یہ معجزہ نہیں اور دوسرے کا اس خاص امر کے متعلق یہ کہنا کہ میرے نزدیک یہ معجزہ ہے کیا ایسا بیان کفر ہے؟

(جواب) اگر کوئی معجزہ متفق علیہ ہو تو اس کو معجزہ تسلیم نہ کرنا انکار ہی قرار دیا جائے گا۔

(سوال ۴۵) کیا یہ درست ہے کہ بعض علماء نے یہ بیان کیا ہے کہ قرآن مجید کی فداں آیت میں فداں معجزے کا ذکر ہے اور دوسرے علماء نے بیان کیا ہے کہ ان آیت میں معجزے کا ذکر نہیں گواں بات میں ان کا اختلاف نہیں ہے کہ انبیاء سے معجزات ظاہر ہوتے ہیں؟

(جواب) خاص حوالہ دیکر اتفاق یا اختلاف کا سوال کرنا چاہیے۔

(سوال ۴۶) کیا یہ درست ہے کہ سر سید احمد خان بانی علی گڑھ کان معجزات کے قائل نہ تھے؟

(جواب) سر سید احمد خان بہت سے معجزات کا انکار کرتے تھے۔

(سوال ۴۷) کیا یہ صحیح ہے کہ اجماع کی تعریف میں خود علماء اسلام کا سخت اختلاف ہے؟

(جواب) اجماع کی تعریف میں اس کے شرائط میں اسکے احکام میں گو کچھ اختلاف ہے مگر وہ ایسا اختلاف نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے اجماع غیر معتبر ہو جائے قول صحیح اور رائج کی تعیین دلائل سے ہو سکتی ہے اور جو قول صحیح اور رائج ہے اس کے موافق اجماع و جہت اور دلیل قرار دیا جاسکتا ہے۔



(سوال ۴۸) کیا حضرت امام احمد بن حنبل نے یہ فرمایا ہے کہ ومن ادعی الاجماع هو کادب جو شخص اجماع کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے؟

(جواب) امام احمد بن حنبل کے اس قول کا حوالہ دیا جائے تو اس کے متعلق کچھ کہا جاسکتا ہے۔

(سوال ۴۹) اجماع امت کے تحت شریعہ ہونے میں علمائے اسلام کا اختلاف ہے یا نہیں؟

(جواب) اجماع کی کئی قسمیں ہیں بعض قسموں کے تحت ہونے میں بیشک اختلاف ہے مگر اجماعی قطعی کے تحت ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(سوال ۵۰) کیا آپ تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت پر اجماع ہے؟ اگر یہ درست ہے تو فرمائیے

وہ لوگ جو شیعہ مذہب رکھتے ہیں وہ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کے منکر ہیں وہ مسلمان ہیں یا کافر؟

(جواب) ہاں خلافت صدیقؓ پر اجماع ہے اور جو لوگ کہ خلافت صدیقؓ کے منکر ہیں یعنی یہ بھی تسلیم نہیں

کرتے کہ ابو بکر صدیقؓ پہلے خلیفہ ہوئے وہ نہ صرف دائرہ اسلام سے خارج بلکہ جاہل اور قطعیت کے منکر

ہیں۔

(سوال ۵۱) جو حکم اجماع امت کے منکر کا آپ بیان کرتے ہیں کیا اس حکم پر سب علمائے امت کا اتفاق ہے؟

(جواب) اجماع قطعی کے منکر کا حکم متفق علیہ ہے۔

(سوال ۵۲) آپ حضرت مرزا صاحب کا کوئی ایسا حوالہ پیش کریں جس میں انہوں نے لکھا ہو کہ میں اجماع

امت کا کلی منکر ہوں؟

(جواب) بعینہ اس عبارت کا کوئی حوالہ تو مجھے یاد نہیں مگر مرزا صاحب نے اجماعیت کا انکار کیا ہے۔

(سوال ۵۳) ایک فرقہ کے علماء جو دوسرے فرقہ کے لوگوں کو کافر کہتے ہیں کیا بد جود ان کے دعویٰ اسلام

سے ان کی عورتوں اور مردوں کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب) تکفیر کی مختلف وجوہ ہیں بعض صورتوں میں ارتداد کا حکم یقینی ہوتا ہے اور بعض میں خفی اس لئے اس

کے احکام بھی مختلف ہیں۔

(سوال ۵۴) حضرت مرزا صاحب اور آپ کے قابعین اپنی کتابوں میں اللہ تعالیٰ پر فرشتوں پر اور خدا تعالیٰ کی

کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور نبیوں پر اور قیامت پر اور تقدیر پر اور حشر و نشر اور جنت و دوزخ پر اور

قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ کی نبوت پر اور کلمہ شریفہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر اپنا ایمان ظاہر کرتے

ہیں یا نہیں؟ اور اسی طرح نماز روزہ حج زکوٰۃ اور شریعت اسلامیہ کی پابندی کے متعلق حضرت مرزا صاحب

کی اور آپ کے قابعین کی کتابوں میں بدایات اور تاکیدات درج ہیں یا نہیں؟

(جواب) ان چیزوں پر ایمان کا دعویٰ ان کی کتابوں میں ہے مگر بعض ایمانیات کی صورتیں انہوں نے بدل دی

ہیں اور بعض میں تحریف کر کے ان کو مسح کر دیا ہے۔

(سوال ۵۵) بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کی جماعت اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں یا نہیں؟

(جواب) یہ لوگ اپنے مسلمان ہونے کے مدعی ہیں۔

(سوال ۵۶) آپ نے کسی سرکاری یونیورسٹی سے کوئی سند تحصیل علوم عربی کی حاصل کی ہے؟ اگر حاصل کی ہے تو کونسی؟ اور اس کی سند پیش کیجئے؟

(جواب) میں نے کسی سرکاری یونیورسٹی سے کوئی سند حاصل نہیں کی۔

(سوال ۵۷) آپ کس فرقہ اسلام کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں؟

(جواب) میں اہل السنۃ والجماعت حنفی مسلمان ہوں۔

(سوال ۵۸) جس مدرسہ میں آپ مدرس ہیں وہ سرکاری ہے یا پرائیویٹ؟

(جواب) یہ مدرسہ سرکاری نہیں قومی ہے۔

(سوال ۵۹) آپ ماہوار تنخواہ کیا لیتے ہیں؟

(جواب) میں (پچھتر روپے) ماہوار پاتا ہوں۔

(سوال ۶۰) کیا آپ کا تعلق دیوبندی جماعت سے نہیں ہے؟

(جواب) ہاں میری تعلیم دارالعلوم دیوبند کی ہے۔

(سوال ۶۱) کیا دیوبندی خیانت کے گناہوں پر علماء کی کسی جماعت نے غر کا فتویٰ نہیں لگایا؟

(جواب) اس جماعت کے بعض افراد کے خلاف بعض لوگوں نے کفر کا فتویٰ دیا ہے مگر جن عقائد کی ان کی طرف نسبت کر کے کفر کا فتویٰ دیا ہے وہ درحقیقت ان کے عقائد نہیں ہیں غلط طور پر ان کی طرف منسوب کر دیئے ہیں۔

(سوال ۶۲) مولوی احمد رضا خان بریلوی اور ان کے ہم خیال علماء دیوبندی خیانت کے علماء اور لوگوں کو کافر اور مرتد سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(جواب) بعض علمائے ایسا کیا ہے۔

(سوال ۶۳) کیا دیوبندی خیال کے علماء نے مولوی احمد رضا خان بریلوی اور ان کے ہم خیال لوگوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہوا ہے یا نہیں؟

(جواب) تمام دیوبندی علماء مولوی احمد رضا خان اور ان کی جماعت کی تکفیر نہیں کرتے۔

(سوال ۶۴) کیا یہ درست نہیں ہے کہ مولے مولے فرقہ ہائے اسلام مثلاً سنی، شیعہ، اہل حدیث وغیرہ کے علماء نے ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ لگایا ہوا ہے یا نہیں؟

(جواب) کسی فرقہ کے بعض افراد نے دوسرے فرقہ کے بعض افراد پر مخصوص عقیدہ کی بنا پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

### مکرر سوالات متعلقہ جرح

(سوال ۱) متعلقہ جرح نمبر ۴۔ اگر سوال نمبر ۴ کا جواب اثبات میں ہو تو یہ بتلائیں کہ

الف۔ یہودی اور مشرکین اللہ تعالیٰ اور ملائکہ اور آسمانی کتابوں اور انبیاء کے کرام کے وجود کے قائل تھے یا

نہیں؟ اور اگر قائل تھے تو بایں ہمہ وہ از روئے قرآن مجید مسلمان ہیں یا کافر؟ اور اگر کافر ہیں تو کیوں؟  
(جواب) یہود و نصاریٰ اور مشرکین ان سب پر ایمان رکھتے ہوئے بھی اس لئے کافر ہیں کہ وہ آنحضرت  
ﷺ پر ایمان نہیں لائے اور انہوں نے مسیح کو خدا یا خدا کا بیٹا یا حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا قرار دیا۔ یہ غیر اللہ کی  
عبادت کی۔

(ب) مرزا صاحب کی کتب ہائے ذیل، کچھ کتابوں میں کہ ان میں عقیدہ ہائے ذیل درج ہیں یا نہیں؟  
(۱) توضیح المرام ص ۵۷ ہم فرض کرتے ہیں کہ قیوم العالمین ایک وجود اعظم ہے جس کے پیشمار  
باتھ و پیشمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہیں کہ تعداد سے خارج اور انتہا عرض اور طول رکھتے  
ہوئے تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریخیں بھی ہیں۔  
(جواب) یہ مضمون توضیح مرام میں موجود ہے۔

(۲) حقیقۃ اوحیٰ باب ۴ ص ۱۰۳ میں (خدا تعالیٰ) خدا بھی رسوں کا اور صواب بھی یقینی جو میں چاہوں گا بھی  
کروں گا اور کبھی نہیں۔ میرا ارادہ پورا ہو گا اور کبھی نہیں۔

(جواب) مرزا صاحب کا یہ امامان کی کتاب استفسار کے ص ۸۶ میں موجود ہے اس کی عبارت یہ ہے۔  
”ای مع الرسول احیب اخطی واصیب“ یعنی خدا فرماتا ہے میں رسول کے ساتھ ہوں قبول کرتا ہوں  
خدا بھی کرتا ہوں اور صواب بھی۔ اور حقیقۃ اوحیٰ ص ۱۰۳ میں ہے۔ ”ای مع الرسول احیب اخطی  
واصیب اور اس کا ترجمہ ”نہیں“ طور میں اس طرح لکھا ہوا ہے ”میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا اپنے  
ارادے کو“ یعنی چھوڑ بھی دوں گا اور یقینی پورا کروں گا۔

(۳) حقیقۃ اوحیٰ ص ۷۴ انت منی وانا ملک ”تو مجھ سے ظاہر ہو اور میں تجھ سے“

(جواب) یہ امام استفسار کے ص ۸۰ میں موجود ہے اس کی عبارت یہ ہے۔ ”یا قمر یا شمس انت منی  
وانا ملک نیز دفع ابلہ کے صفحہ ۶ میں یہ بھی امام موجود ہے مگر ”یا قمر یا شمس“ کے الفاظ نہیں ہیں اور حقیقۃ  
اوحیٰ کے صفحہ ۷۴ میں الاستفتاء کی عبارت کے موافق موجود ہے۔

(۴) دفع ابلہ ص ۴ انت منی بمرور اولادی ترجمہ اے مرزا تو میری اولاد کے بمنزرت ہے۔

(جواب) دفع ابلہ ص ۶ میں یہ امام موجود ہے۔ انت منی بمرور اولادی اور یہ بھی ہے انت منی وانا  
ملک۔

(۵) توضیح المرام ص ۲ طبع ول فرشتہ روح کی گرمی کا نام ہے۔

(جواب) توضیح مرام کے ص ۲۴ میں یہ عبارت ہے ”جب خدا تعالیٰ کی محبت کا شعہ واقع ہو تو اس شعہ سے  
جس قدر روح میں گرمی پیدا ہوتی ہے اس کو حکمت و ظہیمت اور کبھی فرشتہ و ملک کے غلہ سے بھی تعبیر  
کرتے ہیں“

(۶) توضیح مرام ص ۸ جبرائیل فرشتہ خدا کا عضو ہے۔

(جواب) توضیح مرام کے ص ۸ میں یہ عبارت ہے ”سو وہ وہی عضو ہے جس کو دوسرے لفظوں میں

جبرئیل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

(۷) حقیقۃً اوتیٰ ص ۸۴ ”قرآن مجید خدا کی طرف سے میرے منہ کی باتیں ہیں۔“

(جواب) ۱۱ ستفتا ص ۸۲ پر موجود ہے۔ ان القرآن کتاب اللہ و کلمات خرجت من فوهی اور حقیقۃً اوتیٰ ص ۸۴ میں یہ عبارت ہے ”اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔“

(۸) ازالہ اوہام ص ۲۶ طبع جدید ص ۱۱ ”قرآن شریف سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔“  
(جواب) ازالہ اوہام میں یہ عبارت اس طرح ہے۔ ”قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک نہایت درجہ کا نغمہ اور سخت درجہ کا نغمہ بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔“ نیز اسی میں لکھا ہے ”ایسا ہی وہید مغیرہ کی نسبت (قرآن نے) نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں استعمال کئے ہیں۔“

(۹) ازالہ اوہام ص ۱۲۶، ص ۱۲ ”حضرت مسیح علیہ السلام عمل اترت میں کمال رکھتے تھے یعنی مسریری طریق سے بطور گھوڑا لکھتے۔“

(جواب) باب یہ مضمون ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۶ اور ۱۲ میں موجود ہے اس کے آخر میں مرزا صاحب نے کہا ہے کہ ”اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمایوں میں حضرت مسیح لکن مریم سے کم نہ رہتا۔“

(۱۰) ازالہ اوہام ص ۱۲ ”معجزات مسیح مکروہ اور قابل نفرت ہیں۔“

(جواب) یہ اسی حوالہ کا خلاصہ ہے جو اوپر نمبر ۹ میں بیان ہوا۔

(۱۱) دافع البلاء ص ۱۵ ”جس (مسیح) کے فتنہ نے دنیا کو تباہ کر دیا۔“

(جواب) باب دافع البلاء ص ۱۵ میں یہ عبارت موجود ہے ”لیکن ایسے شخص (یعنی مسیح) کو کسی طرح دوبارہ

دنیا میں نہیں آ سکتا جس کے پہلے فتنہ نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔“

(۱۲) دافع البلاء صفحہ آخر ”عیسیٰ علیہ السلام نے یحییٰ کے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے توبہ کی تھی۔“

(جواب) دافع البلاء میں یہ مضمون موجود ہے ”اور پھر یہ کہ حضرت عیسیٰ نے یحییٰ کے ہاتھ پر جس کو عیسائی

یونہی کہتے ہیں جو پیچھے ایسے بنایا اپنے گناہوں سے توبہ کی تھی۔“

(۱۳) دافع البلاء ص ۲۰ ”میں اس (عیسیٰ) سے بڑھ کر ہوں۔“

(جواب) دافع البلاء ص ۲۰ میں یہ مضمون موجود ہے عبارت یہ ہے ”اب خدا بتاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا

(یعنی مسیح) ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا نام۔“

(۱۴) ازالہ اوہام ص ۴ ”مسیح کی پیشین گوئیاں اوروں سے زیادہ غلط نکلیں۔“

(جواب) ازالہ اوہام ص ۴ میں یہ عبارت موجود ہے ”حضرت مسیح کی پیشین گوئیاں اوروں سے زیادہ غلط نکلیں

اور ص ۳ میں ہے ”اس سے زیادہ قابض افسوس امر یہ ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیشین گوئیاں غلط نکلیں

”اس قدر صحیح نہیں نکل سکیں۔“

(۱۵) حقیقتہ الوحی ص ۸۹ ”تیرا یعنی مرزا احمد کا تخت سب سے اوپر بکھیرا گیا“

(جواب) یہ الہام عربی عبارت میں الاستفقا کے ص ۸۳ پر موجود ہے۔ عبارت یہ ہے ”ولکن سریرك وضع فوق کل سریر“ ترجمہ ”لیکن تیرا تخت ہر تخت سے اوپر رکھا گیا“ اور حقیقتہ الوحی کے ص ۸۹ میں بھی یہ لفظ ہیں ”آمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بکھایا گیا“

(۱۶) حاشیہ تحفہ گوڑویہ ص ۱۱۲ ”خدا نے آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لئے ایک ذیل جگہ تجویز کی جو متعفن اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔“

(جواب) ہاں یہ عبارت تحفہ گوڑویہ سائز کال طبع ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۶۹ کے حاشیہ پر موجود ہے ”اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ و تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی“

(۱۷) ازالہ ابہام طبع سوم صفحہ ۵۸ خدا کے تائید یافتہ بندے قیامت کا روپ بن کر آتے ہیں اور انہیں کا وجود قیامت کے نام سے موسوم ہو سکتا ہے“

(جواب) ازالہ ابہام ص ۵۸ میں یہ عبارت موجود ہے۔ اگر عقیدہ ہائے مذکورہ بالاکتب ہائے مذکورہ ہاں میں درج ہیں تو ایسے عقیدے رکھنے والا شخص مسلمان کہلا سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں کہلا سکتا تو کیوں؟ حالانکہ وہ خدا کے وجود اور فرشتوں کے اور قیامت کے وجود کا بھی قائل ہے سب قرآن مجید کی آیت اور احادیث صحیحہ کے حوالہ سے دیویں۔ مرزا صاحب ان عبارتوں اور عقیدوں اور ان کے علاوہ اور بھی ایسے عقائد ہیں جن کی وجہ سے خارج از اسلام ہیں اور کوئی شخص جو ان جیسے عقائد رکھتا ہو مسلمان نہیں رہ سکتا۔

## (۲) متعلقہ جرح نمبر ۵، ۶

(الف) مرزا صاحب نے ازالہ ابہام ص ۵۵۶ پر تواتر کو حجت تسلیم کیا ہے یا نہیں؟ اور کیا رسالہ عقائد احمدیت ص ۱۲ پر مرزا صاحب کا یہ عقیدہ درج ہے کہ ”سنت ایک عملی طریق ہے جو اپنے ساتھ تواتر رکھتا ہے جو آنحضرت نے جاری کیا اور یقینی مرتب میں قرآن شریف سے دوسرے درجہ پر ہے۔“

(جواب) ہاں ازالہ ابہام ص ۲۳۰ طبع سوم پر مرزا صاحب نے تواتر کو حجت تسلیم کیا ہے رسالہ عقائد احمدیت اس وقت موجود نہیں ہے۔

(ب) ”سنت عینی“ کی حیات کا عقیدہ آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک سے لیکر آج تک مروج ہے اور معمول خاص و عام چلا آتا ہے یا نہیں؟ اور تب عقائد مذکور تواتر کی حد تک پہنچتا ہے یا نہیں؟

(جواب) حیات و نزول عینی کا عقیدہ امت میں آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک سے آج تک چلا آتا ہے کتب عقائد میں بھی اس کو بیان کرتے ہوئے چلے آئے ہیں۔

(ج) عیسائی اسلام کی حیات کے تواتر کے منظر کے لئے کیا حکم ہے؟

(جواب) ایسا شخص جاہل اور معاند ہے اور اس کے لئے وہی فتویٰ ہو سکتا ہے جو مرزا صاحب نے خود ازالہ وہاب کے ص ۲۳۱ میں دیا ہے وہ یہ ہے

”اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ نے بصیرت دینی و حقیقت شناسی سے کچھ بھی بخرہ اور حصہ نہیں دیا“

(د) یہ وفات مسیح کا عقیدہ بھی کتب عقائد میں درج ہو کر اس کی تعظیم دی جاتی ہے یا نہیں؟

(جواب) وفات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ کتب عقائد میں مذکور نہیں اور نہ اس کی تعظیم دی جاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ وفات پا گئے۔

(ه) سید اور ابن حزم و سید رضا اور محمد طہر بھڑاتی کے ذاتی خیالات و عقائد اجماع امت کے مقابلہ میں اسلام کے لئے حجت ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ اور مفسرین مذکورین مسلمانوں کے پیشو معتد علیہ ہیں یا نہیں؟

(جواب) سید احمد خان در اس حزم اور سید (رشید) رضا اور محمد طہر بھڑاتی کے ذاتی خیالات حجت شرعیہ نہیں۔

(و) شیخ محمد عبدہ کی تفسیر اور کتاب محلی مسلمانوں میں مروج اور مدارس اسلامیہ میں زیر تعظیم ہے یا نہیں؟

(جواب) شیخ محمد عبدہ کی تفسیر اور کتاب محلی یہاں مسلمانوں میں مروج نہیں نہ مدارس اسلامیہ میں داخل حساب ہے۔

(ز) مجمع البحرین کی کتاب ہے یا لغت کی؟ کتاب ہذا میں امام مالک کے قول (مات عیسیٰ) کے کیا معنی تھے کہ ہیں۔

(جواب) مجمع البحرین لغات کی کتاب ہے عقائد یا حدیث کی کتاب نہیں احادیث کا ذکر لغت کے ضمن میں جمع آجاتا ہے امام مالک سے یہ قول ثابت نہیں اور یہ بھی ثابت نہیں کہ مالک سے امام مالک مراد ہیں یا اور کوئی

(ح) کتاب مذکور ص ۲۸۶ ج ۱ میں تحریر ہے کہ ”عیسیٰ علیہ السلام کا نزول حد تو ترک و پہنچتا ہے“

(جواب) ہاں مجمع البحرین ص ۲۸۶ ج ۱ میں یہ عبارت موجود ہے لتواتر خبر النزول یقین عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی خبر متواتر ہونے کی حجت سے نیز اس کتاب کے تکرار کے صفحہ ۸۵ میں ہے بان یتزوج

ویولد له وکان لم یتزوج قبل دفعه الى السماء (اتنی مختصراً) یعنی حضرت عیسیٰ نے نازل ہو کر نکاح کریں گے وروا د بھی ہوئے یونکہ آسمان پر جانے سے پہلے انہوں نے نکاح نہیں کیا تھا۔

(ط) قرآن مجید و احادیث صحیحہ اور تواتر کے مقابلہ میں چند اشخاص کے خیالات درست عقیدہ قیامت کرنے کے لئے حجت ہو سکتے ہیں؟

(جواب) نہیں ہو سکتے۔

(۳) متعلقہ جرح نمبر ۷

(ف) مرزا صاحب کا فتویٰ امامیہ ص ۸ ج ۲ میں تحریر ہے ”(جنگ) جہاد کا فتویٰ فضول ہے اب

آیت سے نہ سدائے نزع ہے "نیز یہ کہ نور نمٹ انگریزی اور جہاد میں مرزا صاحب نے جہاد کو غیر ضروری قرار دیا ہے یہ عقیدہ قرآن تریف سے عقیدے کے موافق ہے یا برخلاف؟

(جواب) جہاد کے فضول ہونے کا عقیدہ جو مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں کتاب قرآن و حدیث و رجوع امت کے خلاف ہے اس سے زم آیت کہ مرزا صاحب نے شریعت محمدیہ کے ایک قطعی حکم و منہج کو کرپا جو صریح کفر ہے

### (۴) متعلقہ جرح نمبر ۸ اے - بی

(الف) ازادہ اوہام ص ۶۱۴۲۲ اور حماۃ البشری ص ۹۶ کی عبارت پڑھ کر کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے ختم نبوت کو تسلیم کیا یا نہیں؟ اور اپنی نبوت کی نفی کیا نہیں؟

(جواب) ازادہ اوہام ص ۳۱۰ طبع سوم میں ہے "قرآن کریم بعد ختم انبیائین کی رسوں کا آنا چاہ نہیں رہتا نہ وہ نہ نیا رسول ہو یا پرانا کیونکہ رسول و مہم دین بتا رہا ہے جو میل ملتا ہے اور باب نزول جبرئیل پہ چرایا ہے، اسی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول آؤے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو"

اور حماۃ البشری ص ۶۸ پر لکھتے ہیں "و کیف یحییٰ نبی بعد رسولنا صلی اللہ علیہ وسلم وفی قطع الوحی بعد وفاته وحکم اللہ بہ البس" "یقین ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی کس طرح آتا ہے نہ کہ انہور ﷺ کی وفات کے بعد وہی منقطع ہوئی اور حضور آرم ﷺ پر اللہ نے نبی کا عہدہ ختم کر دیا۔"

(ب) ازادہ نعت ص ۲ و تتمہ حقیقہ وحی ص ۶۵ دیکھ کر بتلائیں کہ مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا یا نہیں؟ اور کیا یہ دعویٰ ختم نبوت کا ممد و عمد انکار ہے یا نہیں؟

(جواب) نمبر ۱ کے جواب میں مرزا صاحب کی وہ عبارتیں نقل کر چکا ہوں جن سے ان دعویٰ نبوت پر تردید و تائب و ریہات یقینی ہے کہ پہلے وہ اس دعوت ﷺ کو ختم انبیائین کہتے تھے اور بعد میں انہوں نے ختم نبوت کا نگار برآویز کر ختم نبوت سے عقیدے پر اعتراض جڑے اور اس کی نفی کر لی۔

### (۵) متعلقہ جرح نمبر ۹

(الف) یہ چرخ دین سائن جہوں نے جو قبیح شریعت محمدیہ ہونے کے ساتھ مرزا صاحب کا مرید بھی تھا دعویٰ نبوت کا مرزا صاحب کے دروہارات میں کیا مرزا صاحب نے اس سے متعلق واقعہ اس ۲۱ پر بعد اللہ علی الکافریں کا تمغہ ص ۷۷ کے ساتھ فتویٰ دیا نہیں اس کے ساتھ مقتدر شافعی اور صاحب منسی و نیر نے دعویٰ نبوت محمد امام میں اس انہور کی پیروی کرتے ہوئے بیان کی بدست شریعت نے یہ حکم دیا کہ ان کا یہ حشر ہوا؟

(جواب) ہاں واقعہ اہل ایمان پر خدائے کرم کی رسالت ہونے کی بناء پر لعۃ اللہ علی الکافریں کا حکم ہے

نے اور اس کی رسالت کو ناپاک رسالت قرار دیا ہے سلام نے حضور ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت کو کاذب اور  
 ملعون قرار دیا اور مدعیان نبوت میں سے اکثر اہل کفر و خواری سے قتل کئے گئے۔

(ب) کیا قرآن مجید کے الفاظ خاتم النبیین (جس کا معنی مرزا صاحب نے ازالہ وہام ص ۶۱۵ طبع وں میں ختم  
 کرنے والا نبیوں کا کیا ہے) کے متعلق قرآن مجید میں یہ بتلایا گیا ہے کہ بعض قسم کے نبیوں کی تعداد ختم  
 ہوئی ہے اور بعض قسم کی ختم نہیں ہوئی اگر یہ نہیں بتلائی گئی تو پیروی کرنے والے ورنہ پیروی کرنے والے  
 ہر قسم کے نبیوں کی تعداد ختم مانی جائے گی یا نہیں؟

(جواب) مرزا صاحب نے ازالہ وہام ص ۶۱۴ میں خاتم النبیین کے معنی خودیوں کے ہیں ”ختم کرنے والے  
 نبیوں کا“ اس کی تشریح خودیوں بیان کی ہے ”یہ آیت بھی صاف و سادہ ہے کہ بعد ہمارے نبی کریم  
 ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا“

اس کے علاوہ ہم جواب ۴ کے تحت مرزا صاحب کی عبارت نقل کر چکے ہیں جس میں انہوں نے خود  
 حضور اکرم ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت و رسالت کو کاذب اور کافر قرار دیتے اور قرآن مجید کی آیت ”خاتم  
 النبیین“ کا یہ مفہوم کہ آل حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا مرزا صاحب نے اہل سنت  
 و اہل امت کا مسلمہ ثبوت عقیدہ تسلیم کیا ہے، مگر فی حقیقت تمام امت مدعیہ کا یہی عقیدہ ہے کہ نبوت و علیہ  
 ختم ہو چکی ہے۔

(ن) یہاں شیخ ابن عربی اور مدعی قاری اور مولانا محمد قاسم اور مولانا عبدالحق اور شیخ محمد ہادی کی اور معتبر عالم نے  
 اپنی کتاب میں یہ عقیدہ خاص کیا ہے کہ ”حضور ﷺ کے بعد نبی نہیں پیدا ہو گا“ یہ عقیدہ اہل سنت و اہل  
 بات بھی ہوتا ہے۔ فرضی یا شرعی نیز نبی کے ساتھ جدید صفت نہیں آتا اور نہ کہ یہ

(جواب) ان بزرگوں نے اور کسی معتبر عالم نے یہ نہیں کہا کہ حضور ﷺ کے بعد کسی منصب نبوت میں  
 نہ ہو گا اور کوئی نبی نہ آئے گا۔

(۱) مجمع البحرین ص ۸۵ پر درج ہے یہ نہیں کہ آنحضور ﷺ کے بعد نبی کے آنے سے مراد نبی کا ہونا ہے۔  
 (جواب) تہذیب مجمع البحرین ص ۸۵ میں ہے ”وہذا ناظر الی نزول عیسیٰؑ“ نبی حضور ﷺ کے بعد نبی کے  
 آنے سے مراد عیسیٰؑ کا ہونا ہے اور وہ حضور اکرم ﷺ کی امت سے قبل کے نبی ہیں نبی  
 حضور ﷺ کی امت سے بعد ان کو منصب نبوت حاصل نہیں ہو گا۔

(۵) کیا رسالہ عقائد احمدیہ ص ۱۴ میں مرزا صاحب کا صوں درج ہے کہ ”جو حدیث قرآن مجید و احادیث  
 کے مخالف ہو وہ قبول کے قابل نہیں“ یہاں اسوں مذکورہ کے مطابق حدیث مندرجہ اول و دوم کی نسبت آیت  
 قرآن (خاتم النبیین) اور حدیث بخاری ص ۸۵ جلد ۴ مطبوعہ مصر اور ابن ماجہ الکبریٰ ص ۱۰۰ جلد ۱  
 محمد بنی لعاس اسے ولکس لایسی وعدہ کے قابل رد ہے یا نہیں؟ ”نیز حدیث مندرجہ سوم کے  
 متعلق حاشیہ ابن ماجہ میں مرقوم ہے کہ حدیث مندرجہ سوال جرح کاراوی متروک ہے (قابل قبول نہیں)

اور کیا جس طرح آیت ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین



تو انہی باتوں کوئی والا نہ سوراہا خاص مرید کے منافی نہیں اسی طرح حدیث مندرجہ سوال بزرگ حضرت نضر  
رسالت کے منافی نہیں یا ہے؟

(جواب) کتاب عقائد اہمیت تو موجود نہیں مگر یہ اصول مرزا صاحب نے کئی کتابوں میں لکھنے میں مامور  
بشر کی مترجم ص ۳۰ میں لکھتے ہیں ”ولا اطل احدنا من العالمین العامین المتقین ان یقدم علی القرآن  
علی القرآن او یضع القرآن تحت حدیث مع وجود التعارض بیہما و یرحی لہ ان ینزع حاد الا  
ثار و یرک بینات القرآن“

یعنی میں تو کسی عالم یا مصل پر بد منافی نہیں کر سکتا کہ وہ غیر قرآن کو قرآن پر مقدم کرے اور باوجود تعارض  
کے قرآن و حدیث کے قدموں کے پیچھا ڈال دے اور اپنے سے پسند کرے کہ ان آثار کا قیام ہو کر جو آج ہیں  
قرآن کے بینات کو ترک کرے۔ جس سے مقدمہ کے مانت حدیث کو فحشی ان یکوں بعد محمد بنی  
لعاس امہ صحیح و درست ہے اور لو عاش کا لیا وان روایت ناقابل اعتدال ہے۔

کتاب تمییز الطیب من الخبیث میں حدیث لو عاش ابراہیم لکان نبی کے متعلق لکھا ہے قال النووی  
فی تہذیبہ ہذا الحدیث باطل یعنی امام نووی نے اپنی کتاب ”تہذیب“ میں لکھا ہے کہ یہ حدیث باطل ہے

خوش حدیث لو عاش ابراہیم لکان صدیقاً لیا ول تو صحیح نہیں اور بزرگ حضرت اس سے یہ ثابت  
نہیں ہو سکتا کہ حضور آرم ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو سکتا ہے آیت خاتم النبیین قطعی ہے اور ختم نبوت ہا منہ  
انما فی مسد ہے مرزا صاحب نے خواہی مضمون کو اپنی پہلی کتابوں میں تسلیم کیا ہے کہ ”تمام اہل سنت  
و جماعت ہا مسلم اثبوت عقیدہ یقین ہے کہ ہر امتہ ابشری مترجم ص ۶۸ میں لکھتے ہیں۔

و حیف یحیی نبی بعد رسولنا صلی اللہ علیہ وسلم وقد انقطعت الوحی بعد وفاته و حتم اللہ بد  
النبیین یعنی اور آنحضرت کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا کہ آپ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہوئی  
ہے اور آپ کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا ہے“

۱۔ پانچ لکھ چکے ہیں (ص ۶۶ نمائۃ البشر کی مترجم) الا تعلم ان الرب الرحیم المتفصل سبی  
صلی اللہ علیہ وسلم حاتم الایماء بغير استثناء و فسرہ بینا فی قولہ لا نبی بعدی ینا و اصح  
لنطالین ولو حور یا ظہور نبی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم لحوزنا الفتح باب وحی السورۃ بعد  
تغلیقہا و ہذا خلف کما لا یخفی علی المسلمین۔

یعنی کیا تو نہیں جانتا کہ اس مفسر نے ہمارے نبی کا نام خاتم النبیین لکھا ہے اور کسی و مستثنیٰ نہیں کیا اور  
آنحضرت کے ظاہر سے یہ بیان واضح ہے کہ نبی کی تفسیر یہی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور اگر ہم  
آنحضرت کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز نہیں تو بزم کتاب کے وحی نبوت کے دروازے کا افتتاح بھی بند ہونے  
کے بعد جائز خیال کریں اور یہ بات ہے جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں۔

ان عبارتوں سے مرزا صاحب یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہو سکتا ہے

بھی نہیں آسکتے کیونکہ یہ خاتم النبیین اور انبی بعدی کے خلاف ہے "اور اس میں صاف اقرار ہے کہ حضور کی وفات کے بعد وحی نبوت بند ہو چکی اور اب اس کا دروازہ کھن محال اور باطل ہے۔

### (۵) متعلقہ جرح نمبر ۱۰

اگر کوئی شخص کسی عالم یا محدث کو دنیا کا آخری عالم یا آخری محدث بنائے اس کا یہ کہنا اپنی وفات کے مطابق اور اپنی معلومات کی بناء پر ہو گا یا خدا کے علم کے مطابق کہ ہو گا اور کیا قرآن مجید میں مباحثہ سے کام لیا گیا ہے اور دونوں کے ایسے الفاظ و لفظوں سے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے قانون متحرک رہے ہیں پتہ فرق آج کے کیا نہیں؟

(جواب) میں جواب ۱۰ میں بیان کر چکا ہوں کہ ہمارا کسی کوئی تم الٰہی یا خاتم النبیین کہنا مباحثہ کی جست سے ہوتا ہے نہ کہ حقیقت کے لحاظ سے مگر حضور ﷺ کا لقب خاتم النبیین حقیقت پر مبنی ہے اس و مباحثہ پر حمل نہیں کر سکتے۔

### (۶) متعلقہ جرح نمبر ۱۳

حقیقۃً اوست ص ۸۹ دیکھ کر بتلا میں کہ مرزا صاحب نے اس میں لکھا ہے یا نہیں کہ "آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت (یعنی مرزا صاحب کا) سب سے اوپر تھا یا نہیں۔"

نیز تتر حقیقۃً اوست ص ۱۳۶ میں لکھا ہے یا نہیں کہ "میرے معجزات اس قدر ہیں کہ بہت کم نبی ایسے آئے جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔"

اور نزول مسیح ص ۹۹ میں لکھا ہے یا نہیں۔

آدم نیز احمد مختار

در برم جامہ ہمہ ابرار

کم نہ ام زان ہمہ بروے بہمن

برکہ گوید دروغ ہست لعین

اور تحفہ کوثریہ خورد ص ۶۳ پر مرزا صاحب نے یہ تحریر کیا ہے کہ "آنحضرت کے تین ہزار معجزات تھے"

اور براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۵۶ پر یہ تحریر ہے کہ "مرزا صاحب کی نشانیاں اور معجزات دس لاکھ سے زیادہ ہیں۔"

کیا عبارات مندرجہ بالا سے یہ نتیجہ خذ نہیں ہوتا کہ مرزا صاحب تمام نبیاء سے افضل ہیں؟

(جواب) مرزا صاحب کے یہ اقوال میں اوپر بھی بتا چکا ہوں اور مزید حوالے بھی اسدیتا ہوں۔

"آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر تھا یا گیا" (حقیقۃً اوست ص ۸۹) بولت سورہ السماء ولكن سريرك وضع فوق كل سرير (استقامہ ۸۳) یعنی آسمان سے کئی تخت اترے لیکن تیرا

تحت سب سے اوپر بکھیرا گیا "خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میری دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔" (تمہ حقیقتہ اولیٰ ص ۱۳۶)

نزوں ص ۹۹ میں یہ شعر موجود ہیں اور تحفہ گولڑویہ سائز کلاں کے ص ۴۰ میں یہ مضمون ہے۔ آنحضرت ﷺ سے تین ہزار معجزات ظہور میں آئے "اور برابین احمدیہ پنجم ص ۵۶ پر یہ مضمون ہے۔ "ان چند سطروں میں جو پیش گوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس، آٹھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے ایسے کھلے کھلے ہیں جو ہر درجہ پر خارق عادت ہیں" اور حقیقتہ اولیٰ ص ۶ پر لکھتے ہیں کہ "میری تائید میں اس نے (خدا نے) وہ نشان خاص فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو ۶ جولائی ۱۹۰۶ء ہے اس میں ن کو فردا فردا شماروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین، آٹھ سے بھی زیادہ ہیں۔" عبارت قول سے اور نیز ان عبارتوں سے جو ہم نے سوال نمبر ۱۳ کے جواب میں لکھی ہیں یہ بات آفتاب ن طرح روشن ہو جاتی ہے کہ مرزا صاحب تمام نبیا اور آنحضرت ﷺ سے بھی افضل ہونے کا دعویٰ کرتے تھے حضور ﷺ کی روحانیت کو ہاں اور اپنی روحانیت کو چودھویں رات کے چاند سے تشبیہ دیتے تھے۔

### (۷) متعلقہ جرح نمبر ۱۸۱

یہ جرح متعلق مقدمہ ہذا نہیں ہے اور نہ گواہ سے متعلق رکھتا ہے

### (۸) متعلقہ جرح نمبر ۱۹

یہ جرح بھی غیر متعلق ہے فریق مقدمہ میں سے کوئی شیعہ نہیں ہے

### (۹) متعلقہ جرح نمبر ۱۹/۱

یہ ایک شخص ہے جو کسی کے دعویٰ محبت کرنے کے اس کی توہین کر سکتا ہے یا نہیں؟ مرزا صاحب نے آپ سے ہم میں جیسی حد یہ اسلام کی توہین نہ ہے یا نہیں؟ کیا مرزا صاحب نے دافع ابلہ ص ۳۰ میں یہ تحریر کیا ہے کہ "ان مریم کے ذکر کو چھوڑ دو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے" اور کیا منافق و ک دعویٰ ایمان لے کر ہو جو آج حضور ﷺ کی شان میں توہین کے الفاظ استعمال کرتے تھے یا نہیں؟ اور کیا مرزا صاحب نے کشتی نوں کے ص ۳۶ و ۳۷ پر حضرت عیسیٰ کی عزت کا دم بھر کے ان کے والدہ ماجدہ پر ناپاک تمام لکھا ہے کہ انہوں نے اس کی حالت میں نکاح یا تھا اس کی نفوسیت کے متعلق قرآن میں کیا ذکر ہے

(جواب) بہت سے دعویٰ محبت کرنے والے بھی توہین کرتے ہیں خصوصاً جب کہ یہ دعویٰ صدق و خلاق پر مبنی نہ ہو مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے جیسا کہ ہم سوال نمبر ۱۹ کے جواب میں لکھوا چکے ہیں دافع ابلہ ص ۲۰ میں یہ شعر موجود ہے ان مریم کے ذکر کو چھوڑ دو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے نیز اسی دافع ابلہ ص ۲۰ پر ہے "اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح بن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔"

اور ازالۃ اوہام ص ۱۵۸ پر ہے۔

ایک منعم کہ حسب بشارات آمد  
عیسی کجاست تائبند پایہ منبرم

### (۱۰) متعلقہ جرح نمبر ۲۰

کرزید یہ دعویٰ کرے کہ میں انگلستان کے بادشاہ کا میں ہوں یاد در حقیقت شاہ انگلستان ہوں کیا یہ شاہ انگلستان کی توہین نہیں کیا مرزا صاحب شیل مسیح کا دعویٰ ترک کر کے خود مسیح موعود بنے یہ نہیں کہ متعلق ازامہ اوہام ص ۱۹۰ ضیع اول اور نزول مسیح ص ۳۸ اور دافع اہل ص ۳۰ کا مل حفظ کر کے جواب دیں میں مسیح موعود اور خود مسیح موعود میں فرق بتلاویں۔

(جواب) ہم سواں نمبر ۲۰ کے جواب میں لکھ چکے ہیں کہ مرزا صاحب نہ صرف شیل مسیح نے بعد وہ تمام نبیاء کے شیل بنے پھر آنحضرت ﷺ کے بروز بن گئے یہاں تک کہ پکار اٹھے من فرق بسی و من المصطفیٰ فما عرفی وما دانی (خطبہ اسامیہ ص ۱۷۱) یعنی جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہ دیکھا اور نہ پہچانا اور ایک جہد لکھتے ہیں ”میں محمد ﷺ ہوں یعنی بروزی طور پر“ (تمہ حقیقہ وحی ص ۸۵) غرض کہ شیل مسیح موعود سے ترقی کر کے مسیح موعود بلکہ آنحضرت ﷺ کے بروز بن گئے بلکہ حضور ﷺ سے انصیت کا دعویٰ کر دیا اور اس سے بڑھ کر انبیاء اور آنحضرت ﷺ کی توہین اور کیا ہوں

### (۱۱) متعلقہ جرح نمبر ۲۱

کیا کسی مخالفت کی وجہ سے کسی معزز کی توہین کرنا درست ہے یا نہیں؟ کیا قرآن مجید کی سورتوں میں ہے کہ ”کسی قوم کی دشمنی تمہیں مجرم نہ بنادے“ کیا مرزا صاحب نے ضمیمہ نجوم آتھم ص ۷ میں لکھا ہے کہ ”آپ عیسیٰ کا خاندان بھی نہایت ناپاک ہے تین دایاں لانیوں زنا کار سبیاں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا“ نیز صفحہ ۵ میں لکھا ہے کہ ”آپ کو عیسیٰ کو جھوٹ بولنے کی بھی کسی قدر عادت تھی اور بد زبانی کی اکثر عادت تھی۔“

(جواب) انرا می رنگ میں بھی ایسا جواب نہیں دیا جاسکتا جس سے کسی معزز نبی یا ولی کی توہین ہوتی ہو خود مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ ”یہاں نہ سفاکت و رجھت ہے پچھ تعجب نہیں کہ کسی نادان بے تین نے فیہما نہ بات کے جواب میں فیہما نہ بات کہہ دی ہو جیسا کہ بعض جاہل مسلمان کی جیسا کی بد زبانی کے مقابل پر جو آنحضرت ﷺ کی شان میں کرتا ہے حضرت عیسیٰ کی نسبت کچھ سخت لفظ کہہ دیتے ہیں (تبلیغ رسالت

## (۱۲) متعلق جرح نمبر ۲۲ تا ۲۶

کیا مولوی رحمت اللہ یا مولوی آل حسن اور مولوی جامی معصوم تھے؟ ان کے اقوال کسی مذہب کے لئے جہت ہو سکتے ہیں؟ اور کیا مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا؟ اور نزول مسیح ص ۴ میں لکھا ہے کہ جو میرے مخالف تھے ان کا نام جسے یہودی شریک رکھا گیا ہے اور اگر مولوی رحمت اللہ یا مولوی آل حسن یہودی مولوی کسی نبی کی توہین کرے تو مسلمان رہ سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب) مولوی رحمت اللہ مولوی آل حسن اور مولوی جامی معصوم نہیں تھے اور نہ ان کے اقوال جہت ہو سکتے ہیں مرزا صاحب نے یقیناً دعویٰ نبوت کیا اور نزول مسیح ص ۴ میں یہ عبارت موجود ہے:-  
”آخر خدا نخواستہ یہ دُک بھی کسی نبی کی توہین کرتے تو یہ بھی مسلمان نہیں رہ سکتے تھے۔“

## (۱۳) متعلق جرح نمبر ۲۷ تا ۳۰

یہ مرزا صاحب نے دیباچہ برائین احمد یہ ص ۱۵ میں تحریر کیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جو تنہا آں حضور و کشف کے وہ بہ کار ہے اور پھر ازالہ اوہام ص ۷۴ ص ۷۵ میں تحریر کیا ہے کہ ”معراج اس جسم کشف کے ساتھ نہیں ہوا“ اور ازالہ اوہام ص ۶۹ ص ۷۰ میں لکھا ہے کہ ”آنحضور ﷺ کو حقیقت و جلال و غیب و ان پوری معصوم نہ ہوئی تھی“ نیز اسی صفحہ ۳۲۶ میں لکھا ہے کہ ”ابن مسعود ایک معمولی آدمی تھا“ اور ازالہ اوہام ص ۶۲۹ پر لکھا ہے کہ ”چارسو نبی کی پیشانیوں کی خط نگاہی“ یہ اندراجات نبی کریم اور دیگر انبیاء کے اہم کی توہین کے محتمل ہیں؟

(جواب) ہاں دیباچہ برائین کے صفحہ ۱۵ میں یہ شعر ہے:-

حل تابان را اگر کوئی کشف  
زیر چہ کاہد قدر روشن جوہرے  
طعنہ برپا کاں نہ برپا کاں بود  
خود کنی ثابت کہ ہستی فاجرے

اور ازالہ اوہام ص ۷۴ کے حاشیہ میں یہ عبارت موجود ہے ”سیر معراج اس جسم کشف کے ساتھ نہیں تھا“ اور ازالہ اوہام ص ۶۹ میں یہ عبارت موجود ہے ”اگر آں حضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کا مدعا نہ موجود ہونے کی نمونے کے مضمون منکشف نہ ہوئی ہو (ابن قویہ) تو کچھ تعجب کی بات نہیں“ اور ازالہ اوہام ص ۶۲۹ میں لکھا ہے کہ ”ایک بادشاہ کے وقت میں چارسو نبی نے اس کی فتح کے بارے میں پیشین گوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست آئی“ یہ عبارتیں یقیناً توہین ضمنی یا توہین صریح میں داخل ہیں۔“

## (۱۴) متعلق جرح نمبر ۳۰

کیا مرزا صاحب نے آئینہ کمالات ص ۵۴ میں لکھا ہے کہ ”ہر مسلم مجھے قبول کرتا ہے مگر کجخیوں کی وارد نہیں قبول کرتی“ انجام آتھم ص ۲۶۸ میں لکھا ہے کہ ”منکر کتے اور کتے کے بچے ہیں“ اور کیا حقیقتہ الوحی ص

۱۶۳ میں لکھا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔

(جواب) ہاں آئینہ کمالات اسلام کے ص ۴۳۵ میں یہ عبارت ہے ”تلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والمودة و يستفح من معارفها و يقبلنى و يصدق دعوتى الا درية البغايا الذين حتم الله على قلوبهم فهم لا يفلون“ ترجمہ یہ کتابیں ہیں جن کو ہر مسلمان محبت اور دوستی کی نظر سے دیکھتا اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے۔ مگر نبیوں کی اور جن کے دلوں پر خدا نے مہر لگا دی ہے وہ قبول نہیں کرتے۔

نیز استفادہ ص ۹۰ میں ہے۔ ”من انكر الحق المبين فانه كلب و عقب الكلب سرب صراء“ یعنی جو کھلے ہوئے حق کا انکار کرے وہ تاوررے کی اور ہے۔ ”الح“ نیز اسی قصیدہ میں ص ۷۰ پر ہے۔

ادبیتی حنا فلست بصادق ان لم تمت بالحزى يا اس نعاء

یعنی اپنے ایک منکر کے بارے میں کہتے ہیں کہ تو نے مجھے ستایا ہے اپنی خباثت سے تو میں سچا نہ ہوں گا اور تو ان سے نہ مرالے کنجری کے پتے یا حرام زلوے نیز حقیقتہ الوحی کے ص ۱۶۳ میں مرزا صاحب کا یہ قول موجود ہے ”ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔“

### (۱۵) متعلقہ جرح نمبر ۳۱، ۳۲

(سوال ۳۱ و ۳۲) غیر متعلق مقدمہ ہے۔

### (۱۶) متعلقہ جرح نمبر ۳۳

یہ مرزا صاحب کے الہامات بھی ہیں جن کی تشریح مرزا صاحب نے خود کی اور بعد میں اس تشریح سے انحراف ہو گئے کیا مرزا صاحب نے ازالہ اوہام ص ۳۲ طبع اول میں احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح اپنے ساتھ ہونے کی بہت پیش گوئی کی اور اسام مفصل و شرح درج کیا اور پھر اس تشریح کے پابند رہے کیا مرزا صاحب نے حقیقتہ الوحی ص ۳۳۹ میں صاف الفاظ لکھے ہیں کہ ”پہلے میرا نام مریم رکھا گیا اور ایک مدت تک میرا نام خدا کے نزدیک یہی رہا۔“ اور ص ۷۶ پر یہ الہام درج ہے کہ ”یا مریم اسکن است و زوجك الجنة“ اے مریم تو اور تیرے دوست جنت میں داخل ہوں“ اور کشتی نوح طبع جدید ص ۹۵ میں لکھا ہے کہ ”وضع حمل روحانی ہوا“

یہ مرزا صاحب بعد میں ایسے الہامات پر قائم رہے اور کیا حقیقتہ الوحی ص ۱۰۵ میں یہ الہام درج ہے کہ ”انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول له کن فیکون“ ”تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فوراً ہو جاتا ہے“ اور ص ۲۵۵ پر لکھا ہے کہ ”خدا تعالیٰ نے سرنی سے دستخط کر دینے اور چھینٹیں بھی پڑیں“ اور کتاب الریہ و آئینہ کمالات میں مفصل کہتا ہے کہ میں خود خدا ہوں۔ ”کیا ایسے الہامات کے متعلق مرزا صاحب

کا اعتقاد پختہ ہے؟

(جواب) ہاں ایسے الہام میں ازالہ اوہام ص ۳۹۶ میں یہ الہام درج ہے۔

”خدا تعالیٰ نے پیش گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا کا مال بیگ: شیار پوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ دوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہو گا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اسکو تمہاری طرف لائے گا باکرہ ہونے کی حالت میں نہ ہر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھ دے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرنے کا کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔“

پھر دوسرے الہام تبیخ رسالت جلد دوم ص ۸۵ پر یہ ہے ویسنلونک احق هو قل ای ورنی اند لحق و ما انتم بمعجزین زو حنا کھا لا مبدل لکلماتہ۔ ترجمہ اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے کہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے ہم نے خود اس سے (محمدی تنگم) سے تیرے اعتقاد نکاح باندھ دیا ہے میری باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔“

پھر جب محمدی تنگم کا نکاح دوسری جگہ ہو گیا تو مرزا صاحب کو دوسری طرح الہام ہونے لگا انجام آتھم ص ۲۱۶ میں ان کا یہ الہام ہے۔ فسیکھیکھم اللہ و یردھا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ ترجمہ تین اے طور ورائے تو ایسے ہمہ را کفایت خواہم شد و آن زن را کہ زن احمد بیگ را دختر است باز سوئے تو خواہم آورد۔“ اسی طرح ایک اور الہام انجام آتھم ص ۲۲۳ میں درج ہے۔ مل الامر قائم علی حالہ ولا یردہ احد ما حتیالہ والقدر قدر مبرم من عند الرب العظیم ترجمہ تین اے طور۔ بلکہ اصل امر بر حال خود قائم است و بچ کس با حیلہ خود اور ارد نہ تواند کرد و ایں تقدیر از خدائے بزرگ تقدیر مبرم است۔“ ان الہاموں کے باوجود مرزا صاحب مر گئے اور محمدی تنگم اپنے شوہر کے پاس رہی یہ سارے الہام غلط اور جھوٹے نکلے۔

حقیقۃ الوحی ص ۳۳۹ میں یہ درج ہے کہ (خدا نے) ”پہلے میرا نام مریم رکھا اور ایک مدت تک میرا نام خدا کے نزدیک یہی رہا“ اور ص ۷۶ پر یہ الہام بھی درج ہے ”یا مریم اسکن است و روحک الحیۃ“ اور پھر مرزا صاحب نے کشتی نوح ص ۴۹ میں وضع حمل روحانی کا ذکر کیا ہے اور ص ۷۴ پر یہ عبارت درج ہے ”مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعدہ کے رنگ مجھے حامد ٹھہرایا گیا اور آخر آئی مینے کے بعد جو اس مینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم ص ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ان مریم ٹھہرا۔“

حقیقۃ الوحی کے ص ۱۰۵ اور الاستغاثہ کے ص ۸۶ پر یہ الہام درج ہے

”انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول لہ کن فیکون“ اور حقیقۃ الوحی ص ۲۵۵ پر درج ہے ”وہ اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تامل کے سرفخی کے قلم سے اس پر دستخط کئے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا بیس کہ جب قلم پر زیادہ سیاہی آجاتی ہے تو اس طرح پر جھار دیتے ہیں اور پھر دستخط کر دیتے اور میرے پر اس وقت

نہایت رقت کا عالم تھا (الی قولہ) سرخی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر بھی گرے۔  
مرزا صاحب اپنی وحی اور الہام پر ایسا ہی ایمان رکھتے تھے جیسا کہ قرآن پر۔ ان کا قول ہے ”میں خدا تعالیٰ کی  
قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری  
کتاؤں پر۔ اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کا منہ کو  
بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں“

(حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱)

۱۱۔ یہی جگہ کہتے ہیں ”میں خدا تعالیٰ کے ان الہامات پر جو مجھے ہو رہے ہیں ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ  
توریت اور انجیل اور قرآن مقدس پر ایمان رکھتا ہوں“

(تبلیغ رسالت جلد ہشتم ص ۶۴)

ایب اور جگہ لکھا ہے ”مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔“

(اربعین چہارم ص ۲۵)

ان حوالہ جات سے صاف ثابت ہے کہ مرزا صاحب اپنے الہاموں کو یقینی اور قطعی سمجھتے تھے اور قرآن کی  
طرح ان پر ایمان رکھتے تھے۔

### (۱۷) متعلق جرح نمبر ۳۵

یہ مرزا صاحب نے ازالۃ ابواب ص ۴۰۰ پر لکھا ہے کہ ”غرضور نے بھی پیش گوئیوں کے سمجھنے میں غلطی  
کرائی ص ۶۲۹ میں لکھا ہے کہ چار سو بیویں نے پیش گوئیاں کیں اور جھوٹے ننگے اور ص ۸ میں تحریر ہے کہ  
مسیح کی پیش گوئیاں اوروں سے بھی زیادہ غلط نکلیں۔“

یہ مرزا صاحب نے کشتی نوح ص ۵ میں لکھا ہے کہ قرآن شریف بلکہ توراۃ کے بعض صحیفوں میں یہ چیز  
موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طغون پڑے گی کیا مرزا صاحب نے یہ حوالہ نہیں دیا ہے؟  
یہ مرزا صاحب نے ازالۃ ابواب ص ۷۷ میں یہ خواب درج کیا ہے کہ تین شہروں کا نام قرآن شریف میں  
اعزاز کے ساتھ درج ہے۔ مکہ مدینہ قدیان کیا یہ حوالہ و خواب سچا ہے یا جھوٹا؟

یہ مرزا صاحب نے البشری وغیرہ میں یہ الہام درج کیا ہے کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ کیا یہ  
الہام سچا ہے؟

یہ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ ص ۵۷۵ میں لکھا ہے کہ ”مسیحی مہنت زندگی آسمان سے نازل ہوں گے  
“ اور پھر ازالۃ ابواب ص ۱۹۷ پر لکھا ہے کہ ”مسیح علیہ السلام فوت ہو کر وطن گلیل میں دفن ہوئے“ اور  
ست پجن ص ۲ میں لکھا ہے کہ ”مسیح علیہ السلام کی قبر ملک شام میں ہے“ اور کشتی نوح ص ۳۵ میں تحریر کیا  
ہے کہ ”ان کی قبر ملک کشمیر میں ہے“ ان میں سے کون سی بات سچی ہے؟

(جواب) ہاں ازالۃ ابواب ص ۱۶۵ میں لکھا ہے ”بعض پیش گوئیوں کی نسبت آنحضرت ﷺ نے خود اقرار کیا



ہے کہ میں نے اس کی اصل حقیقت سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ نیز یہ بھی لکھا ہے ”ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبیوں نے اس کی فتح کے بارے میں پیش گوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے۔“ (ازالہ اوہام ص: ۲۵)

اور لکھا ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیوں اوروں سے زیادہ غلط نکلیں۔“ (ازالہ اوہام ص ۴) یہ تمام مرزا صاحب کا افترا اور اتہام ہے جو نبیوں پر باندھا گیا ہے۔

مرزا صاحب نے کشتی نوح کے ص ۵ پر لکھا ہے ”قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت عیون پڑے گی“ حالانکہ یہ قرآن پر بہتان ہے اور نرا جھوٹ ہے۔ مرزا صاحب نے ازالہ اوہام ص ۳۲ پر اپنا یہ کشف لکھا ہے کہ ”اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام درج ہے کہ ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان“ اور ظاہر ہے کہ یہ کشف جھوٹا ہے۔ قرآن شریف میں حقیقتاً قادیان کا نام نہیں کتاب البشری ص ۱۰۵ میں مرزا صاحب کا یہ الہام درج ہے ”ہم مکہ میں مریم کے یہ مدینہ میں“ حالانکہ یہ الہام بالکل جھوٹ ثابت ہوا مرزا صاحب نے یہ مریم اور قادیان میں دفن ہوئے۔“

مرزا صاحب نے حقیقتہً وحی ص ۱۴۹ پر لکھا ہے

”اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرے نام میں رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا و رسول ﷺ نے دی تھی مگرچہ نہ ایک کروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے“ پھر ازالہ اوہام ص ۱۹ میں ہے ”یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیں میں جا کر فوت ہو گیا لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہو گیا“

پھر تحفہ گولڑویہ سائز کلاں ص ۱۰۲ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں

”یہ ثبوت بھی نہایت روشن دلائل سے مل گیا کہ آپ کی قبر سرینگر عداۃ کشمیر خان یار کے محلہ میں ہے“ اور کشتی نوح ص ۱۵ میں ہے ”اور تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہو گیا ہے اور کشمیر سے ہی نگر محمد خان یار میں اسکی قبر ہے“

ان مختلف تحریرات اور بیانات کا تناقض ظاہر ہے اور پہلے اعتقاد کے سوا وہ تمام مسلمانوں کے عقیدہ کے موافق ہے پچھلے بیان غلط اور باطل ہیں۔

### (۱۸) متعلقہ جرح نمبر ۳۶ تا ۳۸

بیانی اور بزرگ دور ولی کا درجہ ایک ہے؟ مرزا صاحب پر یہ فتویٰ کفر جو علمائے اسلام نے دیئے ہیں وہ ضد بنیاد پر ہیں یا ان کے عقائد فسادہ کی بناء پر؟ کیا فتوے مذکور سچ ہیں یا غلط؟ کیا مرزا صاحب نے مسلمانوں سے عیندگی اختیار کی اور اپنی جماعت الگ بنائی ہے یا نہیں؟ کیا مرزا صاحب اور ان کی جماعت باقی مسلمانوں کے برخلاف اجرائے نبوت اور وفات مسیح و نبوت مرزا صاحب کے علی الاعلان قائل ہیں یا نہیں؟ اور یہ مرزا

صاحب پر فتویٰ کفر علمائے اسلام نے بالاتفاق دیا ہے یا بالاختلاف؟  
(جواب) نبی اور ولی کا درجہ ایک نہیں ہو سکتا نہ کوئی دن کسی نبی سے افضل ہو سکتا ہے مرزا صاحب پر کفر کے فتوے علماء نے ان کے عقائد فاسدہ کی وجہ سے دیئے ہیں اور وہ فتوے صحیح ہیں مرزا صاحب خود اپنے اقرار کے موجب کاذب اور جھوٹے ٹھہرے کہ محمدی تنگم کا نکاح ان کے ساتھ نہیں ہوا اور وہ وفات پا گئے اقرار یہ ہے کہ ”وای احعل هذا السامعیار الصدقی او کذبی“ (انجام آقلم ص ۲۲۳) یعنی اس خبر کو کہ محمدی تنگم سرور میرے نکاح میں آیا ہے یہ خدا کا ہے مردہ فیصلہ ہے تقدیر میری ہے کوئی اس کو بدل نہیں سکتا میں اپنے صادق یا کاذب ہونے کا معیار قرار دیتا ہوں۔

مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا ان کی جماعت اس دعویٰ کی تصدیق کرتی ہے اور مرزا صاحب کو نبی و رسول کہتی ہے تمام مسلمانوں سے علیحدہ رہتی اور ان کو کافر سمجھتی ہے اور علمائے اسلام نے بالاتفاق مرزا صاحب ورنہ کی جماعت کو خارج از اسلام قرار دیا ہے میں ایک مطبوعہ فتویٰ جس میں بہت سے علماء کے دستخط منقول ہیں پیش کرتا ہوں۔

### (۱۹) متعلق جرح نمبر ۳۹ تا ۴۰

یہ مرزا صاحب نے حقیقتہً وحی ص ۱۰۵ میں یہ الہام لکھا ہے کہ ”تیرا حکم چاہے ہو جاتا ہے“ اس الہام سے مرزا صاحب کا درجہ نبوت تشریف و غیر تشریف سے کہیں بڑھ کر ثابت ہوتا ہے یا نہیں کیا مرزا صاحب نے ان انبیاء سے جو نئی شریعت لائے مثلاً عیسیٰ علیہ السلام بہتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے یا نہیں؟ کیا مرزا صاحب دعوں کے اعتراضات سے بچنے کے لئے قسم قسم کی تاویدت کیا کرتے تھے یا نہیں؟ کیا مرزا صاحب نے نزولِ نازلہ ص ۹۹ میں اپنی وحی کو قرآن کی طرح منزہ لکھا ہے یا نہیں؟ اور اربعین نمبر ۴ ص ۶ اوّلے میں دعویٰ کیا ہے یا نہیں؟ کہ میں صاحب شریعت ہوں اور حقیقتہً الوحی ص ۳۱ میں لکھا ہے یا نہیں کہ اپنے الہامات پر اسی طرح ایمان لےتا ہوں جس طرح قرآن پر؟ کیا مرزا صاحب کے نزدیک اصول دین وہی رہے جو اس وقت تک تمام مسلمانوں کے رہے؟

(جواب) حقیقتہً الوحی ص ۱۰۵ پر یہ الہام درج ہے: ”ایما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول له کس فیکوں ترجمہ بین اسطور۔ تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی افور ہو جاتی ہے“ اس الہام سے تو مرزا صاحب کا درجہ نبوت کیا درجہ اویہیت کا اودا ثابت ہوتا ہے مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلکہ آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا ہے جیسا کہ سوال نمبر ۱۳ اور سوال ۱۹ کے جواب میں بیان ہو چکا ہے اور مرزا صاحب کے اقوال کے حوالے دیئے جا چکے ہیں مرزا صاحب نے اعتراضات سے بچنے کے لئے ایسی دو دراز کار تاویدتیں کی ہیں جن کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اسی وجہ سے ان کے کام میں تقاض اور ختلف ہے انہوں نے بیشک دعویٰ کیا کہ ان کی وحی اور الہام قرآن کی طرح یقینی ہے ان کا قول

انچہ من بشوم زوجی خدا  
بمجر قرآن منزہش دانم  
خدا پاک و انمش زخدا  
از خطا ہا ہمیں است ایمانم  
(نزول المسیح ص ۹۹)

اور ان کا قول ہے ”مجھے اپنی وحی پر یہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر“ (ارجین چہرم ص ۲۵) مرزا صاحب اس اصول کی رو سے جماعت مسبین سے خارج ہو گئے۔

### (۲۰) متعلق جرح نمبر ۷۲ تا ۵۳

نورال نوار قمرال قدر وغیرہ کتب اصول دین دیکھ کر بتلادیں کہ ائمہ اربعہ جن میں امام احمد بھی شامل ہیں اجماع امت کے قائل ہیں یا نہیں؟ کیا کتب اصول میں منکر اجماع کو کفر کا حکم دیا گیا ہے؟ ائمہ اربعہ کا اس پر اتفاق ہے یا نہیں؟

عقائد احمدیت ص ۲۳ دیکھ کر بتلادیں کہ مرزا صاحب نے ائمہ اربعہ کی شان کو تسلیم کیا ہے یا نہیں؟  
(جواب) اجماع حجت شرعیہ ہے اس کے حجت ہونے میں ائمہ اربعہ کا اختلاف نہیں ہے نامی شرح حسامی میں ہے فاتفق جمهور المسلمین علی حجیتہ خلافا للظام والشیعة و بعض الخوارج نامی ص ۲۲ ج ۲ یعنی اجماع کے حجت ہونے پر جمهور مسبین کا اتفاق ہے البتہ نظام اور شیعہ و بعض خوارج کا اختلاف ہے اور منکر اجماع قطعی کے کافر ہونے میں بھی اختلاف نہیں ہے۔

### (۲۱) متعلق جرح نمبر ۵۳ تا آخر

یہ ایک شخص کلمہ گوئی اور دعویٰ اسلام کے باوجود قرآن مجید اور احادیث صحیحہ متواترہ کے برخلاف عقائد رکھے وہ مسلمان ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور کیا جو شخص اپنا عقائد قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے مطابق رکھے کافر ہے۔ اور کیا فریق اول کے مرد کا فریق ثانی کی عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں اور جماعت احمدیہ مرزا صاحب بھی فیہ حمدی مرد مسلمان سے احمدیہ عورت کا نکاح جائز سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(جواب) جو شخص کلمہ گوئی کے باوجود نماز کی فرضیت کا انکار کر دے، زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کر دے، روزے کی فرضیت کا انکار کر دے یا نبوت کا دعویٰ کر دے یا کسی نبی کی توہین کرے یعنی کسی ایسی چیز کا انکار کرے جس کا دین میں سے ہونا بایقین ثابت ہو وہ یقیناً کافر اور اسلام سے خارج ہے۔ دیکھو! خود مرزا صاحب نے اور ان کی جماعت نے تمام دنیا کے کلمہ گو یوں کو اسلام سے اس بنا پر خارج کر دیا کہ وہ مرزا صاحب پر ایمان نہیں لائے۔ حالانکہ وہ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں کلمہ گو ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور دیگر فرائض و واجبات کو مانتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو رسول، نبی اور خاتم النبیا و مرسلین اعتقاد کرتے ہیں۔ اس کے باوجود مرزا صاحب اور ان کے خلیفہ اور ان کی جماعت ان تمام مسلمانوں کو کافر بتاتے ہیں۔

مرزا صاحب کا قول یہ ہے۔ ”ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا“

مسلمان نہیں ہے۔“ (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳)

مرزا صاحب خود فرماتے ہیں۔ ”کفر دو قسم پر ہے۔ اول ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور حضرت مسیح کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوم یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا۔“

(حقیقۃ الوحی ص ۱۷۹)

اس کا مطلب صاف ہے کہ دوسری قسم کا کفر مرزا صاحب نے ان تمام مسلمانوں اور کلمہ گو یوں کے لئے ثبت کیا ہے جو اسلام پر اور آل حضرت مسیح پر ایمان رکھنے کے باوجود مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) پر ایمان نہ لائیں۔

اسی عبارت سے ”گے یہ بھی لکھا ہے کہ“ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔“ اور وہ یہ کہ مرزا صاحب کا انکار یا تکذیب خدا اور رسول کے انکار و تکذیب کی طرح کفر ہے۔ اور مرزا صاحب کا الہام ہے۔ ”جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرے مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔“ (تبلیغ رسالت جلد نہم ص ۲۷) اور ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے الہام کو قطعی اور یقینی اور قرآن کی طرح منزہ عن النطا بھجت تھے۔ پس ان کے اس الہام کے موجب یہ وہ مسلمان جو تمام ایمانیات پر ایمان رکھتا ہو حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ پر بھی ایمان رکھتا ہو ان کے نزدیک بلاشبہ قطعی جہنمی ہے پس مرزا صاحب اور ان کی جماعت کے نزدیک تمام غیر قادیانی مسلمان کافر اور جہنمی ہیں اور اسی بنا پر مرزا صاحب اور ان کی جماعت نے فتویٰ دیا ہے کہ قادیانیوں اور غیر قادیانیوں میں باہم رشتہ نامائیتی شدی منکحت جائز نہیں ہے۔

”حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے اس کی تعمیل کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے“ (برکات خلافت ص ۵۷ منقول از قادیانی ماہب)

ہمارے یعنی مسلمانوں کا متفقہ مسئلہ ہے کہ جو مسلمان کافر ہو جائے وہ مرتد ہے اور مرتد کے ساتھ مسلمان لڑکی کا نکاح نہیں ہو سکتا اور اگر غیر قادیانی ہونے کی حالت میں نکاح ہوا تھا بعد میں قادیانی بن گیا تو فی الفور نکاح ٹوٹ جاتا ہے خاوند کے ارتداد پر نکاح فسخ ہو جانا متفق علیہ مسئلہ ہے۔ وارتداد احد ہا فسخ عاجل (در مختار) (۱)

## پانچواں باب مفقود الخبر

شوہر تین سال سے لاپتہ ہو، تو دوسری شادی کا کیا حکم ہے؟

(سوال) ہندہ کا زوج بلا اطلاع اپنی منکوحہ کے کہیں چلا گیا اور دو تین برس سے اس کا کوئی پتہ نہیں چلا ہندہ نے دوسرے سے اپنا نکاح پڑھا لیا تو یہ نکاح ہو لیا نہیں؟

(جواب ۲۰۶) اگر ہندہ نے جب کہ اس کا شوہر دو تین برس سے مفقود ہے کسی اور سے نکاح کر لیا تو اس کا یہ نکاح جائز نہیں کیونکہ احناف کے نزدیک تو نوے سال تک زوجہ مفقود کو انتظار کرنا چاہیے۔ اور وقت نہ صرف امام مالک کے قول پر جو فتویٰ ہے اس میں بھی چار برس تک خاوند مفقود ہے اور پھر عدت وفات چار ماہ اس یوم پوری کرنے کے بعد نکاح ہو سکتا ہے۔ فان عدہ تعد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين (رد المحتار ص ۳۶۰ ج ۳) اور ایک روایت میں قضائے قاضی بھی شرط ہے، جس سے یہ نکاح کسی طرح بھی درست نہیں ہوا۔ (۴)

گمشدہ شوہر کی بیوی کو دوسری شادی کرانے  
کے لئے قضائے قاضی ضروری ہے یا نہیں؟

(سوال) زوجہ مفقود اگر مذہب امام مالک چار سال کے بعد دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اس کو تفریق کی ضرورت ہے یا نہیں اگر تفریق کی ضرورت ہے تو اس کی کیا ہے اور اگر تفریق کی ضرورت نہیں ہے تو عبارات ذیل کا یہ مطلب ہے؟ جن سے تفریق ضروری معلوم ہوتی ہے۔ ولا یفرق بینه و بین امراته (ہدایہ) ہ ولا یفرق بینه و بیہا ولو مضي اربع سنين (درمختار) قال مالک اذا مضي اربع

(۱) (قوله علی المذهب) و قل بقدر سبعين سنة بشدة البناء من حبس ولادته واحرازه في الكره وهو الاو في هداية و عند لسوی دحريرة، هامش رد المحتار مع سر للمعجز كتاب المفقود ۴/ ۲۹۵ ط سعید کراتشی)

(۲) فان عدہ تعد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين، هامش رد المحتار كتاب المفقود ۴/ ۲۹۵ ط سعید کراتشی)

(۳) ولا یفرق بینه و بین امراته و قل مالک اذا مضي اربع سنين یفرق الفاضی بینه و بین امراته و عند عدہ لوفہ بم تروح من شاء ت الهدایة کتاب المفقود ۲/ ۶۲۲ ط شرکة علمیه ملتان) و کذا فی الحیة الاحمرہ بنحمد العجرہ بحکم حکم زوجہ مفقود ص ۶۲ ص ۶۴ ط دار الاشاعت کراچی "زوجہ مفقود کسی صورت میں اس کے نکاح سے خارج ہونے میں متاخر نہیں ہندہ ص ۶۲ میں قضائے قاضی شرط ہے کما هو مصرح فی الروایة العشرین من الامام مالک"

(۴) اما نکاح منکوحہ العبر و معدہ فلم یقل احد بحوارہ فلم یعتقد اصلا (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص لعدة مطلب فی الکاح العاسد والباطل ۳/ ۵۱۶ ط سعید کراتشی)

(۵) الهدایة کتاب المفقود ۲/ ۶۲۱ ط مکتبہ شرکة علمیه ملتان)

(۶) الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب المفقود ۴/ ۲۹۵ ط سعید کراتشی)

سنس بفرق القاضی بینه و بین امراته و تعتد عدة الوفاة تم تروجت من ثناء ت لال عمر هکدا  
قضى الخ (هدایہ) ۱ لا یفرق بینه و بین امراته و حکم بموته بمضى تسعين سنة و عیہ الفتوى  
(عالمگیری) ۲ انه انما یحکم بموته بقضاء لاله امر محتمل فما لم ینقم الیه القضاء لا یکون  
حجة (درمختار) ۳ ان هذا ی ماروی عن ابی حنیفة من تفویص موته الی رای القاضی نص  
علی انه انما یحکم بموته بقضاء (شامی) (۱)

کے تفریق ضروری ہے تو اس ملک میں کون تفریق کر سکتا ہے کیونکہ عام وقت نصاری کی طرف سے کوئی  
قضی مقرر نہیں ہے اور مسلمانوں کی تراخی اور اتفاق سے بھی کسی کو منصب قضا نہیں دے دیتے۔ پھر تفریق کی  
لیا صورت ہے؟

نص ۴۷۷ حدیثہ ندیہ شرح طریقہ مذہبی کی عبارت وادخلا الزمان من سلطان دی کفایۃ فالامور  
مؤکدة الی العدماء و یحب علی الامة الرجوع الیهم و بصروں ولایة فاذا عمر جمعهم علی  
واحد استقل کل قطر بانواع علمانه فان کثرا فالمتع اعلمهم فان استوا اقرع بیهم سے  
عامہ کو قضی تصور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر ذی علم اس وقت اس ملک میں تفریق کر سکتا ہے۔  
عام وقت نصاری کی طرف سے جو بیجا مجسٹریٹ یا آفسر اسٹنٹ ہیں اگر یہ ذی علم عوام شریعہ ہوں اور  
مسلمان ہوں تو قاضی شرعی کے حکم میں ہیں یا نہیں؟ یہ تو جبر ہے؟

(جواب ۲۰۷) حنفیہ کا اصل مذہب تو یہی ہے کہ جب تک مفقود کی موت کا گمان غالب نہ ہو جاوے  
اس کی زوجہ انتظار کرے اور اس مدت کی مقدار جس میں موت کا گمان غالب حاصل ہو موت قرآن پر ہے  
قضی یا نوے برس کے ساتھ علی ختلف قوال مقدرت ہر لیکن متاخرین حنفیہ نے ضرورت شدیدہ کے  
وقت حضرات امام مالک کے مذہب کے موافق فتوی دیدیا ہے تو اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت امام مالک کا قول اور  
مذہب یہ ہے ۶ تو ظہر کتب فقہیہ اور شریعت حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر امام مالک کے نزدیک چار

(۱) الہدایۃ کتاب المفقود ۶۲۲/۲ ط مکتبہ شریکۃ علمیہ مدنا

(۲) الفتاوی الہدیۃ کتاب المفقود ۳۰۰/۲ ط مکتبہ ماحدیہ کوئٹہ

(۳) الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب المفقود ۲۹۷/۴ ط سعید کراتشی

(۴) ہامش رد المحتار کتاب المفقود ۲۹۷/۴ ط سعید کراتشی

(۵) لا یفرق بینه و بین امراته و حکم بموته بمضى تسعين سنة و عیہ الفتوى وہی طہر لروہ بقدر موت افرانہ و د لہ  
بی حد من اقرہ حاکم سوبہ و یعبر موت افرانہ فی اهل بلدہ کد فی لکافی و لمختار انہ یفرض ای رای الامد  
کذا فی التیس (الفتاوی الہدیۃ کتاب المفقود ۳۰۰/۲ ط ماحدیہ کوئٹہ)

۶ کما فی الحیۃ الناحرة وہی مفتویہ کن صورتیں ان کے ہاں سے خارج ہونے میں دو مختار ہیں تاہم اس میں قصاص  
تو نہیں ہے کہ ہو مصرح فی لروہ لعسر بن من امام مالک بحث حکم روحہ مفقود ص ۶۴ مصوعہ  
در لانت کراتشی وہی لروہ لعسر بن من امام مالک بحث مرۃ استفقود تعتد الاربع سنس فی قول مالک بعد امر سلطان  
فی قول مالک لا ینس منه ضرب نہی من ثبت لسانہ ربع سنس فقیل لہ مالک هل تعتد بعد رجاری ہے

۱۔ کے بعد زوجہ مستور نکاح ٹائی کر سکتی ہے بین جو از نکاح کے لئے حکم موت زوج و حاتم سے حاصل کرنا اور پھر مدت وفات پوری کرنا شرط ہے۔ ہدایہ میں ہے :- وقال مالک اذا مضی اربع سنین یفرق القاضی بینه و بین امرأته وتعد عدة الوفاة تم تتروج من شاءت لان عمر هکذا قصی فی الدی استهواه الحسن بالمدينة و کفی به اماما ولا نه مع حقها بالغیة یفرق القاضی بینهما بعد مضی مدة اعتبار ابالا یلاء او العدة ۱ انہی - زرقانی شرح مؤطا مالک میں ہے۔ وضعف الاول بقول مالک لو اقامت عشرين سنة ثم رفعت یتستاف لها الاحل ۲ نیز اسی زرقانی میں ہے۔ قال مالک وان تروجت بعد انقضاء عدتها و دخل بها زوجها اولم یدخل بها فلا سیل لزوجها الاول اليها اذا حاء او ثبت انه حی لان الحاکم اناح للمرأة الزواج مع امكان حیاته فلم یکشف العیب اکثر مما کان یطن ۳ او فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے۔ اخرج سعید بن منصور بسند صحیح عن ابن عمر و ابن عباس قالا یسطر امرأة المفقود اربع سنین و ثبت ایضاً عن عثمان و ابن مسعود فی رواية و عن جمع من التابعین کالصحی و عطاء و الزهري و مکحول و الشعبي واتفق اکثرهم علی ان التاجیل من یوم ترفع امرها للحاکم و علی انها تعتد عدة الوفاة بعد مضی الاربع سنین الخ۔ ان عبارتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مقدار مدت میں اگرچہ اختلاف ہے لیکن اکثر علماء و روایہ مالک کے نزدیک بھی حکم حاتم شرط ہے جیسے کہ اس قول سے ثابت ہے۔

لو اقامت عشرين سنة الح یس خفیہ کا فتویٰ جو ز جو نام مالک کے مذہب پر دیا گیا ہو وہ بھی باقتضاء ہے۔ کا۔ ۵

ہاں ضرورت انگریزی عدالتوں کے مسم جج یا منصف قائم مقام قاضی شرعی کے ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کو حکومت کی طرف سے معادلت مخصوصہ اہل اسلام مثل صدق نکاح میراث وغیرہ میں احکام شریعہ کے موافق فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ ۶

حدیث ندیہ کی جو عبارت ہواں میں مذکور ہے وہ یا تو دیانات پر محمول ہے کہ دیانات میں آن کل ضرورت علماء قاضی مقام قاضی کے سمجھے جاسکتے ہیں لیکن فصل خصومات میں چونکہ گورنمنٹ کی طرف سے

۱۔ صفحہ گرشہ۔ الاربع سنن عدد الوفاة اربعة شهر و عشر من غیر اب بمرہ اسلطان بدلت فل نعم مالہ و م دستط فی لارعة لاشهر و عشر لئی ہی عدة، مجموعة مساوی المالکة الملحقہ بالحبلة العاخرة ص ۱۳۰ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

(۱) الہدایۃ کتاب المفقود ۲-۶۲۲ ط شریکۃ علمیہ ملتان

۲۔ شرح الزرقانی عنی مؤط لام مالک کتاب لطلاق بحث عدة اسی تفقد روحہا ۱۹۹/۳ ط دار الفکر بیروت

۳۔ شرح الزرقانی عنی مؤط الامام مالک کتاب طلاق بحث عدة النی تفقد روحہا ۱۹۹/۳ ط دار الفکر بیروت

۴۔ فتح الباری بشرح صحیح لامہ اسحاری کتاب لطلاق بحث حکم المفقود فی ۱۰ ھلہ و مالہ ۳۸۰/۹ ط مصر

۵۔ الحیلة العاخرة بحث حکم روحہ مفقود حواب سور سوم ص ۶۴ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

۶۔ الحیلة العاخرة بحث حکم روحہ مفقود حواب سور سوم ص ۶۴ و مقدمہ در بیان قضائے قاضی

۱۔ تان ۱۰۰ شمارت فیہ ص ۲۳۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

ماء کو کوئی اختیار نہیں دیا گیا ہے اس سے خصوصیات میں ان کا کوئی فیصلہ معتبر نہیں۔ یا اس عبارت کا منہج یہ ہو گا کہ جہاں مسلمان حکام نہ ہوں وہاں کے مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے ماء کو اپنے فیصلہ خصوصیات کے والی بنائیں، اور اگر مسلمان ایسا کر میں تو بیشک ان ماء کا فیصلہ معتبر ہو گا لیکن جب تک مسلمان بیان کریں اس وقت تک ماء قائم مقام والدہ احکام نہیں ہو سکتے۔ واللہ اعلم۔

(۱) جس کا شوہر عرصہ چھ سال تک بیوی کو نان و نفقہ نہ دے

اور اس کی خبر گیری بھی نہ کرے تو وہ عورت کیا کرے؟

(۲) گمشدہ شوہر کی بیوی کتنے دنوں کے بعد دوسرا نکاح کرے گی؟

(سوال) (۱) ایک مرد اپنی مفلوحہ بیوی کو چھوڑ کر ایک ہو گیا اور چھ سال تک اس کے نان و نفقہ وغیرہ نہ دیا خبر نہیں لیتا بلکہ عورت نے کوشش کی کہ نہ انداز کو اپنے گھر لے جائے لیکن نہ لے جاتا ہے نہ حاق دیتا ہے۔

(۲) ایک شخص اپنی مفلوحہ کو چھوڑ کر پتہ ہو گیا تب اب مفلوحہ مذکورہ اپنا نکاح ثانی کتنی مدت میں کر سکتی ہے؟ المستفتی نمبر ۳۵ میں اللہ عز و جل (خلع میمن شیعہ) ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ ۳ ستمبر ۱۹۳۳ء (جواب ۲۰۸) (۱) ایک حالت میں عورت اگر مجبور ہو جائے اور نذر نہ کرے تو وہ کسی حاکم مسلم کی عدالت سے نفقہ وصول نہ کر سکتی بنا پر فسخ نکاح کا حکم حاصل کرے اور پھر بعد مدت دوسرا نکاح کرے خاوند خواہ اسی شہر میں ہو یا باہر ہو۔ (۲)

(۲) مفلوحہ ہونے کی بنا پر اگر تفریق مطلوب ہے تو مفلوحہ ہونے کے وقت سے چار سال نذر نہ کرے۔ بعد فسخ نکاح کا حکم دیا جاسکتا ہے کیونکہ امام مالک کے نزدیک مدت انتظار منقطعہ چار سال ہے اور حنفیہ نے

۱۔ بلاد علیہا ولاہ کثیر فحورہ بمسلمین فمدہ الجمع والا عید و بصر خاصہ فمدہ تراویح المسلمین فمدہ عنہم ان یتمسوا ولما یسلمہم ہدیش رد المحتار کتاب النکاح ۳۶۹/۵ ص سعد وفی ابتصار فی الفتح رد نہ نکی سلطان ولا من حورہ الشلہ مد کم ہو فی بعض بلاد المسلمین عن عنہم الکثیر کثیر طہ لا بہت عنی المسلمین ان یشفوا عنی واحد منہم بحلوہ وایا قبولی قاصی ویکون هو الذی یفشی بیہم وکذا یصور امام یضی بہم الجمعہ ہدیش رد المحتار کتاب النکاح مطلب فی حکم تولیہ لفصل فی بلاد نعل علیہ الکثیر ۳۶۹/۵ ص سعد کراتشی

۲۔ وفی عر لادکار نہ اعلم ان مسایحہ اسحوا ان یصب الناصی الحنفی دت من مدہمہ التفریق سیمہ ادا کان بروج حصر او اسی عن الطلاق لان دفع للاحاحہ الدائمہ لا ینسیر ولا سمدہ وفی بعد صفحہ و علیہ یحصل ما فی ہدوی ذری لہدہ، حیث سل عن عاب روحیہ ونہ یرک لہا بفقہ فحاحہ دا اقامت نہ عنی دت و طبت فسخ الکاح من وفی برہ فسخ بعد وفی علی لعدہ وفی بعد لفصل عنی العدہ روایتان عدہ فعنی القول بعدہ بروج لہدہ ان بروج مع العبر بعد العدہ ہدیش رد المحتار کتاب الطلاق دت لہدہ مصب فی فسخ لکاح بالعدہ عن الفقہ و بالعبۃ ۵۹۱/۳ ط سعد کراتشی





پتہ پھل جیو سے یاد خود آجیوے تو یہ عورت شہرِ اہل کی رت کی یا ثانی کی ۴۰۰۰۰ بکتب تو جیو یا حساب۔  
المسقطی نمبر ۳۸۳ رحمت اللہ (ضلع میرٹھ) ۲ جمادی الاول ۱۲۵۳ھ ۱۲۱۳ھ است ۱۹۳۴ء

(جواب ۲۱۰) سب احناف میں تو امام مالک کے قول کی زیادہ تفصیل مذکور نہیں۔ مدونہ میں امام مالک کا یہی قول مذکور ہے کہ مراحہ کے روزے قاضی چار سال مقرر کرے گا، مگر بظاہر مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات حاکم کی رائے پر چھوڑ دی جائے اور زری ہوئی مدت کو کافی سمجھے تو فوراً فتح کا حکم صادر ہے اور نہ چار سال کی مدت مقرر کر دے اس طرح حنفیہ کی بعض روایات پر بھی عمل ہو سکے گا اور یہ بات اصول کے بھی خلاف نہیں ہے۔ باقی اگر نکاح ثانی سے پہلے زوجہ لوں آجائے تو زوجہ کی کی ہوئی لیکن اگر نکاح بعد آئے تو پھر اس زوجہ نہ تھی۔ واللہ اعلم۔ گد گناہت مدد مان اللہ

١ كما في الرواية لعنبر من قباوى بعلامة سعد بن محمد الساسكى ثبت رتب مراد لستفوذ بعد الأربع سنين في  
قول مالك بن نعيم المر السبطان فان مالك الاول اثنت عشر سنين بعد ثم وقعت امرها لسططان بنظر فيها وكتب في  
موضعها الذي خرج اليه فيل بنش بعد صرب لها من ثلث الساعة ربع سنين و مجموعته بقباوى لذلك استحققت بحسبه  
لحجرة بحسبة الحجرة ص ١٣٥ موضوعه دار الاشاعب كبر شىء

[illegible][illegible]

جو نو سال سے کم شدہ ہے اس کی بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح صلت باغی میں کر دیا تھا اور اب اس کے شوہر کوئے ہوئے ۹ سال ۵ عرصہ گزر رہا ہے۔ پتہ نہیں چلتا۔ بہت کوشش اور جستجو کی گئی باپ غریب ہے لڑکی جوان ہو گئی ہے۔ اس کا نکاح ثانی یا جائز نہیں؟<sup>۱</sup> المستفتی نمبر ۴۴۰ محمد عمر چیچا اسی (میرٹھ) یکم محرم ۱۳۵۴ھ ۶ اپریل ۱۹۳۵ء (جواب ۲۱۱) اس صورت میں متاخرین حنفیہ کے فتوے کے بموجب عورت کو حق ہے کہ کسی مسلمان یا غیر مسلم سے اپنے شوہر کے مفقود ہونے یا نان نفقہ وصول نہ ہو سکنے کی بنا پر اپنا نکاح فسخ کرالے۔<sup>۲</sup> فسخ نکاح کا حکم حاصل ہونے کے بعد وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے اور اگر وہ حلی و خلوت کی نوبت نہ آئی تھی تو عدت بھی لازم نہ ہوگی،<sup>۳</sup> فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

جس عورت کا شوہر پانچ سال سے لاپتہ ہو وہ امام مالک کے فتویٰ پر عمل کرے (سوال) مسماۃ ہندہ کا خاوند محال و دیوانگی عرصہ پانچ سال سے مفقود ہے جس کا چھ پتہ نہیں اور حالات صبر کی بناء پر سندہ بھی اس کی خبر ملنے کی توقع نہیں اور ہندہ کے واسطے نان نفقہ وغیرہ مشکلات کا سامنا ہے ہذا ہندہ اپنا نکاح امام احمد کے قول پر عمل کر کے فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟<sup>۴</sup> اگر نکاح فسخ کرانے کے واسطے قاضی کی ضرورت ہے تو کیا کرے۔ شرعی قاضی تو ہے نہیں یا جماعت مسلمین سے فسخ کر سکتی ہے؟ پوچھا تو جروا المستفتی نمبر ۹۳۶ سبواوی (افریقہ) ۲۷ صفر ۱۳۵۵ھ ۱۹ مئی ۱۹۳۶ء

(جواب) (زمانہ مفتی صاحب) مسماۃ ہندہ وجہ مفقود الخبر ہونے زوج کے موافق قول حضرت امام مالک کے نکاح فسخ کر سکتی ہے کیونکہ فقہائے متاخرین حنفیہ نے موافق قول حضرت امام مالک کے فتویٰ دیدیا ہے، کہ بعد انتظار چار سال کے مفقود الخبر کی وجہ سے مسلمان حاکم کی عدت میں درخواست دیگر نکاحوں کے فسخ کر دینے کا حکم فیصدہ حاصل کر لے اس کے بعد وفات کی عدت پوری گزار کر نکاح ثانی کر سکے گی۔<sup>۵</sup> غیر مسلم حکومت کی عدالت کے سامنے بھی یہ فیصدہ کافی ہوگا بشرطیکہ حاکم مسلمان ہو۔<sup>۶</sup> فقط حبیب الرحمن عفی اللہ عنہ، نائب مفتی۔

۱. الحیلة الاحرة للحلیلة العاخرة بحث حکم روحہ مفقود ص ۶۲ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی
۲. خلاف لمالک قال عدة نعت روحہ مفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين وقد قل فی البراہین القوی فی رد عینی فہم مالک وقل الراہدی کتاب بعض اصحابا یفتونہ بالضرورة ہمیش رد المحتار مع الدر المختار کتاب المفقود ۲۹۵/۴ ط سعید کراتشی
۳. وقال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اذا مکحکم الشومعات ثم طلقسوہن من قبل ان تمسوہن فاما لکم علیہن من عدة عندوہن (الاحزاب ۴۹)
۴. ایئتہ فی شیعہ نمبر ۲
۵. کذا فی الحیلة الاحرة للحلیلة العاخرة بحث حکم روحہ مفقود ص ۶۲ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی
۶. ایئتہ الحیلة الاحرة بحث حکم روحہ مفقود جواب سوال بحکم ص ۶۵ مقدمہ دریائے حکم قضاے قاضی درندہ تان

(جواب ۲۱۲) (از حضرت مفتی اعظم) ہاں امام مالک کے مسلک کے موافق جماعت مسلمین جس کے افراد مسئلہ شرعیہ سے واقف اور متدین ہوں ایسے معاذ میں فسخ نکاح کا حکم کر سکتی ہے، رہا قانونی نافذ تو اس کی کوئی سبیل کر لینی قانون دان اصحاب کا کام ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

جس عورت کا شوہر سات سال سے گم سے 'تو وہ نان و نفقہ نہ پانے کی وجہ سے تفریق کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) مسماۃ فیدن کا شوہر تقریباً سات سال ہوئے فرار ہو گیا ہے آج تک، پتہ ہے نہ معلوم کہ زندہ ہے یا مر گیا ہے متعدد جگہ تلاش کیا مگر پتہ نہیں چلا، مسماۃ مذکور کے لئے اندیشہ ہے کہ چال چلن خراب نہ ہو جائے مسماۃ مذکور کی عمر ۲۰ سال ہے سائل تنہا ست ہے صورت ہذا میں عقد ثانی ہو سکتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۷۰۱۷ انٹرنیٹ وید گلاب (آرہ) ۲۲ جمادی الثانی ۱۴۵۶ھ ۳۰ اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۱۳) اس صورت میں مسماۃ کو وجہ نفقہ نہ ملنے اور عصمت خراب ہونے کے خوف کے یہ حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا پس نکاح فسخ کرالے، اور پھر عدت گزار کے دوسرے نکاح کر لے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ واپس

جس کا شوہر پانچ سال سے گم ہو وہ عورت کیا کرے؟

(سوال) ایک شخص نے اپنی دختر کا نکاح کیا اور اس کا شوہر کچھ مدت اس کے پاس رہا اور پھر کہیں چل گیا اور کسی سے ذکر نہ کیا جس کو عرصہ پورا پانچ برس کا گزر گیا تا وہ نے نہ خط لکھا اور نہ کہیں اس کا پتہ ہے بہت تلاش بھی کیا مگر کچھ پتہ و نشان نہیں معلوم ہو دختر مذکور جو اب اب اس کے واسطے عمائے دین کیا فرمات ہیں اس کا نکاح دوسرے سے کر دینا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۸۵۵ قاضی عبدالحق صاحب (میسور) ۲۹ رجب ۱۳۵۶ھ ۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء

۱) صرح بذلك اعلامه لصاحبه لوسى مفى المسكده فى المسجد النبوى الشريف بالمدينة المنورة فى قاره بدي عبد الحمهور وبه العمل وهو المشهور ان ذلك يتحقق واما يتحقق له لمحاكمه فان عدم حيا و اعتناء فحساسة المستمسك الثلاثة فما فوقه تقوم مقدمه ولا يكفى لواحد فى مثله، و مجموعة الفتاوى المالكية المستحقه بالحيلة الناجرة الرواية السابعة عشر ص ۱۲۸ مطبوعه دار الاشاعت كراچى

۲) و فى فى عرر الادكار ثم اعدم ان منيحا سحرى ان يصب لحيى ناسا من مذهب التفرق بينهما ۵ كتاب بروج حاصر اوامى عن الطلاق ثم فى بعد صفحه و عبد حمل مافى فتوى فارى الهداية حب سال عن غاب روحها ولم يترك لها نفقة فاحب ان فام بيده عى دلت و طيب فسخ النكاح من فاص يراه ففسخ بعد وهو فاص، عى لعنت و فى فماد النصاء على العائى روايات عدده فعلى القول بعدده يسوع لحيى لى من العير بعد العدة (عند ردا البحار كتاب الطلاق ص ۳ ۵۹۰ ۵۹۱ مشب فى ۵۹۰ ۵۹۱ كتاب بعد عن اسفه و بالعبد ط سعب كراتشى) وكذا فى الحيلة الناجرة بحث حكم زوجه مفقود ص ۷۳

(حواص ۲۱۴) کسی مسلمان حائضہ سے اس عورت کا نکاح نہیں کر لیا جائے، اس کے بعد یہ عورت عدت پر رہے اس کے بعد دوسرا نکاح ہو سکتا ہے۔ محمد کنایت اللہ کان لدہ دہلی

جوان العمر عورت جس کا شوہر دس سال سے لاپتہ ہے اس کی خبر یہ کی نہ کرے اور نان و نفقہ کا بندوبست نہیں تو کیا کرے؟

(سوال) ایک عورت کا شوہر دس سال سے مفقود الخبر ہے اس کی پندرہ خیر نہیں ہے اس عرصہ میں اس نے نہ کبھی خط لکھا ہے اور نہ ہی خرچ بھیجا ہے خدا جانتا ہے کہ زندہ ہے یا مر یہاں سے روٹی کے وقت نہ یہاں تھا کہ میں ملتے جا رہا ہوں۔ اس دن سے آج تک اس کی کچھ خبر نہیں ہے، تیری تلاش میں مرہمت سے آنے والوں سے پوچھا۔ عورت حنفی المذہب ہے عورت مذکورہ دوسرا عقد کرنا چاہتی ہے یہ نہ جوان عمر ہے۔ عورت کا مزید معاش چھ نہیں ہے اور نہ کوئی مدد کرنے والے اسے متعلق شریعت کا یہ حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۱۹۳۹ (پور) ۲۱ شعبان ۱۳۵۶ھ ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(حواص ۲۱۵) یہ عورت کسی مسلمان حائضہ سے اپنا نکاح بر بنائے عدم وصول نفقہ و خبر ہر سمت فتح کر سکتی ہے اور فتح نکاح کا حکم اس میں ہے عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ محمد کنایت اللہ کان لدہ دہلی

مشہور شوہر کی بیوی کے سلسلہ میں امام مالک کا فتویٰ اور حنفیہ کا اس پر عمل

(سوال) ایک شخص عرصہ پہلے سے مفقود الخبر ہے اس کی زوجہ نو عمر ہے جذبات انسانی و خواہشات انسانی کے باعث تنہا و صبر کی تحمل نہیں ہو سکتی موجب مذہب اہل سنت و اجماعت زنان ثانی کی مجاز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۹۱۰ اثر یکم سادب نی چھانوئی دہلی ۲۸ شعبان ۱۳۵۶ھ ۳ نومبر ۱۹۳۷ء

(۱) اس لئے کہ زوجہ مفقودہ کی عدت میں رہے ہاں سے فارغ ہونے میں خود مختار نہیں بلکہ ہر حال میں قضائے قاضی شرط ہے کما فی مصرح فی الروایۃ العشرین من لامد مالک (حبہ ماحرہ بحث حکم زوجہ مفقودہ) حواص سوال سوہ ص ۶۴ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۲) اس لئے کہ عدت میں معتدہ عورت سے نکاح ناجائز نہیں کما فی الشامیۃ اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدہ، فلم یقل احد بحرمہ فیہ عقد صلا، ہامش رد المحتار مع لدر المحتار کتاب لطلاق باب لعدۃ مطلب فی الکاح الدسد و الباطل ۵۱۶۳ ط سعید کراچی، و کذا فی الہدایۃ لا یحرم سرحل ان یروح زوجۃ غیرہ و کذا المعتدۃ کذا فی السراج الوہج، بقوی الہدایۃ کتاب الکاح، الباب الثالث فی باب المحرمات القسم السادس المحرمات التي یعلق من العبر ۲۸۰/۱ ط ماحدیہ کوئٹہ

(۳) و علیہ بحمل ما فی فتاویٰ قاری الہدایۃ بحث سال عم غاب زوجها ولم یترک لها نفقۃ فاحاب اذا قامت بیۃ علی ذلك و طلت فصح الکاح من قاض یرہ فصح بعد و هو قضاء علی العائیل و فی نقاد الفصاء علی العائیل روایا عندنا فعنی لقول سعدہ بسوۃ للحنفی ان یروحہا من بعد العدۃ، ہامش رد المحتار کتاب الطلاق، باب النفقۃ مطلب فی فصح الکاح بالعجز عن النفقۃ و بالعیۃ ۵۹۱/۳ ط سعید کراچی

(جواب ۲۱۶) خبیہ نے ماہیات سے مذہب کے موافق چار سال بقیہ رہنے کے بعد اس امر میں  
مدت کی تکلیف کی عورت نے مسلمان نام میں عدالت سے اپنا نکاح ختم کرانے اور پھر عدت گزار کر دوبارہ  
نکاح کر کے محمد کفایت اللہ کا نام لیا۔

مفتو داخبر کی بیوی موجودہ زمانہ میں کتنے دنوں کے بعد نکاح کرے گی؟  
سب سے پہلی عورت کا تہہ نہ ہو، باب ۱۰۰۰ اور اس کا کوئی پتہ نہ چلے تو وہ عورت کتنی مدت کے  
بعد دوبارہ خواندہ کر سکتی ہے۔ المسسقی نمبر ۲۱۰۰ بہا مجید خاں صاحب (روہتک) سے شوال ۱۳۵۶ھ  
تاریخ ۱۹۳ء

(جواب ۲۱۷) چار سال بقیہ رہنے کی مسلمان حاکم سے اپنا نکاح ختم کرے اور پھر عدت گزار کر دوبارہ  
نکاح کرے۔ محمد کفایت اللہ کا نام لیا۔

شہر کے تقریباً پانچ سال کشیدگی کے بعد بیوی نے دوسری شادی  
غیر قضا کے قاضی کے رتی تو بڑبڑائی؟

سوال (۱) ایک عورت کا خاوند اپنے سر سال کے رشتہ داروں سے کسی بات پر تنازعہ ہونے سے بڑبڑاتا اور  
نہ نسی خاوند کر کے کسی اور دراز جگہ چلا گیا اور عہدہ تک اس عورت کے والدین نے ہم چند سال ونداش کیا  
میں میں سرانجام نہ ہوا اس کے بعد چار سال چار ماہ دس دن کی مدت سے زائد عہدہ تقریباً پانچ سال گزار جانے پر  
عورت مذکور کا نکاح ثانی کسی دیگر شخص سے کر لیا گیا جس کا اب تقریباً تین سال کا عہدہ ہو گیا ہے اور عورت  
کا خاوند از اول تا بنوز مفتو داخبر نے یہ اس عورت کا نکاح ثانی درست ہے اور عہدہ پڑھانے والے پر کوئی ذمہ  
نہی تو عہدہ نہیں ہوئی اور ہوئی نہ تو اس کے لئے اب یہ حکم ہے جب کہ ایک قریہ کی مسجد کا امام ہے۔  
المسسقی نمبر ۲۱۷۳ جناب مفتی حنیف اللہ صاحب (حصار) کے ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ ۱۰ نومبر ۱۹۳۸ء

(جواب ۲۱۸) جب کہ خاوند آٹھ سال سے مفتو داخبر سے تو اس کی زوجہ کو یہ حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم  
کی عدالت سے اپنا نکاح ختم کرے اور پھر عدت گزار کر دوبارہ نکاح کرے۔

۱۔ قولہ خلافی لسان، وان عدہ بعد روحہ المستفود عدہ لوفہ بعد مصی ربع سبب وفد فال فی الزاریۃ لقوی  
فی رما علی قول صلیت وفی براہدی کون بعض اصحاب بقولہ للضرورة اہمیش رد المحتار مع الدر المنجید  
کتاب المستفود مصدق فی الافاء سہب صلیت فی روحہ المستفود ۴ ۲۹۵ ط سعید کریمی

۲۔ ولا یفرق بینه و بین امرأہ وفی ثالث اذا مضی اربع سبب یفرق القاضی بینه و بین امرأہ و بعد عدہ الوفہ ثم بزوج  
من ساء ساء لان غیر ہکذا قضی فی الادی استہواء لحن بالمندیہ و کفی بہ امام الہدیہ کتاب المستفود ۲ ۶۲۲ ط  
میرکة علمہ ملحد ۳۱، ولا یفرق بینه و بین امرأہ وفی ثالث اذا مضی اربع سبب یفرق القاضی بینه و بین امرأہ و  
بعد عدہ الوفہ ثم بزوج من ساء ساء لان غیر ہکذا قضی فی الادی استہواء لحن بالمندیہ و کفی بہ امام الہدیہ کتاب  
المستفود ۲ ۶۲۲ ط شرکة علمیہ ملتان

جوان کا کر دیا گیا وہ جائز نہیں ہو گا۔ نکاح پڑھانے والے نے اگر یہ جانتے ہوئے کہ عورت منکوحہ ہے اور نہ نکاح فسخ نہیں کر لیا گیا نکاح پڑھایا تو وہ گناہ کار ہو اس کو توبہ کرنی لازم ہے توبہ کے بعد وہ امامت پر قمر رہ جائے تو جائز ہے۔ (۲)

مسلمان حاکم میسر نہ ہو تو جماعت مسلمین جس میں ۷۰۰ یا کم اکثریت ہو ان کی کارروائی کر سکتے ہیں ان کی کارروائی شرعی جواز کے لئے کافی ہوگی۔ قانونی مواخذہ قمر ہے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

کم شدہ شوہر کی بیوی کی دوسری شادی کے لئے قضائے قاضی ضروری ہے اور اگر قاضی نہ ہو تو جماعت مسلمین یہ کام کر سکتی ہے

(سوال) میری لڑکی جو ان ہے اور شوہر اس کا پانچ سال سے مفقود ہے بہت تلاش کیا گیا مگر پتہ نہیں چلا دیا۔ زریعہ اس کے گزارہ کا نہیں اور ہندوستان میں قاضی شرعی بھی موجود نہیں کیا یہ ممکن ہے کہ جماعت مسلمین کے سامنے یہ قضیہ پیش کر کے مذہب مانگی پر فتویٰ لیا جائے جس میں چار سال کے بعد ختم موت مفقود کا کر دیا ہے۔ میں غریب آدمی ہوں کی اسلامی ریاست تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اس واسطے کوئی آسان تدبیر لڑکی کی رہائی کی ارشاد فرمائی جائے اور جماعت مسلمین کے فیصلے کے لئے کیا شرائط ہیں المستفتی نمبر ۲۳۳۹ شیخ سیم الدین صاحب میرٹھ ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۲۵ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۲۱۹) جماعت مسلمین بھی یہ کام کر سکتی ہے جب کہ شرعی قاضی نہ ہو ورنہ دور دور کی صورت ممکن نہ ہو، موجودہ حالت میں مسلمان حج بھی شرعی قاضی کے قائم مقام ہو سکتا ہے۔ اور حنفی عہد اللہ کا شریعت بل جو پاس ہو کر یٹن چکا ہے اس کے ماتحت مقدمہ چل سکتا ہے اور رہائی ہو سکتی ہے جماعت مسلمین کی کارروائی قانون قبل اعتبار نہ ہوگی اور جب اس کے ہاتھ میں قوت تنفیذ یہ نہیں تو وہ غیر مفید ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی

۱. اما نکاح مکوحۃ العیر ومعدہ فلم یقل احد بحوار فلم یعقد اصلاً ہامس رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۱۶ ط سعید کراچی) وکذا فی الہدۃ لا یحوز بوجہ ان سرج روحہ عرہ وکذا المعدہ کذا فی السراج ابودح (الغایۃ الہدۃ کتاب النکاح الباب الثالث فی بدل المحرمات النسم السادس المحرمات التي یعتق بها حق العیر ۱/۲۸۰ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۲) حدیث شریف میں ہے عن ابی عید بن عبد اللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ ﷺ الثالث من الدب کس لا دب نہ ردہ ماحہ فی سنہ باب ذکر التوبۃ ص ۳۲۳ ط میر محمد کراچی)

(۳) الحیلۃ الناحرۃ بحث حکم روحہ مفقود جواب سوال پنجم ص ۶۵ مطبوعہ دار الانشاعت کراچی

(۴) الحیلۃ الناحرۃ للحیلۃ الناحرۃ بحث مقدمہ در بیان حکم قضاۃ قاضی ہندوستان و دیگر مقامات غیر مسلمانیہ ص ۳۳ مطبوعہ لا شعاعت کراچی

(۵) الحیلۃ الناحرۃ للحیلۃ الناحرۃ بحث مقدمہ در بیان حکم قضاۃ قاضی ہندوستان و دیگر ممالک غیر اسلامیہ ص ۳۳ مطبوعہ لا شعاعت کراچی

بہنس عورت کا شوہر وفات پا چکا ہے تو عدت وفات کے بعد دوسری شادی کر سکتی ہے

(سوال) ہندہ کا شوہر بکرتھا جو حرمہ پانچ سال سے مفقود الخیر ہے زائد حصہ تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ بدستور ذیاب ہندہ زید کے ساتھ عقد کر سکتی ہے جب کہ زید کا ناجائز تصدق ہندہ کے ساتھ بحر کی زندگی میں بھی تھا۔ فقط المستفتی نمبر ۲۳۶۵ قنشی منظور احمد صاحب (ہردوئی) ۱۱ جمادی اول ۱۳۵۸ھ  
۱۰ جولائی ۱۹۳۸ء

(جواب ۲۲۰) جب کہ ہندہ کا شوہر بکرتھا ہو چکا ہے تو ہندہ زید کے ساتھ عقد کر سکتی ہے گرچہ اس کا زید سے ناجائز تعلق تھا۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

دس سال بعد جماعت مسلمین نے کشفہ کی بیوی کی دوسری شادی کر دی بعد میں پہلا شوہر آگیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک مساکہ کا شوہر جو اس کے بیان سے معلوم ہوا کہ دس برس سے مفقود الخیر تھا اس مساکہ نے اپنے کاؤں کے بچوں کی اجازت اور مشورے سے زید کے ساتھ عقد پڑھا یا عقد کے چند روز بعد اس کا اصلی شوہر جو مفقود الخیر تھا آیا تو اب وہ عورت کو واپس لے سکتا ہے یا نہیں اور اصلی شوہر کے آجانے سے دوسرے شوہر ۵ مقتدی رہا یا ٹوٹ گیا؟ المستفتی نمبر ۲۴۷۳ شہادت صاحب برہانپور (سی پی) ۱۳ صفر ۱۳۵۸ھ  
۴ اپریل ۱۹۳۹ء

(جواب ۲۲۱) اگر عورت نے اپنے شوہر کا مفقود الخیر ہونا جماعت مسلمین پر واضح کر دیا تھا اور جماعت نے تحقیق کر کے عدم نفقہ یا خوف زنا وجہ سے عورت کا پہلا نکاح فسخ کر کے دوسرے نکاح کی اجازت دیدی تھی تو اب شوہر اول عورت کو واپس نہیں لے سکتا نکاح ثانی قائم ہے اور قائم رہے گا بشرطیکہ عورت نے عدت گزار کر باقاعدہ دوسرا نکاح کیا ہو۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(جواب دیگر ۲۲۲) مفقود کی زوجہ کے لئے ۹۰ سال انتظار کرنے کے بارے میں فقہائے متاخرین نے سخت دشواری محسوس کی اس لئے انہوں نے اس قول پر فتویٰ دینا ترک کر دیا اور چار سال انتظار کرنے کے بعد نکاح فسخ کر دینے کا حکم دے دیا اور آج کل اسی پر عمل ہے۔ (۳) حاکم سے نکاح فسخ کر لیا جائے اور عورت عدت

۱ (اصح الموطوءة بملک اور الموطوءة فبرمی ای حار نکاح من رآها ترمی ولہ وظوہا بلا استبراء واما قوله تعالیٰ والراية لا یکحہا الا دان" فمسوحة نایة" فیکحوا ما طاب لکم من النساء" (الدر المختار) مع هامش رد المختار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ۳/ ۵۰ ط سعید کراتشی)

۲ (۱) فان عد روحها بعد مضي المدة فهو احول بها وان تروحت فلا یسل له علیها (الفاوی الہدیہ) کتاب المفقود ۲۰۰ ط ماحدیہ کوئٹہ (۲) حضرت مفتی مظہر علی صاحب دہلی پوری تفصیل جواب نمبر ۲۱۰ کے حاشیہ نمبر ۳ میں گزر چکی ہے وہاں دیکھ لی جائے۔

۳ (۱) قوله خلافًا لمالك فان عدته تعند روحه المفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين - وقد قال في البراية الفتوى في رماہ عینی قول مالك وقال الراہدی كذا بعض اصحابنا یفوق به للضرورة (هامش رد المختار مع الدر المختار) کتاب المفقود مطلب فی الافاء مذهب مالك فی روحه المفقود ۱ ۲۹۵ ط سعید کراتشی)



گزار کرد و سرائح کر سکتی ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لا ۛہلی

نابالغ کی بیوی کو زنا میں مبتلا ہونے کا ڈر ہو تو وہ کیا کرے؟

(سوال) ایک لڑکی جس کی عمر اسیارہائیس سال ہے اس کا نکاح ایک لڑکے سے جس کی عمر تیرہ سال ہے ہو گیا ہے۔ چونکہ عقد کا سخت خطرہ ہے کیا کوئی صورت تفریق کی ہو سکتی ہے؟ المستفتی نے ۱۶۹۲  
مئی کی نیسٹیشن بیلاپور مورخہ ۲۳ صفر ۱۳۶۰ھ م ۲۲ مارچ ۱۹۴۱ء

(جواب ۲۲۳) لڑکی کے بتائے معیت ہونے کا قوی خطرہ ہو تو کوئی مسلمان صاحبِ مال اس سے نکاح کر سکتا ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لا ۛہلی

گزارش ہے کہ حضرت علامہ مولانا غلام محمد صاحب شیش جامو نے اس جواب کا حوالہ طلب فرمایا ہے۔ برہ  
کرم حوالہ تحریر فرمائیں۔

(جواب) خاص اس صورت میں کہ لڑکا نابالغ ہو اور لڑکی بالغ ہو جائے اور اس کے زنا میں مبتلا ہو جائے  
قوی خطرہ ہو مخصوص جزئی خطرہ سے نہیں لڑکی مگر جواب میں جو حکم لکھا گیا ہے وہ اس پر مبنی ہے کہ وہ زنا  
کا خطرہ اور جس شہوت کا ضرر نہ رہے۔ مقتودہ سے قوی ہے اور مقتودہ میں تشریح بعد از شدت و تنہا رہائش  
شہوت دونوں کو عذر قرار دیا گیا اور تنہا رہائش شہوت و قوی قرار دیا اس کے لئے چار سال کی مدت تین  
سالہ نہیں سمجھی بلکہ فوراً نکاح کی اجازت مانعہ سے دیدی اور صورت مسہول عینا میں تنہا رہائش سے  
وجہ تابی و عدم صداہیت شہوت سے تینی ہے اس کے لئے کسی انتہائی ضرورت نہیں جیسے کہ مقتودہ میں  
خاص صورت (خوف زنا) میں نہیں رکھی گئی یہ بات کہ زوجہ المفقودہ میں حقوق زنا کی صورت میں تابی  
نہ دے گی نہیں سمجھی گئی حیلہ ناجزہ سے مقتودہ ۱۰ و ۱۱ میں موجود ہے مگر امرامۃ المفقودہ کے بارے میں یہ بات  
ہے۔ نیز اس صورت میں ضرورت کی وجہ سے امام احمد بن حنبل کے مذہب سے موافق نابالغ عینا سے نکاح  
اور اس کے نفاذ کا حکم بھی دیا جاتا ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لا ۛہلی

۱۔ مفتی محمد شفیع اربع مسائل غریب القاصی سے و بی امرانہ و بعد عده الوفاۃ ثم بروج من شاء ان ۛہلی حکم  
فتویٰ فی ندی سنہ ۱۰۵۵ھ لیسہ کتاب المفقودہ ۲۶۲ ط شریکۃ عدمیہ مسدود کہ فی تحبہ۔ حرجہ  
بحث حکم روحہ مفقودہ ص ۵۹ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

۲۔ تحبہ اب حرجہ للحنبلہ العاجزہ بحث حکم روحہ معص ص ۷۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۳) الحبلۃ الساحرة للحبلۃ العاجزۃ بحث حکم روحہ مفقودہ و ابی مفقودہ کے مقام فائدہ ص ۱۷ مضبوط دار شریک

۴۔ قولہ و حرجہ لامہ احمدی ذی کتاب مسرر بعتہ بالبعثۃ ان روحہ میں مذکور کہ ہو منور فی سورۃ مدحہ فی حرجہ  
(ہمیش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق ۲۴۳ ط سعید کراچی)



ساتھ ان بزرگوں نے یہ بھی معصوم ہونا چاہیے کہ متاخرین حنفیہ نے زمانہ موجودہ کی ضرورت پر نظر کرتے ہوئے حضرت امام مالک کے قول پر فتویٰ دیدیا ہے شادی میں اس کی تصدیق موجود ہے، اسی بنا پر میں نے پہلا فتویٰ لکھا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ له دلیلی

### سوال متعلقہ استفتاءئے سابق

(المجمعیۃ مورخہ ۲ مارچ ۱۹۲۷ء)

(حواب ۲۲۶) جب کہ خاوند چھ سال سے مفقود الخبر ہے تو اس کی عورت حاکم مجازت سے اجازت حاصل کر کے عدت و فاقہ پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ له دلیلی

کیا عورت پانچ چھ سال گزشتہ شوہر کا انتظار کرنے کے بعد دوسری شادی کر سکتی ہے؟

(المجمعیۃ مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۲۷ء)

(سوال) ہندہ کے چچا نے ہندہ کی شادی زید سے بحالت نابالغی کر دی تھی آج عرصہ پانچ چھ سال کا ہوتا ہے کہ زید مفقود الخبر ہے اور ہندہ چار سال سے باغ ہے کیا ایسی صورت میں ہندہ نکاح ثانی کر سکتی ہے؟

(حواب ۲۲۷) اس صورت میں ہندہ حاکم مجازت سے اپنا نکاح فسخ کر کے اور عدت گزارنے کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ بغیر حکم فسخ دوسرا نکاح جائز نہیں ہے، فقہ محمد کفایت اللہ غفر له

عورت کو اگر شوہر کی موت کا یقین یا ظن غالب ہو تو وہ عدت و فاقہ پوری کر کے دوسری شادی کر سکتی ہے

(المجمعیۃ مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۲۸ء)

(سوال) زید مزدوری کی غرض سے دوسرے شہر (مثلاً لاہور) گیا ہوا تھا وہاں بیمار ہو گیا۔ دوستوں کے شور سے وطن روانہ ہونے کے ارادے سے اکیلا موٹر میں بیٹھ کر لاہور کے اسٹیشن پہنچا اور اسٹیشن پر ہی انتقال کر گیا اقرب واعزہ کو اس کی موت کی خبر نہ تھی جب اس کے رفقاء گھر آئے تو معصوم ہوا کہ وہ گھر نہیں

(۱) (قوله خلافا لمالك) فان عدته تعد وروحه المفقود عدته الوفا بعد مضي اربع سنين وقد قال في الترتيب الفتوى في ريب على قول مالك وقال ابراهيمي كان بعض اصحاب يفتون به للضرورة (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب المفقود) مطلب في الافاء مذهب مالك في روجه المفقود ۴ ۲۹۵ طبع سعيد كراتشي

(۲) وقال مالك اذا مضي اربع سنين بغير الفحص بيه و بين امراته و تعد عدته الوفا ثم بروج من شاءت (الهداية كتاب المفقود ۲ ۶۲۲ و كذا في الحية الناحرة بحث حكم روجه المفقود ص ۶۳ ۶۴ مطبوعه دار الاشاعت)

(۳) الناحلة الناحرة للمحيلة الناحرة بحث حكم روجه المفقود ص ۶۳ ۶۴ مطبوعه دار الانعت كراتشي

(۴) اما مكاح مكوحه الغير معتدنه فلم يقل احاد بحواره فلم يعقد اصلا (هامش رد المحتار كتاب الطلاق ص ۵۱۶/۳ طبع سعيد كراتشي)

پچاس اشیا میں اس کی موت کی خبر تھانے میں پہنچی اور نوٹو آیا یہ نوٹو جو پوپیس کے ذریعے سے آیا ہے بعینہ اسی  
رہنے والے کا ہے مگر کوئی شاہد نہیں ہے اب زید کو مقتود سمجھا جائے یا متوفی، اس کی عورت کے نکاح ثانی  
کا طریقہ کیا ہوگا؟

(جواب ۲۲۸) اگرچہ پوپیس نے خبر اور نوٹو کا اس صورت معصومہ کے ساتھ مشابہ ہونا حجت شرعیہ نہیں  
ماتے تاہم اس کی عورت کو اگر اس خبر سے موت زوج کا یقین یا ظن غالب حاصل ہو جائے تو وہ مدت عدت وفات  
پر ہی کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ ائمہ غایت اللہ کا ان اہل اہلی

خانہ پانچ سال سے لاپتہ ہے تو عورت دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟  
(الجمعیتہ مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) ایک عورت کا خوند عرصہ پانچ سال سے مفقود ہے عورت سخت تنگ دست اور پریشان ہے  
نہریں حالت کی دوسرے فرقہ کے عالم سے فتویٰ پیر اس کی شخصی کی صورت پیدا کی جاسکتی ہے؟  
(جواب ۲۲۹) مفقودہ خبر کی زوجہ کے بارے میں تو متاخرین فقہائے حنفیہ نے بھی یہ فتویٰ دیدیا ہے کہ  
زوجہ مفقودہ سخت نہ ورت کے وقت مسلمان حاکم کی عدالت میں رجوع کرے اور حاکم چار سال کے بعد اس کو  
پتہ خاندانی موت کا حکم دیکر نکاح ثانی کی اجازت دیدے اور وہ مدت گزار کر دوسرا نکاح کر لے، انگریزی  
عدتوں کے مسلمان حکام اور جماعتی شیخ بھی یہ کام کر سکتے ہیں۔ ائمہ کفایت اللہ کا ان اہل اہلی

جس عورت کا شوہر عرصہ دو سال سے نان و نفقہ اور  
حقوق زوجیت ادا نہ کرے تو وہ عورت کیا کرے؟

(سوال) میر شوہر ایک برس سے زائد عرصہ سے مفقود ہے سننے میں آتا ہے کہ وہ اپنے خویش واقارب  
سے خط و کتابت جاری رکھتا ہے اس مظلومہ و بے سہارے کا جزہ پر کوئی قسم مہربانی نہیں دو سال سے مجھ کو  
نان و نفقہ سے بھی محروم رکھتا ہے اب ایک معتبر انجمن کے ماتحت اپنی زندگی سر کر رہی ہوں ایسا ظلم اور بد

۱، وفہ عن الجوہرۃ احبر ہاتقہ ب روحہا بعد موت او طفلہا ثلاثا، و اتاہا مدہ کتب علی ید فقہہ بالطلاق ان اکبر  
ربنا علی حق فلا یاس ان بعد و تروح در محار، وقد فی الرد، وفي جامع الفصولین احبر ہا واحد بموت روحہا و  
ردہ او بتطبیقہا حل لہا التروح (ہامش رد المحتار مع الدر المحار کتاب لطلاق باب العدة ۳ ۵۲۹ ط سعید  
کراتشی)

۲، قوله خلاف لما نك، فان عدہ بعد روحہ المفقود عدة الوفا بعد مضي اربع سنين وقد قل فی البراریۃ الفتوی فی  
ردہا علی قول ثالث وقد الراہدی كان بعض اصحاب یسودہ للضرورة (ہامش رد المحتار مع الدر المحار کتاب  
للمفقود مطلب فی الإفاء ب مذهب ثالث فی روحہ المفقود ۴ ۲۹۵ ط سعید کراتشی)

۳، الحيلة الناجرة للحيلة العاجرة تحت حکم ردہ مفقود جواب سوال پنجم ص ۶۵، مقدمہ بیان حکم قضائے قاضی در  
۴، داستان و دیگر ممالک غیر اسلامیہ ص ۳۳ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

نابین شہر مجھے ہے۔

جواب (۲۳۰) اگر شہر کسی طرح رہا راست پر نہیں آتا اور اپنی بیوی سے نفرت اور نفرت کا دور  
نہیں رہا مگر اس کے بچے بچے رہتے ہیں۔ آخرت میں اہل ایمان اور اہل کفر کے درمیان میں  
سب سے زیادہ سستی ہے، محمدؐ کثرت ایمان اللہ سے ذیلی

(۱) و عنده يحمل ما في يدوي قري المدينة حيث سال عن غاب زوجها ولم يترك لها نفقة فاجاب: اذا اقامت مدة عني  
دنت و صلب و سح لك ح من فاحس يراد ففسح بعد وهو قصا، عني بعد و في بعد القضا، عني بعد و سح  
فعني لقول بعدد سرح لعني سرح و حب من بعد بعد العدد ففويده من فاحس يراد لا يصح ان يراد به ففويده  
عن العيني بل يراد به الحلي و في هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب العدد ۳ ۵۹۶ ط  
معذرة كراتشي

## چشمہ باب

عنین

نامہ کی ایک سال کی مہلت کے بعد تفریق براسق ہے

سیرال ایک سال کے بعد یہاں یہاں معلوم ہو کہ وہ تین تین نامہ اب اس سے کیا ہے قیومی و  
 - قیومی کے قیومیات کے یہ یہ ہو کہ وہ وہ تین چھوڑا قیومیات میں سے نہیں اس  
 - میں شریعت کا یہ علم ہے

حیرت ۲۳۱: باب کے نامہ تین تین نامہ قیومیات میں سے یہ تین - وہاں مہاجریت میں سے  
 تین میں سے یہ نامہ قیومیات میں سے یہ نامہ قیومیات میں سے یہ نامہ قیومیات میں سے  
 - تین تین قیومیات میں سے یہ نامہ قیومیات میں سے یہ نامہ قیومیات میں سے

تین تین قیومیات میں سے یہ نامہ قیومیات میں سے یہ نامہ قیومیات میں سے

ان رفعت السراة روحہ فی القامی وادعت انه عنین و طلعت الفرقة فان القاضي يساله هل

وصل اليها او لم يصل فان جوابه لم يصل.. حله سنة الحج (هنديه) وجاءت السراة الى

القاضي بعد مضي لا حل ودعت ان لم يصل اليها وافر الروح انه لم يصل اليها حدها القاضي

في العرفه ان احزاب العرفه من القاضي ان يصنف حقه سنة فان ابي حرق بسهمه وليه سفير

كامله وعندي لعدة رايه حجاج ان كان الروح قد حولا بها رسا لم يحل بها فلا عدة عسيف وليه

صف المير ان كان مسمي والسعة ان لم يكن مسمي (هنديه ملقطاً) ۲

ان مہورت کا قیومی نامہ قیومیات میں سے یہ تین

سیرال - تین نامہ قیومیات میں سے یہ تین تین نامہ قیومیات میں سے یہ تین

معلوم ہوا کہ میں نامہ قیومیات میں سے یہ تین تین نامہ قیومیات میں سے یہ تین

نامہ قیومیات میں سے یہ تین تین نامہ قیومیات میں سے یہ تین تین نامہ قیومیات میں سے

تین تین نامہ قیومیات میں سے یہ تین تین نامہ قیومیات میں سے یہ تین تین نامہ قیومیات میں سے

تین تین نامہ قیومیات میں سے یہ تین تین نامہ قیومیات میں سے یہ تین تین نامہ قیومیات میں سے

تین تین نامہ قیومیات میں سے یہ تین تین نامہ قیومیات میں سے یہ تین تین نامہ قیومیات میں سے

حیرت ۲۳۲: تین تین نامہ قیومیات میں سے یہ تین تین نامہ قیومیات میں سے یہ تین تین نامہ قیومیات میں سے



جب نامرد شوہر بیوی کو طلاق نہ دے تو وہ کیا کرے؟

(سوال) ایک لڑکی کا شوہر نامرد ہے جب یہ بات ظہر ہوئی تو عدج متواتر تین سال کر لیا گیا مگر وہ کامیاب نہیں ہوا و مدین لڑکی کا طلاق چاہتے ہیں وہ نہیں دیتا اور وہ اپنی مرضی سے لڑکی کو دوسری جگہ ٹھکانا چاہتا ہے جس کو وہ لڑکی اور وارثان پسند نہیں کرتے یہی صورت میں کیا حکم ہے۔ المستفتی نمبر ۱۸۹۱ ارجمان بخش صاحب (گوڑگانوہ) ۷ شعبان ۱۳۵۶ھ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۳۴) اگر شوہر نامرد ہے تو زوجہ کو حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں درخواست دیکر نکاح فسخ کر دینے کا استدعا کرے حاکم شوہر کو بتا دے کہ عید ایک سال کی مہلت دے گا اور ایک سال میں بھی شوہر تندرست نہ ہو تو عورت کی دوبارہ درخواست پر نکاح فسخ کر دے گا۔ شہ کفایت اللہ کان مدہ ذہلی

نامرد کی بیوی دوسرا نکاح کیسے کرے؟

(سوال) زید اور زبیدہ کی شادی صفائی میں اس کے والدین نے کی زید و زبیدہ باغ بنوئے باہم مجامعت نہیں کر سکتے زبیدہ عرصہ دراز تک شرم و حجب میں بیٹھ کر موش رسی اب مجبور ہو کر اظہار کیا ہے کہ میرا شوہر قصعی نامرد ہے مجھ سے کبھی قصد بھی نہیں کیا میرا نکاح فسخ کر اور شادی دوسرے مرد سے کی جائے زید کی طہارحت زانیہ ہے زبیدہ عرصہ آٹھ ماہ سے ناامید ہو کر اپنے پیٹھ پر بیٹھی ہے لڑکے کے درشوں نے لڑکے سے پیروی کا دعویٰ عدالت میں کر یا عدالت نے زید کو ڈگری مل گئی ہے جس سے اس کا منشا زبیدہ کو روک کر تکلیف پہنچانا ہے زبیدہ اپنی نامردی کے واسطے چھٹکارا نہیں کرنے دیتی۔ ایک حالت میں زبیدہ بیا کرے اپنی جان پر کب تک ظلم برداشت کرے۔ المستفتی نمبر ۱۹۲۳ کریم بخش صاحب ضلع پیوارہ ۲۰ شعبان ۱۳۵۶ھ ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۳۵) زبیدہ کو حق ہے کہ وہ عدالت میں اپنے شوہر کے نامرد ہونے کی بنا پر فسخ نکاح کا دعویٰ کرے و عدالت اس کے شوہر کو لاکھوں سال کی مہلت دے گی اور اگر اس عرصہ میں بھی وہ تندرست نہ ہو تو عورت کی دوبارہ درخواست پر عدالت نکاح فسخ کر دے گی۔ فقط محمد کفایت اللہ کان مدہ ذہلی

موجودہ زمانہ میں نامرد کی بیوی کی تفریق کس طرح کرائی جائے؟ جب کہ قاضی شرعی موجود نہیں

(سوال) زید کے ساتھ ہندو کا نکاح ہو جس کو آج پندرہ سال کا زمانہ زبرد کا لیکن زان و شو کے مخصوص تحقیقات نہ قیام ہو سکے وجہ اس کے کہ زید نامرد ہے جس کی شہادت ہندو دیتی ہے اب ہندو حاکم چاہتی ہے لیکن زید









اور وقت ضرورت کام آوے۔

مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۷ء۔ قلم ران بہار و شیعہ نویس۔ اعبد نشان اگلو ٹھکانہ تنہا امتیاز محمد خاں گواہ شد  
محمد عظیم بخش قلم خود۔ گواہ شد عبدالمنان قلم خود۔

(جواب ۲۳۹) اس رودہ پر جو غلہ نمبر ایک میں درج ہے اور جس کا حاصل یہ ہے کہ ہندو و زید نے صف غلہ نمبر ۱ پر دو قحط کے ہیں زبان سے پتہ نہیں کہ حقیقی طریق زبان سے نہیں دئیے جو اب یہ ہے کہ یہ حقائق باطن و عویش معافی مہر کے ہوئی ہے حقائق و غلط نہیں ہوئی ہے اگر زید و ہندو باہم راضی ہوں تو بدوان حلالہ نکاح جدید کر سکتے ہیں (۲) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لا ولی

نفسہ کی حالت میں یکدم تین طلاق لکھنے سے کتنی طریقہ قیاس واقع ہو نہیں؟

(سوال) زید اور اس کی زوجہ ہندہ کا خاکی امرو میں نزاع رہتا تھا، نہت یہاں تک پہنچی کہ زید ٹنگ گیا۔  
 غم سے اور بے بسی کی حالت میں عورت کے رو بہ خط تحریر کر کے ہندہ کو دیدیا کہ ہندہ نہت بھر بوتلیوں کا حق  
 ساتھ دیتا ہوں اور اپنے دستخط کر کے ہندہ کو دے دیا اور خویش و اقارب سے مذاکرہ کیا کہ میں نے ہندہ کو  
 طلاق دے دی تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ صورت مسوومہ میں غم سے اور بے بسی کی حالت میں جو ہندہ کو  
 طلاق دی گئی ہے اس سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر واقع ہوئی تو کتنی واقع ہوئی رجعی یائن یا مغلظہ؟ یہ تینوں  
 طلاق کے ساتھ دینے میں ور تہیدہ تہیدہ دینے میں پہلے فرق ہے یا دونوں کا ایک حکم ہے اور عورت کے  
 رو بہ ہوتے ہوئے تحریر طلاق معتبر ہے یا نہیں؟ (فتاویٰ اجودہ المسلسلی نمبر ۸۷۳ محمد امجدی لیل یدیات)

(جوبانسبرگ) ۲۵ محرم ۱۳۵۵ھ ۱۸ اپریل ۱۹۳۶ء

(حواہ ۲۴۰) تینوں حلقوں کے درمیان جو نزاع کر رہی ہے، اس میں اس قدر غلط فہمی اور غلط فہمیاں ہیں کہ ان کو سمجھنا اور ان کو حل کرنا ایک بڑا مشکل کام ہے۔ اس کے باوجود اگرچہ یہ تینوں حلقوں کے درمیان جو نزاع کر رہی ہے، اس میں اس قدر غلط فہمی اور غلط فہمیاں ہیں کہ ان کو سمجھنا اور ان کو حل کرنا ایک بڑا مشکل کام ہے۔ اس کے باوجود اگرچہ یہ تینوں حلقوں کے درمیان جو نزاع کر رہی ہے، اس میں اس قدر غلط فہمی اور غلط فہمیاں ہیں کہ ان کو سمجھنا اور ان کو حل کرنا ایک بڑا مشکل کام ہے۔

۱. حکمتہ اب اوقع نہ ورنہ بلا مال و مالکاتی تصریح غنی مال متعلق ہوتا ہے ، مگر انشاء و شرحہ مع ہدایہ  
رد المحتار کتاب نظامی باب جمع ۳ : ۵۵۵ ص ۵۵۵ کراچی و کابل فی رد المحتار ان تصریح بوعاد تصریح رحمی  
و تصریح بن کلاؤں نہ کہوں مگر ان تصریحات بعد از حیول حقیقہ عد مقررہ و بعض ولا بعد لکالت و اما البقی فی حقیقہ  
ہدایہ رد المحتار کتاب نظامی باب تصریح عقوبت تصریح بوعاد رحمی و بن ۳ : ۲۵۰ طبعہ کراچی .

٢. ذكرنا المطلق سابقاً في عدد و بعد تفصيله بقوى الهندية كتب لطلاب كتب  
السادس في الرجعة فصل فيما نحل به المطلقة وما ينصل به ١٧٢ ط ماجديه كونه

٣، ما استدعى ان يظن انها دلائل في ظهر و حدة بكسة و حدة و بكسات مفردة او جمع بين النطقتين في ظهر و حدة بكسة و حدة و بكسات مفردة و قد وقع اطلاق و كان غصداً القدون الهندية كتاب: في الباب الاول في تفسير ٣٤٨/١ ط ماجديه كونه )



صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟<sup>۱</sup> المستفتی نمبر ۱۸۰۷ ح. بقی معین الدین صاحب (ڈیرہ) ۱۹ رجب ۱۳۵۶ھ ۲۵ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۴۱) چونکہ طلاق دینے والوں نے طلاق مشروط کہنے کا حکم دیا تھا لیکن قاضی صاحب نے طلاق غیر مشروط لکھ دی اور دستخط کرنے والوں نے طلاق مشروط سمجھ کر دستخط کر دیئے تو یہ طلاق نہیں ہوئی اور نابغہ کی طرف سے اس کے ولی کو طلاق دینے کا حق نہیں ہے۔<sup>۲</sup> محمد کنایت اللہ کان اللہ نہ دہلی

طلاق نامہ خود لکھنے یا کسی دوسرے سے لکھوانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے

(سوال) زید نے اپنی منکوحہ زوجہ کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں طلاق لکھ کر بھیج دی جس کو عرصہ بیس روز کا موابعد ازال وہ اپنی زوجہ و اپنی طرف رجوع کرنا چاہتا ہے نیز یہ بھی کہتا ہے کہ میرا طلاق دینے کا قطعی ارادہ نہ تھا ایک دشمن نے میرے اوپر غشی علم کر لیا جس کا اثر یہ ہوا کہ میرا ایک گھنٹہ میں طلاق دینے کا ارادہ ہو گیا اور اسی وقت طلاق لکھ کر بھیج دی گویا مجھے اس بات کا ہوش نہ رہا کہ میں کیا کر رہا ہوں اور کیا نہیں کر رہا اور یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ ایک دشمن نے میرے اوپر غشی کر لی ہے ہذا الب زوجہ کو رجوع کرنے کے لئے شرع المقدس یا اجازت دیتی ہے اور کس طرح؟<sup>۳</sup> المستفتی نمبر ۱۸۳۲ عبد الغفور محمد نیرین دہلی ۲۶ رجب ۱۳۵۶ھ ۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۴۲) اگر خوند اس امر کا اقرار کرے کہ لکھی ہوئی تحریر اسی نے لکھ کر یا لکھوا کر بھیجی ہے تو طلاق پڑتی ہے اور جس قسم کی طلاق تحریر میں ہوئی اس قسم کی پڑی ہے اگر تین طلاقیں لکھی تھیں تو تین پڑیں اور رجوع جائز نہیں۔<sup>۴</sup> یہ مذر کہ شوہر کے ہوش و حواس قائم نہ تھے اس کی تحقیقات بذریعہ قاضی یا ثالث کے ہو سکتی ہے اگر قاضی یا ثالث بعد تحقیقات کے یہ فیصلہ کر دے کہ فی الحقیقت شوہر تحریر طلاق کے وقت ہوش و حواس بجا نہ رکھتا تھا اور زوال ہوش و حواس اس کے اختیار کی ناجائز فعل سے نہ تھا تو قاضی یا حکم

۱۔ بر اسکت من آخر کتاب بطلاقها و قراءه على الروح فاحده الروح و حمله و عبوه و بعث اليها فانها وقع ان فروع الروح به كذا و ان لم يقر به كذا و لم تقع بيه لكه و صف الامر على وجهه لا نطق فضاء ولا دابة وكذا كل كتاب به بكذا بحظه ولم يمدد بفسد لا يقع الطلاق مالم يقر به كذا (هامش رد المحتار كتاب الطلاق مطلب في الطلاق بالكاتبه ۳/ ۲۴۶ ط سعيد كراتشي)

۲۔ لا يقع طلاق المولى على امرأة عنه لحديث ابن ماجة بطلاق لمن احد بالاساق والمحجوب والصبي ولو مراهما (رد المحتار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق ۳/ ۲۴۲ ط سعيد كراتشي)۔

۳۔ كتب الطلاق ان مستبدا على محلول و وقع ان بوى و قيل مظنفا (رد المحتار) وقال في الرد ولو اسكت من آخر كتابا بطلاقها وقراءه على الروح فاحده الروح و حمله و عبوه و بعث اليها وقع ان فروع الروح به كذا (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق مطلب في الطلاق بالكاتبه ۳/ ۲۴۶ ط سعيد كراتشي)

۴۔ وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة و نثس في الامه لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا و يدخل بها ثم يضمنها او يموت عنها كذا في الهداية (الفردى الهدية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما نحل به المطلقة وما يتصل به ۱/ ۴۷۳ ط ماجديه كونه)

یہ فیصلہ دے سکتا ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ محمد کفایت اللہ کان ابدلہ ذہلی

شوہر نے طلاق نامہ خود نہیں لکھا اور نہ کسی دوسرے سے لکھوایا تو کیا حکم ہے؟

(سوال) ایک مسلمان کی شادی بلا غیث کی حالت میں ایک نابالغ مسلمان لڑکی سے ہوئی اب لڑکی باغ ہوئی ہے مگر آج تک رخصتی نہ ہوئی ہے بات یہی تھی کہ حرم کے ماہ میں رخصتی ہوئی مگر شوہر ہلکتے میں مدد مت کرتا ہے اس نے کسی کی شکایت پیدا نہیں کی بنا پر طلاق نامہ لکھ کر ڈاک کے ذریعہ سے لڑکی کے ورثہ کے پاس بھیج دیا جس کا خلاصہ یہ ہے۔

مٹی جان سجن و علی بخش کو معصوم ہو کہ ہماری شادی جو تمہاری بہن زمین سے ہو اتنی ہم اس کو آج مجبوری سے طلاق دیتے ہیں خدا رسول اور سب فرشتوں کو گواہ رکھ کر تین طلاق۔ تمہارے خاندان کا حال پہلے سے ایسا معصوم نہ تھا سب لوگ کہتے بھی تھے جو تمہاری بہن تھانہ کے داروند سے چھنسی ہے۔ روشن میاں سے جتنی چھنسی بے وغیرہ ہم نے آنکھ سے دیکھا جو مولوی صاحب کو بھی ہم بولے تھے علی خان اپنی ماں و خالہ سے بھی کہہ دیں کہ ہم تمہاری بیٹی زیب النساء کو تین طلاق دیا طلاق دیا ہم نے محبوب میاں مہدی میاں کو بھی لکھ کر بھیج دیا ہے تم سب لوگ بھڑواہو لو اب گھر میں رکھ کر مائی کھاؤ خدا تم دونوں و خالت کرے گا ہم کو بہت لڑی ہیں مگر تمہارے جیسے رنڈی نہیں۔ شیخ محی الدین علی پور ہلکتے

مندرجہ بالا طلاق نامہ آنے کے بعد محی الدین کہتے ہیں کہ رخصتی کر دو ہم نے طلاق نہیں کی ہے باطل نہوٹ بات ہے یہ طلاق نامہ ہم نے نہیں لکھا ہے خدا کی قسم اور بھاری بھاری قسم کھاتا ہے کہ ہم طلاق تک کی خبر نہیں ہے کسی دشمن یا دوسرے شخص نے میری طرف سے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دیا ہو گا ہم نے نہ طلاق دیا ہے نہ بھلا کہا ہے ہم کو لڑکی رخصت کر دو۔ یہ طلاق نامہ جعلی ہے طلاق نامہ لڑکی کے یہاں موجود ہے اور وہ انکار کرتا ہے کہ ہم نے نہیں لکھا ہے اور ڈاکخانہ کا مہر بھی صاف ٹکٹہ کا ہے جہاں وہ مدغم ہے اس کے علاوہ ایک خط اور بھی ہے جو شوہر کی ماں کے لڑکی کے پاس آئی تھی یہ طلاق نامہ کے پہلے اس میں لکھا ہے۔ جتنی انہوں نے اپنی ماں کو لکھا ہے کہ تم برابر یہ خط لیکر کرپور رخصتی کے لئے جاؤ رخصتی نہ ہو اور کہہ دو کہ یہاں کا چال چلن اچھا نہیں ہے لڑکی اب بے نکاح نہیں ہے اور نہ دو کہ اگر رخصتی نہ کرو گے تو ہم پھر طلاق دیدیں گے تو پھر پچھتاؤ گے لڑکی والے نے رخصتی نہ کی اور خط بھی لڑکی والے نے رکھ لیا شوہر کہتا ہے کہ یہ خط بھی ہم نے نہیں لکھا ہے سب جعلی ہے ماں کو کوئی بھیجے ہو گا بھائی کے لڑکی کو طلاق پڑی یہ نہیں کیا اس

۱) و سل بطما فیمن طلق روحہ ثلاث فی مجلس لقصی و هو معتاط مدھوس فاحاب بطما انصاف اندھس من قصہ لحوہ فلا یقع و د کان یعدہ من عرف مدھش مرة بصدق بلا برھان (دھمس ردالمحار کتاب الطلاق مطلب فی طلاق لمدھوش ۳ ۲۴۴ ط سعید کراچی) و قال اس عادی فی العقود لدربہ یعنی ہذا حیث وصل للرجل دھش و د مدھش و صر لا شعور له لا یقع صلاۃ و القول قولہ یسبہ ان عرف مدھش و ان لم یعرف مدھ لا یصل قولہ فصاء الا سبہ کہ صرح بدلت عداۃ لحدہ عقود لدربہ فی صفح الفہوی لحدیہ کتاب الطلاق ۱ ۳۸ ط حنفی عبد العزیز قدھار (الاعاستان)

یہ اس کے انکار کی ہونے سے طلاق صحیح نہ ہوگی۔ المستفتی نمبر ۲۰۳ محمد رمضان خاں (ضلع موئیر)  
(جواب ۲۴۳) تحریری طلاق نامہ کے معتبر ہونے کے لئے ضروری ہے کہ یہ شوہر خود اقرار کرے کہ  
اس نے طلاق نامہ تصدیق کیا اس امر کے شہد موجود ہوں جو شہادت دیں کہ یہ طلاق نامہ ان کے سامنے  
شوہر نے لکھا ہے یہ صحیح ہے۔ اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو پھر شوہر کا یہ حلفیہ بیان کہ اس نے یہ طلاق  
نامہ نہیں لکھا نہ اصولاً نہ نتیجہ قبول ہوگا اور طلاق کا حکم نہ دیا جائے گا۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ بہ دہلی

صرف تحریری طلاق سے بھی طلاق ہو جاتی ہے

(سوال) تحریری طلاق دیکر انکار کرنا تحریر کا اپنی ہونے کا قرائن طلاق دینے سے انکار ہے اور واقعی  
زبان سے طلاق نہیں دی ہے گواہی دیتے ہیں کہ زبان سے طلاق نہیں دی صرف لکھا ہے طلاق واقع ہوئی  
یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۳۲۱ حافظ محمد اسماعیل صاحب (کرہ) ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۲۶ جون  
۱۹۳۸ء

(جواب ۲۴۴) تحریری طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے جب کہ شوہر اپنے ہاتھ سے طلاق تحریر کرے یا  
وکیل طلاق کو پڑھ کر یا شہر نوشی سے دستخط کر دے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ بہ دہلی

شوہر سے جبراً طلاق نامہ لکھوایا گیا مگر اس نے زبان سے نہیں کہا تو طلاق واقع نہیں ہوئی  
(سوال) ہندو بنت ابو بکر زوجہ عمر نکاح کے دو سال بعد اپنی والدہ کے پاس گئی جب عمر لینے کے واسطے گیا  
تو ابو بکر وغیرہ نے اپنے چند بھائیوں و جمع کر کے عمر کو دھمکی قتل اور مار پیٹنے دیکر طلاق نامہ مندرجہ ذیل  
لکھوایا۔

محمد عمر والد عبد اللہ ساکن فذل جہ کاہوں جو کہ عقد نکاح میرے ساتھ مسماۃ ہندو بنت ابو بکر کے

۱۔ لو اسکت من حر کتہا بطلاقہا وحراد علی الروح وحدہ الروح وحمہ وعودہ وبعث الیہا لثاھا وقع ان قرأ  
لروحہ

کتابہ وان لم یقرأہ کتابہ ولم یقرأہ کتباہ وصف الامر علی وحنہ لاطلق فضاء ولا دیانہ وکذا کل کتاب لم یکنہ  
محطہ ولم یملہ بہ لا یقع الطلاق مالم یقرأہ کتابہ (ہامش ردالمحتار کتاب الطلاق مضط فی الطلاق بالکتابہ  
۲۴۷/۲ ط سعید کراتشی)

۲۔ و بضاہا لعیرہا من الحقوق سواء کان الحق مالا او عیرہ ککاح و طلاق رحلان او رحل وامر تان  
(الدر المختار مع ہامش ردالمحتار کتاب الشہادات ۴۶۵، ۵ ط سعید کراتشی)

۳۔ وبسأل المدعی لمدعی عنہ عن لدعوی فیقول انہ ادعی عیث کذا فساد بقول فان اقر فیہا او انکر فرہن المدعی  
ففی علیہ بلا طلب المدعی والا سرہن حنفیہ الحاکم بعد ظنہ (الدر المختار مع ہامش ردالمحتار کتاب الدعوی  
۵۴۷، ۵ ط سعید کراتشی)

۴۔ لو اسکت من حر کتہا بطلاقہا وحراد علی الروح وحدہ الروح وحمہ وعودہ وبعث الیہا لثاھا وقع ان اقر الروح  
انہ کتباہ وان لم یقر کتباہ ولم یقر کتباہ وصف الامر علی وحنہ لاطلق فضاء ولا دیانہ وکذا کل کتاب لم یکنہ  
محطہ ولم یملہ سفسہ لا یقع الطلاق مالم یقرأہ کتابہ (ہامش ردالمحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق مطلب فی  
الطلاق بالکتابہ ۲۴۶/۳ ط سعید کراتشی)



ہوا تھا اب وہ مجھ سے ناراض ہے اور میرے ساتھ جانا نہیں چاہتی اور خواہش مند طلاق کی ہے لہذا میں نے اس کو عند اللہ طلاق دیکر آزاد کر دیا اب میرا اس کے ساتھ کوئی واسطہ نہ رہا۔

بعد تحریر مکالمہ یہ تحریر میں نے تم لوگوں کے کٹنے سے بچھڑی ہے اور میں ہزار سال بھی زندہ رہوں گا تو بھی طلاق نہیں دوں گا ایسی صورت میں طلاق ہونی یا نہیں؟ لیسٹنسی نمبر ۱۷۸۰ نواب زادہ محمد مرشد خاں مراد آباد ۱۵ رجب ۱۳۵۶ ۱۷ مئی ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۴۵) اگر یہ تحریر بہ ۱۰ روپے کے معیشتی کٹی ہے اور زبان سے طلاق کا تلفظ نہیں ہوا تو طلاق واقع نہیں ہوتی۔ کذا فی کتب الفقہ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ ذیل

زبردستی شوہر سے طلاق نامہ پر ہونی انگوٹھا لکوالے تو اس سے طلاق واقع نہ ہوں  
(المجمعیۃ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۳۳ء)

(سوال) ایک شخص نے اپنی منکوحہ عورت کو طلاق کا کوئی فقرہ لایہ ورنہ یہ نہیں کہا بلکہ ایک فرضی طلاق نامہ لکھ کر تین چار آدمیوں نے زبردستی اس کا ماتھ پکڑ کر اس جہلی اور فرضی طلاق نامہ پر اس کا انگوٹھا لگا دیا ہے اس صورت میں اس کی منکوحہ پر طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟

سائل مذکور ان کے مجبور کرنے پر طلاق کا غلط خریدنے کے ساتھ گیا مگر ہر چند ان کا رتا رہا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق نہیں دوں گا اور ہاتھ وہ چند طلاق نامہ لکھنے سے روکا گیا مگر مکر میں نے اپنے طور پر ایک فرضی طلاق نامہ تیار کر لیا اور سائل سے زبردستی وہ انگوٹھا لکوا دیا اور سائل نے طلاق کا فقرہ زبان سے نہیں کہا۔ چند آدمی ایک پاس کے شے میں سائل کو دھوکے سے لے گئے انہوں نے اپنی بدعت اور طلاق کا غلط خرید لیا اور وثیقہ نویسی سے طلاق کا غلط لکھوا کر لیا یہ کیا میں نے وثیقہ نویسی کو ہر چند لکھنے سے روکا اور تیس روپے دینے کا وعدہ بھی کیا مگر وہ نہ مانا یہ جعلی کاغذ لکھوا کر تین چار آدمیوں نے پکڑ کر میرا انگوٹھا لکوا دیا۔

(جواب ۲۴۶) اس طرح زبردستی انگوٹھا لکوا لینے سے اس کی بیوی پر طلاق نہیں ہوتی۔ (محمد کفایت اللہ کان اللہ)

۱۱۔ وفي الخبر ان لسرا لا كراه عني سقط بالطلاق فهو كراه عني ان يكذب طلاق امر به فكذب لا يصدق لان الكتاب اقيم مقام العارة باعتبار واحد ولا حاجة هنا كراهي الحية ههنا رد للمحتر مع الدر المنجدر كتاب الصلح ۲۳۶/۳ ط سعيدي كراتشي

۲۱۔ رجل اكره بالنسب و لحسن عني ان يكذب طلاق امر به فلا بد من فلاان فكذب امر به فلا بد من فلاان من فلاان طلاق لا تطلق امر به لان الكتابة اقيم مقام العارة باعتبار واحد ولا حاجة ههنا الصلح الحية على ههنا الصلح الصلح ليدبه كتاب الطلاق فصل في الطلاق بالكتابة ۱ ۷۲ ط ماحديه كونه

شوہر طلاق خود لکھنے یا دوسرے سے لکھوانے کا  
انکار کرتا ہے مگر گواہ نہیں ہے تو کیا حکم ہے؟

(الجمعیتہ مورخہ ۹ نومبر ۱۹۳۳ء)

(سوال) سلیمان صاحب بیان ہے کہ ستمبر ۱۹۳۳ء میں میرا لڑکا اپنی بہن خدیجہ بی بی کو مولہ میں سے  
رہنوں میںے کو آیا اور اپنی بہن کو سیدہ رگمن اسٹیشن پر پہنچا اسٹیشن پر خدیجہ بی بی کا شوہر احمد آیا اور خدیجہ بی بی کو  
قرآن شریف دیا اور کہا کہ تم اپنا قرآن شریف بھی لیتی جاؤ مولہ میں پہنچ کر تقریباً ایک ماہ بعد خدیجہ بی بی کو قرآن  
شریف پڑھتے پڑھتے ایک خط اس میں رکھا ہوا جس کا مضمون یہ تھا کہ قومیہ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۳ء میں نے اپنی  
بی بی خدیجہ بنت سلیمان کو اپنی خوشی سے تین طلاقیں دیں۔ بقلم احمد

احمد شوہر خدیجہ بی بی کا حغیہ بیان ہے کہ میں نے کبھی بھی اس قسم کا نہ خط لکھا اور نہ دوسرے سے لکھوایا نہ  
میں نے قرآن شریف میں رکھنا نہ رکھوایا ایسی صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

(جواب ۲۴۷) اگر خدیجہ بی بی اس امر کا ثبوت پیش کر سکتی ہے کہ یہ خط اس کے شوہر نے لکھا یا لکھوایا  
تو البتہ قون طلاق کا حکم دیا جاسکتا ہے لیکن اگر اس کے پاس کوئی شہادت نہیں ہے تو قرآن مجید میں  
یہ پرچہ نکلنا بیان کرتی ہے تو شوہر کا حغیہ بیان قبول کیا جائے گا اور حلق واقع ہونے کا حکم نہ دیا جائے گا۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

اسامپ پیپر خرید کر طلاق نامہ اور اٹکھا مگر دستخط نہیں کیے تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟  
(الجمعیتہ مورخہ ۹ اپریل ۱۹۳۶ء)

(سوال) میری ہمیشہ عرصہ سے میرے مکان پر رہتی تھی اسی ایام میں میرے بہنوئی بشارت علی نے  
میں سے ہمیشہ بھڑا فساد کیا اور نوبت تفریق تک پہنچی اسامپ کاغذ خود بشارت علی لایا اور لکھا جس وقت کاغذ لکھا جا رہا  
تھا اس وقت میں پچیس آدمی وہاں موجود تھے کاغذ لکھتے لکھتے گود کی لڑکی کا ذکر آیا جس پر بشارت علی نے جھگڑا کیا  
اور اسامپ کاغذ اور ارہ گیا وہ ناممکن کاغذ لکھنے اپنے گھر چلا گیا کچھ روز کے بعد دو چار آدمی اور بشارت کے والد  
اور اسباب میرے گھر جمع ہوئے اور مصالحت ہوئی ہم نے ہمیشہ کو بشارت کے والد کے ساتھ مع گود کی لڑکی  
نے کچھ لایا ایک ماہ بعد پھر بھڑا فساد مار پیٹ کی گئی اب ہمیشہ معہتی کے میرے گھر آگئی ہے اور وہ اسامپ کاغذ  
بھی میرے پاس ہے جس پر نہ بشارت کے دستخط ہیں نہ کسی گواہ کے۔

(۱) شہادت کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں کوئی ضروری نہیں کہ فی الدار المختار و بصدہا لغیرہا من الحقوق  
سواء کان الحق مالا او عبرہ سکاح و طلاق و حلال و حلال و امران (الدار المختار مع هامش رد المختار) کتاب  
الشہادات ۵۶۵ طبع سعید کراتشی

۲ و بصدہا الفاضی المدعی علیہ عن الدعوی فقول انه ادعی عليك كذا فساد نقول فان اقربها او انکر فبرہن  
المدعی فسی علیہ بلا طلب لمدعی ولا برہن حنفہ الحاکم بعد طلبہ (الدار المختار مع هامش رد المختار) کتاب  
الدعوی ۵۴۷/۵ طبع سعید کراتشی



مر واقع ہو جاتی ہے نیز تین ساتوں کے بعد غیر حلالہ تجدید نکاح بھی نہیں ہو سکتی، اور بدوین و ملی حلالہ بھی معتبر نہیں ہوتا (۲) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی

مررت مسوہ میں نکاح صحیح ہے اور حافی واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

(سوال) بدوہ عورت سے جو نکاح کرنا چاہتا ہے لیکن وہ بدوہ اس سے نکاح کرنے پر آمادہ نہیں ہے پھر وہ خیفہ کے ذریعہ سے یا تعویذ کے ذریعہ اس کا رکن ہو جاتا ہے اور وہ نکاح کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہے بعد ازاں نکاح ہو جاتا ہے پتہ حرمہ کے بعد مکمل ہاثر جاتا رہتا ہے یا نہ کہتے ہیں کہ تو تو انکاری تھی اور نکاح کیوں بیاہ وہ جواب دیتی ہے کہ خود میں یہ ان ہوں کہ پہلے تو مجھ کو انکار تھا ایک دم میں نے دل سے انکار مرتے ہوئے نکاح بیاہا اسے معلوم ہوتا ہے کہ میرے اوپر کسی قسم کا مکمل تعویذ وغیرہ کا کیا بیاہا مر بھی اقرار ہی ہوتا ہے کہ ہاں میں نے ایسا کیا یہ عورت فوراً بد ظن ہو جاتی ہے آیا یہ نکاح جائز رہا نہیں اس طریقہ سے بالغہ بکرہ کے ساتھ مندرجہ بالا مکمل ہوتا ہے پھر وہ بھی اس سے بد ظن ہو جاتی ہے ایسے ہی دیکھ لیا کہ خاوند طلاق دینے کو آمادہ نہیں ہے اور اس کو تعویذ وغیرہ کے ذریعہ آمادہ طلاق کیا گیا اور اس نے طلاق دیدی ایسے حالات میں طلاق صحیح پڑی یا نہیں؟ المسفتی نمبر ۱۱۴۰ ۵ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

۲۴ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۵۰) نکاح اور طلاق سب صحیح، واقع ہو جاتی ہے جب کہ اختیار اور خوشی سے واقع ہوں۔ یہ بدوہ مکمل یا تعویذ کے ذریعہ سے ایسا ہوا معتبر نہیں ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی

(یہ حقیر نے) الکبیرت رواج و شیعہ یمن المصافاة الی الملک و غیر ذلک لکن هذا مما یعلم و یکتم (درمختار) و فی فی الرد فی النسخ و فی الردی اصغری حکم المحکم فی الطلاق لمصاف بقدر لکن لا یفتی بہ و فی ردی عن اصحاب ما ہو اوسع من هذا و هو ان صاحب الحادثة لو استسقی ففہا عدلا و فہا بطلان الیمین و سعة اتاح فواد و مسد للمراد المحکوف بطلانها و روی عنهم ما ہو اوسع و هو ان بروج اخرى و کان حلف بطلاق کل امرہ یروحہا فاستسقی ففہا اخر فافہ بصلح الیمین و نہ یفارق الاخری و یسکت لاولی عملا بصواہما (ہمیش رد المحار مع الدر المختار کتاب لقصاء دلت للحکمہ مصنف حکم بیہما قل نہ حکیمہ ثم احارہ حار ۵ ۴۰ ط سعید کرانشی)

۱) و یقع طلاق کل روح بالغ عقی و لو عد او مکرھا و طلاقہ صحیح (الدر المختار مع ہمیش رد المحار کتاب الطلاق ۳/ ۲۳۵ ط سعید کرانشی)

۲) و کتاب الطلاق ثلاثا فی الحرة او ثلث فی الامه لم یحل نہ حتی نکح روح عیرہ نکاح صحیح یا یحل بها نہ یصفیہا و سوت علیہا و لا صل فیہ قوله تعالیٰ و ان ظنہا فلا یحل لہ من بعد حتی نکح روح عیرہ" والمراد الضئقة الدلہ

بعد نہ کتاب الطلاق کتاب الرجوع فصل فيما یحل نہ المطلقۃ ۲ ۳۹۹ ط شركة عمیہ ملتان)

۳) لا نکح مضنہ من نکح نافذہ ای دلالت لو حرہ حتی یظاہر عیرہ ولو العیر مراہقہ الدر المختار مع ہمیش رد المحار کتاب الطلاق ۳/ ۴۰۹ ط سعید کرانشی)

۴) و یقع طلاق کل روح بالغ عقی و لو عد او مکرھا و طلاقہ صحیح (الدر المختار مع ہمیش رد المحار کتاب الطلاق ۳/ ۲۳۵ ط سعید کرانشی)

(۵) ان کے بعد سے مکمل و تعویذ سب نہیں ہوتا تا کہ تعویذ کے بعد بھی نکاح صحیح ہو جاتا ہے۔

## جبر اطلاق نامہ لکھوانے سے طلاق نہیں ہوتی

(سوال) ایک شخص پر اس کا بھائی کا تعلق ہے اور جس پر وہ حمد اور ہے سو اپنی جان کا خدشہ ہے حمد اور کا صاحب ہے کہ اگر تجھ کو اپنی جان پہنچی ہے تو اپنی بیوی کو تین صدق دیدے۔ وہ شخص ہر طرح کا کار کرتا ہے ہر طلاق سے اس کا انکار مذہب معذرت کوئی کارگر نہیں اپنے خوف سے جس میں جان کا خوف ہے وہ شخص قلم و لہجہ ایک کاغذ پر صدق کر رہا ہے لکھ دیتا ہے اور جب طلاق کا لفظ لکھنے لگا ہے تو بار بار رو رو کر یہ کہتا ہے کہ تیرے دوسرے میں یہ لفظ لکھ رہا ہوں میرے دل سے طلاق کا انکار ہے میں صدق ہرگز نہیں دیتا ویسے لکھ دیتا ہوں اور یہ شرط صدق ہو ہی نہیں سکتی صورت مذکورہ میں اگر وہ شخص کی بیوی کو کیا شرط طلاق ہوئی یا نہیں صدق کا لفظ لکھتے وقت وہ صدق سے صاف منکر ہے جو حکم شرعی ہو اس سے اطلاق منقطع ہو جائے تاکہ اس پر عمل ہو کیونکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے عدم وقوع طلاق کا فتویٰ دیا ہے اگر ایسا ہی ہو تو زنت قسمت ورنہ جو حکم شرعی ہو اس پر عمل کیا جائے۔ المسقی نمبر ۱۳۴ سیریل کی انجمن رہمانیہ (جہان مندی ضلع میان) ۲۷: ۱۲۵۵ ۱۳۵۵ھ ۱۰ افروری ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۵۱) اگر اس شخص نے جنت نظر رخصت طلاق لکھ دی ہے زبان سے یقین صدق کے الفاظ نہیں لگے تو اس کی بیوی پر طلاق نہیں پڑی فلان اکبرہ علی ان یکتب طلاق امرانہ و کتب لا تصح الخ (شامی) ۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ نہ دلی

## زبردستی طلاق دوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی جب

تک کہ زبان سے الفاظ طلاق نہ ادا کئے ہوں

(سوال) بحر کے رشتہ دار نے آج بھر سے کہا کہ تم اپنی بیوی کا ثوم کو صدق دے دینا ورنہ ہم تم سے تحقق قطع کر لیں گے اور تمہاری بدنامی و خواری کریں گے تو بحر نے اپنی عزت شکنی کے خوف سے ان لوگوں کے سامنے اپنی عزت چھپانے کے لئے ایک پرچہ پر لکھ دیا کہ میری بیوی فزانہ بنت فداں میری طرف سے تجھ کو صدق ہے نہ فخر پر مرد یا مرد زبان سے کچھ نہیں کہا اور نہ دل میں ارادہ صدق دینے کا تھا تو حکم شرعی کا ثوم کے حق میں کیا ہے اگر یہ چاروں قومات ایک ہی عورت کے ساتھ واقع ہو جائیں تو اس نے حق میں یا حکم شرعی صادر ہوتا ہے۔ المسقی نمبر ۱۶۰۶ مولوی محمد وسیم صاحب مدرس اوس مدرسہ ریش انجمن (کاپور) ۵ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۱۶ جولائی ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۵۲) اگر زید کو اس وقت پر مجبور کیا گیا ہو تو اس نے صدق نہ ہوئے بشرطیہ زبان سے

تفہیم نہ کیا ہو، بیوری سے مراد یہ ہے کہ اس کو جان ہائی کہ جس نے تہہ ہونے یا ضرب شدید کا خوف اور ظن غالب ہو گیا ہو۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

جبراً شوہر سے طلاق لکھوانے سے اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال) میری ساس صاحبہ نے آج چھ بے آمیں اور مجھ سے کہا کہ میرے ساتھ چل میں نے کہا چلتا ہوں کیا کام ہے ابھی سوکرائی ہوں منہ ہاتھ دھو لوں اس کے بعد چپوں کا آپ ڈرائیٹھ جائیں ابھی چلتا ہوں اس پر ساس صاحبہ نے جواب دیا منہ ہاتھ دھو بیوی میں یہاں نہیں بیٹھتی۔ ابھی میرے ساتھ چل میں بیہوش ہوں ساس صاحبہ نے کہنے پر چپا اور وہ مجھے اپنے ماموں کے یہاں لے گئیں وہاں میں نے دیکھا کہ کئی مرد اور عورتیں جمع ہیں میں خاموش جا کر بیٹھ گیا اور یہ سن تھا کہ یہ ماجرا ہے چھ دیہ کے بعد مجھ سے سب نے کہا ہماری بڑی کو طلاق دے میں نے طلاق دینے سے انکار کیا اور سب نے مجھے تھپتھپایا تب میں نے بیہوش کیا کہا اچھا مجھے وہ دن کی مہلت دو اس کے بعد طلاق دے دوں گا اس پر سب نے کہا ابھی طلاق کے مہلت نہیں دیتے میں نے کہا اچھا ایک دن کی ہی مہلت دو اس پر بھی انکار کیا یہ اس کے بعد پھر میں نے کہا کہ کھنٹہ دو مہلت کی مہلت دو بار بار مہلت مانتی لیکن کسی صورت مجھے مہلت نہ دی اور طلاق دینے پر مجبور کیا اور چاروں طرف سے سب نے مجھے تھپتھپایا اور یہاں میں اور میرے بزرگوں کو کایا دیں میں سب پٹھ برداشت کرتا رہا کیوں کہ میں تھا تھا اور میرا ہاں وہی نہ تھا اور مجھے دھکا کہ سے بالائی تھا کہ نہ ورنہ کام ہے اسی جبر کی صورت میں یہ فیورٹ کی حالت میں مجھ سے جو میرے سارے تھو نے کہا وہ کھ دیا میرا سارے جو پتہ لکھو تارہا میں کھت رہا خوف کی وجہ سے کھتے سے انکار نہیں کیا تھا کیونکہ میرا سارے جو مجھ سے طاقتور اور قوی ہے اس کے سامنے وہ اور بھی کی مراد تھی میں اپنی ذات سے آیا تھا مجھ سے جو طلاق سے طور پر کاغذ لکھوایا تھا وہ میری ساس صاحبہ میرے ہاتھ سے چھین کر لے گئیں تب میں نے پڑوسیوں کی طرف مخاطب ہو کر زور سے کہا کہ مجھ سے زبردستی طلاق لکھوائی ہے میں نے دل سے طلاق نہیں مانتی اور نہ اپنی زبان سے طلاق دی اس کے بعد مجھے ہوش نہ رہا سب مجھے ہوش آیا تو میں، توانی کی حالت میں ہر آیا ورنہ کسی سے پتہ نہ کہا اس کے بعد اپنی مازمت پر چلا گیا کیونکہ میری مازمت کا وقت ہو چکا تھا اور دیر بھی ہوئی تھی وہ سب روز میں نے وہاں کے پڑوسیوں سے پوچھا کہ تم کو پتہ پتہ ہے میں نے کیا کیا تھا اور مجھ

۱۔ وفی البحر لرد الاکرہ علی لکھ بالطلاق فلو اکرہ علی لکھ طلاق امرہ فکت لا یصلق لال لکھ  
۲۔ مفہم العہدہ باعتبار الحاحہ ولا حاحہ ہا کہ فی الحاحہ ہا کہ رد لبحر کتاب الطلاق مطلب فی لاکرہ علی التوکل بالطلاق والمکاح والعناق ۳ ۲۳۶ ط سعید کراتشی

۳۔ وسرطہ رعد مور فسرۃ لکھ علی مدح مہد مدہ سبب مدح و مدحی خوف لکھہ بقاعہ فی بحر و سبب  
کون لکھ لکھہ مدہ ملقا سبب و غصوا او موح غصہ عدم لرضا و ربع کون لکھہ مہد عہا کرہ غصہ مدہ  
لحقہ (الدوا المختار مع هامش رد المختار کتاب الاکرہ ۶ ۱۲۹ ط سعید کراتشی)







۱۔ کیا یہ شرط ہے کہ طلاق کا واقعہ اپنی بیوی سے دوبارہ نکاح کرے کیونکہ مخالف فتویٰ گروہ کتاب ہے کہ اگر مرد نے اس فعل کا ارتکاب کیا ہے اور مرد تکب حرام کا کافر ہے۔

المستفتی صاحب حق یم فضل لدین پنجاب کو پریوین مین، ابور

نقل سوال و جواب انجمن اسلامیہ ابور۔ یہ فرماتے ہیں صاحب دین و مہتین شریع متین اس مسئلے میں کہ میرے شوہر نے مجھے متم بڑا کر کے بلاناٹان فقہ چھوڑا ہوا تھا میں نے عدالت میں اس امر کی چارہ بندی کر دی وہاں سے مجھے نکاح کا حکم ملا اب میں دوسرے شخص سے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہوں کیا یہ حلال ہے میرا نکاح فسخ ہو گیا ہے یا نہیں؟

(الجواب) صورت مذکورہ میں حکم عدالت کے مطابق واقع ہوتی اور نکاح فسخ ہو گیا۔ یونہی لہذا میں حاکم قاضی کے حکم سے تفریق واقع ہوتی ہے جیسا کہ کتاب فقہ میں مذکور ہے۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے۔ سبہ قدف الرجل امرئہ قد فأنوح الحد فی الاحساب فیحب به اللعان بین الروحین کدافی الہیایۃ ادا قال لہا بدایہ او انت ربیت او رایت بریں فادہ یحب اللعان کدافی السراح الوہاج ، ادا للعا فرق الحاکم بہما ولا تنفع الفرقة حتی یقضى بالفرقة علی الروحین فمما رقیہا بالطلاق وان امتنع فرق القاضی سہم و قل ان یفرق القاضی لا تنفع الفرقة الحج فتاویٰ عالمگیری ، جلد ہادی صفحہ ۱۸۶ و ۱۸۷ مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہو کہ عدالت کی صورت میں حاکم قاضی کے حکم سے تفریق واقع ہوتی ہے اور نکاح فسخ ہو جاتا ہے پھر یہ مدت مقرر جانے کے بعد عورت جس شخص سے ساتھ چاہے نکاح کر سکتی ہے اس کے مذکورہ بالا صورت میں مہارت نسیم نکاح حکم عدالت سے فسخ ہو گیا اور بے اثر ہے شریعہ میں اختیار ہے کہ جس شخص کے ساتھ چاہے تمکین کرے۔ ان کا سابق فسخ ہو گیا۔ بقیۃ العبدان فی حدیث محمد بہد استاذ مفتی شریعی مسجد ابور

نقل سوال و جواب مفتی عبدالتبارک صاحب مدرس مدرسہ فوئید عالیہ ابور کیا عورت کے اتنا دعویٰ ہے کہ شوہر نے مجھ پر زنا کی گت لگائی ہے اس الزام سے میں شوہر سے علیحدہ ہونا چاہتی ہوں اس قسم کا دعویٰ وقت کے پاس اور یہاں کی جگہ نکاح کرنے کی اجازت حاصل کر لی اس اجازت کو مولوی عبد الستار صاحب نے جان بنا کر جو زنا گت پر زور دیا اس کے بعد ایک امام مسجد نے مطابق اجازت کے نکاح پڑھا کیا اب شریعہ نکاح اور نکاح خواں کا کیا حکم ہے؟ بیوا تو جبرول

(جواب) صورت مسلولہ میں عورت اپنے شوہر سے علیحدہ نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ طلاق نہ دے جس الزام لگانے سے تفریق کی وجہ سے نہیں ہو سکتی عدالت قاضی شریعی کے روبرو ہوا کرتا ہے یہاں وہ صورت اصلاً نہیں پائی جاتی ہذا نکاح کی اجازت بلا محل حالت دعویٰ کی وجہ سے اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے امام

مسجد نے جو نکاح پڑھایا ہے یہ ان کا فعل حرام ہے لقولہ تعالیٰ والمحصات من النساء شوہر والی  
 عورت کا نکاح پڑھنا حرام ہے اور حرام کا کس کا فعل ہے کافر کا اپنا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اس کے پیچھے نماز وغیرہ  
 قبل از توبہ ناجائز ہے مجمع عام میں توبہ کرے اور تجدید نکاح تجدید ایمان کرے گواہوں کا بھی یہی حکم ہے اور  
 عورت شوہر ثانی سے نکال کر شوہر اول کے حوالے کرے ہذا عندی۔ بقہ مفتی عبد تقار مدرسیہ  
 غوثیہ عالیہ مسجد سادھوان لاہور خطیب شاہی ستمبر ۱۹۲۹ء

(جواب ۲۵۵) (از حضرت مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ صدر جمعیت علماء ہند) دونوں فتوے درست  
 نہیں ہیں پہلے تو اس نے کہ لعان جاری نہیں ہوا اور جب تک لعان جاری نہ ہو جائے لعن کا حکم یعنی تہ یق  
 بھی نہیں ہو سکتی اور لعن ہو جانے کے بعد بھی قاضی کے حکم تہ یق سے تہ یق واقع ہوتی ہے نہ کہ نہ  
 ہو۔ اور قاضی کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے غیر مسلم کا حکم کا فیصلہ کافی نہیں۔

دوسرے فتویٰ اس لئے کہ ارتکاب حرم موجب غر نہیں بلکہ حرام قطعی کا اقبال موجب غر ہوتا ہے اور  
 کسی حرام کا ارتکاب مستلزم احتمال نہیں، پس امام جس نے نکاح پڑھایا ہے اس کے کفر کا حکم کرنا اور اس  
 کے نکاح ٹوٹ جانے کا حکم کرنا درست نہیں ہے اب اس نے نکاح پڑھانے میں غلط ضرورت سے بیان  
 یہ غلطی اسے کافر نہیں بناتی اسی طرح نکاح کے گواہ اور شہداء بھی کافر نہیں ہوتے نیز نکاح خواں نے اس  
 فتوے کی بناء پر نکاح پڑھایا جس میں نکاح کو جاری کیا تو اس نے منکوحۃ اخیر کا نکاح نہیں پڑھایا بلکہ اپنے خیال  
 میں یہی عورت کا نکاح پڑھایا جس کو وہ ایک عالم کے فتوے کے موجب نکاح پڑھانے کا محل سمجھتا تھا اور اس  
 صورت میں وہ کس حرام قرار نہیں دیا جاسکتا اگرچہ فی حقیقت اس کا یہ نہیں مطلق واقع نہ ہو مگر اسے تلافی  
 سے بچانے کے لئے کافی ہے۔ فقہ احمد کفایت اللہ غفر۔ مدرسیہ امینیہ دہلی

شوہر نے بیوی پر تہمت لگائی ہے اب بیوی تفریق  
 کر آکر دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے تو کیا حلال ہے؟

(سوال ۱) اگر مانع خود اپنی زوجہ منکر کا حمل حرام قرار دے اور مشہور کرے تو نکاح قائم رہتا ہے یا

(۱) النساء ۲۴

۲ و صفتہ ما یضی لہن اشرعی بہ من کتاب و سہو و لہو کفر بہ بہ یفرق بہ حکم فیوارثا فل یفرقہ لہن  
 وقع اعدا حہ و یفرقہ در محار و فی فی لرد و ہو لا یقع یفرقہ نفس اعدا فل یفرقہ الحاکم (ہامس  
 رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب اللعان ۴ ۸۸ ط سعید)

۳ و ہذا اہل السبادة ای ادب علی السبب در محار و فی فی لرد و حاصدا ان شروط السبادة من لا سبادة  
 و یضی و سبادة لحرمة و مقصدہ نہ سبب نہ کافر لا یضی و فی سبادة حرمہ نہ سبب نہ کافر صحیح و نہ یضی  
 سببہ علی المسلم حال کفرہ ہامس نہ سبب در محار کتاب النکاح ۵ ۳۵ ط سعید کفر سبب

۴ نہ عقد الحرام حلالا و نہ کتاب حرمہ لعنہ و نہ سبب نہ یضی کفر و نہ کفر حرمہ لعنہ و نہ سبب  
 نہ یضی و بعضہم لہ یفرق من الحرام لعنہ و لعنہ و فی من اسحق و نہ کفر و فعل ہذا الاشہ و بدوں  
 الاستحلال فسق (شرح العقائد المسببة ص ۱۸۵)

نہیں (۲) "نکاح مکمل حرمت پر ہے۔ بعد سے بطور زوجہ منکوحہ اپنے گھر رکھ سکتا ہے یا نہیں" (۳) "سورت حواں نمبر النفس نکاح پر منکوحہ کی جگہ اپنا نکاح کرنے کی مستحق ہے یا نہیں" نکاح کا تحریری بیان ہے۔ ۹ ماہ سے ب تک اپنی منکوحہ کے پاس نہیں آیا ورنہ ہی اس سے ہم بستر ہوا اور منکوحہ کا سات ماہ مکمل اس وقت ہو چکا ہے مقدمہ منکوحہ واسطے تفہیم نکاح عدالت کے یہاں ہے۔ المستفیٰ نمبر ۲۲ یانور الہی شملہ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ ۷ اگست ۱۹۳۳ء۔

(جواب ۲۵۶) اس قسم کے بیان سے جیسا کہ ناک کے بیان اور سوال میں مذکور ہے نکاح فسخ نہیں ہوا اور وہ عدالت میں جی کی بیان سے اس پر قائم رہے تو بقاعدہ شریعہ اس کو حق رہا چکے گا۔ اور اگر نکاح سید جائے تو پھر حرمزہ بنتین میں تفریق برائے گاہ (۲) نکاح کا یہ خیال کہ میں ۹ ماہ سے زوجہ سے نبوت نہیں ہو ورنہ اس وقت تک مکمل ہے تو یہ مکمل ہی ہے فعلی کا ہی نتیجہ ہے لہذا اس سے کہ جس مکمل و سات ماہ کا نکاح جاتا ہے ممکن ہے کہ وہ زیادہ مدت کا ہو یا نوکند مکمل کی زیادہ سے زیادہ مدت دو سال تک ہے۔ سورت کی نہیں ہے کہ نوہ میں ہی پید ہو جائے تو اس میں نکاح سے باز آنا چاہیے جب تک باقاعدہ لعن نہ ہو جائے اس وقت تک اس کی منکوحہ اس کی بیوی ہے اور وہ اس کو مکمل زوجہ رکھ سکتا ہے ہاں اگر وہ اس قسم کا جھوٹا الزام لگائے گا تو اس پر حد قذف زمرہ کی یا لعن کرنا ہوگا۔ دایمہ کفایت اندکان اللہ لا یولی بہ شیئ حبیب ام سنین غشی عنہ ناب غشی۔ ابواب فتح محمد عظمت اللہ ناب غشی جمعیت عامہ ہند۔ زوجہ کے لئے بہتر ہے کہ شوہر سے نوچ ورتی سے تصفیہ کرے ورنہ جان آخری شرعی فیصلہ ہے۔

کتبہ بند و محمد یوسف غشی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی

بیوی و شوہر نے زنا کی تہمت لگائی تو دونوں کے درمیان لعان ہوگا

(سوال) اگر کسی شخص کی بیوی اپنے خاوند کے گھر سے کسی رشتہ دار کے گھر آئے اور وہاں آکر وہ بے حد

۱۔ وہیر مدافع نفوقہ نفس بعد فی طریق لحکمہ ہمیش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب اللعن ۴۸۸ ط سعید کراچی)

۲۔ دیکھ قذف برحق روحہ قذف بوجہ احد فی الاحیاء نفس قذف بتضویح لفظ فی دار الاسلام روحہ و من یلیٰ سب برمدہ و صلہ لا عن فی حبس حتی بلا عن و بکدہ تفسیر قذف لا عن لا عن و الاحیاء فی دفع ر بعد لا بعد، نویر لا تنذر و سرحد مع ہمیش رد المحتار کتاب الطلاق باب اللعن ۴۸۳ ۴۸۵ ط سعید کراچی)

۳۔ حشہ داتس من الشرعی مد من کتاب و سند و ان بعد و ب کمرہ دت بطریق احاکم الی یوضع بعد عدہ و حرف و لا لم بوجہ بطریقہ، نویر لا تنذر و سرحد مع ہمیش رد المحتار کتاب الطلاق باب اللعن ۴۸۸ ط سعید کراچی)

۴۔ اکثر مدہ الحمل سنان، الدر المختار مع ہمیش رد المحتار کتاب الطلاق فصل فی ثبوت السب ۵۴۰ ط سعید کراچی)

۵۔ بعد لجر و بعد قذف المسلم لجر لیسہ حرۃ لیسع لعن العصف عن فعل الرما بتضویح الرما (الدر المختار مع ہمیش رد المحتار کتاب الحدود باب حد القذف ۴، ۵ ط سعید کراچی)

تمل قرپا جائے اور خود اپنے تئیں اس رشتہ دار کے گھ آنا غرض انہر منہ زنا کاری ظاہر نہ کرے اور اس رشتہ دار سے اپنی بیوی کا ناجائز تعلق بیان کرے ورنہ بیوی پر تہمت زنا کاری لگائے اور تمل قر ردے توہرے جان مندرجہ منکووحہ تنسیخ نکاح کی مستحق ہے یا نہیں اور عدائے دین تفریق زوجین بقاعدہ شریعہ کس حد تک فرمات ہیں (۲) مسماۃ مذکورہ کا حمل اس وقت سات ماہ کا ہے بھورت تنسیخ نکاح دوسری جگہ اپنا تمل اس وقت کر سکتی ہے ۱۰ المسنفی نمبر ۲۳ بابہ نورانی شمسہ ۳۰ ازین اثانی ۳۵۲ھ ۷ اکت ۱۹۳۲ء

(جواب ۲۵۷) خوند کی طرف سے بیوی پر زنا کی تمت لگائی جائے تو عین واجب ہوتا ہے لعان کی صورت یہ ہے کہ مرد پانچ قسمیں کھاتا ہے کہ میں نے عورت کی طرف جو بناکاری کی نسبت لی ہے اس میں میں سچ ہوں اور اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی عنت ہو پھر عورت بھی پانچ قسمیں کھاتا ہے کہ میں جھوٹا ہوں اور اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے اوپر خدا کا غضب نازل ہو اگر فریقین یہ قسمیں کھائیں تو عین پورا ہوا اور اس کے بعد حاکم دونوں میں تفریق کر دیتا ہے اور نکاح منقطع ہو جاتا ہے اور زوجہ کو مرد وادیجاتا ہے اور جدا انقضائے عدت وہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ اعلم الحمد للہ کفایت اللہ کان مددہ ذیل

لعن کے لئے دارالاسلام اور قاضی شری کا ہونا شرط ہے

(سوال) زید تین سال کے بعد پردیس سے واپس آیا کہ زوجہ ہندہ نے اس کی غیبت کے زمانے کا فقط طلب یہ زید نے خرچہ دینے سے انکار کیا اور بہتان زدنا دیا ہندہ نے یہ تعلق زن و شو قطع کر کے بہتان زدنا دعویٰ حاکم وقت کے سامنے پیش کیا حاکم نے فریقین کے دعوے اور جواب و ر شہادت سننے کے بعد فیصلہ کا حکم صادر فرمایا اس وجہ سے کہ زید نے خرچہ طلب کرنے پر نہ ہونا بہتان تہمت زدنا کی گائی ہے اس سے

١. فس قدف بصرح الرب في در اسلام روحه اعطيه عن فعل الرب و بهيمته و صبح اولاد الشهاده على المسلم  
و من بهي نسب تولد و طابته به لا عن رب بي حسن حتى لا عن او يكذب نفسه فيحد رب لا عن لا عن  
( الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب اللعان ٣/ ٤٨٤ ط سعيد )

٢ و شرعاً سجدات رعة كسجد برزق كذاب بالاحكام الشرعية و سجدتها ببعض قسمة تشهد و قد  
 جاء في حقه و سجداتها مقدم خبر في حقيقه و لم يذكر المحقق مع هاتين السجدة كتاب لطلاق سجدات  
 ٣ ٨٢٤ و سجد كراسي و قد في سجدة و صدق بعد ان سجد بقاصي الروح في تشهد اربع مرات يقول في كل مرة  
 تشهد بالله اني لمس الصادقين شهد و مسيئة به و يقول في الخامسة بعد سنة عنه ان كتاب من الكائنات فيها هداه من الروح  
 سبب انما في جميع ذلك ثم تشهد لمره ربع مرات يقول في كل مرة شهد بالله ان من الكاذبين شهد و سجد في  
 برأيه يقول في الخامسة عصب لله عليها ان كتاب من الصادقين شهد و سجد في برأيه ان كتاب الصادقين  
 الدعاء ١٨١/٢ ط شركة علميه متان

٣ وں بعد است تقریب الحاکم لدى وقع لبعول عنده ، در محار ، وذل فی الرد (قوله است تقریب الحاکم انی  
 يكون لقوله تصدیقه باسمه عنده وذل بر يوسف هو بحریه مؤید هدیة وهو انه لا شیء لقوله نفس لبعول قبل تقریب  
 حاکم ، هاشم رد لمحرر مع لدر المحار کتاب مطلاق است لبعول ٣ ٤٨٨ هـ سعید ششی

(۲) سب سے زیادہ مدت میں ۵۸۱ میں لکھی گئی ہے۔ اس میں ایک کج نسخہ موجود ہے اور متعدد نسخے میں ایک احمدی محاورہ ہے: "سید محمد علی"۔  
 ہامیس میں موجود کتاب اختلافی ہے اس کا عنوان ہے: "لکھنؤ میں ۱۸۵۶ء میں طبع شدہ کتب"۔



## دسواں باب تعلیق

طلاق کو بھی بیوں سے روپیہ نہ ملنے پر معلق کیا تو روپیہ نہ ملنے پر طلاق واقع ہو جائے گی۔  
(سوال) زید نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ مجھ کو کچھ روپیہ کاروبار کے واسطے دو بھائیوں نے اس خیال سے کہ زید روپیہ مفت میں برباد کر دے گا کہا کہ ہم نہیں دیں گے زید نے اس غصہ میں کہا کہ اگر تم مجھ کو روپیہ نہیں دے گے تو میری زوجہ پر تین طلاق پڑی ایک دو تین۔ پس اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق بالفعل واقع ہوئی یا نہیں؟ یا معلق رہی کیونکہ الفاظ تعلیق اس میں مصرح موجود ہیں۔

(جواب ۲۵۹) صورت مسئلہ میں طلاق معلق رہے گی اگر اس کے بھائیوں نے روپیہ نہیں دیا تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر دیدیا تو کچھ نہیں واذا اضافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا (عالمگیری) لیکن اگر زید کے کاہنیا قرنیہ مقدم سے روپیہ دینے کا کوئی وقت معین ہوتا ہو تو اس وقت تک نہ دینے سے طلاق پڑ جائے گی اور اگر وقت کا مطلق ذکر نہ ہو تو زید یا اس کے بھائیوں میں سے اول مرنے والے کے اخیر جزء حیات میں طلاق پڑے گی۔ (۲) واللہ اعلم

معافی مہر کی شرط پر طلاق دی اب بعد طلاق عورت کہتی ہے کہ میں نے مہر معاف نہیں کیا۔  
(سوال) کسی زن و شو میں نا اتفاقی ہو گئی اور زوجہ نے زید اپنے شوہر کو طلاق دینے کے لئے مجبور کیا مگر زید نے طلاق نہ دی ہندہ زوجہ نے اس کو بار بار تنگ کرنا شروع کیا تو زید نے کہا کہ اگر تم مہر بخش دو تو میں طلاق دے دوں ہندہ نے نا منظور کیا لیکن لوگوں کی فمائش سے اس نے کہا کہ اچھا ہم مہر بخشے دیتے ہیں تم طلاق دیدو اور پھر تنگ کرنا شروع کیا زید نے مجبوراً غصہ کے وقت طلاق بائن کہہ کر ایک طلاق دی ہندہ نے دوسرے ہی دن یہ اعلان کیا کہ میں نے مہر نہیں بخشا زید طلاق دینے کے بعد سفر کو جا چکا تھا جب وہ واپس آیا تو اس کو بھی معلوم ہوا تو اس نے کہا کہ اگر تم نے مہر لوگوں کے سمجھانے سے بخشا تھا اور اب کہتی ہو کہ نہیں بخشا ہے تو میں نے بھی تمہیں طلاق مہر بخشے پر دی تھی اور میرے طلاق دینے میں شرط تھی یعنی شرط

(۱) الفیہ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان واذا وغیرہما ۱/۲۰ ط ماجدیہ کوئٹہ

(۲) بخلاف ما اذا کان شرط الحث امرا عدا ميا مثل ان لم اکلم زیدا وان لم ادخل فانیہ لا تنطل بفوت المحل بل بتحقق به الحث لبأس من شرط البر وهذا اذا لم یکن شرط البر مستحیلا (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب التعلیق مطلب فی مسئلۃ الکوز ۳/۳۴۹ ط سعید کراچی)

بہ مہ میں نے تجھ کو طلاق دی تھی اب ہندہ ربے پر راضی ہے اور زید رکشتے پر راضی ہے ایسی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟ بیوا تو جروا

(جواب ۲۶۰) اگر زید نے طاق و معافی مہ پر معلق کر کے طاق دی تھی اور ہندہ نے مہ معاف نہیں کیا تو طاق واقع نہیں ہوئی، اور اگر زید نے ہندہ کے وعدہ پر اعتبار کر کے بلا تحقیق کے طاق دیدی تو طاق واقع ہوئی ہے، لیکن چونکہ ایک طاق بائن ہے اس لئے زید دوبارہ نکاح کر کے اس کو رکھ سکتا ہے حالانکہ ضرورت نہیں (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ دہلی

شوہر نے کہا کہ ”اگر تم میرے ہمراہ نہ چلیں تو اب میرا تم سے تمام عمر کوئی تعلق نہیں رہا“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید ۸ حصہ دو سال بعد مہربان حکم کا ہندہ کو اپنی زوجہ منکوحہ کو بیٹے کے واسطے آیا ہندہ نے جانے سے انکار کیا ہندہ کے انکار کی وجہ سے بات بڑھ گئی اور زید نے نکاح لغت غصہ ہندوت یہ کہا کہ اگر تم اس وقت میرے ہمراہ نہ چلیں تو اس تم ہمیشہ کے لئے مجھ سے چھوٹ گئیں اور اب میرا تم سے تمام عمر کے لئے کوئی تعلق نہیں رہا ہندہ خاموش ہو گئی اور زید کے ہمراہ نہیں گئی کیا مذہب حنفیہ میں زید کے مذکورہ بالا الفاظ سے ہندہ پر طلاق شرعی قائم ہو گئی یا نہیں؟ فقط

(جواب ۲۶۱) یہ الفاظ چونکہ غصہ و غضب کی حالت میں کہے گئے ہیں اور مختص بالجواب ہیں اس لئے اگر صورت اس وقت خاوند کے ساتھ نہیں گئی تو اس پر طلاق بائن واقع ہوئی اور نکاح جدید کے ساتھ اس خاوند کے پاس بھی رہ سکتی ہے (۱) واللہ اعلم

۱۔ قوله لها انت بلف او على الف و حسب في مجلسها لرم الالف لانه يعربى او يعبق (ادب محتر) و قال في رد المحتار لانه يعربى) قال الربيعي ولا بد من قولها لانه عقد معاوضة او تعلق بشرط فلا تعدد للمعاوضة بدون شرط ولا يراد للمعنى بدون الشرط ادلا ولان لا احد هنا في الرام صا حده بدون رضا و همتي رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب الحلع ۳/ ۴ ط سعید کراتشی

۲۔ يقع طلاق كل روح بالغ عاقل ولو عبدا او مكرها (الدر المختار مع همتي رد المحتار كتاب الطلاق ۳/ ۲۳۵ ط سعید کراتشی)

۳۔ اذا كان الطلاق باننا دون الثلاث فمد ان يرواها في العدة وبعد فقصاتها (الفتاوى الهيدية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلق وما ينصل به ۱/ ۷۲ ط ماحديه كونه)

(۴) یہ غلط (اگر تم اس وقت میرے ہمراہ نہ چلیں تو اس تم ہمیشہ کے لئے مجھ سے چھوٹ گئیں) مختص اور مخصوص جواب ہے۔

(۵) اس سے کہ یہ اعادۃ الفاظ نہایت میں سے ہیں کما فی الہدیۃ او قال لم یبق بی و بیک نکاح یقع لطلاق و بوی و فی الفتاوی لم یبق بی و بینک عمل و بوی یقع (الفتاوی الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الدسی فی ایقاع الطلاق الفصل الخامس فی الکلیات ۱/ ۳۷۵، ۳۷۶ ط ماحديه كونه)

(۶) اذا كان الطلاق باننا دون الثلاث فمد ان يرواها في العدة وبعد فقصاتها (الفتاوى الهيدية كتاب الطلاق الباب السادس في الرجعة فصل فيما تحل به المطلق وما ينصل به ۱/ ۷۲ ط ماحديه كونه)

اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر چھ ماہ تک نفقہ نہ دوں تو تجھ کو طلاق کا اختیار ہے پھر نفقہ نہ دیا! (سوال) ایک شخص نے ایک عورت سے اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر میں چھ ماہ تک نان نفقہ لباس نہ دوں تو چھ ماہ بعد تجھ کو طلاق ہے اور دوسرے مرد کے ساتھ تجھ کو نکاح کرنے کا اختیار ہے آٹھ آنے کے سرکاری دستاویزی کاغذ پر یہ تحریر لکھی گئی نکاح کے بعد زوج کے پاس یہ عورت دو سال برابر رہی بعد دو برس کے یہ شخص نکاح کرنے والا اپنے وطن کو چلا آیا اور وطن گئے ہوئے اس کو چار سال ہوئے اس مدت میں نہ اس شخص نے زوجہ کے لئے کچھ خرچ بھجوانے کوئی خط روانہ کیا عورت نے زوج کے پاس کئی خط روانہ کئے اس مضمون کے کہ یہ تو مجھے نفقہ دے یا طلاق دے مگر وہ شخص اس کا کچھ جواب نہیں دیتا نہ وطن سے آتا ہے وہ شخص زندہ موجود ہے صورت مسئلہ میں اس دستاویز کے مطابق عورت کو طلاق ہو چکی یا الگ طلاق دینے کی ضرورت ہے۔ بیوا تو جروا

(جواب ۲۶۲) یہ تعلیق اگر قبل الزکاح واقع ہوئی جب تو خوب کیونکہ اس وقت تک منکوحہ پر اس ملک استیلا کا صل نہیں اور اس تعلیق میں اضافت الی الملک نہیں ہے یہاں اگر اس طرح تعلیق کی گئی ہو کہ اگر میں تجھ سے نکاح کروں اور پھر چھ ماہ تک نفقہ نہ دوں تو تجھ پر طلاق ہے تو تعلیق صحیح ہو جائے گی اسی طرح اگر بعد الزکاح یہ تعلیق واقع کی گئی ہو تو بعد وجود شرط عورت پر طلاق پڑی اور بعد انقضائے عدت اس دوسرے نکاح کا اختیار ہے۔ قال لا حسیۃ مادمیت فی نکاحی فکل امرأۃ اتزوجها فہی طالق ثم یروحها فتروح علیہا امرأۃ لا یقع ولو قال ان تزوجت کما دمت فی نکاحی فکل امرأۃ اتزوجها والمسئلۃ بحالہا یقع کذا فی الوجیز للکرمدری (ع نگیہ ی) محمد کاغیت اللہ کان اللہ لدہ دلی

شرط طلاق میں شرط پائے جانے سے طلاق ہو جاتی ہے۔

(سوال) شخص نے درکارین نامہ زن خود نوشتہ ادا کہ تا حین حیات تو زن دیگر نکاح نہ کرے اگر نکاح کرے تو زن ایک دوسرے طلاق واقع است۔ انہوں نے شخص مذکور زوجہ کو طلاق دیا کہ دیگر نکاح دیکر کردہ است بموجب شرط مذکور بالزوجہ ثانیہ طلاق واقع شد یا نہ؟ بیوا تو جروا

(ترجمہ) ایک شخص نے اپنی منکوحہ کے کاغذ نامہ میں یہ تحریر دی کہ تیری زندگی بھر کسی دوسری عورت سے نکاح نہ کروں گا اگر کروں تو اس عورت پر ایک دو تین طلاق ہے۔ اب اس شخص نے پہلی بیوی کو طلاق دیکر نکاح ثانی کر لیا ہے تو شرط مذکور بالا کے مطابق زوجہ ثانیہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ بیوا تو جروا۔

(۱) وادھا الی الشرط وقع عقیب الشرط انفاً ولا تصح اصدافۃ الطلاق لان یكون الحالف مالکاً و یصیبه الی ملک (الصاوی الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان وادھا وغیرہما ۱/۲۰ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۲) الصاوی الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان وادھا وغیرہما ۱/۲۶ ط ماجدیہ کوئٹہ)



(جواب ۲۶۳) طلاق معلق بشرط وقت وقوع شرط واقع می شود، و در صورت سوال شرط طلاق زوجہ ثانیہ ایں قرار داده کہ نکاحش بحیات زوجہ اولی واقع شود پس تا وقتیکہ زوجہ اولی بقید حیات است بہ بیچ زندہ نکاحش روا نباشد اگر کند زن ثانیہ مطلقہ گردد۔ زیرا کہ در انظار تعین حیات زوجہ اولی را مطلق ذکر کرده است تنقید زمانہ حیات منوحد و دن زن اولی نہ کردہ پس نظر بہ منطوق کلام زمانہ حیات بر اطلاق خود باشد خواہ منوحد باشد یا نہ باشد۔

و علی ہذا لو قال کل امرأة اتزوجها بغیر اذینک فطلق - فطلق امرأته طلاقاً بانما او ثلاثاً ثم تروح بغیر اذینہا طلقت لانہ لم یتقید بیمیہ سقاء الکاح لا بہا اما تنقید بہ لو کسب المراءہ تسنقید ولایۃ الادن والمنع بعقد الکاح انتہی فتح (رد المحتار) (۱۰۱)

قلت یؤخذ من ہذا ان التقید بالکاح اما باعتبار اذا کان للکاح مدخل فی افادۃ الشرط ولد العوا تقید الیمین المدکور بزمان الکاح لانہ لیس لعقد الکاح مدخل فی افادۃ ولانہ الاذن بالتزوج للروجۃ فان الروح مستقل فی تزوج النایۃ بغیر استیدان ولا استشارة من الزوچۃ الاولی۔ وظهر بهذا حکم السؤال الذی نحن بصدد جوابہ انہ لما علق طلاق النایۃ بوحود الزوج فی حیاۃ الروحۃ الاولی و ابان الروحۃ الاولی وتزوج النایۃ فی حیاتہا تطلق النایۃ ولا تنقید الیمین بزمان الکاح فان عقد الکاح لا یفید المسع من الزوج بالنایۃ فلا دلالة علی التقید بزمان الکاح فی کلامہ فیحرى علی اطلاقہ۔

لیکن اگر زوج در کلام خود نیت کردہ باشد کہ یمین متقید بزمان نکاح زوجہ اولی بہست و بریں تنقید عمل کردہ بعد تطلق و بانہ زوجہ اولی نکاح دیگر کردہ پس ایں نیت دیانہ معتبر باشد و اورا فیمین بیند و بین اللہ میرسد کہ بزوجہ ثانیہ معاشرۃ قائم دارو۔

بیتہ تحصیص العام تصح دیانہ اجماعاً - لا یصدق قضاء (در مختار) (۱۰۲)

کتبہ محمد کفایت اللہ غفرلہ شہری مسجد دہلی

(ترجمہ) مشروط طلاق شرط کے پائے جانے پر واقع ہو جاتی ہے صورت مسولہ میں زوجہ ثانیہ پر طلاق پڑنے کی یہ شرط قرار دی گئی ہے کہ اس کا نکاح زوجہ اولی کی زندگی میں منعقد ہوا تو جب تک کہ زوجہ اولی زندہ ہے اس شخص کا کسی دوسری عورت سے نکاح صحیح نہیں ہوگا اگر کرے گا تو زوجہ ثانیہ پر طلاق پڑ جائے گی

۱، و اذا اصابہ الی الشرط وقع عقب الشرط اتفاقاً مثل ان یقول لا امرأۃ ان دخلت الدار فقلت طالق (الفتاویٰ الہدیۃ کتب الطلاق) الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان واداو غیرہما ۱ ۲۰ ط ۷۸۴ (ماجدیہ کوئٹہ)

۲، ہامش رد المحتار کتاب الایمان باب الیمین فی الصرب والفل و غیر ذلك مطلب حلقہ وان لیعلمہ مکل داعر ۸۴۵/۳ ط سعید کراتشی

۳، الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الایمان باب الیمین فی الأکل والشرب واللبس و الکلام ۳ ۷۸۴ ط سعید کراتشی

کیونکہ تعلیق کے الفاظ میں زوجہ اولیٰ کی زندگی کو مطلقاً ذکر کیا ہے اور زندگی کے ساتھ اس کے نکاح میں رہنے نہ رہنے کی قید نہیں لگائی ہے پس ظاہر کلام کے لحاظ سے زمانہ حیات کو اپنے اطلاق پر ہی رکھا جائے گا خواہ وہ اس کے نکاح میں رہے یا نہ رہے۔

علیٰ ہذا اگر کسی شخص نے کہا کہ یہ وہ عورت جس کے ساتھ تیری اجازت کے بغیر نکاح کرہاں اس پر طلاق ہے اور پھر اس نے اس بیوی کو طلاق بائن یا مغلطہ دیدی اور بغیر اسکی اجازت کے دوسری عورت سے نکاح کر لیا تو اس پر طلاق پڑ جائے گی کیونکہ اس کی یمنین بقائے نکاح زوجہ اولیٰ کے ساتھ مقید نہیں ہے یہ تنقید اس وقت ہو سکتی تھی جب کہ عورت کو مرد کے عقد نکاح کے لئے منع و اجازت کا حق اور ولایت حاصل ہوتی (راہبہار)

میں (مجیب) کہتا ہوں کہ مذکورہ اقتباس سے یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ بقائے نکاح زوجہ اولیٰ کی قید اس وقت معتبر ہو سکتی تھی جب کہ بقائے نکاح شرط کے لئے مقید ہوتا اور اسی وجہ سے فقہاء نے زمانہ نکاح کی قید کو لغو قرار دیا ہے کیونکہ مرد کے نکاح ثانی کے لئے زوجہ اولیٰ کو ولایت اذن حاصل نہیں ہے مرد کو زوجہ اولیٰ کے مشورہ و اجازت کے بغیر نکاح ثانی کا پورا اختیار حاصل ہوتا ہے اس سے مسئلہ مذکورہ سماں کا حکم معلوم ہو گیا کہ مرد نے جبکہ طلاق زوجہ ثانیہ کو حیات زوجہ اولیٰ کے اندر تزوج کے ساتھ مشروط کیا اور پہلی زوجہ کو طلاق دیکر اس کی زندگی میں دوسری عورت سے نکاح کر لیا تو دوسری پر طلاق پڑ جائے گی اور اس یمنین کو زمانہ منکوحیت زوجہ اولیٰ کے ساتھ مقید نہیں کیا جائے گا کیونکہ زوجہ اولیٰ کا زمانہ منکوحیت عقد ثانی کے لئے مانع نہ تھا لہذا یمنین کو اس کے ساتھ مقید کرنے کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے اس کا کلام اپنے اطلاق پر ہی رکھا جائے گا لیکن اگر شوہر نے اپنے کلام میں یہ نیت کر لی ہو کہ یہ یمنین زمانہ منکوحیت زوجہ اولیٰ کے ساتھ مقید ہے اور اس تنقید کو پیش نظر رکھتے ہوئے زوجہ اولیٰ کو طلاق دینے پر عینہ کر کے بعد نکاح ثانی کیا تو یہ نیت دیا ہے معتبر ہوگی اس صورت میں اگر وہ زوجہ ثانیہ کے ساتھ تعلقات رکھے تو آخرت میں باز پرس نہ ہوگی کسی عام نی تخصیص کی نیت دیانہ معتبر ہوتی ہے یہ متفق علیہ مسئلہ ہے مگر قضاء قبل اعتبار نہیں ہے۔ (در مختار) کتبہ محمد کفایت اللہ غفرلہ دہلی

ببشر شرط نہیں پائی گئی تو طلاق بھی نہیں ہوتی۔

(سوال) زید نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر آج میں مغرب کی نماز ادا کروں تو تجھ پر تین طلاق پھر اس نے مغرب کی نماز پڑھی لیکن قرأت میں غلطی کی کہ جو نے عصی ادم رحمہ کے میم پر زبر اور ربہ کی با پر پیش پڑھا کیا اس کی زوجہ نے یہ غلطی سن لی تھی زوجہ نے قاضی کے باب دعویٰ کیا کہ میرے خوند نے میری طلاق و مغرب کی نماز ادا نہ کرنے پر معقول کیا تھا اور اس نے نماز ادا نہیں کی کیونکہ مذکورہ بالا غلطی اس نے کی جس سے اس کی نماز فاسد ہو گئی اس سے وجود شرط کی وجہ سے میں مطلقہ ہو گئی ہوں قاضی نے زید سے دریافت کیا اس نے غلطی کرنے کا اقرار کیا مگر کہا کہ چونکہ یہ غلطی مجھ سے خطا ہوئی قصداً میں نے غلط نہیں پڑھا

اس نے میری نماز صحیح ہوئی اور خود شہادہ نہیں ہوا قاضی نے زوج کے اقرار بالخطا کو تسلیم کر کے اس کی صحت نماز کا حکم کر دیا اور زوجہ کا دعویٰ طلاق خارج کر دیا اس کے بعد عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ کلمہ کلمہ مذکورہ ایک کلمہ غریہ ہو گیا تھا زید نے کلمہ کلمہ یہ کلمہ کیا ہے اس لئے وہ مرتد ہو گیا اور ارتدادی وجہ سے دعویٰ فسخ نکاح کا حق مجھے حاصل ہو گیا ہے میرا نکاح فسخ کر دیا جائے یعنی فسخ نکاح کا حکم کر دیا جائے۔ اس پر یہ ہے کہ قاضی کا پہلا حکم ربارہ صحت نماز صحیح واقع ہو یا نہیں اور کیا اب قاضی زید پر ارتداد کا حکم کر کے فسخ نکاح کا حکم دے سکتا ہے؟ بیوقوف تو جروا

(جواب ۲۶۴) زید کا دعویٰ ربارہ صدر غلطی من الخط وعدم قصد واختیار مقبول ہے کیونکہ نماز اور اس کے ارکان، شرائط، حقوق اللہ خاصہ میں سے ہے اور حقوق اللہ خاصہ میں دعویٰ خطا دینا قضاء مقبول ہے والخطا وهو عذر صالح لسقوط حق الله تعالى وبصير شهية هي دفع العقوبة حتى لا يات الحاحي ولا يؤاخذ بحد او قصاص (کدافی نور الانوار) ۱ فان زفت اليه غير امراته فوطئها اي امراته فوطئها لا يحد ولا بصير ايما (نور الانوار) ۲ جیسے کہ خطا غیر عورت سے وطئ مرد یا شمار سمجھ کر کسی انسان کو مرد، اتقان صورتوں میں دعویٰ خطا قضاء بھی مقبول ہے اور حد و قصاص واجب نہیں ہوتا کیونکہ حدود حقوق اللہ خاصہ میں سے ہیں اور ان میں دعویٰ خطا مقبول ہے پس جب کہ دعویٰ خطا مقبول ہو تو اب یہ دیکھنا ہے کہ قرأت میں اعراب غلط پڑھنے کا کیا حکم ہے تو متقدمین اگرچہ ایسی غلطی میں جس سے معنی میں تغیر فاحش ہو جائے فساد صوبہ کے قائل ہیں لیکن متاخرین میں سے بہت سے جلیل القدر فقہاء فرماتے ہیں کہ نماز صحیح ہو جائے فساد نہ ہو اور یہی قول مفتی ہے۔ واما المتأخرون کائن مقاتل واس سلامه واسماعيل الراهد واسي بكر البلخي والهد واسي وابن الفصل والحلواسي فاتفقوا على ان الخطا في الاعراب لا يفسد مطلقا ولو اعتقاده كفرا (رد المحتار) ۳، وكذا وعصى ادم وبه نصب الاول ورفع الثاني بفسد عند العامة - وكذا فساء مضر المدرين بكسر الدال واياك بعد بكسر الكاف والمصور بفتح الواو - وفي الواو لا تفسد في الكل وبه يفتي مراربه وحاصله (رد المحتار) : وهو الاسد كذا في المحيط وبه يفتي كذا في العتابة وهكدا في الظهيرية (عالمگیری) ۴۔ اس قول مفتی کے موافق قضائے اول میں صحت

(۱) نور الانوار شرح المسار باب القياس فصل في بيان الاهلية ص ۳۱۰ ط سعید کراتشی۔

(۲) ایضا حوالہ سابقہ

۳، حماد بن محمد بن عبد السلام کتاب الصلاة باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ لہا مطلب مسائل رد الشری ۱ ۶۳۱ ط سعید کراتشی

(۴) ایضا حوالہ سابقہ

(۵) الفتاویٰ الہدیة کتاب الصلاة الباب الرابع فی صفة صلاة الفجر فی الہ لغاری ۱ ۸۱ ط صاحبہ کوند

نماز کا حکم صحیح ہو گیا اور جب نماز صحیح ہوئی تو ہود شرط نہ ہو اور صدق معلق واقع نہ ہوئی، اس کے بعد عورت کا ارتداد زوج کی وجہ سے دعویٰ نکاح کرنا غیر مسمون ہے کیونکہ قاضی اس صورت میں ارتداد زوج کا حکم نہیں کر سکتا جس کے وجوہ حسب ذیل ہیں :-

(۱) اب اگر حکم باطل ہو گیا ہے تو حال سے خالی نہیں اول یہ کہ قضائے اول بحال باقی رہے اور قضایا ارتداد بھی برہی جائے اس میں تو صورت پر اتفاق ضدین بلکہ تقیضین ہے۔ کیونکہ قضائے اول کا مقتضی صحت نماز ہے اور قضائے ثانی کا بعد ان نماز قضائے اول کا مقتضائے ثانی ہے اور قضائے ثانی کا بطلان نکاح قضائے اول کا مقتضی اسلام مزید ہے (کیونکہ صحت سلوہ کے حکم کے لئے اسلام منقطع شرط ہے) اور قضائے ثانی کا مقتضی غیر زید و ربی ان دونوں متناقض حکموں کا وہی کلام واحد ہے۔ دویم یہ کہ قضائے اول کو باطل کر دیا جائے اور قضائے ثانی کو صحیح واجب النفاذ سمجھا جائے مگر یہ دونوں صورتیں باطل ہیں پہلی تو وجہ لزوم اجتماع تقیضین کے اور دوسری اس وجہ سے کہ قضائے اول جب کہ مسد مجتہد فی میں واقع ہو جائے تو پھر وہ واجب العمل و التفیذ ہو جاتی ہے اور خود اس قاضی کو یا کسی دوسرے قاضی کو اس کے ابطال کا اختیار نہیں رہتا۔ واداء رفع الیہ حکم قاص احمر - فید اتفاقاً اذ حکم بنفسه قبل ذلك (ای الرفع) كذلك نفده . ای لزام الحکم بمقتضاه لو محتجہ ا فیہ (در مختار) قوله نفده ای یحب علیہ تنفیذہ (رد المحتار) اعلم انہم قسموا الحکم ثلاثة اقسام قسم یرد بكل حال وهو ما خالف النص او الاجماع و قسم یمضی بكل حال وهو الحکم فی محل الاجتهاد الح (رد المحتار) ۲۰

(۲) حکم بالردة حقوق اللہ خاصہ میں سے ہے اور حقوق اللہ خالصہ میں دعوائے خطا قضاء مقبول ہے ورنہ اس پر اشدہ میں دعوائے خطا مقبول نہ ہوتا اور حد زنا لازم آتی رہی انسان بالخطا میں دعوائے خطا مقبول نہ ہوتا اور قصاص قضاء لازم آتا ہے ائمہ ازہم باطل ہے مگر قضاء وجوب حد یا قصاص کا حکم نہیں دیا جاتا کیونکہ حدود حقوق اللہ میں سے ہیں اور قصاص میں اگرچہ حق عبد بھی ہے لیکن اس کا بدل دیت کی صورت میں ادا کر دیا گیا اور اس کی تشکیلی خاطر کا جب ہو گیا اور ان کے عالم من الشر جو موجب قصاص تھا وہ دعوائے خطا اس کا حکم مرتفع ہو گیا یہ بات کہ حکم بالردة حقوق اللہ میں سے ہے اس عبارت سے ثابت ہے۔ بخلاف الارتداد لانہ معنی یقر د بہ المرتد لاحق فیہ لغيرہ من الادمیین (براریہ) ۲۰ پس جب کہ صورت مسئلہ میں زید تکلم بانھا کاذب ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کا قول قضاء مقبول نہ ہو۔

۱. تحلی ای سفل المس سفلان بعین د وحده الشرط مرفوع الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق

باب العلق ۳/۲۵۲ ط سعید کراتشی

۲. هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الفصا، فصل فی الحسن مطلب ما یفقد من الفصا وما لا یفقد ۵/۳۹۳

۳۹۴ ط سعید کراتشی

۳. الفدوی البررید علی هامش الفدوی لیسیدی کتاب لحد یکون سلاما او کفرا او خطا الفصل الثانی فیما یکون

کفرا من المسلم وما لا یکون ۶/۳۲۲ ط ماحدیہ کونہ

(۳) ردة کی حقیقت فقہائے اس طریقیہ کی ہے احراء کلمۃ الکفر علی اللسان ، یعنی کلمہ کفر قصد ازبان پر جاری کرنا قصد کی قید لفظ اجراء سے مفہوم ہوتی ہے ورنہ جریان کلمۃ الکفر کہ جاتا پھر جس شرط صحت ردة بیان کئے ہیں وہاں طوع یعنی اختیار کو شرط صحت میں بھی ذکر کیا ہے۔ پس جب تک کہ قصد اختیار متحقق نہ ہو ردة کا تحقق ہی نہیں ہو سکتا ، اور کسی چیز کے تحقق سے قبل اس کا حکم کر دینا بابت باطل ہے مثلاً وضو شرط نماز میں ہے تو جو نماز وضو پڑھی جائے وہ صحیح نماز نہ ہوگی تو قبل تحقق وضو کے صحت نماز کا حکم کر دینا یقیناً غلط اور باطل ہے ، اور یہ ظاہر ہے کہ قصد اختیار امور قلبیہ میں سے ہے اس پر سوا صاحب معاملہ کے کسی دوسرے انسان کو اطلاع نہیں ہو سکتی جب تک کہ صاحب معاملہ خود اقرار نہ کرے پس تحقق شرط ردة کے لئے صاحب معاملہ کا یہ اقرار کہ اس نے قصد الفاظ کفریہ کا تلفظ کیا ہے ضروری ہے اور چونکہ اس کے اقرار کے سوا اور کوئی سبیل اس کے حکم کی نہیں اس لئے اس کے انکار و اقرار کی تصدیق ضروری ہوگی ہاں کبھی اس کے عدم انکار قصد کو قائم مقام اقرار قصد کے حکم قضا میں کر لیا جائے تو ممکن ہے لیکن اس کے انکار صریح کی کہ تمہد سے صحت منکر ہو تصدیق نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں نیز اقرار صرف تلفظ بالا اختیار کا ثبوت ردة کے لئے کافی ہے اس کے معنی کا قصد کرنا اور مراد لینا شرط نہیں کیونکہ ہازل والاعب کے ارتداد کا حکم فتح القدیر و غیرہ مآتب معتبرہ میں مصرح ہے اور ان دونوں کے کفر کی وجہ ان کا یہ کلمہ کفر یہ غیر مقصودا معنی نہیں بلکہ استتخاف بالدين ہے پس یہ قول کہ دعائے خطا کی صورت میں ارتداد کا حکم نہ کرنا چاہیے یقیناً راجح بلکہ صواب ہے قال فی السحر والحاصل ان من تکلم بکلمۃ الکفر ہا زلا اولاً عباً کفر عند الكل ولا اعتبار باعتقاده کما صرح بہ فی الخانیۃ ومن تکلم بہا محطاً او مکرها لا یکفر عند الكل الی اخرہ (رد المحتار) ، اس عبارت کا ظاہر مفہوم یہی ہے کہ خطا اور آراء کی صورت میں دیانہ و قضاء با اتفاق کافر نہ ہوگا کیونکہ خطا اور آراء کو ایک مد میں شامل کیا ہے اور آراء میں قضاء کافر نہ ہونا مسلم ہے لہذا فی الخفاء اگر شبہ کیا جائے کہ ردة زوج کے ساتھ زوجہ کا حق خلع و خروج عن امین متحقق ہے تو ممکن ہے کہ خفا کے اوصاف اس پر فیما بینہ و بین اللہ کفر کا حکم عائد نہ ہو لیکن اگر قاضی اوصاف خطا کی تصدیق کر لے تو زوجہ کا حق باطل ہوتا ہے اور اسی وجہ سے بزاز یہ اور شامی میں ہے کہ ”خنی

(۱) و رکب حر ، کلمۃ الکفر علی اللسان بعد الایمان ( الدر المحتار مع ہامش رد المحتار کتاب الجہاد باب المرتد ۴/ ۲۲۱ ط سعید کرائشی )

(۲) و شرائط صحیح العقل والصحو والصوح ( درمختار ) وقال فی الرد ومن تکلم بہا محطاً او مکرها لا یکفر عند لكل ومن تکلم بہا عداً علماً کفر عند الكل ، ہامش رد المحتار مع الدر المحتار کتاب الجہاد باب المرتد ۴/ ۲۲۴ ط سعید کرائشی )

(۳) نہ الشرط لہ علامۃ و شرعاً ما یؤلف علیہ الشی ولا یدخل فیہ ( درمختار ) وقال فی الرد اما ان یؤلف اسی عند کتوبہ لصلۃ فیسمی شرطاً ، ہامش رد المحتار مع الدر المحتار کتاب الصلاۃ باب شروط الصلاۃ ۱/ ۴۰۶ ط سعید کرائشی )

(۴) ہامش رد المحتار کتاب الجہاد باب المرتد ۴/ ۲۲۴ ط سعید کرائشی -

میں اگرچہ کافر نہیں ہوتا مگر قاضی تصدیق نہ کرے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم خود بزاز یہ سے نمبر ۲ میں نقل کر چکے ہیں کہ ردت کا حکم کرنے میں کسی آدمی کا حق متعلق نہیں پس اس کی یہ عبارت خود اس حکم عدم تصدیق قاضی کے منافی ہے اور شامی نے اس قول کو صرف بلفظ بدلیل صرح و بیان کیا ہے اور تصدیق کرنے والوں کا نام نہیں بتایا اس سے یہ نقل چندال قبل اعتماد نہیں پھر ہم کہتے ہیں کہ زوجہ کا حق نفس تکلم بکلمۃ الکفر کے ساتھ متعلق نہیں بلکہ ردت کے آثار مترتبہ علیہا میں سے ہے اور ترتب آثار بعد وجوب حقیقت ہوتا ہے اور جب تک کہ طو و اختیار ثابت نہ ہو جائے حقیقت ردت تو محقق ہوئی نہیں اس پر آثار کا ترتب کیسے پھر خود شامی نے جامع النہو لیں و نور العین وغیرہ سے نقل کیا کہ ایسے الفاظ کفر یہ جن میں کوئی عید تاویل بھی ہو سکتی ہے دے پر بھی حکم بخیر نہ کیا جائے اور عدمہ شامی فرماتے ہیں و مفہومہ اند لا یحکمہ بفسخ الکاح۔ یعنی جامع النہو لیں و نور العین کی عبارتوں کا مفہوم یہ ہے کہ فسخ نکاح کا حکم نہ کیا جائے پس جامع النہو لیں و نور العین وغیرہ یہ کی نقول شامی کی امت سے بدرجہ اولیٰ باعمل و اقبول ہیں ۲ پھر یہ اس صورت کا حکم ہے کہ قائل نے کلمہ کفر یہ کا یقیناً تکلم کیا اور خود کوئی صورت چٹائی پیش نہیں کی۔ ۳۔ نکتہ صورت مسئلہ میں قائل خود ہی اپنی معذوری اور بے اختیار کی بیان کرتا ہے پس یہاں بدرجہ اولیٰ حکم ردت نہیں ہو سکتا۔

(۴) تعینات طلاق (ان دخلت الدار فالت طالق) جس میں عورت کا حق بانڈات متعلق ہوتا ہے ان کا حکم یہ ہے کہ اگر زوج قیق یو جو شہ کا نکار کرد اور زوج قیق یو جو شہ طاقی مدعی ہو تو بین زوج کے اہمیت اور قول زوج کا معتبر ہوتا ہے۔ وان احتلھا فی وجود الشرط فالقول له الا ادا برہست وما لا یعلم الا مہا فالقول لها فی حقہا (عالمگیری) ۲ فان احتلھا فی وجود الشرط فالقول له مع الیمس لا نکار الطلاق (در مختار) قوله فی وجود الشرط ای صلا او تحقیقا کما فی شرح المجمع احتلھا فی وجود اصل التعین بالشرط او فی الشرط بعد التعین و فی

۱. دلیل ماصر خود به من بگو. رد: بگویم بگویم مباحه فحری عی لماسه کلمه انکفر حصه لا قصد لا قصد  
نقصی و ن کار لا بکفر قلم بید و یس و نه تعالی (هافش رد لاسحر) کتاب لحدود باب لمرید ۴ ۲۲۹ ط سعید  
(کراتشی)

۲۔ یہ مفسر کلامیہ یہاں کہ لا تکفیر نہ دین مسلمہ کی لا یحکمہ کفرہ لا مکات لہیں یہ راہیہ فی جامع  
تفصیل میں ہے کہ کلام قوں و علی ہد سعی لا تکفیر من شہ دین مسلمہ ولکن سکن سبیل من مرادہ حلالہ  
لہدہ و معاملہ لفیحة لا حقیقہ دین لا اسلام سعی لا تکفیر حسد و تلہ دعائی غمہ و افرہ فی نور العین و مفہومہ کہ  
لا یحکمہ یصح لکاح و فہ اسحت ہدی قباہ و مہرہ سجدہ کاح فہو لا سک فہ حیاط خصوص فی حق الیہم  
لا رد لہیں یسمون ہدہ تکفیر فہم لا یحصر علی ہلہم ہد سعی صلا و قد سئل فی احقرہ عس قل نہ یحکمہ  
رحمہ لشرع فقل لا قل و فی مفہم کہ کفر و سب و حہ فہل شب کفرہ نہت فاحاب نہ لا سعی بدعائم لہ سدر  
تکفیر اہل اسلام لی حرم حرورہ فی اسجر ہمس رد المحتار کتاب الجہاد باب لہرہ مطلب فی حکمہ من سہ  
دین مسلمہ ۴ ۲۳۰ طبعہ کراتشی

۳. اشتراکی الهیة کتب اختلاف است لریح فی السیرۃ بعضی است فی بعضی یکصد و نود و غیره؛ مصنف  
 اختلاف الروح فی وجود الشرط ۱ ۴۲۲ ط ماحدیه کونیه )

الرأیة ادعی الاستثناء او السرط فالقول له الح (رد المحتار) ۱ پس در جواب فتوح کلام میں کو یہ  
 وجہ وجود شرطی مدعی ہے کہ کلمہ بکلمہ کفر طوعاً و اختیاراً ہے و زوج اس کا منکر ہے ہذا حسب قاعدہ  
 مذکورہ قول زوج قضاء بھی معتبر ہونا چاہیے بلکہ یہاں بدرجہ اولیٰ قول زوج کا اعتبار ہو گا کیونکہ عورت کا حق  
 بامذات ثبوت ردت کے ساتھ متعلق نہیں بلکہ حکام ردت میں سے ہے و حکمہ النسی تسرہ و اترہ  
 المستتر علیہ (رد المحتار) ۱ اصل جس شخص کی زبان سے کوئی کلمہ کفر یہ نکل جائے اور وہ خفاء  
 نکلے گا مدعی ہے جیسے کہ آتش نمازیں خفاء ایسے سے الفاظ جن کا قصد کفر ہے نکل جاتے ہیں و یہ حکم رتدہ کا  
 مدعی ہونا تو متعلق علیہ ہے قضاء بھی اس کے قول کی مع یقین تصدیق کے جائے گی اور قاضی کو کوئی حق نہیں  
 کہ اس پر رتدہ کا حکم لگائے و اس کی قسم کا اعتبار نہ کرے یا اس کی زوجہ کا نکاح فسخ کر دے نیز خفاء کی کلمہ  
 کے زبان سے نکلنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ متکلم بہوش ہو یا مجنون ہو بلکہ بہوش و حواس صحیح ہونے  
 اور اک و شعور قائم ہونے کی حالت میں بھی یہ قصد الفاظ زبان سے نکل جاتے ہیں است طالق کہنے کے بعد یہ  
 تاویل کہ میری مراد طالق عن وفاق تھی قضاء اس سے معتبر نہیں کہ الفاظ صدق خود موجب حکم ہیں و  
 ان کے صدور کے ساتھ بامذات حق عورت متعلق ہو باتا بحد ف کلمہ کفر کے کہ یہ بالذات موجب ردة  
 نہیں بلکہ طوع و اختیار شرط است ردت سے ہے اور اس کے ساتھ کسی انسان کا حق بامذات متعلق نہیں  
 پس کفار اختیار دور حقیقت زکا سبب ہے پس نکاح حکم مع قمر رب سبب ہذا واللہ علم بالصواب۔ محمد کفایت  
 المدکان تہذیب مدرس مدرسہ مینیہ، علی۔ رجب ۱۳۶۱ھ

شوہر نے کہا کہ ”اگر بھی جو اشیاء تو میری بیوی پر ”طلاق“ ہے تو کیا حکم ہے؟  
 (سوال) ایک شخص نے ایک جماعت شیعہ سے جو ہمیشہ جو اشیاء کہہ کر شخص سے یہ قسمیں کہ خدا ان قسم  
 میں بھی جو نہیں ہیوں گا اگر بھی جو اشیاء تو میری بیوی پر صدق ہے اب اگر اس جماعت میں سے کوئی  
 شخص جو اشیاء تو اس کی بیوی پر صدق پائے گی یا نہیں درپردہ کی تو کون کی صدق؟  
 (جواب ۲۶۵) ان قسم کے لئے واو میں سے جس جس کی شہادی ہو چکی تھی اور قسم کے وقت اس کے  
 زبان میں کوئی عورت تھی وہ اس قسم کے بعد جو اشیاء تو اس کی بیوی پر ایک صدق رہتی پر جان  
 ۲۔ یونکہ متعلق صدق و حد سے ہے اور وہ راجعی ہوتی ہے واللہ اعلم۔ کتبہ محمد کفایت اللہ کفر۔ مدرس  
 مدرسہ مینیہ، علی۔ مسجد دہلی۔

۱۔ ہمیشہ رد المسحور مع لدر المسحور کتاب الطلاق باب السعوط مطلب اختلاف ابرو حین فی وجود الشرط ۳ ۳۵۶  
 محمد سعید کرائشی

۲۔ ہمیشہ رد المحتار کتاب الوقف ۴ ۳۴۱ ط سعید کرائشی

۳۔ رجوع لمن بعد السرط مطلب بکنی و وحید فی السنن طبع و غنت و لا لا رد المسحور مع ہمیشہ  
 ۴۔ المسحور کتاب الطلاق باب السعوط ۳ ۳۵۵ ط سعید کرائشی ۵۔ الطلاق علی صریح و کساد و لصریح  
 فیہ است طالق و مضطعة و صفت فیہ یقع۔ الطلاق لرحعی لا ھذا الاضاط يستعمل فی الطلاق ولا يستعمل فی غیرہ  
 فکما صریح و نہ یغنی ابر حیدر۔ کتاب الطلاق باب افعال الطلاق ۲ ۳۵۹ ط شرکہ عثمانہ مداد







ہو کی یا نہیں؟ (۱۱) اگر جہاں مکانوں میں داخل کیا گیا تو یہ حکم ہے؟ (۱۲) ہملہ اشخاص مذکورین باہر کے مکانوں میں داخل ہونے کے بعد وقوت حلق ہو کا یا نہیں؟ یا کسی ایک مکان میں داخل ہونے سے وقوت حلق ہو جائے گی؟ (۱۳) مکانات مذکورہ بالا میں ترتیب وار داخل ہونے اور بغیر ترتیب کے داخل ہونے میں کوئی فرق ہو تو بیان فرمایا جائے؟ (۱۴) طلاق رجعی ہو کی یا نہیں؟ (۱۵) اگر بائن ہے تو کیوں اور یا عدت نذر نے سے پہلے نکاح کر لینا کافی ہے؟ (۱۶) ان سب صورتوں سے بچنے کے لئے اگر کوئی حیلہ شرعی ہو تو بیان فرمادیں (۱۷) فقہاء کے مشہور قول التحیر یبطل التعلیق کا یہ مطلب ہے اور کیا صورت مذکورہ بالا میں یہ حیلہ چل سکتا ہے؟ المسئلی نمبر ۲۱۱ مولوی محمد تینا عثمانی مبارپوری رحمۃ اللہ علیہ ۲۰۱۳ھ ۱۴۳۵ھ ۷ فروری ۱۹۳۴ء

(حواص ۲۶۸) (۱) اگر اس امر کے نذر عورتیں موجود ہیں تو نہ عورت اور نہ مرد ضرورت دونوں صورتوں میں نہیں جاسکتا، اور عورتیں نہ ہوں تو دونوں صورتوں میں جاسکتا ہے (۲) درست ہے (۳) نہیں داخل ہو سکتا کیونکہ اگرچہ زید کا نکاح میں سنوت رخصت تھی مگر مکان زید کے نام سے مشہور ہو گا اسی بنا پر حالف نے زید کی طرف مکان کی نسبت کر کے وہی مکان مراد لیا۔ (۴) نہیں جب تک کہ وہ مکان عمرہ کے نام سے معروف رہے، (۵) داخل ہو سکتا ہے (۶) تیار نہ کر لینے کی صورت میں جس جانب بکر ہو گا اس جانب نہیں جاسکتا، (۷) اگر خالد بھی ان مکانوں میں سنوت پذیر ہے تو مکانوں میں نہیں جاسکتا۔ (۸) خالد کے مکان میں نہیں جاسکتا۔

(۱) ان میں پر قسم تھا کہ اب ضرورت کی وجہ سے یہ بھی قسم نہ دے گا، ہاں اس میں فی الہدایہ والفاصل فی المس والموکرہ ولسی سواء حتی یحب الکفرہ (الہدایہ کتاب الايمان ۲/۷۹ ط شریکۃ علمیہ مدین) وفی فی الدر لو الحالف مکرہا او محطاً او داهلاً او ساہباً او لا یحلف ثم یسی و حلف فیکفر مرتین مرہ لحقہ و احرى ادا فعل لمحلوف علیہ عیبی لحديث ثلاث هرلہن حادۃمہا الیمین فی المس او الحث فی حث بفعل المحلوف عند مکرہا (نذر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الايمان ۳/۷۰۸، ۷۰۹ ط سعید کراچی)

(۲) والاصل ان الاستثناء نکمہ بالحاصل بعد التبا وهو الصصح و معذرتہ نکلہ بالمسئلی مہ فیصح استثناء البعض من لخصۃ لانہ یبقی لکم باسعتی بعدہ (الہدایہ کتاب لطلاق باب الايمان فی مطلاق فیصل فی الاستثناء ۲/۳۹۰ ط شریکۃ علمیہ مدین)

(۳) و فی حلفہ لا یکلم عندہ ای عند فلاں او عرسہ و صدیقہ ولا بدخل دارہ ولا یس ثوبہ او لا یاکل طعامہ او لا یرکب دابہ ان رالت اصافہ بیع و طلاق و عداوۃ و کلمہ لم یحث فی بعد اشار الیہ بہد او لا عی المذهب و فی غیرہ ان اشار بہد او عی حث والا یشر ولم یس لا یحث (توبیر الانتصار و شرحہ مع هامش رد المحتار کتاب الايمان باب الیمین فی الاکل والشرب واللبس والکلام ۳/۷۹۷، ۷۹۸ ط سعید کراچی)

(۴) و فی حلفہ لا یکلم عندہ ای عند فلاں او عرسہ او صدیقہ او لا بدخل دارہ او لا یس ثوبہ او لا یاکل طعامہ او لا یرکب دابہ ان رالت اصافہ بیع او طلاق و عداوۃ و کلمہ لم یحث فی بعد اشار الیہ بہد او لا و فی غیرہ ان اشار بہد او عی حث والا یشر ولم یس لا یحث (توبیر الانتصار مع هامش رد المحتار کتاب الايمان باب الیمین فی الاکل والشرب واللبس والکلام ۳/۷۹۷ ط سعید کراچی)

(۵) اس لئے کہ شرط میں سلیمان کے گھر میں داخل ہونے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

(۶) فی الحایۃ ایضا حلف لا بدخل دار رد ثم حلف لا بدخل دار عمرو فاعها رد من عمرو و سلمہا الیہ فحدثها ان حلف حث فی الیمین الذیۃ عندہ لال عندہ المستحدث بعد الیمین بدخل فیہ لومات مالت الدار فدخل لا یحث لانہا للورثۃ (هامش رد المحتار کتاب الايمان باب الیمین فی لدخول و اخرج و السکی و الا بیان و مرکوب و غیر ذلك ۳/۷۶۹)

اور جب تک مکان تقسیم نہ ہو اس وقت تک کسی مکان میں نہیں جاسکتا، (۹) اگر کوئی جدید مکان نہ اُمیں اور اس میں خود سمونت پذیر ہو جائے تو نہیں جاسکتا (۱۰) طلاق واقع ہو جائے تو (۱۱) جب تا یہ مطلب کہ کوئی اس وزید باقی اٹھا کر مکان میں سے یہ تو طلاق نہیں ہوگی مگر جب بٹتے ہی بلا توقف فوراً وہاں سے نکلنا لازم ہوگا اور ذرا بھی خود ٹکھہ تو طلاق ہو جائے تو (۱۲) ہر ایک مکان میں داخل ہونے سے طلاق ہوتی (۱۳) کوئی فرق نہیں (۱۴) باقی رہتی ہوتی (۱۵) باقی نہیں، (۱۶) کوئی حیدہ نہیں (۱۷) اس صورت میں اس کا کوئی اثر نہیں۔ مگر غایت اللہ کا ان شاء اللہ۔ مدرسہ امینیہ دہلی

شوہر نے بیوی سے کہا ”ابا جی کو اٹھنے دو“ و خدا کی قسم تم کو طلاق دوں گا“ تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنی بیوی سے کسی بات پر کچھ جھگڑا یہ سنہ میں اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ ”ابا جی کو اٹھنے دو“ و خدا کی قسم تم کو طلاق دوں گا“ اس نے بعد انہوں میں اسٹ ہوئی بیوی کہتی تھی کہ باقی کے اٹھنے پر طلاق ہو گئی کیونکہ مندرجہ بالا الفاظ اس کی بیوی نے کہے تھے زید کہتا ہے کہ طلاق نہیں ہوتی میرے یہ الفاظ تھے کہ ابا جی کے اٹھنے پر میں اس بات کا تصفیہ کر دوں گا۔ مگر میں نے تصفیہ نہ کیا تو تم کو طلاق دوں گا کی کہتی ہے کہ خدا میں نے یہ سنا ہے کہ ابا جی کے اٹھنے پر تم و خدا کی قسم طلاق دوں گا زید کہتا ہے کہ اس میں میں نے غلطی نہیں کی تھی یہ تھا یہ لفظ شریعہ میں سے تصفیہ کرنے کی شرط تھی تھی بیوی کہتی ہے کہ پہلے صرف یہ تھا کہ ابا جی کو اٹھنے دو خدا کی قسم تم کو طلاق دوں گا اور انہوں نے تصفیہ نہ کیا۔ باقی تصفیہ کا لفظ آخر میں کہتا ہے۔

المستفتی نمبر ۲۳۴۲ سید ابراہیم حسن اصفہانی ۹ اذیقعدہ ۱۳۵۲ھ ۶ مارچ ۱۹۳۲ء

(جواب ۲۶۹) جو الفاظ عورت بھی تسلیم کرتی ہے وہ یہ ہیں ”ابا جی کو اٹھنے دو خدا کی قسم تم کو طلاق دوں گا“ ان الفاظ سے طلاق نہیں پڑ سکتی نہ با فعل نہ باقی کے اٹھنے پر نہ بعد ابا جی کے اٹھنے پر زید پھر طلاق دے تو

(۱) یہاں سے لے کر

(۲) اس سے لے کر ”ابا جی کو اٹھنے دو“ میں طلاق نہیں ہے۔ کما فی الدر۔ ولو الخالف مکرھا او محطاً اور اھلاً او ساھباً و سباً و حلف ان لا یحلف ثم یسی و حلف فیکفر مریب مرہ لحنہ و حوی ادا فعل المحلوف عسی لحديث درہم ہر لہن حد مہا یسی فی الممس و احب فیبحث بفعل المحلوف علیہ مکرھا ( الدر المختار مع ہامش رد المختار کتاب الایمان ۳/ ۷۰۸، ۷۰۹ ط سعید کراچی )

۳۔ حلف الرجل لا یدخل دار فلاں و دخل مکرھا لا یحس ہذا ادا حمہ اسال واد حله مکرھا ( الصوی الہدیۃ کتاب محل الفصل السابع فی الایمان ۶، ۷ ط ماخذہ کوئٹہ )

(۴) اس سے لے کر ”تو طلاق تو محقق یہ ہے کہ تصدیق شریعتی طلاق ہو“ لہذا فی الہدایۃ الطلاق علی صریح و کذبہ و تصریح قولہ اب صلی و مصنفہ و مفسرک فیما یقع بہ الرجعی ( الہدایۃ کتاب الطلاق باب یتا طلاق ۲ ۱۳۵۹ شریعہ مائت )

(۵) اس سے کہ ”تم و طلاق دوں گا“ و بعدہ طلاق یا رد طلاق کا اظہار ہے اور بعدہ وراوہ طلاق سے طلاق واقع نہیں ہوتی کما فی الدر۔ سحر بحلاف قولہ طغی بفسد قلب اب صلی او انا اطلق بفسی لہ یقع لانه وعدہ حوہۃ مالہ یتعارف او تو الانشاء فتح۔ الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب نفوی الطلاق ۳ ۳۱۹ ط سعید کراچی )

پڑے اور نہ نہیں عورت کا یہ خیال کہ ابائی کے اٹھنے پر خود بخود طلاق پڑ گئی صحیح نہیں ہے ہاں اگر الفاظ یہی تھے اور ابائی کے اٹھنے پر زید نے طلاق نہیں دی تو زید پر قسم کا کفارہ لازم ہوگا کہ اس نے قسم پوری نہیں کی، لیکن اگر یہ قسم بھی تصفیہ نہ ہونے کی صورت میں طلاق دینے کی تھی اور ابائی کے اٹھنے پر تصفیہ ہو گیا تو نہ طلاق پڑی اور نہ قسم کا کفارہ واجب ہو۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ وہابی

نکاح سے پہلے کہا ”اگر میں نے جھوٹ بولا تو جب میں نکاح کروں وہ عورت مجھ پر طلاق ہے (سوال) زید نے قبل ملک نکاح کے کہا کہ اگر میں نے کبھی بھی جھوٹ بولا تو جب میں نکاح کروں وہ عورت مجھ پر طلاق ہے اب اس شرط ٹھہرانے کے بعد زید نے جھوٹ بھی تصدیق نہ کیا اب زید نے نکاح بعد وقوع شرط کے کیا یا کرتا ہے تو کیا اس وقوع شرط سے جو قبل ملک نکاح سے ہے وقوع شرط بھی لازم ہوتا ہے یا نہیں اور اگر بالفرض نکاح بھی کر لیا تو کیا ہم ستر ہونا زنا میں شمار ہوگا“ المستفتی نمبر ۲۹۸ گل محمد (ضلع سورت) ۱۶ صفر ۱۳۵۲ھ ۳۱ مئی ۱۹۳۳ء

(جواب ۲۷۰) ہاں نکاح کرنے کے بعد عورت پر طلاق ہو جانے کی طلاق نہ ہونے کا حید یہ ہے کہ زید خود نکاح نہ کرے نہ کسی کو وکیل بنائے نہ امر کرے بلکہ کوئی دوسرا شخص بطور فضولی کے زید کا نکاح کی عورت سے کر دے اور زید اس نکاح کی منظوری قول کے ساتھ نہ دے بلکہ اس منکوحہ عورت سے وحی کرے تو یہ وظی نکاح کی اجازت بھی ہو جائے گی اور زید کا نکاح بھی ہو جائے گا اور طلاق بھی نہیں پڑے گی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ وہابی

### مہر نفقہ عدت وغیرہ کی معافی کی شرط پر طلاق

(سوال) زید کی بڑی نابالغہ جس کی عمر وقت نکاح سات سال تھی ولایت پدر بھر کے لڑکے باغ کے ساتھ عقد ہوئی بڑی بھر کے لڑکے کے نکاح میں سات سال رہی اور اس عرصہ میں وہ اپنے خاوند کے ہاں نہیں گئی بعد نذر نے سات سال کے بھر کے لڑکے نے اس وجہ سے کہ لڑکی نابالغ بتائی جاتی ہے اور مجھے دکھائی نہیں گئی اس سے وقت باغ ہونے کے ایسا نہ ہو کہ مہر و نفقہ حسب کرے اس شرط پر طلاق بائن دی کہ آئندہ کوئی بھڑ مہر وغیرہ کا متنباب لڑکی نہ ہو زید نے کل ذمہ داری بہ جسے عدالت کے اور طلاق قبول کی زید کی بڑی کو نہ تو وقت طلاق بلایا گیا اور نہ اس نے مہر و نفقہ وغیرہ کی معافی دی اور نہ طلاق قبول کی تو کیا طلاق ہو گئی؟

۱۔ وھذا القسم فیہ لکفارة فقط ان حبس الدر لمحصر ہامش رد المحتار کتاب الایمان ۳ ۷۰۸ ط سعید کراتشی  
مقرر کی صورت میں غارہ قسم یہ ہے (۱) غارہ کرنا (۲) یا اس مسکینوں ۱۰۱۵ نوں وقت غارہ کرنا (۳) یا اس مسکینوں ۱۰۱۵  
۲۔ اسے چاہے کہ آیا اور اگر یہ تیوں نہ ہو سکیں تو تین ان کے درجہ پر پہنچ کر کما فی الدر المحتار و کفارہ بحریررقہ و  
اصعام عشرة مساکیں او کسوتہم بما یسر عدمہ بدن وان عجز علیہ کلک وقت الاداء عدمہ  
(الدر المحتار مع ہامش رد المحتار کتاب الایمان ۳ ۷۲۵ ط سعید کراتشی)

(۲) حنف لا یتروح فروعہ فصولی فاحار بقول حبس وباللعل وھذا بالکتابہ حلال لا یسدۃ لا یحت بہ یقینی حایۃ (در محار)  
وفال فی الرد (قوله باللعل) کعبث المہر او بعضہ بشرط ان یصل الیہ و قبل الوصول لیس بشرط ہونہ و کتبیلہا بشہوۃ و حمایہ  
لکن یکرہ تحریرہا بشرط ہونہ العقد من لیسحرم بحسب فقہاء لیسحرم بحسب فقہاء لیسحرم بحسب فقہاء لیسحرم بحسب فقہاء لیسحرم بحسب فقہاء  
رد المحتار مع الدر المحتار کتاب الایمان ۳ ۸۴۶ ط سعید کراتشی

وقت طلاق کے بحر کے ٹرکے وبتیا یا کہ ٹرکے نابالغ ہے اس لئے میں تین زید مہر وغیرہ کی معافی اور طلاق قبول کر سکتا ہے اور آئندہ کوئی جھڑپ نہیں ہوگا طلاق بائن حاصل کی حالت تکہ ٹرکی اس وقت باغ تھی اس لئے کہ وقت نکاح سات سال تھی اور وقت طلاق ۴ سال ہوئی تو لیا ایسی صورت میں زید کا مہر وغیرہ معاف کرنا اور طلاق قبول کرنا جائز ہوگا اور طلاق صحیح ہوئی طلاق سے بعد جب پانچ ماہ گزر گئے تو نکاح ثانی ہوا اور باغ سات ہوئی اور صحیح معلوم ہوا کہ لڑکی ایک سال سے بالغ ہے۔

لڑکے نے یہ الفاظ وقت طلاق اپنی زبان سے کہے تھے میں معذور نہ معافی مہر و نفقہ عدت جینہ، چڑھا وغیرہ طلاق بائن دیتا ہوں زید نے طلاق قبول کی اور چڑھاوا وغیرہ اپنی لڑکی کی طرف سے معاف کیا اب جو مسئلہ شرعی ہوا اس سے آگاہ یہاں 'المستفتی' نمبر ۴۰ سیف مد (کوئٹہ راجپوتانہ) ۲۲ جمادی الثانی۔ (جواب ۲۷۱) یہ طلاق مہر و معافی اور نفقہ عدت و جینہ و چڑھاوا کے بدلے میں دی گئی ہے۔ باپ کو ان چیزوں کا اختیار نہیں تھا۔ اب تہاؤں نے مہر معاف کر دیا ہو اور نفقہ عدت و جینہ و چڑھاوا چھوڑ کر طلاق لینا قبول کیا ہو تو طلاق صحیح ہوئی ورنہ نہیں۔ تم کا خیال اللہ کا نازل۔

شوہر نے کہا "اگر یہ لڑکی اس مرض میں مر گئی تو اس کے مرنے کے ساتھ تجھ پر تین طلاق پڑ جائیں گی" تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید کی ایک لڑکی مرض شدید میں مبتلا تھی۔ زید کی زوجہ یعنی لڑکی کی والدہ نے اس لڑکی کو حالت مرض میں موت تکلیفیں دیں۔ اس پر زید جو بہت صدمہ ہوا اور اس نے غصہ میں آکر کہہ دیا کہ اگر یہ لڑکی اس مرض میں مر گئی تو اس کے مرنے کے ساتھ تجھ پر تین طلاق پڑ جائیں گی اور تو مطلقہ ٹلٹھ ہو جائے گی۔ بعد چند دن کے وہ لڑکی اسی مرض سے مر گئی۔ اب زید کی زوجہ کا شرعاً کیا حکم ہے؟ بیوا تو جروں۔

المستفتی نمبر ۲۱۹ محمد یونس (چاکام) ۱۷ رجب ۱۳۵۳ھ ۲ اکتوبر ۱۹۳۴ء

(جواب ۲۷۲/۱۵۶۷) (ازدارالافتاء دیوبند) یہ تحقیق بالشرط ہے اور جب کہ دختر مذکورہ اسی مرض میں مر گئی ہے جس میں مرنے پر طلاق ثلاثہ کو معلق کیا تھا تو تین طلاقیں واقع ہونے میں تردد نہیں کیا جاسکتا ہے، رہا یہ کہ جزائیں فدا مستقبل کا ہے قبل نفقات نہیں ہے مومنہ جزا مستقبل ہی ہوتی ہے اس تکلیف کی صورتیں کم ہوتی ہیں عدوہ ۳ الزی جزائے مستقبل کی صحت نصوص میں موجود ہے مستجدنی ان شاء اللہ صابروا ولا اعصی لک امر استجدنی ان شاء اللہ من الصابرین۔ ان کے بعد دونوں جگہ

۱. فوبہ وکدہ لکسرہ الخ) ی ادا جمعہا ابوہ لا ادہا فوبہ لا یرمہا الماں ولا ولی لاہ کالاحسی فی حقہا و فی الفضول اذ صمد الای الالاحسی وقع الحلع ثم ان احارت بعد علیہا و بری الروح من المہر وان لم یضمن توفالجمع عنی حارتہا و احارت حار و بری الروح عن المہر والا لم یحر (ہامش ردالمحتار مع الدر المختار) کتاب الطلاق باب الحلع مطلب فی حلع الصغیرۃ ۳ ۵۷ ط سعید کراتشی

(۲) واد اصابہ الی الشرط وقع عقب الشرط اتفاقا مثل ان یقول لا مراۃ ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق) الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعقی الطلاق ۱ ۲۰ ط ماحدیہ کوئٹہ (۳) الکھف ۶۹ (۴) الصافات ۱۰۲

مضارع کے لول میں سین داخل ہے جو استقبال کے لئے ہے اس کے باوجود یہ تعلیق صحیح ہوگی بناءً علیہ زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی ہیں فقط محمد اعزاز علی امر و ہوی (مقیم دارالعلوم دیوبند) نفس جواب صحیح ہے بندہ اصغر حسین عفا اللہ عنہ۔ الجواب صحیح بندہ محمد شفیع غفرلہ (خادم دارالافتادارالعلوم دیوبند) الجواب صحیح۔ ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ۔ صحیح ہے ریاض الدین عفی عنہ۔ الجواب صحیح اشرف علی کلیم رجب ۱۳۵۳ھ طلاق واقع ہوگئی شبیر احمد عثمانی دیوبندی۔ الجواب صحیح خاکسار سراج احمد رشیدی عفی عنہ (مدرس مدرسہ عربیہ ڈابھیل) الجواب صواب بندہ محمد بدر عالم مدرس مدرسہ عربیہ ڈابھیل۔ الجواب صحیح عبدالرحمن کان اللہ له ووالدیہ وجميع المسلمين۔ الجواب صحیح احمد غفرلہ مستتم مدرسہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت۔ تین طلاقیں ہوگئیں محمد کفایت اللہ کان اللہ له 'مردارالافتاد مدرسہ امینیہ مردارالافتاد دیوبند مردارالافتاد ڈابھیل۔

اگر اپنی بیوی کو ماہانہ خرچ نہ دیا تو ایک ماہ انتظار کے بعد تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی تو کیا حکم ہے؟

(سوال) محمد یوسف کی شادی شیخ بھنو علی کی لڑکی سے ہوئی کچھ عرصہ زن و شوہر کے درمیان محبت رہی اور محمد یوسف سسرال ہی میں بیوی رہنے لگے اور اپنا گھر بار بلا مرت جھوڑ دیا زال بعد محمد یوسف سفر میں چلے گئے اور جب کچھ عرصہ بعد سفر سے واپس آئے تو بھنو علی نے پنچایت ٹھدایا کہ یوسف علی میری لڑکی کو کھانا خرچ نہیں دیتے اس لئے میری صفائی کراویں بیچ نے محمد یوسف کو تنبیہ کی اور بھنو علی نے اپنی رضامندی اس بات پر ظاہر کی کہ محمد یوسف برابر ماہ سہ خرچ دینے کا ایک شرائط نامہ لکھ دے۔ چنانچہ محمد یوسف نے شرائط نامہ لکھ دیا جس کی نقل مسئلہ استفتاء ہذا ہے محمد یوسف پھر سسرال میں ہی رہنے لگے اس کے ہفتہ دو ہفتہ بعد محمد یوسف اور ان کی سسرال والوں کے درمیان نا اتفاقی ہوگئی اور محمد یوسف نے وداعی مانگی۔ اس پر بھنو علی نے کہا کہ محمد یوسف اپنا مکان ہوائے تو وداعی میں مجھ کو کچھ عذر نہ ہوگا محمد یوسف نے مکان ہوا اس کے بعد رخصتی ہوئی اور محمد یوسف اپنی بیوی کو گھر لیا اور بارام رکھنا شروع کیا لیکن لڑکی کے میکے والے محمد یوسف کے خلاف رہے آخر کار ۲۹ مئی ۱۹۳۱ء کو جب محمد یوسف محرم کا تماشا دیکھنے گیا ہوا تھا تو اس کے غائبانہ اس کی خوشدامن صاحبہ بغیر اجازت محمد یوسف کے اس کی بیوی کو اپنے گھر لے گئیں جب محمد یوسف واپس آیا اور بیوی کو لاپتہ پایا تو سسرال گئے وہاں تکرار ہوئی اور لڑکی کے میکے والوں نے رخصتی سے انکار کر دیا اور لڑکی ہنوز میکے میں روکی ہوئی ہے اس کے بعد محمد یوسف نے پنچایت میں ایک عرضی دی اس پر بیچ نے رخصتی دالانے کی کوشش کی اور بہت اصرار کیا لڑکی والوں نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ لڑکی محمد یوسف کی بیوی نہیں رہی حالانکہ لڑکی کو گئے ہوئے ایک ماہ بھی نہ گزرا تھا آخر کار مجبور ہو کر بیچ نے محمد یوسف کی عرضی و شرائط نامہ مع مناسب سوالات کے دارالعلوم دیوبند بھیج دیا جس کی نقل مع جواب مشمولہ استفتاء ہذا ہے اس ہیر پھیر میں شرائط نامہ کے مطابق مہینہ پورا ہو رہا تھا اس لئے محمد یوسف نے مبلغ پانچ روپے خرچہ کے لئے اپنی بیوی کو بھیج دیا لیکن اس نے لینے سے انکار کیا اور نہیں لیا اسکے بعد استفتاء کا جواب آیا کہ میکے میں خرچ دینا واجب نہیں محمد یوسف نے میکے میں خرچ دینا موقوف کر دیا البتہ رخصتی کے لئے کئی مرتبہ تقاضا کیا اور ہنوز کر رہا ہے

لیکن اس کے خسر صاحب رخصتی نہیں دیتے اور کہتے ہیں کہ اس کی بیوی مطلقہ ہوئی۔

نقل اقرارنامہ۔ میں شیخ یوسف علی پر شیخ کنی خلیفہ ساکن کد پور آکے ہم بچان کے سامنے اقرار کرتے ہیں اور لکھ دیتے ہیں کہ ہم اپنی بیوی کو برائے ماہ ۱۰ ماہ خرفی خانہ داری دیں گے اگر دینے میں کی ضرورت کو تا ہی کریں تو ایک ماہ انتظار دیجئے اگر آخری ۱۰ ماہ تک نہیں دیں تو ہمارے تینوں طلاق واقع ہو جائے گی اس لئے اقرارنامہ پر گنہشت نشان دیا کہ وقت پر کام آئے کاتب شیخ میر علی۔ تاریخ ۳-۱۰-۳۱ المستفتی نمبر ۴۳۴ قمار بخش خواجہ (ضلع کوٹھیہ) ۳۱ ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ ۹ فروری ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۷۳) اقرارنامہ میں اس کی قسم نہیں کہ محمد یوسف اپنی بیوی کو نفقہ اس صورت میں دے گا کہ بیوی اس کے گھر میں رہے اس لئے محمد یوسف وہ دونوں صورتوں میں نفقہ دینا لازم ہے خواہ بیوی محمد یوسف کے گھر رہے خواہ محمد یوسف رضامندی یا کسی عذر صحیح شرعی کی وجہ سے بیٹے میں رہے البتہ اگر بیوی محمد یوسف کی جانت کے بغیر اور بغیر اس کی حق شرعی کے بیٹے میں رہے گی تو نفقہ کی مستحق نہ ہوگی پس اگر صورت واقعہ میں اس کی بیوی ناحق بیٹے میں چلی ہو اور بغیر اس عذر صحیح شرعی کے وہاں رہی تو نفقہ کی مستحق نہیں ہوگی لیکن اگر وہ محمد یوسف کی کسی عیبی حرکت کی وجہ سے چلی گئی ہے جس پر اسے جانا اور بیٹے میں رہنا جائز تھا تو وہ نفقہ کی مستحق ہے پہلے مینے کا نفقہ محمد یوسف نے مدت کے اندر بھیجا مگر زوجہ نے نہیں لیا تو اس صورت میں مطالبہ ساقط اور اقرارنامہ اس مدت کے لئے فیہ مؤثر ہو گیا کیونکہ محمد یوسف نے نفقہ بھیج دیا نہ لینا عورت کا قصور ہے۔ محمد یوسف کی جانب سے خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ نفقہ نہ ہونے کا عذر عورت کی جانب سے صحیح نہیں کیونکہ اقرارنامہ میں کوئی مقدمہ مذکور نہیں اس کے بعد محمد یوسف نے نفقہ نہیں دیا تو اگر عورت بیٹے میں کسی عذر صحیح شرعی کی بناء پر مقیم ہے تو محمد یوسف کے نفقہ نہ دینے سے حلق ہو گئی اور پہلی مرتبہ وہاں سے مردینے کو محمد یوسف اپنے نہ دینے کے عذر میں بیان نہیں کر سکتا اگر عورت ناحق بیٹے میں مقیم ہے تو وجہ اس کے کہ وہ نفقہ کی مستحق ہی نہیں۔ محمد یوسف کے نفقہ نہ دینے سے اس پر حلق نہیں ہوئی۔ کیونکہ اقرارنامہ استحقاق نفقہ کی صورت سے ہی متعلق ہو سکتا ہے۔

حداق کو کسی کام کرنے پر معقول کیا اب اس کام کو کرنے سے بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟

(سوال) زید دہلی میں بحر کے ہاں ملازمت کرتا تھا درمیان ملازمت میں زید نے بحر کے پتھر روپ نہیں کئے

- (۱) لا نفقة لا حدى عشر مرتدة و حارجه من بينه بغير حق و هي الماشرة حتى تعود ولو بعد سفره خلافاً لتأدعي و لنول لها بعدم الشور بيمينها ( الدر المختار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب النفقة ۳/۵۷۶ ط سعید کراتی )
- (۲) اس سے کہ وہ عورت ناشدہ ہے وراثتہ عورت کو شوہر کی طرف سے نفقہ نہیں ملتا کما صرح بہ فی الدر المختار کتاب الطلاق باب النفقة ۳/۵۷۶ ط سعید کراتی )
- (۳) اس لئے کہ اس میں شرط نہیں پائی گئی کہ شوہر عیبی ہو یا نہ ہو یا واقعہ میں عورت کی ہمدانیہ و ادا اصالہ الی الشرط وقع عقب الشرط اتفاقاً ( التاوی البندیہ کتاب الطلاق باب الرابع فی لطلاق بالشرط الفصل ثالث فی تعلیق الطلاق ۱/۴۲۰ ط ماجدیہ کوئٹہ )

و جب بحر کو اس کا علم ہوا تو زید بحر کے ہاں سے چلا آیا اور دہلی میں بی روپوش ہو گیا بحر نے اس غبن کی پولیس میں رپورٹ کرائی اور زید کے خد ف وارنٹ جاری ہو گیا جب زید کو اس کا علم ہوا تو وہ اپنے ایک عزیز کے پاس گیا اور ان سے مدد کا طالب ہوا مگر عزیز نے یہ کہہ کر مدد دینے سے انکار کر دیا کہ بغیر تمہارے والدین کی اجازت کے کچھ نہیں کر سکتا اور جب زید وہیں سے مدد نہ ملی تو وہ اپنی زوجہ کے پاس گیا اس کی زوجہ نے اس کی مدد کا وعدہ کیا لیکن اس شرط پر کہ وہ اپنی زوجہ کو مندرجہ ذیل تحریر لکھ دے۔ ”اگر اس قسم کی کارروائی ہو میں نے بحر کے ساتھ کی ہے آئندہ رہوں یا تم کو چھوڑ کر کبھی چلا جاؤں تو تم پر تین طلاق ہیں“ زید کو چونکہ اس وقت تک کہیں سے مدد نہ ملی تھی اس نے رفاہی کے اندیشہ سے اپنی زوجہ کو یہ تحریر دیدی اور اس کی زوجہ نے کچھ روپے بحر کے دینے کے لئے زید کے رشتہ دار کے پاس رکھوا دیئے اور دو تین روز بعد زید کے رشتہ دار نے زید کے باپ کی اجازت مل جانے پر ان روپوں میں جو بھی تھی اس کو پورا کر کے بحر کو لے آکر دینے چونکہ اس سے قبل بھی زید اس قسم کے فعل کر چکا تھا اور جب کبھی اس سے اس قسم کے فعل سرزد ہوتے وہ اپنی مدت کے موافق روپوش ہو جایا کرتا تھا اس سے تحریر لیتے وقت زوجہ کی اور تحریر دیتے وقت شوہر کی یہ نیت نہ تھی کہ تحریر دینے کے بعد بغیر اجازت زوجہ کے باہر بھی نہ جاسکے بلکہ منشا یہ تھی کہ اس قسم کی حرکات کرنے کے بعد جو زید روپوش ہو جایا کرتا تھا وہ آئندہ ایسا نہ کر سکے۔ اس واقعہ کے ایک ہفتہ کے بعد زید اور اس کی زوجہ میں کچھ تکرار ہو گئی جس کی وجہ سے زوجہ نے اس کو کچھ جسمانی تکلیف پہنچائی چونکہ زید کو جسمانی تکلیف پہنچی تھی اس لئے وہ اپنی زوجہ سے یہ کہہ کر چلا گیا کہ ”اچھا میں جاتا ہوں خدا حافظ“ اس تکرار کے درمیان زید کے ایک عزیز کو جو وہیں قریب رہتا تھا بدایا گیا انہوں نے اس معاملہ کو رفع دفع کرنے کے لئے زید سے کہا کہ آج رات کو تم میرے گھر سو رہو کل صبح آجانا اور اس کی اجازت تحریر کی رو سے زید کی زوجہ سے مانگی زوجہ نے کہا کہ میرے والد سے پوچھو۔ اس کے والد سے پوچھا تو انہوں نے کہا زوجہ سے پوچھو۔ غرض کہ دونوں میں سے کسی نے صاف جواب نہیں دیا اس لئے زید اپنے عزیز کے ہاں چلا گیا تھوڑی دیر بعد زید نے پھر اپنے عزیز کو زوجہ کے والد کے پاس بھیجا اور زید کے عزیز نے زوجہ کے والد سے جا کر کہا کہ اس وقت معاملہ کو رفع دفع کر دو اور زید کو میرے ہاں رہنے کی اجازت اس کی زوجہ سے دوادو مگر زوجہ اور اس کے والد نے اس وقت زید کے عزیز سے یہ کہا کہ زید تو جاتے وقت اپنی زوجہ سے تین دفعہ یہ کہہ گیا ہے کہ میرا تیرا آخری فیصلہ ہے مگر زید قسم کھا کر ان لفظوں کے کہنے سے انکار کرتا ہے بلکہ کہتا ہے کہ میں نے صرف یہ کہا تھا کہ ”اچھا میں جاتا ہوں خدا حافظ“ مگر زوجہ اور اس کے والد یہی کہتے رہے کہ وہ کہہ گیا ہے کہ ”میرا تیرا آخری فیصلہ ہے“ اب وہ کیسے گھر آسکتا ہے اس وجہ سے مجبوراً زید پھر زوجہ کے گھر اب تک نہیں گیا اور کچھ اپنے اپنے بھی ساتھ لے آیا۔ بیوا تو جرواہ المستفتی حاجی متین احمد خلف حاجی رشید احمد دہلی۔

(جواب ۲۷۴) اس واقعہ کے متعلق دو فتوے میں پہلے لکھ چکا ہوں یہ تیسرا ہے اور افسوس کہ پہلے فتوؤں کی نقل بھی نہیں رکھی گئی اگر جوابوں میں کچھ اختلاف نظر آئے تو وہ بیان مسائل کے اختلاف پر مبنی ہوگا کیونکہ مفتی کے پاس اس بات کے معصوم کرنا کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ کون سا بیان سچا اور واقعہ کے مطابق



ہے اور کون سا جھوٹا اور واقعہ کے خلاف ہے اس سوال میں زید کی تحریر کے جو الفاظ نقل کئے گئے ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ دو باتوں میں سے کوئی ایک بات پیش آئے گی تو بیوی پر تین طلاقیں پڑ جائیں گی۔ اور یہ کہ زید کوئی ایسی حرکت کرے جو چوری یا خیانت کی حد تک پہنچتی ہو (کیونکہ پہلی حرکت جو بحر کے ساتھ کی گئی تھی اسی قسم کی تھی) دویم یہ کہ زید اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر اس کو چھوڑ کر کہیں چلا جائے یہ دونوں شرطیں مستقل ہیں ان میں سے کوئی ایک نہ ہو جائے گی دوسری پائی جائے یا نہ پائی جائے۔ پس صورت مسئلہ میں جب کہ زید اپنی بیوی سے بڑبھڑا کر اس کی اجازت کے بغیر اپنا سامان لے کر اور غیر لیلر اس کے گھر سے چلا آیا اور اس پر کئی دن گزر گئے دوسری شرط کا وجود متحقق ہو گیا اور طلاق معنق واقع ہو گئی۔ زید کا اور اس کے عزیز کا زوجہ سے اجازت مانگنا اس امر کی دلیل ہے کہ وہ خود بھی اپنے اس فعل کو شرط کی خلاف ورزی تصور کرتا تھا اس لئے اجازت حاصل کرنے کی کوشش کرتا تھا لیکن اجازت نہ ملنے پر وہ یوں ہی بلا اجازت عزیز کے گھر رہنے لگا یعنی قصداً شرط کی خلاف ورزی کی اور کوئی پروا نہ کی اور یہ عذر کہ زوجہ اور اس کے والد نے یہ کہا کہ وہ تو جاتے وقت یہ کہہ گیا ہے ”میرا تیرا آخری فیصلہ ہے“ زید کے لئے مفید نہیں ہے اس لئے کہ جب اس کے صفیہ بیان کے بموجب اس نے یہ الفاظ نہیں کئے تھے تو اس کو لازم تھا کہ وہ زوجہ کے گھر میں ہی رہتا تاکہ شرط ساق کی خلاف ورزی نہ ہوتی۔ ہذا واللہ اعلم بالصواب۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

اگر میں نے اس قسم کی کارروائی کی یا تم کو چھوڑ کر چلا جاؤں تو تم پر تین طلاقیں ہیں تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے ایک تحریر اپنی زوجہ کے نام لکھی تھی جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔ ہمام بلیس بیگم۔ اگر اس قسم کی کارروائی جو میں نے ضمیر الحق کے ساتھ کی ہے آئندہ کروں یا تم کو چھوڑ کر چلا جاؤں تو تم پر تین طلاق ہیں۔ دستخط محمد عثمان بکرم خود۔ ۱۶ جون ۱۹۳۵ء

اس تحریر کے تقریباً ایک ہفتہ زید اور اس کی زوجہ میں خرق و غیرہ پر بھی کچھ جھگڑا ہوا اور چھ مار پیٹ کی بھی نوبت آئی اور اس جھگڑے کے بعد ۱۶ جولائی ۱۹۳۵ء سے ۲۴ جولائی ۱۹۳۵ء تک جس کو ایک ہفتہ سے زیادہ ہو گیا شوہر اپنی زوجہ کو چھوڑ کر اور اپنا کل سامان لیکر چلا گیا اور اس کے بعد اب تک نہیں آیا اور نہ کچھ خبر گیری کی نہ کوئی اطلاع کی۔ دریافت طلب یہ ہے کہ صورت مسئلہ میں زید کی زوجہ پر حسب تحریر بالا طلاق واقع ہو گئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۵۷۳ حافظ ضیف الدین دہلی ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ ۱۴ اگست ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۷۵) اپنا سامان لے کر گھر سے بغیر اجازت زوجہ کے نکل جانا اور پھر متعدد دنوں تک مانع رہنا

(۱) واذا اصابه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا مثل ان يقول لامراته ان دخلت الدار فانت طالق (الفاوی الہدیۃ کتب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق ۱۰۶ ط ملاحظہ کوئے)

چھوڑ کر چلے جانے میں داخل ہے اس لئے طلاق معلق واقع ہو گئی۔ (۱) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ  
(جواب) (از نائب مفتی صاحب) اگر محمد عثمان ۱۶ جولائی ۱۹۳۵ء سے ۲۳ جولائی ۱۹۳۵ء تک اپنی زوجہ  
بلیس کو چھوڑ کر چلا گیا ہے تو اس کی زوجہ موجب اس کی تحریر کے مطلقہ مغلطہ ہو گئی ہے بغیر حلالہ کے رجوع  
رنا محمد عثمان کاہر نر نہ ہو گا۔ (۲) فقط حبیب المرسلین نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

اگر تم کو چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں تو تم پر تین طلاقیں ہیں چھوڑ کر چلا گیا  
(سوال) زید بحر کے ہاں ملازمت کرتا تھا درمیان ملازمت میں زید نے بحر کے کچھ روپے غبن کئے بحر کو علم  
ہوا تو زید روپوش ہو گیا اسی حالت میں زید اپنی زوجہ کے پاس گیا اور مدد چاہی اس کی زوجہ نے بحر کا تمام روپیہ  
ادا کرنے کا وعدہ کیا لیکن اس شرط پر کہ زید اپنی زوجہ کو اس قسم کی تحریر دیوے کہ ”آئندہ اگر میں اس قسم کی  
وہابی کارروائی کروں جو میں نے بحر کے ساتھ کی ہے یا تم کو چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں تو تم پر تین طلاق ہیں“ زید  
پونہ اس سے قبل بھی کئی دفعہ اس قسم کی حرکت کر چکا تھا اور جب کبھی ایسی حرکت اس سے ہو جاتی تھی  
تو وہ شرم و خجالت کی وجہ سے روپوش ہو جاتا تھا تحریر دینے والے اور تحریر لینے والے کی منشا اور نیت یہ نہ تھی  
کہ وہ اس تحریر دینے کے بعد بغیر اجازت زوجہ کے گھر سے باہر قدم بھی نہ نکال سکے بلکہ نیت یہ تھی کہ ایسی  
کارروائی کرنے کے بعد زید جو روپوش ہو جایا کرتا تھا وہ آئندہ ایسا نہ کر سکے زید چونکہ دہلی میں اس قسم کی  
حرکت کر چکا ہے اور دہلی میں ملازمت کرنے کے قابل نہیں ہے اس لئے وہ اپنی فلاح و بہبودی کے لئے اپنے  
والد کے پاس نکلتے جانا چاہتا ہے یا اور کسی شہر میں ملازمت کی تلاش میں جانا چاہتا ہے لیکن اس کی زوجہ اس کو  
دہلی سے باہر جانے کی اجازت نہیں دیتی اب زید بغیر اجازت اپنی زوجہ کے دہلی سے باہر جاسکتا ہے یا نہیں؟  
المستفتی نمبر ۵۷۴ محمد عثمان دہلی ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ ۱۳ اگست ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۷۲) خوند کے الفاظ یہ ہیں ”یا تم کو چھوڑ کر چلا جاؤں“ اس کا مفہوم یہ ہے کہ بیوی کی اجازت  
کے بغیر دہلی (یعنی وطن) سے باہر چل جائے یا اپنے گھر سے ایسی طرح غائب ہو جائے جس کو یہ کہہ سکیں کہ  
بیوی کو چھوڑ رہا ہے تو حقد ہو گئی (۳) گھر میں سے باہر جانا مطلقاً مراد نہیں ہو سکتا مثلاً نماز کے لئے باہر جانا یا  
۱۰ سلف لینے کے لئے گھر سے نکلنا یا گھنٹہ دو گھنٹے کے لئے گھر سے باہر رہنے یا کاروبار کے لئے دن میں

۱۔ واداً اصافہ الی الشرط وقع عقب الشرط اتفاقاً مثل ان بقول لامرأه ان دحت الدار فانت طالق (الفاوی  
لبیانہ کتاب الطلاق الباب الرابع فی لطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق ۱ ۲۰ ط ماحدیه کونہ)  
۲۔ وان كان الطلاق ثلاثاً فی الحره ونسب فی الامه لم تحل له حتى تکح روحه غیرہ مکاحاً صحیحاً و بدخل بها ثم  
بطفها و بموت عنها والا صل فیہ لمرءه بعدلی فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تکح روحه غیرہ“ والمراد الطلقة  
للسہ الہدایۃ کتاب الطلاق باب لرحمة فصل فیما تحل به المطلقة ۲ ۳۹۹ شرکۃ علمیه ملتان)

۳۔ واداً اصافہ الی الشرط وقع عقب الشرط مثل ان بقول لامرأه ان دحت الدار فانت طالق وهذا لا اتفاق لان المکح  
فلم فی الحول والظاهر بقاء الی وجود الشرط فصح بما او یقعا (الہدایۃ کتاب الطلاق باب الایمان فی الطلاق  
۲ ۳۸۵ ط شرکۃ علمیه ملتان)

گھر سے باہر رہنے پر طلاق نہیں ہوگی کیونکہ ان صورتوں میں عرفیہ صادق نہیں آتا کہ وہ بیوی کو چھوڑ کر باہر چلا گیا اور یمین کا دار و مدار عرف پر ہوتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

اگر میری اجازت کے بغیر میرے گھر آئے تو میرے حق میں تین طلاق ہوگی

(سوال) ایک شخص اس طرح زبان بندی دیتا ہے کہ اپنی زوجہ کے ساتھ جھگڑے کے بعد زوجہ میری لڑکی کو مارنے سے میں خفا ہو کر اس کو اپنے دار مسکونہ سے نکال کر کہا کہ یہ میرے گھر سے آئے تین طلاق ساتھ ہی دوسری دفعہ کہا کہ یہ اگر میری اجازت کے بغیر میرے گھر آئے تو میرے حق میں تین طلاق ہوگی میری یہ بات سننے کی وجہ یہ ہے کہ میری زوجہ جھگڑے میں ہمیشہ مشغول رہتی ہے کسی طرح سے اس سے روکی نہیں جاتی اور کسی سے ہارتی بھی نہیں اور مانتی بھی نہیں ایسی حالت میں لڑکی کو مارنے سے میں خفا ہو کر اس کے برتاؤ سے حق ہو کر کہا یہ میرے گھر جانے سے تین طلاق اور یہ بات کہنے کے بعد اس میں آ کر اس کو ڈرانے کے لئے کہتا ہوں لیکن جس طرح زبان سے بات نکلتی ہے وہ ارادہ دل کے خلاف ہو اس ساتھ ہی یہ چھوڑ دینے کی باتیں کھول کر کہتا ہے کہ یہ اگر میری اجازت کے بغیر میرے گھر آئے تو میرے حق میں تین طلاق ہوگی اب گزارش یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں تین طلاق کی حقیقت کی صورت میں ترسناک حالت کی وجہ سے عدم وقوع طلاق کا حکم دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اور ہمارے اس دیر کے عرف و عادات کے خلاف شق اول کو تعلیق کہا جاتا ہے پس بنا پر تعلیق عدم حث کی کوئی صورت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اور مسکونہ میں حالف کی سلوک سے بر تقدیر تعلیق حالف دار مسکونہ کو جوش مہر زوجہ مذکورہ سے بچ کر اس میں سونت رہتا ہے یا نہیں۔ یا یمین فی الفور کے ذریعہ اس کی رہائی کی کوئی صورت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ یا اگر کوئی شخص زوجہ مذکورہ وجہ الحاح دار مسکونہ میں داخل ہو کر تو عدم حث کی کوئی صورت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اور اگر گزارش یہ ہے کہ حالف مذکور اپنی زبان بندی کے کئی روز بعد کہتا ہے کہ میں نے اپنی زبان بندی میں غلطی کی ہے یعنی میں نے یہ کہا اگر یہ میرے گھر آئے تو تین طلاق اب حالف کی یہ بات مانی جائے گی یا نہیں؟ المستمسکی نمبر ۶۳۵ مووی فضل الرحمن (ضلع نوابشاہ) ۳۰ رجب ۱۳۵۴ھ ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء۔

(جواب ۲۷۷) (از نائب مفتی) اس واقعہ مرقومہ میں یہ عورت اگر اپنے شوہر کے یہاں آئے کی تو اس عورت پر تین طلاق پڑ جائیں گی، آسانی کے ساتھ وقوع طلاق سے خلاصی اس طرح ہو سکتی ہے کہ

۱۔ الاصل ان الايمان مبدع عند الشافعي على الحقيقة الدعوية و عندنا على العرف ما لم يور ما يحنمله اللفظ در محذور وفي الرد (قوله و عندنا على العرف) لا بالسكينة بما يكتمه بل الكلام العرفي اعنى اللفظ الى براد بها معايب لى وصفت لها في العرف (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الاستاذ باب ليمس في الدخول و الخروج و السكينة و الايمان و الركوب و غير ذلك ۳ ۷۴۳ ط سعید کراتشی)

۲۔ واد اضافہ لی الشرط وقع عقب لشرط اتفاق مثل ان يقول لا امرنه و دحت الدخول صحت و ندوی الیہ ص کتاب لطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل ۱۰ فی بعض الطلاق بکسرة و واد و غیر هذا ۱ ۴۲۰ ص ما حیدہ کوئلہ)

غیر اس عورت کے کہ جس کو وہیں میں سوار کر میں کسی اور شخص کے کہنے سے یہ عورت وہیں میں سوار ہو جائے تو کھار ہوگی کو اس سے شوہر کے مکان کے دروازے میں سے اندر لے جائے مکان میں اتار دیں یعنی کہ وہیں کہ وہاں میں سے اتر جائے تو صدق کے واقع ہونے سے یہ عورت بچ جائے گی (لفظ) مفتی صاحب قبلہ نے اسے یوں جو بکھا (یا ت) حبیب الرحمن عینی عنہ

اگر فلاں کام فلاں وقت معین میں نہ کیا تو میری بیوی کو طلاق واقع ہو جائے گی تو کیا حکم ہے؟

(سوان) زید نے ایک صدق معق شرط معین زبانی بایں مضمون کہ اگر میں زیر فلاں کام فلاں وقت معین میں نہ کیا تو میری بیوی کو طلاق واقع ہو جائے گا تو کاتب سے صک مہر و سہ کاری پر لکھوا کر زوجہ اپنی بندہ مذکورہ کے حوالے کیا پھر حالف نے کام معین وقت معین میں نہ کیا بعد عرصہ پانچ چھ مہینے کے یقین وقوع طلاق مفتی نے قہ سے پس دعوائے رجوع کیا۔ مگر مفتی صاحب نے سبب عدم ثبوت رجوع فی اعداء عوی ان کار کیا پس پندایم کے بعد حالف نے از سر نو دعوائے ثانی کیا کہ میری ایک شرط تعلیق کی ہے کہ اگر وہ شرط محرومی اسکتا تھی مشروط بہ انت جو وہ موجود نہیں ہوئی ہذا میری زوجہ بندہ مذکورہ مطلقہ نہیں ہوئی حالانکہ یہ بہ نسبت عدم شرط زائد مغیر میں محروم ہے اور وقت دعوائے رجوع کوئی شرط زائد کا اثر نہ تھا اور تحریر صک میں بھی نہیں اور علی ظاہر صک برادران بندہ شرط زائد کے منکر ہیں اور نصاب شہادت مندر اظہار میں موجود نہیں آیا عوی شرط زائد بعد دعوائے رجوع جو مبنی بر وقوع طلاق تھا مسموع ہے یا نہ؟ اگر مسموع ہے تو نصف کس قرین پر ہوگی تنقیح یعنی دعوائے حالف اولاً بابت رجوع جو اقتصاء اقرب وقوع طلاق اور عدم شرط زائد ہے اور عوی حالف ثانیاً شرط زائد عدم طلاق بندہ کے درمیان تناقض ہے یا نہ؟ یہ اقویٰ ہے المستطبی نمبر ۸۰۲ محمد موسیٰ پرواضع۔ ذریعہ اسماعیل خاں ۷ اذی الحجہ ۱۳۵۴ھ ۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء۔

جواب ۱۲۷۸۔ اگر اس شخص نے تحقیق باللفظ کی تھی اور اس کے الفاظ کے شاہد موجود ہیں اور ان الفاظ میں شرط زائد مذکور نہیں تو اب دعوائے زیدت شرط درست نہیں لیکن اگر تحقیق باللفظ نہ تھی بلکہ بالحدیث تھی تو زہد خواندہ شخص نے اس نے خواہ کاغذ پڑھا یا اور اس پر دستخط کئے یا اسکو حرفاً قافلاً سنایا گیا اور اس کی شہادت موجود ہے تو اس صورت میں بھی دعوائے زیدت شرط درست نہیں لیکن اگر وہ ناخواندہ ہے اور صرف لفظی فیہ فیہ اور اسے گواہی دینا یا دستخط کرا لے (بعض ناخواندہ لوگ بھی دستخط کرنا سیکھ

۱. اذا حلف امرح لا بدخل دار فلان فادخل مكره لا بحث هذا اذا حمله انسان و ادخله مكرها (الفناوی الہدیۃ)

کتاب الحیل الفصل التاسع فی الایمان ۶/۱۰ ط ماجدیہ کونہ

(۲) اس کے کہ جب نصاب شہادت شرط عدم موجود ہو تو اس کے مقابلے میں کوئی بات معتبر نہیں۔

لیتے ہیں اور دستخطوں کے علاوہ کچھ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے) تو اس کا دعویٰ قابل سماعت ہوگا اور یہ دعویٰ کہ رجعت کر چکا ہے یہ ایسا معارض نہیں ہے کہ اس سے دعوائے شرط زائد غیر مسموع ہو جائے کیونکہ ان دو باتوں میں اس صورت میں تطبیق ممکن ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

فلان کی اولاد میں سے جب جب میرا نکاح کسی لڑکی سے ہوگا  
تو میری طرف سے اس پر فوراً تین طلاقیں پڑ جائیں گی!

(سوال) مسماۃ نور بھری ولد عالم خاں ایک ادھیڑ عورت کا نکاح میرے ایک کمسن عزیز مسکمی محمد خان سے کر دیا۔ نکاح کرنے والوں کی ناپاک اغراض کچھ بھی ہوں مگر محمد خاں نے ہوش سنبھالتے ہی مذکورہ عورت سے نہایت نفرت کے ساتھ بیزاری کا اظہار کیا اور نہ یہ کہ تین طلاقیں دیدیں بلکہ اپنے ارد گرد مکر و فریب کا مٹا ہوا جال محسوس کر کے اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ عالم خاں کی اولاد میں سے جب جب میرا نکاح کسی لڑکی سے ہوگا میری طرف سے فوراً اس پر تب تب تین پڑتی جائیں گی سائل کو تین سوالوں کا جواب درکار ہے (۱) حنفیہ کے نزدیک حد بلوغ کیا ہے؟ شامی نے پندرہ سال لکھی ہے کیا یہ صحیح ہے؟ (۲) محمد خاں کی عمر طلاق دیتے وقت پندرہ سال تین ماہ تھی اور بالغ بھی تھی کیا طلاق واقع ہونے میں کوئی شبہ ہے؟ (۳) اگر کسی فریب میں آکر محمد خاں سے حلالہ کر لیا جائے یا اس کا نکاح عالم خاں کی اولاد میں سے کسی لڑکی سے کیا جائے تو کیا یہ ممکن ہے؟ المستفتی نمبر ۹۰۲ دوست محمد (کوہاٹ) ۷ صفر ۱۳۵۵ھ م ۱۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۷۹) بلوغ احتلام سے یہ جب کہ لڑکے کی عمر پندرہ سال کی ہو جائے ثابت ہو جاتا ہے (۱) یعنی پندرہ سال عمر کے لڑکے کی طلاق معتبر ہے (۲) پندرہ سال تین ماہ کے لڑکے کی طلاق پڑ جانے میں شبہ نہیں عالم خاں کی اولاد میں کسی لڑکی سے محمد خاں کا نکاح درست نہ ہوگا یعنی جب نکاح ہوگا طلاق پڑ جائے گی حلالہ کے بعد بھی طلاق کا سلسلہ جاری رہے گا۔ (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ۔

(۱) کیونکہ نہ تو نودیکھارہ دوسرے کے لئے یہ قول صحیح قرار کیا جائے ہوئے میں شرط زائد کا دعویٰ کر رہا ہے۔ (۲) کتب فقہ شافعیہ میں لو اسکت من آخر کدما بصلافہا و فراہ علی الروح فاحده الروح و حتمہ و عبوہ و بعث نہ لیہا و وہ وقع ابفر الروح انہ کتابہ و ان لم یقر نہ کتابہ ولم یقر نہ لکہ و صف الامر علی وجہہ لا تطلق قضاء ولا دیبہ و کذا کل کتاب لم یکتبہ بحطہ ولم یملہ بفسد لا یقع الطلاق ملہ بقرانہ کتابہ (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق مطب فی الطلاق بالکتابۃ ۳، ۶، ۲ طبع سعید کراتشی)

(۲) بلوغ لعلامہ لا حلام والا حال والا برال فان لم یوجد فہما شیء حتی ینم لکل مہما خمس عشرہ سہ نہ بقی بقصر عمار ہل و مانا (الدر المحتار مع ہامش رد المحتار کتاب المأدون فصل فی بلوغ العلام ۶، ۱۵۳ طبع سعید کراتشی)۔  
(۳) و یقع طلاق کل روح اد کان عذلاً مانعاً ولا یقع طلاق الصبی والمحبون والمائم (الہدایۃ کتاب الطلاق فصل ۲/۳۵۸ طبع شرکتہ علمیہ ملتان)

(۴) تحلل ای تبطل البیس بطلاق التعلیق اذا و حد الشرط مرة الا فی کما فافہ یحل بعد الثلاث لا قضاء عسوم الافعل (رد المحتار) وقال فی الرد (قوله الا فی کما) فان البیس لا تنہی بوجود الشرط مرة و افاد حصہ ان می لانہ لکرر و قبل تبطل والحق انہا ما تمید عسوم الا و اب فنی منی حرحت فاست طلق المقداد ان ای وقت تحلق فیہ الحروج یقع لطلاق نہ لا یقع بحروج آخر (ہامش رد المحتار مع الدر المحتار کتاب الطلاق باب التعلیق ۳، ۳۵۲، ۳۵۳ طبع سعید کراتشی)

شوہر نے کہا ”اگر تیرے سوا کوئی اور پانی لانے والا نہیں ہے تو تجھے ایک دو تین طلاق دیدیں“ یہ تعلیق طلاق ہے یا تجیز؟

(سوال) زینب کو اس کے شوہر اور ساس نے تالاب میں سے پانی لانے کی ممانعت کی کیوں کہ وہاں پردے کا کوئی انتظام نہ تھا مگر اس نے اس کی کوئی پروا نہیں کی اور پانی لینے کو چلی گئی جب واپس آئی تو شوہر نے کہا کہ اتنی سخت ممانعت کے باوجود تو پانی پینے کیوں گئی؟ زینب نے کہا کہ اگر میں پانی لینے نہیں جاؤں گی تو کون لے گا؟ اس کے شوہر نے خفا ہو کر کہا کہ اگر تیرے سوا کوئی اور پانی لانے والا نہیں ہے تو تجھے ایک دو تین طلاق دیدیں کہاں جانے کی چلی جاؤں مسئلہ میں دو عالم مختلف الراء ہیں ایک صاحب کہتے ہیں کہ یہ تعلیق ہے لہذا اگر زینب کے علاوہ کوئی دوسرا پانی لانے والا ہو تو طلاق نہیں پڑی گی دوسرے صاحب کہتے ہیں کہ یہ تجیز ہے کیونکہ دی ہوئی طلاق کی تجیز کے کیا معنی جب اس نے ایقان کی خبر بغلط فہمی دیدی ہے نیز بعد کو کہاں جانے کی چلی جا کہہ کر تجیز کی تائید مردی ہے تو تعلیق کیونکر ہوگی۔ گو شرط کا ذکر ہے مگر وہ غلطی ہے۔ المستفتی نمبر ۳۷۷۹ مودعی کبڈ صاحب (ضلع نواہلی)

(جواب ۲۸۰) اس صورت میں شوہر کے بیان حلفی پر فیصلہ ہوگا اس سے دریافت کیا جائے کہ اس نے مطلب یہ تھا کہ وہ ایسا مطلب بیان کرے جس سے تعلیق کے معنی پیدا ہوتے ہوں تو تعلیق ہوگی ورنہ اگر ایسا مطلب ظاہر کرے جس سے تجیز نکلے تو تجیز ہوگی اس کے الفاظ دونوں معنی کے محتمل ہیں اس سے اس کے حلفی بیان سے ایک صورت متعین کی جاسکتی ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ بہ زبانی

اگر میں اس مدرسہ کو تمہاری اجازت کے بغیر چھوڑ کر چلا جاؤں تو میری بیوی کو تین طلاق ہو جائیں گی

(سوال) بکر نے اپنے بچے زید کو افریقہ اپنے قائم کردہ مدرسے میں پڑھانے کے لئے بدایا زید کے افریقہ آنے کے بعد تقریباً ایک سال تک بکر نے بدایا کو تنخواہ صرف خورد و نوش پر مدرسے کی سرائی بعد بکر نے اپنی بڑی ہندہ کے ساتھ زید کا نکاح کر دیا اور زید اب دہلی کی حیثیت سے رہنے اور مدرسے کا کام انجام دینے کا ایسے میں ساس جو کہ ہندو کی سوتیلی ماں ہے وہاں کے ساتھ بھڑکھڑا کر رہنے لگی جس سے تنگ کر زید نکل گیا اور مدرسہ بھی ختم کر کے اٹھا دیا بھڑکھڑا تقریباً تین چار ماہ قلم رہا پھر چند دوسروں کی فہمائش پر زید اور بکر و ساس میں صلح ہو گئی اور زید ساتھ رہنے لگا پھر ایک روز زید کے کھانے میں کوئی دست آور چپا کر رکھا دی جس سے خون تنگ جاری ہو گیا تھا۔ منج سے دست بند ہوئے لیکن مزہوری حد سے بڑھ گئی اس مزہوری کی حالت میں ساس اور خسر نے ڈراوھمکا کر بالا کر اہ حسب ذیل تحریر لکھوالی :-

(۱) تاثیر علی بہ ملاحضات والقول بہ فی حدہ نہ در محار (وہ فی الرد قولہ للاحتمال بسد کوما میں دکن و حد من اللفاظ بحصول الطلاق وغیرہ و محسن لا بدل علی احدہما فسل عن بہ و یصدق فی دین قضاء بداع ہمیش رد المحار مع الرد المحار کتاب الطلاق باب نکاح ۳۰۰ ط سعید کراچی)



شوہر نے کہا کہ ”اگر میں بچوں کا فیصلہ نامنظور کروں تو  
میری تحریر میری طلاق سمجھی جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال) مسماۃ منگو (دختر عیدہ گھوسی سندھ ٹونڈہ ضلع آبرہ) کا مقدمہ خدائش (ویدروہ گھوسی لدھیانہ)  
۱۹۳۶ء میں بڑا منہ تاباخی مسماۃ بواقتہ بعد نکاح رخصتی نہیں ہوئی جو بات خاگی زوجین میں مقدمہ بازی  
ہوئی چنانچہ اسی دوران میں زوجین نے بذریعہ تحریر اقرار نامہ ثاثن مقرر کر دیئے شوہر مذکور نے وہ  
تحریر اقرار ثاثنیٰ کے یہ الفاظ بھی لکھے کہ بصورت نامنظور کرنے کے بچوں کو یہ تحریر میری قطع شرعاً قانون  
طریق صحیح و معتبر سمجھی جائے پس ثاثن نے بعد تحقیقات دئے جانے بیانات کے یہ طے کیا کہ مسماۃ مذکورہ  
شوہر موصوف کو مبلغ تین سو روپے کے کر ضلع کر کے شوہر مذکور نے فیصلہ بچپان کو نامنظور کیا اور روپیہ  
پیسے سے نکار کیا مسماۃ مذکورہ نے یہ دعویٰ استتقار یہ منسوخی نکاح است دیوالی میں مطالبہ شوہر مذکور  
دوسری دادرسی کے استتقار منسوخ منقطع ہونے کا یہ بیان کیا یہ تبدیلی دادرسی نہ کیا جائے  
چنانچہ عدالت مبار نے بعد تحقیقات و تہمت یہ تجویز فرمایا کہ دعویٰ استتقار تحقیق دادرسی (۱) مع خرچہ  
یا صرفہ دادرسی کیا گیا جب کہ عدالت نصفی آبرہ موصوف نے دعویٰ استتقار منسوخ نکاح حق مسماۃ منگو مذکورہ  
نے جو اپنا مقدمہ ثانی بعد فیصلہ عدالت مدعوہ چار ماہ بعد کیا ہے یہ جائز نہ یا جائز المستفسر نمبر ۱۰۹ مسماۃ  
منگو معرفت قاضی ضمیمہ الدین صاحب (میرٹھ) ۱۴ جمادی اول ۱۳۵۵ھ ۱۳ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۸۲) اگر زوج نے یہ تحریر دیدی تھی کہ اگر میں بچوں کا فیصلہ نامنظور کروں تو یہی تحریر میری  
قطع شرعاً قانوناً طلاق صحیح و معتبر سمجھی جائے تو بچوں کا فیصلہ نامنظور کرنے پر اس کی طرف سے طلاق  
ہوئی اور بعد امتضائے عدت دوسرا نکاح عورت کا جائز ہو گیا۔ محمد کفایت اللہ کانپورہ ڈپٹی

جو کوئی معاہدہ کی خلاف ورزی کرے گویا اس نے اپنی عورت  
کو طلاق دے دی تو خلاف ورزی پر طلاق ہوئی یا نہیں؟

رسد ان (دہرہ میں بھگتہا ہوا اور وہ بھگتہا اس قدر طویل ہو گیا ہے کہ ایک سروہ کے آرمیوں نے آپس میں یہ  
کے کیا اور باقاعدہ لکھ دیا کہ ایک سروہ دوسرے کے یہاں نہ تو کھانا وغیرہ کھاؤں اور آپس میں کی کے یہاں  
نہ ٹکی روئے نہ اپنی دے اس معاہدہ کے خلاف کرے تو ویسے اس نے اپنی عورت کو طلاق دے دیا یہی  
معاہدہ دونوں سروہوں کا ہوا ہے انوں کے بعد بھگتہا ختم ہوا اور پیشہ کا معاہدہ جو تھا اس کو ترک کر کے آپس

۱۔ واد صدق لی اسرط وقع غصب لاسرط اندق من ان یقرن لامرأه و دحب لدار فاب طلق و لقاوی البصیة  
کتاب الطلاق باب الرابع فی لطلاق بالسرط الفصل لدمت فی بعیق لطلاق مکسہ ان واد و غیرہما ۱ ۲۶۰ ص  
محدیہ مکسہ و قول فی اندر و سخن نسس بعد وجود لسرط مصدق لکن و دحب فی لدمت ضبب و حق و لا لا  
(الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب التعلیق ۲ ۳۵۵ ط سعید کراچی)  
(۲) قل اللہ تعالیٰ "ولا تعلموا عقدہ اسکح حتی یلع الکتاب احله" (القرہ ۲۳۵)



۱۰ بیاں مرزا چچہ المسمیۃ فی ۳۰۱۱ ہجری لریزاق صاحب (ضلع میدانی پور) ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

(جواب ۲۸۳) اگر معاہدہ سے اغظایہ تھے کہ جو کوئی معاہدہ کے خلاف کرے گویا اس نے اپنی عورت کو طلاق دے دی تو خداف کرنے والوں کی بیویوں پر طلاق نہیں ہوگی بلکہ ان پر یمین کا کفارہ لازم ہوگا یعنی دس مسکینوں کو پونے دو سو فی کس تمیز سے حساب سے بیسوں دینے ہوں گے۔ فقط محمد کشیت اللہ

۱۔ میں عمر سے ملوں یا اس کے پاس جاؤں 'تو میری بیوی پر طلاق ہے' تو عمر سے ملنے سے بیوی پر طلاق پڑ جائے گی

(سوال) زید نے صرف انحصار میں عمر سے نہ ملوں کا اور نہ اس کے پاس جاؤں کا خالد نے کہا کہ مجھے تیری قسم کا اعتبار نہیں ہے۔ یوں ہو کہ اگر میں عمر سے ملوں یا اس کے پاس جاؤں تو میری بیوی پر طلاق ہے۔ عین الفاظ وزید نے تین بار کہا مگر پندرہ دن کے بعد زید عمر کے پاس گیا اور اس سے مدعا خد نے کہا کہ تو نے قنہ مٹنے پر طلاق دی تھی ایسا یوں کیا زید نے کہا کہ میں بھول گیا تھا لہذا از روئے شرع فرمایا جاؤ کہ صورت مذکورہ میں صدق واقع ہوئی یا نہیں اگر واقع ہوئی تو نوکی؟ المستفتی نمبر ۱۲۰۶ مستجاب الدین ریاض مدین صاحبان سودا اراک ظہر وف بازار شاہی مسجد مراد آباد۔ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۶ء

(جواب) (از مولانا خلیل احمد صاحب) ہوا و موصوب صورت مسئلہ میں تین طلاق واقع ہوئیں لہذا اب مدعا خد کے لئے زہمت نہیں ہو سکتا جیسا کہ در مختار میں ہے۔ فی ایمان الفتح ما لفظہ وقد عرف فی الطلاق

انہ لو قال ان دخلت الدار فانت طالق ان دخلت الدار فانت طالق ان دخلت الدار فانت طالق وقع التلق و اقرہ المصنف (ہامش سامی ص ۵۲۹) (لفظ و انتہی) ثم باصواب حرروا <sup>ملکت</sup> حتی غنوا

ربیع الثانی ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۶ء۔

باب محبوب محمد ثبوت نور خضر۔۔۔ قدس سرہ پانچواں باب احقر محمد نعیم غفرلہ مدرس مدرسہ اہل دیوبند

( الدر المختار مع هامش رد المحتار: کتاب الايمان ۲۰۲ ط سعید کراچی )

۲، و کتبه بحور رفته او متعدد عشره مساکین کما مر فی لفظه و کسویهم بما ستر عمامه البدن و ل غجر حما  
کتبا وقت الاداء بعد نالته امام و لا، سریر لاصح و سرحه، و فی الرد (وله عشرة مساکین) ای محفیف و مدبر  
حتی بر عطی مسکینا واحد فی عشره و ک بود نصف صاع بحور، هه مش رد لمحتار مع لدر السحار کتاب الایمان  
مطلب کفارة الیمین ۳ ۷۲۵ ط سعید کرانی

(۳) الدرالمختار مع هامش رد المحتار، کتاب الایمان، باب العلیق، ۳، ۲۷۶ ط سعید کراتشی

الجواب صحیح بندہ عبد اللہ غفر لہ مدرسہ امدادیہ عربیہ مراد آباد ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ۔ الجواب صحیح فخر الدین احمد (مدرس اول مدرسہ شاہی مسجد مراد آباد)

(جواب ۲۸۴) (از حضرت مفتی اعظم) بھول جانے کا عذر مفید نہیں اور قضاء تین صدق پڑنے کا ہی حکم دیا جائے گا۔ (۱) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

اگر میں شرع کے خلاف کوئی کام کروں تو مجھ پر طلاق اضافی ہوگی ان الفاظ سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(سوال) برائے زید پدربار یا پیر اور ان زید مثلاً نکاح کردہ۔ و در وقت نکاح کردن زن صغیرہ بود و زید کامل عاقل بالغ بود و زن در خانہ پدریہ و بخانہ شوہر نیورہ شدہ زیرا کہ صغیرہ و پس از اس قسم نکاح کہ ذکر شد از زبان زید اغاظ ذیل بجائے حلف یعنی در موضع استعمال حلف صادر شد کہ "اگر من پس از اس زمانہ از شریعت مخالفت کروم مرا صدق اضافی باشد" این معلوم نیست کہ اس اغاظ مذکورہ یکبار گفتہ یا دوسہ بار گفتہ۔ و حلف در حالت حلف نمی داند کہ طلاق اضافی چہ طور است و کدام الفاظ اغاظ صدق اضافی است پس از چنین حلف از حلف تجاوز زحد شرعی صادر شد پس از حادث شدن زید سن او بالغ شدہ بود و زن و پدربار زن از زید طلب کرد کہ زن خود را بخانہ خود ہی و زید از علماء فتوی طلب کرد کہ برائے زید اس زن منکوحہ جائز است یا نہ۔ و دریں مسئلہ اختلاف کثیرہ از علماء صاحبان واقع شدہ بیان اختلاف این است کہ بعض علماء حکم کردہ کہ برائے زید بالکل نکاح کردن جائز نیست۔ خواہ آل زن سابقہ باشد کہ پدربار یا پیر اور ان زید برائے زید نکاح کردہ یا دیگر زن نوباشد زیرا کہ اس الفاظ کہ از زبان زید صادر شدہ کنایہ ہست از صدق اضافی و حکم طلاق اضافی این است کہ بالکل انسان از نکاح کردن محروم می شود و بعض علماء حکم کردہ کہ اس الفاظ یعنی فقط اضافی صدق مہمل است بر این چنین لفظ طلاق واقع نمی شود و اضافی واقع می شود۔

دیگر علماء جواب می دہند کہ قول اول بالکل غلط است زیرا کہ عمل یحییٰ در نکاح کہ قبل از یحییٰ شدہ بود ہرگز جاری نمی شود نہ غیر اضافی واقع می شود بلکہ برائے زید نکاح کردن جائز است خواہ آل سابقہ بود یا دیگر زن نو بود خواہ بزبان خود بود یا بزبان دیگر شخص بود بطور اجازت خواہ اجازت قوال خواہ کتبہ بود یعنی بہر طور کہ ہست برائے زید حلف نکاح کردن جائز است۔ و از حث خود فد یہ یحییٰ بر زید واجب شدہ و بعض علماء حکم کردہ کہ اگر دیگر شخص خواہ ولی زید بود یا غیر ولی بود برائے زید نکاح می کند بغیر زن سابقہ یعنی دیگر زن نو برائے زید نکاح می کنند بغیر اجازت زید قوال یا کتبہ بر این تقدیر مذکورہ برائے زید نکاح کردن جائز است و اگر از طرف زید اجازت قوال یا کتبہ واقع شود پس بر تقدیر اجازت زید نکاح کردن دیگر شخص برائے زید ہم جائز نیست۔ و بر این

(۱) لو الحالف مکرها او محطک او داهلا و ساهبا او ناسیا بان حلف ان لا یحدث ثم بسی و حلف فیکفر مرتین مرۃ لحنہ و احرى ادا فعل المحلوف علیہ عیسیٰ الحدیث "ثلاث ھر لیس حد" میا لیمیں فی لیمیں او الحدث فیحدث بفعل المحلوف علیہ مکرھا (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الایمان ۳ ۷۰۸ ۷۰۹ ط سعید کراتشی)

اختلاف مذکورہ دو زیدوں میں گزشتہ تین اوقات وجہ مفصل منق منق مذہب خود حل نہ شدہ آخر الامر ہمہ اختلاف کنندہ صاحبین میں مذکورہ کہ زید است مثل باتفاق بر فتویٰ مولانا مودودی مفتی کنایت اللہ صاحب مقرر کردہ کہ ہر طور حکم زط فاضل صاحب خواہند در جواز نکاح کردن؛ الزید مذکورہ یاد در عدم جواز نکاح کردن برائے زید بر آن حکم عمل می کنیم انشاء اللہ تعالیٰ۔

المستفتی نمبر ۱۲۹۲ سبب مذکور صاحب فقہ شیعہ و رد معرفت نور شیعہ محمد صاحب پتوہی نووارد دہلی ۲۵ شوال ۱۳۵۵ھ ۹ جنوری ۱۹۳۷ء

(ترجمہ) زید کے ساتھ مثلاً اس کے باپ یا ماں یا بھائیوں نے نکاح کیا اور نکاح کے وقت منکوحہ آمنہ بنت قیس اور زید بن حارثہ باقی تھے ورمسنی کی وجہ سے منکوحہ کو شوہر کے ہر رخصت نہیں کیا یا اس طرح کے نکاح کے بعد زید بن زبائن سے مندرجہ ذیل الفاظ بطور حلف کے صادر ہوئے کہ ”اگر میں اس وقت کے بعد سے شریعت کے خلاف کروں تو مجھ پر طلاق اضافی ہوگی“ یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ الفاظ اس نے ایک دفعہ سے یا دو تین بار سے۔

و زید حالف نہیں جاتا ہے کہ طلاق اضافی کیا چیز ہے اور اس کے غلط کس طرح پر ہیں۔ اس حلف کے بعد زید کی طرف سے حدود شرعیہ سے تجاوز سرزد ہوا زید کے حلف ہونے کے بعد اس کی منکوحہ باغ ہو چکی تھی اس کے والدین نے زید سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی منکوحہ کو رخصت کرالے۔

زید نے علماء سے فتویٰ طلب کیا کہ یہ اس کی منکوحہ اس کے لئے جائز و حلال ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ میں علماء نے مختلف فتوے صادر فرمائے بعض علماء نے حکم دیا کہ زید کے لئے بالکل نکاح کرنا جائز نہیں خواہ وہ پہلی ہی عورت ہو جس کا زید کے لئے اس کے باپ یا ماں یا بھائیوں نے نکاح کیا تھا خواہ کوئی دوسری عورت ہو کیونکہ زید بن زبائن سے جو الفاظ نکلے ہیں وہ طلاق اضافی سے کنایہ ہیں اور طلاق اضافی کا حکم یہ ہے کہ انسان نکاح کرنے سے بالکل محروم ہو جاتا ہے۔

بعض علماء نے حکم دیا کہ یہ الفاظ یعنی لفظ اضافی طلاق محکم سے اور ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی اور اضافی واقع ہو جاتی ہے۔ دیگر علماء جو اب میں فرماتے ہیں کہ قول اس بالکل غلط ہے کیونکہ یحییٰ بن کا مثل اس نکاح پر جو یحییٰ بن سے پہلے منعقد ہوا تھا ہرگز جاری نہ ہوگا اور طلاق غیر اضافی بھی واقع نہیں ہوگی بلکہ زید کے لئے نکاح کرنا جائز ہے خواہ پہلی عورت ہو یا دوسری نئی عورت ہو۔ خواہ نکاح اپنی زبان سے ہو یا دوسرے شخص کی زبان سے باجائز زید تو ایسا ثابت ہے۔ جتنی جس طرح بھی ہو زید کو نکاح کرنا جائز ہے اور قسم توڑنے کا کفارہ زید پر واجب ہے۔ پھر بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ اگر دوسرا شخص ولی زید ہو یا غیر ولی زید کے لئے کسی نئی عورت کا نکاح کرے اور زید کی اجازت تو لایا کرتا ہے حاصل نہ کرے اس تقدیر پر نکاح کرنا جائز ہے۔ اور اگر زید کی طرف سے اجازت تو لایا کرتا ہے واقع ہو جائے تو اس اجازت کے بعد شخص دیگر کا کیا ہوا نکاح بھی جائز نہ ہوگا۔

اس اختلاف پر بارہ سال گزر چکے ہیں اور اب تک اپنے مذہب کے مطابق یہ مسئلہ حل نہیں ہوا آخر

۱۔ امر تمام اختلاف کرنے والے عدوانیہ فیصلہ کیا ہے کہ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب کے فیصلہ کو تسلیم کریں گے اور زید کے لئے حضرت مفتی صاحب موصوف جو حکم صادر فرمائیں گے اس پر عمل کیا جائے گا۔

(حواہ ۲۸۵) قول زید یعنی این غلط (کہ اگر من خلاف شرع کارے حکم مر اطلاق اضافی باشد) قول مہمل است اگر شخص مذکور بعد از ای حادث شود برو حدق الزم نہ گردد و نکاح کہ قبل از حلف شدہ بود از ای حادث باطل نہ شود، و اگر او بعد از حادث نکاح جدید ہم کند آن نکاح جدید ہم جائز باشد۔ (۱)

اگر فرضائیں یہیں راجع شدہ شود، اثر نکاح کہ بعد از یہیں منعقد کردہ شود خواہ بود و ناہی نکاح کے وقت یہیں موجود بود و اثر یہیں ہرگز خواہ بود۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی (ترجمہ) زید کا یہ قول کہ ”اگر میں شرع کے خلاف کوئی کام کروں تو مجھ پر طلاق اضافی ہوگی“ باطل و غور مہمل ہے اگر زید حادث ہو جائے تو طلاق الزم نہیں ہوگی اور اس کا وہ نکاح جو پہلے ہو چکا تھا اس حادث ہونے سے باطل نہیں ہوگا اور حادث ہونے کے بعد وہ جو جدید نکاح کرے گا وہ بھی جائز ہوگا۔

اگر بالفرض اس یہیں نکاح پر اثر انداز نہ بھی لیا جائے تو وہ اس نکاح پر اثر انداز ہو سکتی ہے جو یہیں کے بعد منعقد کیا جائے لیکن جو نکاح کہ یہیں کے وقت موجود تھا اس پر ہرگز اثر انداز نہیں ہو سکتی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

اُس میں اسے رکھوں تو اس پر تین طلاق نکاح کرنے سے تین طلاق واقع ہو جائیں گی (سوال) ایک شخص کے لئے اس کے والد نے ایک عورت کا خطبہ کیا ابتداً گفت و شنید سے وہ شخص اس عورت پر ناراض تھا نکاح کے قبل وہ اپنے ہمسایوں کے ساتھ نکاح کے متعلق گفتگو کر رہا تھا اثناء گفتگو میں ہمسایوں میں سے ایک نے کہا کہ تمہیں اس عورت سے ضرور نکاح کرنا ہوگا۔ اس وقت اس شخص نے کہا کہ میں اسے رکھوں تو اس پر تین طلاق۔ صورت مسئلہ میں بعد نکاح تین طلاق واقع ہوگی یا نہیں بر تقدیر اس شخص کی ضرورت ہوگی یا زوج کے لئے نکاح ثانی کافی ہوگا۔ نوٹ: ہمارے یہاں کے محدثین

(۱) اس کے کہ طلاق اضافی کا مطلب یہ ہے کہ ”اگر میں شرع کے خلاف کوئی کام کروں تو جب طلاق واقع ہو جائے تو وہ عورت طلاق سے مرعوب ہو جائے گی اور اس کی حیثیت اس سے دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتی یہ طلاق ہو۔“ لہذا فی الدر المختار و شرط صحیحہ کون الشرط معدو ماعلیٰ حظر الوجود، درمختار، وقال فی الرد، قوله لغو، فلا يقع اصلاً لال عرصہ مہ تحقیق الہی حیث علقہ بامر محال ہذا يرجع الی قولہما امکان الیہ شرط انعقاد المین خلاف لا ہی یوسف (ہامش رد المختار مع الدر المختار) کتاب الطلاق باب التعلیق ۳ ۳۴۲ ط سعید کرائشی) یہیں موجودہ حالت میں جب کہ وہ عورت اس کے نکاح میں پہلے سے ہے اس پر سبب تحقیق مذکور کے طلاق واقع نہیں ہوگی

(۲) اگر جب شرع کے خلاف کوئی کام کرنے سے قسم ٹوٹ گئی تو اب اس کی دوسری عورت نکاح کرنے سے دوبارہ حادث نہ ہوگا کیونکہ قسم ٹوٹ چکی ہے، لہذا فی الدر المختار و فیہا کلیہا بحال الیمین ای سطل الیمین مطلقاً استغنی عن واحد الشرط مرة (رد المختار مع ہامش رد المختار) کتاب الطلاق باب التعلیق ۳ ۳۵۲ ط سعید کرائشی

رکھوں سے عرفاً نکاح کروں مراد لیا جاتا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۳۷۷ مسٹر محمد اظہار صاحب (ضلع اکیاب) ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ ۱۰ مارچ ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۸۶) اگر وہ اقرار کرے کہ لفظ رکھوں سے اس کی مراد نکاح کروں تھی تو تین حلقے نکاح کرنے پر پڑ جائیں گی اور بدون تکمیل وہ عورت اس شخص کے سب سے حلال نہ ہوگی (۱) اور اقرار نہ کرے تو رکھوں کا لفظ نکاح کروں کے معنی پر محسوس نہ ہوگا اور وقوع طلاق کا حکم نہ ہوگا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ، دہلی

(۱) شوہر نے بیوی سے کہا ”اگر تو گھر میں داخل ہوئی تو تجھ پر حلق ہے“  
 (۲) شوہر نے بیوی سے کہا ”اگر تم خالد کے گھر جاؤ گی تو تمہارا اور ہمارا تعلق قطع ہو جائے گا“  
 (سوال) (۱) زید نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تو گھر میں داخل ہوئی تو تجھ پر حلق ہے لیکن طلاق کی نیت نہ تھی پھر وہ گھر میں داخل ہوئی تو طلاق مغضہ ہوگی یا رجعی؟ (۲) زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے ڈرانے کی غرض سے کہا کہ اگر تم خالد کے گھر جاؤ گی تو تمہارا اور ہمارا تعلق قطع ہو جائے گا لیکن نیت طلاق کی نہ تھی اور نہ جدائی کی نیت تھی نہ بیعت کی نیت تھی محض ڈرانے کے لئے کہا تھا پھر ہندہ زید سے پوشیدہ خالد کے گھر گئی تو جو حکم ہندہ کے حق میں صادر ہوتا ہے تحریر فرمایا جائے؟ المستفتی نمبر ۱۶۰۶ مولوی محمود خاں صاحب مدرس اول مدرسہ ریاض العلوم (کانپور) ۵ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۱۶ جولائی ۱۹۳۷ء  
 (جواب ۲۸۷) (۱) اس صورت میں اگر عورت گھر میں داخل ہوئی تو طلاق پڑ جائے گی (۲) مگر حلق رجعی ہوگی (۳) ابنت اگر عورت غیر مدخولہ ہوگی تو طلاق بائن ہوگی مغضہ نہ ہوگی (۴) اس صورت میں چونکہ نیت طلاق کی نہیں تھی اور طلاق کا صریح لفظ بھی نہ تھا اس سبب سے طلاق نہ ہوگی۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ، دہلی

(۱) ادا اصف الطلاق الی السکاح وقع عقیب السکاح بحوالہ ان يقول لامرأة ان تروحت انت طالق او کل امرأة اتروحها فہی طالق، الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب لطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعین الطلاق بکلمۃ ان واذا وغیرہما) ۴۲۰/۱ ط ماحدیہ کوئٹہ  
 (۲) وان کتاب الطلاق ثلاث فی الحرة وثین فی الامۃ لم تحل له حتی تکح روحا غیرہ نکاحا صحیحا و یدخل بہا ثم یصفہا او یموت علیہا والا صل فیہ قوله معانی 'وان طلقہا فلا تحل له من بعد حتی تکح روحا غیرہ والمراد الطلقۃ الثالثہ) الہدیۃ، کتاب الطلاق، باب الرجعة فصل فیما تحل بہ المطلقة ۲ ۳۹۹ ط شرکتہ علمیہ ملتان  
 (۳) واد اصف الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاق مثل ان يقول لامرأته ان دخلت الدار فانت طالق (الماوی الہدیۃ، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعین الطلاق بکلمۃ ان واذا وغیرہما ۱ ۴۲۰ ط ماحدیہ کوئٹہ)  
 (۴) وصریحہ ما لم یستعمل الا فیہ کصفتک وانت طالق ومطلقۃ و یقع بہا ای بہدہ الالفاظ وما بمعناہ من الصریح واحدة رجعة (الدر المختار مع ہامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الصریح ۳ ۲۴۷ ط سعید کراتشی)  
 (۵) فان فرق الطلاق بائن بالاولی ولم تقع الثانیۃ والثالثۃ وكذا اذا قل لها انت طالق وقعت واحدة ما ذکرنا ہا بائن بالاولی (الہدیۃ، کتاب الطلاق، فصل فی الطلاق قل المدحول ۲ ۳۷۱ ط شرکتہ علمیہ ملتان)  
 (۶) ولکیایات لا تطلق بہا قضاء الابیۃ او دلالة الحال وہی حالة مداکرة الطلاق او الغضب (الدر المختار مع ہامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الکایات ۳ ۲۹۶ ط سعید کراتشی)

اگر آج سے تو نے میرے سامنے رنگین کپڑے پہنے تو میری طرف سے تین طلاق ہے۔  
 (سوال) ایک شخص سے اس کی بیوی کی لڑائی ہوتی ہے لڑائی کا سبب یہ ہوتا ہے کہ مرد رنگین پٹروں سے خوش ہوتا ہے اور عورت کو رنگین پٹروں سے رغبت نہ ہوتی ہے یہاں رنگین پٹروں سے مراد گھر کے رنگے ہوئے پٹے ہیں جو اپنے ہاتھ سے رنگ کر پہنے جاتے ہیں ایک روز عورت کو کسی محفل میں شریک ہونا تھا اور وہ چاہتی تھی کہ سفید پٹے پہن کر محفل میں شریک ہو مگر اس وقت سفید پٹے موجود نہیں تھے اس کی سبب اصل لڑائی کا ہوتا ہے دن بھر مرد ۱۰ گھنٹہ کی حالت میں برا بھلا کرتا رہا ہے شام کو قصہ طول پکڑ جاتا ہے مرد قصہ کی حالت میں عورت سے کہتا ہے کہ آج سے تو نے میرے سامنے رنگین کپڑے پہنے تو میری طرف سے تین طلاق ہے بلکہ تو میری گئی جن کے برابر ہو اب عورت کے پاس گھر کے رنگے ہوئے پٹروں کے ۱۰۰ ہوتی رنگے ہوئے پٹے بہت ہیں جن کو وہ پہننا چاہتی ہے اور اس میں مرد بھی راضی ہے یہ عورت اب رنگے ہوئے پٹے پہن سکتی ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۶۵۵ فضل حق شارہ مدظلہ والے (دہلی) ۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۱۳ اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۸۸) محقق متعلق سے وہ صورت خارج ہے کہ عورت مرد کے سامنے نہ ہو اور رنگین پٹے پہن لے یعنی اس صورت میں محقق نہیں پڑے کی مبین گھر رنگین پٹروں میں مرد کے سامنے آجائے گی تو طلاق پڑ جائے گی۔ (۱)

مرد کے الفاظ میں تو رنگین پٹروں کا ذکر ہے اور وہ گھر کے رنگے ہوئے پٹروں سے رنگے ہوئے دونوں کو شامل ہے اس کے کلام میں کوئی تفصیل نہیں ہے لیکن اگر بھڑا نہیں پٹروں کے متعلق تھا جو گھر میں رنگے جاتے ہیں اور وہ پٹے رنگین پٹروں کے متعلق نہیں تھا اور مرد بھی اقرار کرتا ہے کہ اس کی نیت بھی والیتی رنگین پٹروں سے متعلق نہ تھی تو والیتی رنگین پٹروں کے ساتھ طلاق متعلق نہ ہوگی۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

گاؤں کے باشندوں نے متفق ہو کر کہا کہ اگر کوئی شخص پنچایت سے الگ ہو جائے اور مسجد میں نماز نہ پڑھے تو اس کی بیوی کو تین طلاق  
 (سوال) ایک گاؤں میں ایک ہی مسجد ہے کوئی دوسری مسجد نہیں ہے اور وہاں کے باشندوں نے متفق ہو کر

۱) واداً اصافہ الی الشرط وقع عقب الشرط اتفاقاً مثل ان يقول لا مراۃ ان دخلت الدار وقت طلاق (الفتاویٰ الہدیۃ کتب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعیق لطلاق بکلمۃ ان واد وعبرہما ۱ ۲۰ ط ماحدیدہ کوئٹہ)  
 (۲) حلفہ وال لیعلمہ بکل داعر بمہملین ای مقصد دخول البلدہ تعید حلفہ بتمام ولایہ بیان لکون الیمین المظنہ بصر مقیدہ بدلالۃ الحال ویسعی بقیید یمیہ بقور عدمہ (درمختار) وقال فی الرد (قوله بقیید حلفہ بقیام ولایہ) ہذا الحیض بالزمان تب بدلالہ الحال وهو العلم بان المقصود من هذا الاستحلاف رجوعہ بما يدفع شرہ او شر غیرہ برجوعہ (ہمیش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الایمان باب الیمین فی الصرب والنقل وغیرہ) مطلب حلفہ وال لیعلمہ بکل داعر ۳/ ۸۴ ط سعید کراچی

یہ تھا کہ اگر آپس میں کوئی جھگڑا ہو جائے تو سب مل کر آپس ہی میں فیصلہ کر لیا کریں گے اور پنچایت بھی قائم کر لی اور یہ بھی وعدہ کیا کہ سب مل کر مسجد ہی میں نماز پڑھا کریں گے اگر کوئی شخص پنچایت سے علیحدہ ہو جائے اور مسجد میں نماز نہ پڑھے تو سنی بیوی کو تین طلاق اور اس بات کو ہر شخص نے منظور کر لیا تھا۔ وقت کہ کسی بات پر آپس میں جھگڑا ہو گیا اور چند آدمی پنچایت سے فیصلہ ہونے سے پہلے پنچایت سے علیحدہ ہو گئے اور مسجد میں نماز بھی پڑھنا چھوڑ دی اور عید اور بقرہ عید کی نماز بھی علیحدہ پڑھنی لگا وہ لوگ جو جماعت سے علیحدہ ہو گئے ہیں ان لوگوں کی بیویوں کو ان لوگوں کے قول کے مطابق تین طلاق ہوئی یا نہیں "المسئتی نمبر ۱۸۵۷ محمد امین پیش امام مسجد (کمرہ) ۳۰ رجب ۱۳۵۶ھ ۶ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(حواص ۲۸۹) جو لوگ پنچایت سے علیحدہ ہوئے اور مسجد میں نماز پڑھنی چھوڑ دی اگر انہوں نے خود یہ تعلیق کی تھی کہ اگر ہم پنچایت سے علیحدہ ہوں اور مسجد میں نماز نہ پڑھیں تو ہماری بیوی پر تین طلاق تو بے شک ان کی بیویوں پر طلاق مغلطہ پڑ گئی اور اگر انہوں نے یہ تعلیق اپنی زبان سے نہیں کی تھی تو ان کی بیویوں پر طلاق نہیں پڑی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

اگر میں ان شرائط کی خلاف ورزی کروں یا زد و کوب کروں تو میری زوجہ کو طلاق مغلطہ ہوگی

”نقل اقرارنامہ“

(سوال) مکہ شہر اسی قوم بڑ قصب ساکن بازار ہریت گنج مزرعہ موضع ہیرا گوند پور پر گندہ و تحصیل وضع رائے بریلی کا ہوں عرصہ قریب بارہ سال کا ہوا کہ منقر کا عقد ہمراہ مسہور مضامین و ختمہ بحر عیدی بڑ قصب ساکن تیدیا کوٹ شہر رائے بریلی سے حسب شرع شریف محمدی حدیث حنفیہ کے ہو اور مسہور مذکور رخصت ہو کر آتی جاتی رہی منقر کی جانب سے اثر تساہلی مان و نفقہ ہوتی رہی چنانچہ منقر نے رائے بریلی آ کر رہا وہ پنچن داد خواہ ہوا کہ منقر کی غفلتوں کا اعتراف کرتے ہوئے زوجہ منقر ہمراہ منقر رخصت کر دی جائے اب منظر مذکور تکلیف روحانی و جسمانی نہ پہنچے گا قبل اس کے بھی ایک اقرارنامہ منقر نے نسبت زن و نفقہ زوجہ پنی کو تحریر کر دیا تھا جس کی پابندی منقر سے نہیں ہو سکی پنچن منقر رحمہ خسہ وانہ ہمراہ منقر زوجہ منقر کو رخصت کر دینے پر آمادہ و تیار ہوئے کہ منظر ایک اقرارنامہ تحریر کر دیوے کہ اب کسی قسم کی تکلیف روحانی و جسمانی زوجہ منقر کو نہ پہنچے گا اور آرام مان و نفقہ حسب استطاعت خود کرے گا چنانچہ منقر حسب ذیل کا پابند ہوتا ہے اول یہ کہ منقر زوجہ منقر کو اپنے مکان میں آرام رکھوں گا کسی طرح کی تکلیف روحانی و جسمانی نہ پہنچائیں گا ورنہ کوئی کمی مان و نفقہ میں کروں گا اور بموجب روانہ رخصت بھی دیا کروں

(۱) واداً اصافہ لی الشرط وقع عقب الشرط من ان يقول لا امرانه ان دخلت الدار فانت طالق (المصوى الہدیہ کتاب الطلاق باب اربع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعین الطلاق بکلمۃ ان واد وغیرہما ۱ ۲۰ ط واحدہ کوہ)

کا اور بعد میں آمدورفت رہے گی اگر منقرض اٹھایا کے خلاف کرے گا اور تکلیف روحانی و جسمانی پہنچنے کا اور نان و نفقہ میں کمی کرے گا یا زود کو بے کرے تو منقرض اقرار شرعی کرتا ہے اور تحریر کے دیتا ہے کہ میری زوجہ کو طلاق مغضہ ہوں اور زوجہ منقرض کو اختیار ہوگا کہ وہ جس شخص کے ساتھ چاہے عقد ثانی کرے مجھ کو دعویٰ و حق نہ ہوگا اور منقرض ادب و عین مہر کا ذمہ دار ہوگا۔ المستفتی نمبر ۱۹۳۴ عبدالحی صاحب زراے بریلی ۲۰ شعبان ۱۳۵۶ھ ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹۰) چونکہ زوج نے اپنے قرار میں لکھا ہے کہ اگر ان شاذ انطانی خلاف ورزی کروں یا زود کو بے کروں تو منکوحہ کو طلاق مغضہ ہو جائے گی تو اگر زوج نے اس قرار نامہ کی تحریر کے بعد منکوحہ کو زود کو بے کیا ہے یا اگر انطانی خلاف ورزی کی ہے تو منکوحہ پر طلاق مغضہ اس کی تحریر کے موجب واقع ہو گئی اور وہ اس کا حق بعد عدت کرنے کی حق دار ہے۔ محمد کھایت مددکان اللہ لدہ دہلی

اگر دس روپے ماہوار نہ دوں یا علیحدہ رہنا اختیار کروں تو  
اس دن سے میری منکوحہ سے میرا کوئی تعلق نہ رہے گا  
نقل کاہن نامہ

مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۳۶ء ۸ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ

(سوال) قرار کردہ صحیح و معتداف نمود شرعی معتد اس مونسب خود مظفر حسین خٹک مظہر حسین خاں ساکن قدیمی اندور سے عوض مہر ۵۰۰ روپے کلدار نصف معجل و نصف موبجل بموجب رسم شریعت کے ہوا ہے لہذا اس جہد نکاح میں روبرو قاضی صاحب بھت عقل و حواس و درستی دماغ کے میں اپنے کو خاص اس تحریر کے ذریعہ پابند کر کے لکھ دیتا ہوں کہ میں اپنی منکوحہ کو نان و نفقہ اور کسی بات کی تکلیف نہ دوں گا اور ہمیشہ مستضاء زوجہ خود مسطورہ کوشش کروں گا کوئی بات خلاف شرافت کے نہ ہوگی یعنی سخت کلامی دشنام دہی و زود کو بے نہ کروں گا اور اپنے قوت بازو سے کماءں گا و اپنی بیوی کے ہاتھ میں دوں گا پردیس نہیں لے جائوں گا اور آمدورفت گھر و عزیز و اقارب سے مانع نہ ہوں گا اور اس بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری بیوی نہ کروں گا مزید برآں میں اپنے کو پابند کر کے اقرار کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ یوم عقد سے میں اور میری منکوحہ خسر نامہ دستگیر خاں صاحب اور خوشدامن کلثوم بی بی خدمت میں رہوں گا جہاں رہیں گی ہرگز علیحدہ نہ رہوں گا اور خود اپنی کمائی سے ہم میاں بیوی اپنا لہما میں گئے اور جملہ اخراجات و استیجی انسان کریں گے اور خدا نخواستہ

(۱) وادھا صافہ الی الشرط وقع عقب الشرط مثل ان يقول لا مرانہ لا دخلت الدار وقت طلق وھذا لا یطاق لان الملك فاقه فی الحال والظاهر بقاء الی وقف وحوود الشرط فصیح یست وایضا عار الہدایۃ کتاب الطلاق باب الاسان فی الطلاق ۲ ۳۸۵ ط (مترکۃ علمہ مبتدئ) وفال فی الدرر و تسجل المیس بعد وحوود الشرط مصنف لکن ان وھذا فی الملك طلفت و عی والا لا (الدر المختار مع هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العیق ۳ ۳۵۵ ط سعید کرانی) ۲. فان اللہ تعالیٰ ولا نعرموا عھدہ الکاح حتی یبلغ الکتاب احلہ (الفرد ۲۳۵)



ناثقی واقع ہو تو نان و نفقہ کو دس روپہ ہو اور اپنی منکوحہ کو بلا کسی عذر و حیلہ ادا کرتا رہوں گا اگر دس روپہ ماہوار نہ دوں یا علیحدہ رہنا اختیار کروں تو اس وقت اور اس دن سے میری منکوحہ سے میرا کوئی تعلق نہ رہے گا حسب شرع میری طرف سے مثل طلاق ثلاثہ کے رہیگا یہ چند کلمات بطور اقرار نامہ کے لکھ دیئے ہیں کہ سند ہوں اور وقت ضرورت کام آویں۔ مظفر حسین گواہ نور محمد نظیر محمد قاضی صاحب وغیرہ

اس صورت میں کہ جس شخص نے یہ کائن نامہ مع گواہ مندرجہ بالا کے تحریر کر کے اپنے کو پابند کائن نامہ یا ہے مگر وہ اس کائن نامہ کے شرائط کا پابند نہیں ہے تو ایسی صورت میں طلاق متصور ہوئی یا نہیں۔ جواب مرحمت ہو؟ المستفتی نمبر ۲۰۸۲ ایم کے مبنی والا (سورت) ۲۵ رمضان ۱۳۵۶ھ ۳۰ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹۱) کائن نامہ کی تمام شرائط خلاف ورزی پر طلاق معلق نہیں کی گئی ہے بلکہ طلاق صرف دو شرطوں پر معلق ہے جو غلط امر سے شروع ہوتی ہے وہ یہ ہیں کہ جہودت ناثقی کے دس روپہ ماہوار نہ دے اور دوسری شرط یہ ہے کہ علی بنی کو چھوڑ کر علیحدہ رہنا اختیار کرے ان دو شرطوں میں سے کسی ایک کے واقع ہونے پر طلاق ہوتی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لا حولی

اگر بموجب اقرار نامہ کے بیوی کے لئے نان و نفقہ کا انتظام نہیں کریں گے تو اپنی بیوی سے لدعوی ہو جائیں گے کیا حکم ہے؟

(سوال) مسکن نبی رسول ولد میرانش نے ایک اقرار نامہ لکھا اس پر قلم نہیں رہا اور بیوی سے باطل ہے تعلق میں جس کو آج چار سال کے قریب ہوتا ہے تو آیا اس اقرار نامہ سے طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں شرط طلاق نامہ یہ ہے کہ مسکاة فہیمہ علی بنی دختر میاں بی نور محمد ساکن موضع کب مانوں عرف درگاہ تحصیل ٹھوکی ضلع اعظم گڑھ کو خرچ خانگی مبلغ صد روپہ ماہوار اور سال میں دو جوڑہ پیرا برادر دیا کریں گے اور اگر درمیان میں کسی طور کا نقص و فتور ہو گیا ہم فتور پیدا کریں گے تو ہماری ذات و جائیداد سے ساتھ دعوت کے میاں بی نور محمد صاحب وصول کر لیں گے اور علاوہ اس کے یہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ بموجب اقرار نامہ کے نہیں انتظام کریں گے تو اپنی بیوی سے لدعوی ہو جائیں گے۔ المستفتی نمبر ۲۱۰۹ شیعہ نور محمد صاحب (اعظم گڑھ) ۹ شوال ۱۳۵۶ھ ۱۳ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹۲) اگر نبی رسول اقرار کرے کہ اس کا مطلب ان الفاظ سے یہ تھا کہ بیوی کو طلاق ہو جائے گی تو اس کی خلاف ورزی کرنے پر طلاق ہو گئی اور اگر وہ اقرار نہ کرے تو اس اقرار سے تو طلاق نہیں

ہوئی مگر عورت کو وجہ نان و نفقہ وصول نہ ہونے کے مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنا نکاح فسخ کرانے کا حق ہے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

شوہر نے بیوی سے کہا ”اگر تم اپنے بھائی کے سامنے ہو کی تو تو حرام ہو جائے گی“ تو کیا حکم ہے؟

(سوال) زید نے اپنی بیوی سے کسی رنجش کی بنا پر غصہ کی حالت میں کہا کہ اگر تو اپنے بھائی کے سامنے ہو کی تو تو حرام ہو جائے گی اور اسی وقت دونوں نے زید سے کہا کہ تم ایسا لفظ زبان پر کیوں لاتے ہو تو زید نے فوراً اپنی نشست میں کہا میں طلاق کی نیت سے یہ لفظ زبان پر نہیں لایا آپ دو گ خواہ مخواہ نیا مطلب لگاتے ہیں مگر سامعین اس کی باتوں پر یقین نہ کرتے ہوئے شبہ کرتے ہیں کہ زید نے ضرور نیت طلاق سے کہا ہو گا لیکن لفظ کی گرفت کی وجہ سے نیت طلاق سے انکار کرتا ہے پھر ایسی صورت میں زید کے قول سے طلاق معتق ہوئی کہ نہیں اگر زید کی بیوی اپنے بھائی کے سامنے ہوئی تو طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں اور لوگوں کا شبہ کرنا کہاں تک صحیح ہے؟

(۲) زید سے جب لوگوں نے پوچھا اور اس نے کہا کہ میری نیت طلاق کی نہیں ہے بلکہ میں نے دھمکی دینے اور اس سے میل جول کرنے سے روکنے کے لئے ایسا کہا ہے اب میں سامنے ہونے کے لئے اجازت دیتا ہوں مگر اس کی بیوی احتیاطاً اب تک اپنے بھائی کے سامنے نہیں ہوتی ہے اب جب کہ زید نے سامنے ہونے کی اجازت دیدی ہے تو اگر زید کی بیوی اپنے بھائی کے سامنے ہو تو کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۲۱۳۴ اور عنوان محمد غازی (پٹنہ) ۷ اشوال ۱۳۵۶ھ ۲۱ مئی ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹۳) منقولہ کے حرام کا لفظ بغیر نیت طلاق کے بھی طلاق کے معنی ہی پر محمول ہوتا ہے اس لئے پہلے عذر غلط ہے ۲۰ ہاں جب اس نے اجازت دیدی تو اب اس کی بیوی کے اپنے بھائی کے سامنے ہونے سے طلاق نہیں پڑے گی کیونکہ پہلی تعینق بشہادت عرف بغیر اجازت زوج سامنے ہونے پر محمول

(۱) ”... ہونے کا یہاں کے الفاظ ناہی میں سے نہ تھے نہ حق کافر نہیں ہے لہذا اس میں اگر طلاق کی نیت ہو تو طلاق ہونے کا موقع ہو گا“ اور یہاں کا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فی الدر المختار والکلیات لا تطلق بها قضاء الا سے اور دلالت الحال وہی خالہ مذاکرہ الطلاق او لعصب والقول له سمد فی عدم الیہ تویر الانصار و شرحہ مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکذب ۳ ۲۹۶ ۲۹۷ ۳۰۰ ط سعید کراچی

(۲) دیکھئے اس کتاب کا باب فسخ وانفساق فصل سوم عدم نان نفقہ مسئلہ نمبر ۱۰۳ احاشیہ نمبر ۱۱

۳۰ قول لا مراد است علی حرام بلایا ان بوی التحريم اولہ سو شک و طہار ان بوی وہ و ہذا ان بوی الکذب و تطلیقہ بانہ ان بوی لطلاق و نایب ان بویا و بقی ماہ طلاق ماہ ان لم یوہ لعمدہ العرف (در المختار) مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب لا بلایا ۳ ۳۳ ط سعید کراچی، و قول فی رد المحتار والحاصل ان المتاحریں حالقوا المتقدمین فی وقوع لیس بالحرام بلایہ حتی لا یصدق اذا قل لم یو لا حل العرف لاجدث فی زمان المتاحریں (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکلیات ۳ ۲۹۹ ط سعید کراچی)

ہوں اور اجازت کے ساتھ سامنے ہونا شرط کے وجود کا باعث نہ ہو گا۔ (۱) محمد کفایت اللہ کا انشاء ہوگی

جب تک تم اس شہر میں ہو اگر میں نے یہ امامت کی تو میری عورت کو تین طلاق ہے  
(سوال) زید و عمر دو بھائیوں کے درمیان بڑائی ہونی زید نے عمرو کو ایک کام کرنے پر مجبور کرنا چاہا اور عمر  
نے انکار کیا مگر زید نے بہت تنک یہاں اور غصہ ہو کر عمر کو کہا کہ تو کافر ہے عمرو نے اپنی جان چھڑانے کے  
لئے بہت غصہ میں کہا کہ ہاں بھائی میں کافر ہوں اور دو خدا ہیں (نعوذ باللہ) اور عمر و کا دل باطل دشمن تھا  
وحدانیت الہی پر عمر غصہ کی حالت تھی یہ عمر اس کلمہ کے کہنے سے مرتد ہو گیا نہیں؟ پھر کلمہ تو حید پڑھا۔  
عمر وہاں سے روانہ ہوا زید اس کے پیچھے چلا تھوڑی دور جا کر زید نے کہا اچھا بھائی تو میری جگہ پر امامت رہنا  
میں کی دوسری جگہ گزارہ کروں گا عمرو نے کہا کہ جب تک تو اسی شہر میں ہو اگر میں نے یہ امامت کی تو  
میرے عورت کو تین طلاق اور دونوں بہت غصہ کی حالت میں تھے زید نے کہا بہت اچھا امامت نہ رہا اور وہ  
تین تھکے بعد غصہ فرو ہوا تو دونوں راضی ہو گئے اور اس بات پر اتفاق ہوا کہ دوسرے دن میں اس شہر سے  
چھوڑ جائیں گا اور تم یہ امامت کرو عمرو نے کہا بہت چہا اپنا بچہ زید سمان کے لئے روانہ ہو اور شہر سے نکل گیا عمرو  
نے امامت کی تین چار نماز پڑھائی دوسرے دن زید مع سمان کے اسی شہر میں پھر داخل ہوا اور عمرو نے کہا  
دن امامت کر لی زید کہتا ہے کہ میرا اس شہر سے واپس جانے کا ارادہ تھا کیا عمرو کی عورت کو طلاق ہو جائے گی یہ  
نہیں؟ اور یہ عمرو کے اس اوپر کے کلمے کے لئے امامت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۸۱۵  
موبین شمس علی صاحب صدر مدرس مدرسہ قاسمیہ بلندہ شہر ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹۴) اور یہ الفاظ کہ ”ہاں بھائی میں کافر ہوں اور دو خدا ہیں“ عمرو نے ہوش و حواس قائم  
ہونے کی حالت میں کہے ہیں تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا، مگر دوسری بار تعین طلاق سے تعین صحیح ہوئی  
اور خلع و رزق شہر طلاق معلق واقع ہو جائے گی اور اگر وہ ہوش و حواس قائم نہ رہتا تھا یعنی شدت

۱۔ حلقہ والی لعلیہ بکل دعر سیمین فی مفسد دحل اللہ تعد حلقہ شام ولایہ بیان لکون الیمین المظنہ تصیر  
معدہ بدلالہ لحن و سعی تعد سہ بقور عمدہ در محار و قل فی الرد (قولہ تعد حلقہ یقیم ولایہ) ہذا للحصن  
المراد ببدلالہ لحن وهو لعمدہ ان السقوط من ہذا الاستحلاف رجوعہ لما یدفع شرہ او شرعہ برجرہ ہمدی  
د۔ لحن مع لدر لحن کذب لاسانہ الیمین فی الصرب و لقل و غیرہ مطلب حلقہ والی لعلیہ بکل دعر  
۲۸۴/۴ ط معبد کراتشی

۲۔ ضلع برجل کسد الکفر عندا بکد لم یعد الکفر فال بعض اصحاب لا یکفر لان الکفر تعنی بالصبر ولم یعد  
بصبر غنی بکفر و قل بعضہم بکفر وهو لصاحب عدی لایہ اسحق مدہ ہامش رد المحتار کتاب الجہاد باب  
المرتد ۲۲۴/۴ ط سعید کراتشی

(۳) طریقہ تجدید کان لیا ہو اس لئے کہ مرتد ہونے سے تین فوراً فسخ ہو جاتا ہے اور جب نکاح فسخ ہو گیا تو عورت پر طلاق نہیں ہوگی  
یہ اندویش حق ہے کہ عورت کا نام سے تین تین تین تین سے کما فی الرد (قولہ و محللہ المسکوحہ) کی و بر معدہ عن  
صلاق رجعی او مان غیر ثلاث فی حر و نس فی امہ ہامش رد المحتار کتاب اصلاق ۲۳۰ ص سعید کراتشی

نہیب میں مسلوب الحواس ہو گیا تھا تو ارتداد نہیں ہوا اور تعلیق صدق صحیح ہوئی اور پھر زید کے شہر میں داخل ہونے کی حالت میں جو نماز نفلہ عمر و نے پڑھائی اس سے شرط کی خلاف ورزی ہو کر طلاق مغلطہ واقع ہو گئی۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

### سوال متعلقہ استفتاءئے سابق

#### متعلقہ استفتاءئے سابق

(سوال) (۱) بصورت فسخ نکاح جب یہ الفاظ کہ ”میر میں نے یہ امامت کی تو میری عورت کو تین طلاق ہیں“ صادر ہوئے تو عورت منکوحہ نہ تھی کیونکہ نکاح وجہ ارتداد فسخ ہو گیا ہذا یہ تعلیق کیونکر صحیح ہوگی عدوہ ازین حروف شرط میں سے کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جو اس امر کو ظاہر کر رہا ہو کہ جب ابھی یہ نکاح کرے گا تو وجود شرط کی وجہ سے طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۲) کیا یہ صورت یحییٰ فوری نہیں ہو سکتی کہ اگر زید شہر میں رہتا ہو تا اور عمر و اسی وقت امامت کرتا تو ضرور حاق واقع ہو جاتی حاق واقعہ ایسا نہیں ہوا عدوہ ازین اگر اس نے زید کے آنے کے بعد اور غصہ کے فرو ہونے کے بعد نفلہ کی نماز پڑھائی تو حروف مرتد متناہیین میں امامت سے مراد تو مستقلاً امامت ہے کیونکہ زید نے یہ کہا تھا کہ میری جگہ پر امامت کرتا نہ یہ کہ ایک وقت کی نماز پڑھانا کیونکہ زید مستقلاً امام ہے ہاں اگر عمر و یہ کہتا کہ اگر کسی وقت بھی میں نے یہ امامت کی تو میری عورت پر تین طلاق ہیں تو اور بات تھی۔ المسئنی نمبر ۲۱۳۵ مؤلفہ ثمت علی صاحب مدرس اول مدرسہ قاسمیہ بلند شہر۔ ۱۷ شوال ۱۳۵۶ھ ۲۱ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۹۵) (۱) قال فی المنع و يقع طلاق روح المرتدة علیها مادامت فی العدة لان الحرمة بالردة غیر متبادلة فانها ترتفع بالا سلام فبقع طلاقه علیها فی العدة مستتبعاً فاندته من حرمتها علیہ بعد الثلاث حرمة معیة بوطء روح احر بحلاف حرمة المحرمة فانها متبادلة لا عدله لھا فلا یبعد لحوق الطلاق وندة الح (شامی ص ۴۲۵ ج ۲) اور جب تجیز طلاق مرتد سے صحیح ہے تو تعلیق بدرجہ اولیٰ صحیح ہوگی۔

۱۔ و سریت صحیف لغفل و لصحیح و الطوح فلا یصح ردة محب و معنوه و موسوس و صبی لا یعقل (درمحار) و فی فی برد فوله معنوه، عرہ فی النہر لی السرح و هو الفص لغفل و قبل المدھوش من غیر حنن کذا فی المغرب (جیس) و اسحار مع الدر المحار کتاب الجہد باب المرتد ۴ ۲۲۴ ط سعید کرائشی) و قال فی الہدیة و کد لو کان معرہ و موسوس و معلوما علی غصہ بوحہ من لوجود فہو علی عدا، الفارزی الہدیة کتاب السیر الباب السع فی احکام المرتدین ۲ ۲۵۳ ط ماحدہ کونہ)

۲۔ سجل بسیم بعد وجود لشرط مضطاً لکن و احد فی الملک طبع و عن والا لا (الدر المحار مع هامش ردة المحتار کتاب الطلاق باب التعلیق ۳ ۳۵۵ ط سعید کرائشی)

(۳) هامش و الدر المحار کتاب نکاح باب نکاح الکافر ۳ ۱۹۳ ط سعید کرائشی)

(۲) یمین فور کے احکام اس وجہ سے جاری نہیں ہو سکتے کہ فور کا وجود نہیں ہے غصہ کی حالت رفع ہو چکی ہے اور عمر و توبہ و استغفار کر کے چاچکا ہے زید نے اس کو جائز ایک امر پیش کیا اس پر اس نے یمین کی یمین سے الشافعی میں امامت مستلزم یا مرد کا کوئی فرق نہیں کیا یہ اس لئے وہ مطلق امامت پر محمول ہوئی اور شرط کے وجود پر طلاق نہ ہوئی۔ محمد کفایت اللہ کان مدللہ دہلی

مشروط طلاق میں شرط پوری نہ ہونے کی وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔

(سوال) زید نے اپنی شادی سے وقت لمبے کے ساتھ مہر پر اقرار کیا ہے کہ بھورت نا اتفاقی و ناچاقی زوجہ ام و مبلغ ۱۰ روپے ماہوار گزارہ اس کے والدین کے یہاں چلتی ہوئی کا اگر کسی وجہ سے ۱۰ ماہ تک رقم نہ ملے دے سکوں تو پھر میری زوجہ میری زوجیت سے آزاد ہو جائے گی اور نکاح بعد نکاح متصور ہو گا زید نو ماہ تک توبہ کی خود کے پاس رہ کر اس کا گزارہ حسب خواہش کرتا رہا اس کے بعد دوسری جگہ ملازم ہو کر چلا گیا جہاں سے دس روپے ماہوار پندرہ منی گزارا بھیج رہا رہا سید منی آرہا وہاں زید کے پاس موجود ہیں مگر زید نے منی آرہا نہیں لے لیا چلتی رہی اب نوٹس دیا ہے کہ یہ ۱۰ ماہ سے تم نے مجھے گزارہ نہیں دیا اس میں تمہاری زوجیت سے موجب تمہاری تحریر کے آزاد ہوں ہذا رقم مہر ۱۰ روپے عندا صعب و ہذا رقم گزارہ ۱۰ ماہ او اگر وہ بندہ ریجہ مدت موجب تمہاری تحریر کے وصول کروں اس لئے براہ مہربانی تحریر فرمائیے۔ ایک صورت و حالت میں طلاق واجب ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۳۳۴ تیرہ

(کوہ شملہ) ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵ھ ۲۳ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۲۹۶) اگر زید نو ماہ تک منی کے ساتھ رہا اور نوٹس گزارہ کرتے رہے چرچہ میں یہ تو وہاں سے بھی دس روپے ماہوار بھیجے زوجہ نے منی آرہا وصول نہیں کیا تو زید کی طرف سے شرط کی خلاف ورزی نہیں ہوئی اور طلاق واقع نہیں ہوئی۔ محمد کفایت اللہ کان مدللہ دہلی

اگر سوا مہینہ کے اندر اندر تمہارے نان و نفقہ کی جملہ واجب الادا رقم پہنچ کر تمہیں اپنے ساتھ نہ لے جاؤں تو میری اس تحریر کو طلاق سمجھے

(سوال) (۱) عبد الرحمن ناؤ، پٹنہ نے مسافہ فی طمہ سے نکاح کیا اور سال ڈیڑھ سال کے بعد اپنی زوجہ فی طمہ کو اپنے خسر کے مکان پر بھیج دیا اور خود زوجہ کو آکر بن کر چلے آشیوں کے بہانہ سے آستانوں مزاروں پر

۱۔ ابن المصنف بحری علی طلاق و لمحمد علی بقیہ (اصول الشافعی) الحث الاول فی کتاب اللہ تعالیٰ فصل فی المطلق و لمحمد ص ۱۱ ط فسی کرسی وقال فی توضیح حکم المطلق ان بحری علی طلاقہ کما لہ المفسد علی بقیہ و داوردی المصنف و المفسد و حلف الحکم لہ بحکم المطلق علی لمفسد (النووی و اسدوہ فصل حکم المطلق ۱ ۱۶۹ ط میر محمد کراتشی)

۲۔ و اذا اصابہ الی الشرط وقع عقب الشرط اتفاقاً (الفاوی الہدایۃ کتاب الطلاق) الباب الرابع فی الطلاق بالسر و الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان و اذا و غیرہما ۱/ ۲۰ ط ماجدیہ کوئلہ

یہ نہ صرف مفت کی روئیاں کھانے لگا اور مذمت وغیرہ سب چھوڑ کر اپنے اوپر سب حلال کا سد باب ہی کر لیا اور  
صرح ڈھائی تین سال تک آوارہ گردی میں رہا اور قلمیہ کے غریب و لدین اپنی لڑی کے نان و نفقہ کا  
خرچہ برداشت کرتے رہے۔

(۲) آخر ۱۱ مہر عبد الرحمن خاں اپنی زوجہ کے پاس آنے کی نیت  
سے نہیں بلکہ اس ارادہ سے آیا تھا کہ کسی آستانہ پر چند روز مفت کی روئیاں کھا کر چلتے بولے مگر اتفاق سے راہ  
میں عبد الرحمن خاں واس کے ساتھ گئے اور اسے سمجھا کر اس کی زوجہ کے پاس سے آکر زوجہ نے  
اپنے زونے کے نان و نفقہ واجبہ کا مطالبہ کیا اور خود ہوسا تھا کہ جانے کو مگر مردہ دست عبد الرحمن خاں میں یہ  
محبت کہاں نکلتی کہ مذکورہ مدت کا نان و نفقہ ادا کر کے زوجہ کو سنبھالے۔ جب کہ اپنا پیٹ پالنا مشکل ہو  
تا آخر زونہ مذکور نے ایک تحریر مضمون ذیل لکھ کر زوجہ کے حوالے کی۔

من محرر عبد الرحمن خاں ولد جیکن خاں زوجہ محترمہ چوٹکہ میں تمہارے نان و نفقہ کا متحمل نہیں ہو سکا  
اس لئے میں نے تم کو تمہارے والدین کے مکان پر بھجوا دیا اور انہوں نے ڈھائی تین سال تک تمہارے نان و  
نفقہ کا خرچہ برداشت کیا جب کہ انہوں نے تم کو اتنی مدت سنبھالا ہے تو میں مزید برآں تم سے مہینہ سو مہینہ  
کی محنت و رچا بہت ہوں اور مہینہ سو مہینہ کے اندر اندر تمہارے نان و نفقہ کی ہمد و اجاب اور رقم پہنچا کر  
تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں تو میری اس تحریر کو قی قبول فرمائیے۔ اور رقم عبد الرحمن خاں ولد جیکن خاں۔

عبد الرحمن خاں کی بیوی سے وثوق کے ساتھ معلوم ہوا ہے کہ میں جب تک اپنے زوج کے  
ساتھ رہی وہاں تک بھی میرے زونہ جیسا چاہیے ویسا صحبت پر قادر نہ تھا اور جس وقت زونہ نے مذکورہ  
تحریر میرے حوالے کی اور جانے کا اس وقت یہ کہہ دیا کہ میں سب دنیا کی سن میں نہیں ہوں یہ بات  
تھی جناب کی خاص توجہ کی محتاج ہے تحریر تحقیق حقیقی عبد الرحمن خاں زوجہ کے حوالے کر کے چلتا  
تھی کہ مدت مظلومہ ختم ہو چکی اور اس پر بھی آٹھ نو مہینے گزر چکے ہیں اور مدت مظلومہ ختم ہونے کے بعد  
بعد بذریعہ رجسٹری متعدد نو سو سے زائد تو مدت تحقیق حقیقی کی یاد دہانی تھی کی مگر جمعہ تدابیر سے سو  
اور میں زوجہ عبد الرحمن خاں فاطمہ و صورت مسوومہ میں مصافحہ بھیجی جائے گی یہ نہیں۔ آپ کی جانب سے  
شرعی جواب آجانے کے بعد دوسرے نکاح کے لئے مدت کی مدت گزارنے کی ضرورت ہے یہ نہیں  
المستفتی نمبر ۲۳۴۷ مولوی حسین میں صاحب (کاٹھیوڑ) ۱۸ ربيع الثانی ۱۳۵۵ھ ۲۸ جون  
۱۹۳۸ء

جواب ۲۹۷) یہ تحریر جو عبد الرحمن خاں نے خود اپنے ہاتھ سے لکھی ہے زوجہ کی معتبر اور تحقیق  
ہے اس تحریر کی تائید سے سو مہینہ یعنی ۱۳۸ دن گزارنے کے بعد زوجہ پر حلال کی پڑائی جب کہ اس حوالے  
مدت میں کل رقم نفقہ واجبہ کی رقم نہ دی گئی اور اس کے بعد اگر نہیں آئے تو مدت بھی ختم

[illegible]

شہ زینت کے بعد عمل نہ کرے تو اس کی بیوی مطلقہ ہوگی یا نہیں؟

(سوال) ایک تخلص شفیق محمد نامی نے جس کا تاج خاتون عیدین سے ۵ برس قبل ہوا تھا اور جو گزشتہ دن  
میں خاتون عیدین کے نام لکھا ہوا فی مناسب بندوبست نہ کر سکا مورخہ ۱۵ جون ۱۹۳۱ء کو جب موصوف  
سلسلہ روزگار ترک وطن کر رہا تھا تحریر بدالکھ کر دی۔

یہی شیعہ گروہ غریب قومی مسلمان ساکنین کے ہاں یہاں تک پہنچ گیا کہ میری شادی و نیاں مسلمان عیدان و سنت  
نہیں خان قوم مسلمان ساکنین کے ہاں یہاں تک پہنچ گیا کہ میری شادی و نیاں مسلمان عیدان و سنت  
تک مسلمانوں کے ہاں یہاں تک پہنچ گیا کہ میری شادی و نیاں مسلمان عیدان و سنت  
شرائط ذیل اقرار نامہ کر رہا ہوں۔

(۱) یہ - میں مقررے کسی سے حاصل ہوا ہوں، جو کہ باہر اور مسکاقتند کو جو کہ اپنے مدین سے ہاں  
مصدقہ سے موجود ہے اس کے لئے کہ روپ ہوا، غنیمت وغیرہ روانہ کرتا رہے گا۔

(۲) یہ - حضرت ابی بن مسعودؓ، رضی اللہ عنہ، کی قسموں میں تھیں جو کہ عیسائی، غیر مذہب -

(۳) یہ کہ قفتر پر چھ ماہ تک مہلت دے کر وکیل کو مبلغ آٹھ سو روپے ہمارے حساب سے نان و نفقہ وغیرہ دے دے اور نہ کسی قسم کی روحانی و دنیائی خبر دے ورنہ فیصلہ عدالت رکھے تو یہ اقرار نامہ بطور حلاق نامہ مستحکم ہوگا اور مہلت دے کر عدالت کے میجر عدالت اختیار نہ ہوگا کہ مہلت دے کر اپنا دوسرا عقد کرے قفتر مہلت دے تلافی نہ بہت کوئی کارروائی پیش نہ آتی کرے تا کوئی حق و اختیار نہ ہوگا اور یہ طلاق ساتھ رضامندی سے ہونے اور نہ کوئی میرے رشتہ داروں کو حق اعتراض ہوگا۔

(۴) یہ برائے متروکات و فتنہ بیخ و بن روٹک دینا ہے۔ ورنہ قیامت ہو جائے تو اس صورت میں مہمانداری اختیار ہوتا ہے۔ تین ماہ پندرہ روز مہمان رہنے میں بعد مدت کے نان و نفقہ رقم مہمان تعداد کی مبلغ پانچ سو روپے تیار ہو کر لے کرے اور مجھ کو اور وارثان میرے کو کسی طرح کا عذر و حید نہ ہوگا۔

(۵) امر یہ کہ مقرر مہلکند و روپنے ہمہ کی وقت کے جوے اور وہاں پر کسی طرح کی ٹائٹ روحانی،  
 روحانی، غیہ و اس و دیوے قومہلکند و روپنے اختیار ہوگا کہ وہ با اجازت میرے اپنے والدین خواہ اپنے کسی رشتہ  
 کے یہاں جاسق ہے اور کی وقت مہلکند و روپنے و خود مانی حقیقی رشتہ دار بنابر رخصت مذکور کو لینے کے  
 اسے اپنے مقرر بعد روحیلہ اس کے ساتھ فوراً رخصت مردے گا اور یہ اقرار نامہ بدرستی ہوش و حواس  
 اور ان کے زور کے ساتھ تحریر ہوا کہ سند ہو اور وقت ضرورت کام آوے۔ دستخط بقلم خود سید اشتیاق

۱. وثنی ثنی حق تردد بعضی نظایق و در جمع و فسخ جمیع سبب بعد بدحوه حقیقه و حکم ذات حق  
کریمه و در سحر مع شمس و نسیم کتاب لطایف باب عدد ۳ ۵۰۴ و بعد کرسی





۲۔ ایک ہاتھ میں سے قسم کھائے و تیار ہوں کہ میں نے ہندہ سے نہ زنا کیا نہ بھی بدعتی سے دینا  
۳۔ ہندہ کو میں اپنی بیٹی کے برابر سمجھتا رہا ہوں ان وہ آدمیوں نے زید سے آکر کہا کہ محمود ہر قسم کی قسم  
کھائے و تیار ہے مگر زید بدگمانی سے باز نہیں آیا۔

(۳) ہندہ قرآن شریف کی قسم کھائے و تیار ہے اور ہندہ کے ایک بیٹی ہے بیٹی کی قسم کھائے و تیار  
ہے مگر زید بدگمانی سے باز ہے۔

(۴) اب یہ معلوم ہو رہا ہے کہ زید ہندہ و شہلی طلاق اس طرح پر دیتا ہے کہ ہندہ کو زید طلاق دیتا ہے  
تین اس شرط پر کہ اگر تو نے زنا نہ کیا تو میری بیوی ہے اور جو تو نے محمود سے زنا کیا ہے تو میری طرف سے  
تین دفعہ طلاق۔

(۵) اب یہی صورت میں ہے کہ ہندہ اور محمود قسم کھا کر زنا سے انکار کرتے ہیں شہلی طلاق دینی چاہیے یا  
نہیں اور شہلی طلاق دینے سے طلاق ہوں یا نہیں اور ہندہ پناہ زید سے لے سکتی ہے یا نہیں یہ حالات میں  
شرط ہے یا نہیں طلاق ہے یا صاف طلاق ہے۔ المسئسفی نمبر ۲۳۸۹ محمد عمر محمد ظفر (نور کا نوہ) ۱  
جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ ۶ اگست ۱۹۳۸ء

احواب ۲۹۹، اس صورت میں زنا کا شبہ رہتا اور اس وجہ سے عورت کو طلاق دینا درست نہیں اور  
نہ ہندہ طلاق دے، نہ ہندہ اور زنا ہوگا اور طلاق بائنہ طلاق کے لئے اور فی الواقع زنا نہیں ہوا تھا تو طلاق  
قطع نہیں ہوں۔ تین خواتین کو زنا کا شبہ ہے تو عورت سے احتراز کرے گا اور عورت ہو جو وغیرہ مطلق  
ہونے سے منکر بھی ہو جائے نہ ہندہ یہ طلاق بائنہ نہیں ہے یہ تو خواتین اپنے دل کو عورت کی طرف سے  
صاف کرے ورنہ وہوں میں بیوی کی طرح رہیں یا پھر قطعی طور پر طلاق دے کر علیحدہ کر دے اور اس کا  
مہر و امراء۔ فقہ محمد انصاریت الامان میں مذکور ہے

شرائط نامہ کی حذف و رزق کا حکم

(سوال) ایک شخص کسی عورت کے نکاح کیا اور نکاح کے پتہ و نواں کے بعد اس  
بیوی کی خبر گیری بالکل چھوڑ دی تو مدت نان و نفقہ سب بند کر دی جب عورت تک یہ حال رہا تو عورت سے  
مہر کے پانچیت ادا کیا اور اس میں خدشتہ کسیین و بیوی یا اس پانچیت میں اس کے ایک اقارب نے جس کی

۱۔ لا حرج لا حد لا جرح لا سبب فی عدم معلومہ سبب او سبب صحیح و ن کال لا لی عدم معلومہ فقد حلف  
بصحیح فیہ ان بعضہ صحیح و قد صحیح و قد لان لعدم معلومہ فی نفس و هو الطلاق و سبب لا جرح لا جرح  
بعض صحیح و ن نہ سبب علی عدم معلومہ کہ فی الحصرہ الفتویٰ لہندہ کتاب النکاح باب السبب فی سبب  
بعض جرحان عدم فی مع عدم و نفس سبب و جرحان فی لہندہ و بعض لہندہ ۳۱۸ ط ماحدہ کونہ  
۲۔ لا حرج فی سبب و قد عطف سبب و قد الفتویٰ لہندہ کتاب لہندہ الباب الرابع فی الطلاق بالسر  
تفصل الثالث فی تعليق الطلاق بكلمة انه واداو عمرهما ۴۲۰ ط ماحدہ کونہ  
۳۔ ان الله تعالى فاعساك معروف او تسريح احسان (البقرة ۲۲۹)



(جواب ۳۰۰) اقرار نامہ کی شرط نمبر ۳ باطل صاف ہے اور جب کہ خلافت حسین نے قاب سونے کے ان سے فی ثانی کو چھ ماہ تک نفقہ نہیں دیا اور نجیبہ کی نہیں کی تو چھ ماہ پورے ہونے پر اس کی بیوی پر طلاق بائنہ کنی اور وہ ان کے گناہ سے باہر ہو گئی اور اس سے بعد اگر تین مرتبہ حیض آپکا تو عدت بھی پوری ہو گئی (۲) اب عورت کو حق ہے کہ وہ جس سے چاہے پناہ مانگے۔ (۱) انتظام کفایت اللہ کا ان اللہ لہ دہلی

میں فدائی عورت سے نکاح کروں تو اپنی ماں سے کروں وہ میرے  
پر قیمت تک حرام ہے یہ الفاظ تعلیق کے ہیں یا ضرر کے؟

(سوال) ایک شخص نے کہا کہ میں فدائی عورت سے نکاح کروں تو اپنی ماں سے کروں وہ میرے  
پر قیمت تک حرام ہے یہ بات تین وقت عورت کا نام، اپنی ماں کا نام یا اب اس شخص نے فی ثانی عورت سے  
نکاح کر لیا ہے اس شخص کا نکاح جائز ہے یا نہیں طلاق واقع ہوئی ہے یا نہیں قد سمع اللہ میں جو آیت  
شریفہ ہیں اس سوال کے مطابق یا غارہ ہو سکتا ہے۔ المسئس فی نمبر ۲۴۵۱ مووی خلیل الرحمن صاحب  
(مرآۃ) ۲۰۱۰ فی نمبر ۳۵۳۱۵۱ مورخہ ۱۹۳۹ء

(جواب ۳۰۱) یہ ظہار نہیں ہے تعلیق سابق ہے (۲) اور نکاح کرتے ہی طلاق نہیں پڑی کیونکہ یہ  
عورت بظاہر تعلیق نسبی مگر حقیقت میں بتین ہفتی (۱) نکاح کرنے سے اس پر کفارہ یکمین واجب ہوگا (۲)  
یعنی اس مسکینوں و یتیموں کو پانچ سو روپے عطا کرنا واجب ہوگا۔ (۱) محمد کفایت اللہ کا ان اللہ لہ دہلی

۱۔ رد صمدی ہی بشرط وقع غيب اسرط انفق الفتوى لهدية كتاب الطلاق الباب الرابع في الطلاق بالشرط  
المفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة ان واداو غيرهما ۱/ ۴۲۰ ط ماحديه كونه

۲۔ وہی فی حق حرہ بحض لفظی بعد لدحوں حفتة او حکما ثلاث حیض کوا مل بعد بحرہ لحضه  
(رد المحتار مع هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب العدة ۳ ۵۰۴ ط سعید کراتشی)

۳۔ در بدعی و در بدعی حبس و مسکریں معروف و در غریہ معروف (شہد و ادوی عدل مکہ الطلاق ۲)  
در بدعی حبس و حبس غنیمت بعد فی غنیمت معروف و اللہ بما یعمول حسن (البقرة ۲۳۴)

۴۔ در بدعی حبس و حبس غنیمت بعد فی غنیمت معروف و اللہ بما یعمول حسن (البقرة ۲۳۴)  
در بدعی حبس و حبس غنیمت بعد فی غنیمت معروف و اللہ بما یعمول حسن (البقرة ۲۳۴)  
در بدعی حبس و حبس غنیمت بعد فی غنیمت معروف و اللہ بما یعمول حسن (البقرة ۲۳۴)

۵۔ وہی ایمن لبحر طهر ما فی الباع بالعلی سبب فی الباع بصف اول لان محمدا اطلق عبد یمسا و قوله حجه فی  
بعد و قد انه سبب بعد و احصا احوک و فی معراج الدر ایہ سبب بفق علی الحلف بالله و علی العلق (هامش  
رد المحتار کتاب طلاق باب اسبب مضطرب ہو حنف لا یحلف بعد ۳ ۳۱۶ ط سعید کراتشی)

۶۔ وہی لکسرہ لاند و حنطوا الماکم فقط ان حبس الدر لمحرار مع هامش رد المحتار کتاب الايمان ۳ ۳۴۶ ط  
سعید کراتشی)

۷۔ در کسرہ بحرہ رفہ او اطعمه عسرہ ماکس و کسوتہم سبب ستر عا مة البدن (سور الانصار مع هامش رد المحتار  
کتاب الايمان ۳ ۷۲۵ ط سعید کراتشی)

شوہر نے کہا ”اگر ہمارے پاس رہنا نہیں چاہتی ہو تو ہم تم کو طلاق دیتے ہیں“ تو طلاق واقع ہو گئی یا نہیں؟

(سوال) زید اپنی بی بی منکوحہ کو کسی ناخوشی پر بی بی کے باپ کے گھر پر آ کر جہاں چھ مہینے بی بی منکوحہ تھی موجودگی اپنے سر اور سر اس اور حقیق بھائی کے اور غصہ کی حالت میں اپنی بی بی کو بلا تا ہے بی بی اس وقت میں قدم کے فاصلہ پر ایک مہرہ کے اندر تھی اس کی بی بی اس وقت اس کے پاس نہیں پہنچتی ہے بھائی کی مزید تاکید پر یہ بیان کرتا ہے کہ میں اپنے والدین کی تعمیل حکم کرنے آیا ہوں اور تم ہمارے پاس رہنا نہیں چاہتی ہو تو ہم تم کو طلاق دیتے ہیں۔ طلاق کا لفظ تین مرتبہ کہا اور اٹھ کر اپنے مکان پر چلا گیا بی بی کا بیان ہے کہ میں نے پتہ نہیں سنا۔ دو دن بعد میں معلوم ہوا کہ اس کی حالت میں واقعہ مذکورہ کے متعلق کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۲۵۰۴ نعیم احمد (غازی پور) ۸ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ ۸ جون ۱۹۳۹ء

(جواب ۳۰۲) یہ طلاق معتق ہے ”اگر تم ہمارے پاس رہنا نہیں چاہتی ہو تو ہم تم کو طلاق دیتے ہیں“ آبی بی بی یہ ہے کہ میں رہنا نہیں چاہتی تو طلاق پڑی ورنہ نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اندہ ذہبی

اقرار نامہ کے خلاف کرنے سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(سوال) زید نے نسیمہ جان دختر اکبر دین کے ساتھ حسب ذیل شرط پابندی کے ساتھ نکاح کیا اور نکاح کے وقت زید نے خود اپنی طرف سے بھو اقرار نامہ شرط تحریر کر دی ہیں اور وہ شرط انطیہ ہیں۔

(۱) کہ میں اپنی منکوحہ بیوی مسہۃ نسیمہ جان کو تمام زندگی اپنی سسرال کے ساتھ رکھوں گا۔ (۲) مسمیۃ مذکور اپنے والدین کے ساتھ کراچی سے مدینہ کی اور جبکہ یا اپنے عزیز وطن کو چلی جائے تو مجھے سے روکنے کا کوئی حق نہیں ہوگا (۳) جب تک میں اور میری بیوی زندہ ہے میں اپنی بیوی کے ساتھ اس کے والدین کے ساتھ رہوں گا (۴) اگر میں مسہۃ مذکورہ سے اپنی سسرال کی رضا مندی کے بغیر اپنی بیوی کو کسی دوسری جگہ بجاؤں یا صرف اپنی بیوی کو سسرال چھوڑ کر یہیں بھی جاؤں تو پھر مجھے اپنی منکوحہ بیوی کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق اور حق نہیں ہوگا دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید مذکورہ بالا شرط اللہ کی خلاف ورزی کر کے اپنی بیوی کو اپنی سسرال چھوڑ کر عیحدہ ہو گیا ہے کیا یہی صورت میں زید کی منکوحہ بیوی کو شریعت حقہ کی رو سے طلاق ہوگئی یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۵۳۶ مرم خاں صاحب (کراچی) ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ ۷ اگست ۱۹۳۹ء

(جواب ۳۰۳) نمبر ۴ میں طلاق ہونے کا ذکر نہیں کیا گیا صرف یہ لکھا ہے کہ مجھے اپنی منکوحہ بیوی کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق اور حق نہیں ہوگا اس سے اس وقت تک طلاق ہونے کا حکم نہیں دیا جاسکتا جب

تک کہ زہن اس امر کا قرار دے کہ یہ انکسالت اس نے طلاق کی نیت کی تھی۔ محمد کفایت ہند  
کان اللہ اعلم

شوہر نے کہا ”اگر میرے گھر میں سے شادی میں شریک ہوئی  
ہوگی تو میں نے اس کو طلاق دی“ تو کیا حکم ہے؟

اسوال: زید اور زیدہ صاحبے کا مکان ایک ہے نہ ف و شریاں ایک ایک ہیں زیدہ اور اس کے  
مدینہ وغیرہ کا شہر سے تعلق تھا اب جہانے کی شادی میں زید کی بیوی و اور والد کو نہایت مجبور کیا گیا  
مجبوراً زید کی بیوی کو بھی معمولی شہر سے رہنی پڑی کیونکہ اس درمیان میں زید کی بیوی فوت ہو گئی تھی  
میں بتا ہوئی تھی حاملہ شہر سے نہیں ہوئی جتنی برات میں نہیں گئی ویدہ کا بھنا بھنا کرچہ بھنا بھی  
اپنے ہی گھر میں رہتا تھا کیونکہ بعد شادی کی عورتوں کو زیدہ کے مکان میں بھنا بھنا کرچہ بھنا یہ ہے  
کہ زید کی بیوی برات و نکاح میں شریک نہیں ہوئی اب زیدہ صاحبے کے گھر آئی اورچہ بھنا کرچہ بھنا کر  
کے بعد شادی کے مکان سے زیدہ کے مکان بھائی نے زید کو تحریر کیا کہ بوجہ مجبوری شریک ہونا پڑا تو یہ بہت  
سہا کر رہے کہ بعد زیدہ نے یہ دشمنی سننے کی اپنے جسم کو توڑنا شروع کر دیا جس سے جنون وغیرہ کے اس کی  
زبان سے یہ قلمات ادا ہوئے۔

(۱) میں نے طاق دیدی کر کہ میں سے شادی میں شریک ہوئی ہوگی۔ نہ ف ایک بار پھر وہ سے جس  
میں زیدہ نے محالہ جنون ہی کے اپنے برادر خورد و غیرہ سے یہ کہا۔  
(۲) اس میرے سامنے سے جٹ جاو مکان کو خط بھیج دو اس کو طلاق ہو گئی اس کلمہ میں شادی کا ذکر نہیں  
ہے۔ (۳) پھر یہ ت جنون ہی کے ایک انصاف زیدہ نے مکان بنام بڑے بھائی ار سال کیا جس کی نقل یہ ہے اور  
اصل شامل فتویٰ ہے۔

میرم جناب بھائی قاری صاحب مزارش خدمت سے کہ میں انتظار کے بعد آپ کا خوشی نامہ مد کل حال  
سے آتا ہی ہوئی بہت خوشی ہوئی۔ ارچہ و مدہ صاحب نے شہر سے کر لی لیکن اگر میرے گھر میں سے بھی  
شہر سے تو میں نے اس کو طلاق دی۔ بعد مدت پوری کرنے کے اس کو اختیار ہے کہ نہیں جائے اور  
میرے کل حقوق خانی سماں و مکان اوائلی مدہ اس کو دے دیا جائے خواہ فروخت کر کے قیمت لے جائے یا اس  
مدیت کا پتہ بھی کرے اس کو اختیار ہے جب میرا دنیا میں کوئی نہیں ہے تو میں بھی کسی کا نہیں ہوں۔ یہ ضرور  
ہے کہ وہ بڑھ چکی تھی لیکن مدہ کے ہمراہ گھن بھی پس چیا کرتے ہیں میں اپنی پیتا لی دل سے مجبور تھا امید ہے کہ  
خبر آپ کو پہلے ہی مل گئی ہوگی کیونکہ میں نے عمین الدین کو پرچہ کے پڑھنے کے بعد ہی جوائی کارڈ دے

یہ تھا کہ تم یہ مضمون لکھ کر ابھی ڈال دو کیونکہ میری حالت اس قابل نہیں رہی تھی کہ جو میں لکھتا اور نہ اب تک ہے لیکن اس نے میرے کہنے پر شاید عمل نہ کیا ہو گا یہ مفصل اور صاف حال نہ لکھا ہو گا اس وجہ سے بیوری جس طرح لکھا گیا لکھ کر اس سال خد مت ہے۔ فقط رشید الدین۔

از روئے شرح شریف فرمائیں کہ زید کی بیوی مطلقہ ہوئی یا نہیں اگر ہوئی تو کون سی طلاق ہوئی۔ المستفتی نمبر ۲۵۷۰ جناب معین الدین صاحب (نئی دہلی) ۲۶ محرم ۱۳۵۹ھ ۶ مارچ ۱۹۴۰ء

(جواب ۳۰۴) اگر یہ تمام واقعات مذکورہ سوال صحیح ہیں تو زید سے دریافت کیا جائے کہ شادی کی شرکت سے اس کی مراد کیا تھی اگر کامل شرکت یعنی بارات و نکاح کی شرکت مراد تھی اور اس پر طلاق معلق کی تھی تو اس کی بیوی پر کوئی طلاق نہیں پڑی لیکن اگر فی الجملہ شرکت کو بھی ناپسند کرتا تھا اور اس پر طلاق معلق کی تھی تو اس کی بیوی پر دو طلاقیں پڑ گئیں، مگر دونوں مل کر بھی رجعی طلاق ہوئی، عدت کے اندر رجعت ہو سکتی ہے (۱۲) سوال میں نمبر ۲ کے الفاظ اس کو خط بھیج دو اس کو طلاق ہو گئی، کیا ہیں (۱۰) ان سے کوئی صاق نہیں پڑی صرف نمبر ایک اور نمبر ۳ (د) کے الفاظ سے دو طلاقیں ہوتی ہیں نمبر ۳ میں جو اغاظ مذکور ہیں وہ رجعی کو بائن بنانے کے لئے یقینی طور پر حجت نہیں ہیں احتیاط برتی جائے تو تجدید نکاح عدت کے اندر یا بعد عدت کر لی جائے بہر صورت طلاق مغاظہ نہیں ہے اور حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ، دہلی

میں تمہاری اجازت کے بغیر دوسری شادی نہیں کروں گا  
اگر کروں تو اس بیوی پر ایک دو تین طلاق واقع ہوں گی

(سوال) ایک شخص منسکی منصور علی نے اپنی زوجہ ارخول کے کابین نامہ میں لکھا کہ ”میں تمہاری بلا اجازت دوسری شادی نہیں کروں گا اگر سخت ضرورت ہو تو تمہارا پورا امر ادا کرے اور تم سے تحریری اجازت حاصل کر کے کروں گا بلا اجازت کرنے سے اس علی علی پر ایک دو تین طلاق واقع ہوں گی“ منصور علی نے ایک دوسری شادی کی ارخول نے طلاق تفویض کی بناء پر ایک طلاق نامہ رجسٹری کرایا جس میں لکھا کہ میرے شوہر نے مجھ سے اجازت لئے بغیر دوسری شادی کی ہے حکم کے پاس یہ مقدمہ پیش ہوا تو منصور علی نے تحصیل

(۱) پہلی زبانی اور دوسری تحریری پہلی طلاق شدید غصہ کی حالت میں تھی، لیکن ہوش و حواس قائم تھے لہذا وہ بھی وقع ہے۔ و اذا اصابہ المی الشرط وقع عقب الشرط اتفاقاً مثل ان يقول لا مراۃ ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان و اذا و غیر ہما ۱ ۴۲۰)

(۲) صریحہ ما لم يستعمل الا فیہ ولو بالفارسیۃ کطلقک وانت طالق و مطلقۃ یقع بها ای بہذہ الالفاظ وما بمعنا ہا من الصریح واحداً رجعیۃ (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ۳ ۲۴۹ ط سعید کراتشی)

(۳) اذا کن الطلاق دماً دون الثلاث فله ان یتروحہا فی العدة و بعد نقصانہا الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب السادس فی الرجعة فصل فیما تحل بہ المطلقۃ وما یصل بہ ۱ ۴۷۲ ط ماحدیہ کوئلہ)

(۴) کیونکہ یہ پہلی طلاق کی جزء ہے نئی طلاق نہیں۔

(۵) نمبر ۱ میں نے طلاق دے دی اگرچہ میں سے شادی میں شریک ہوئی ہوگی، نمبر ۳ اگرچہ وادہ صاحبہ نے شرکت کر لی، لیکن اگر میرے گھر میں سے بھی شرکت کی ہے تو میں نے اس کو طلاق دی ہے

جہزت زبانی کا دعویٰ کیا اور اپنے دعوے پر دوش بہ پیش کئے نیز رخول نے بھی کائن نامہ کی تحریر سے رجوع کیا اور اقرار کیا کہ منصور علی نے مجھ سے اجازت حاصل کر کے دوسری شادی کی ہے اس صورت میں منصور علی کی دوسری بی بی مطلقہ ہوئی یا نہیں اور کیا اس کی زبانی اجازت سے بی بی کافی ہوئی؟ ایک مووی صاحب نے اس کے جواب میں لکھا کہ :-

رخول کا پہلا قول غیر معتبر ہے اور منصور علی کی اس سے اجازت زبانی حاصل کرنی اس کے قول ثانی اور شہادت سے ثابت ہے منصور علی نے دوسری بی بی پر طلاق واقع ہونے کو نکاح بلا اجازت کے ساتھ معلق کیا تھا چونکہ اس نے اجازت حاصل کرنے کے بعد دوسری شادی کی ہذا اس کی دوسری بی بی پر صدق واقع نہیں ہوئی فتاویٰ عالمگیری میں ہے (۱) فاذا اصابہ الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا كائين نامه مذکور میں ”بلا اجازت کرنے سے انکاح یہ عبارت تحقیق صدق کی ہے اس سے اوپر والی عبارت میں محض وعدہ ہے کہ اگر دوسری شادی کرنی ہو تو قبل شادی پورا امر ادا کرے گا اور تحریری اجازت حاصل کرے گا مگر جملہ تحقیق میں اجازت کو مطلق رکھا گیا فقہاء احناف کے نزدیک جب تک مطلق کو اطلاق پر باقی رہنے کی گنجائش ہو اسکو مقید پر حمل نہیں کیا جاتا البتہ اگر حادثہ ایک ہونے کے ساتھ حکم بھی ایک ہو تو ناچار مقید پر حمل یا جاتا ہے۔ فی المسار (۲) عندما لا يحمل المطلق على المقيد وان كانا في حادثة واحدة لا مكان العمل بهما الا ان يكون في حكم واحد وفي التوضيح (۳) حکم المطلق ان يجري على اطلاقه كما ان المقيد على تقيده واداءى المطلق والمقيد فان اختلاف الحكم لم يحمل الحكم المطلق على المقيد ايضا فيه ادا حمل المطلق على المقيد يلزم ابطال المطلق لانه بدل على اطلاقه والمقيد على تقيده عند الامكان صورت مذکورہ میں وعدہ کے اندر اجازت مقید ہو کر تحریری کے ساتھ اور تعلیق میں مطلق ہو تو کوئی تانی نہیں قرینہ سباق سے بھی شبہ نہ ہونا چاہیے کیونکہ عبارت ما سبق میں ادائے امر کا بھی ذکر ہے مگر ظاہر ہے کہ اس کے ساتھ صدق معلق نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جملہ تعلیق ما سبق سے مستقل ہے ہذا منصور علی کی زبانی اجازت لے بی بی تان ہوئی جو کہ مطلق اجازت کا ایک فرد ہے۔

دوسرے ایک مووی صاحب نے اس کا جواب لکھا جس کا ما حاصل یہ ہے کہ منصور علی تحریری اجازت حاصل نہ کرنے کی وجہ سے حائث ہو گیا اس لئے کہ قولہ بلا اجازت کرنے سے انکاح قولہ تعدی معنی فقال ان تغدیت فكذا (۴) کا مشابہت جیسا سواں میں تعدی مقید ہے اور جواب میں مطلق ہے تاہم مقید پر معمول

(۱) الصاوی الہدیۃ کتاب الطلاق، باب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی معیق الطلاق بکلمۃ ان واداء وغیر  
ہما ۱/۴۷۰ ط ماجدیہ کوئٹہ

(۲) نور الانوار شرح المسار بحث الوجوه الفاسدة ص ۱۵۹ ط سعید کراتشی

(۳) التوضیح والتلویح فصل حکم المطلق ۱/۱۶۹ ط میر محمد کراتشی

(۴) الدرالمحار مع ہامش ردالمحار کتاب لایسدا، باب البیہ فی الدحول والحروج والسکی والانیان والموکوب  
وغیر ذلك ۳/۷۶۲ ط سعید کراتشی

نے اسی طرح حادثہ مذکورہ میں اجازت مطلقہ کو تحریری اجازت پر محمول کیا جائے گا مجیب ثانی نے توضیح  
 ن ان عبارتوں سے استدلال کیا۔ اللفظ الودی ورد بعد سوال او حادثة امان لا یکون مستقلاً (۱)  
 الخ ص ۱۰۱

جناب والہ کے نزدیک مسئلہ کا جو جواب صحیح ہو تحریر فرمائیں واکل کی بھی تصریح فرمادیں مذکورہ بالا  
 دونوں جواب کی تصریح سوال میں کر دینا اس لئے مناسب معلوم ہوا تاکہ حضرت والہ مخالف کے جواب کی  
 وجہ تخیط ظاہر فرمادیں۔ المستفتی نمبر ۲۶۵۹ مولوی عبد الجلیل صاحب فاضل دیوبند (ڈھاکہ بنگال) ۲  
 صفر ۱۳۶۰ م یکم رجب ۱۹۴۱ء

(جواب ۳۰۵) مجیب اول کا جواب صحیح ہے پہلی جگہ کا تین نامہ میں لفظ بلا اجازت مطلق ہے دوسری جگہ مقید  
 تیسری جگہ مطلق پہلے دونوں مقام وعدہ کے منفی اور مثبت پہلو ہیں تیسرا مقام تعلیق کا ہے اسے اگر مطلق  
 رکھا جائے تو پہلے مقام کے ساتھ اس کی مطابقت ظاہر ہے اس کرنے کو پہلے مقام کے نہ کرنے کے مقابلہ  
 میں پررہنا وفق ہے۔ یعنی وعدہ یہ تھا بلا اجازت دوسری شادی نہ کروں گا اور تعلیق یہ ہے کہ بلا اجازت کرنے  
 سے اس درمیانی عبارت وعدہ کے متعلق اثباتی پہلو کو بتاتی ہے جس میں تبرعاً اجازت کو تحریری اجازت تک  
 بڑھادیا گیا ہے ہذا تعلیق پر اس کا اثر نہ ہونا چاہیے اسی طرح اس اثباتی جملہ میں ادائے مہر کا بھی ذکر ہے مہر تعلیق  
 میں نہیں ہے اس لئے اس کا تعلیق پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لا یبلی

نکاح کی طرف اضافت کر کے تعلیق کی 'تو شرط پائے  
 جانے سے طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟

(سوال) ایک غیر شادی شدہ خفی شخص نے جو مذہب اربعہ کو حق مانتا ہے یہ کہا کہ اگر وہ یہ کام کرے تو اگر  
 نکاح کرے تو اس کی بیوی پر تین طلاق ایسی صورت میں اگر وہ شخص امام شافعی کے مذہب پر عمل کرے تو  
 یہ اثر عا اس کو اجازت ہے اگر نہیں ہے تو امام اعظم کے مذہب کی بنا پر نکاح کی صورت کیا ہے نیز اگر جائے  
 فقط اگر کے وہ غلط یہ کہے کہ جب کبھی وہ نکاح کرے یعنی غلط (کلمہ) تو اس کی بیوی پر تین طلاق تو کیا ایسی  
 مجبوری کی صورت میں امام شافعی کے مذہب پر عمل کر سکتا ہے اگر کر سکتا ہے تو کیا فتویٰ مفتی شرط ہے اگر وہ  
 شخص خود بھی عالم ہو تو کیا اپنے رائے کے مطابق امام شافعی کے قول پر عمل کر سکتا ہے اگر کسی نے مجبوری  
 کے ماتحت کر لیا تو گناہ ہوگا یا نہیں اگر ہوگا تو کس قسم کا گناہ؟ المستفتی نمبر ۲۶۷۹ محمد صالح و عبد الرحمن  
 جامع مسجد امر وہ (مراد آباد) ۲ رجب ۱۳۶۰ھ ۲۸ جولائی ۱۹۴۱ء

(جواب ۳۰۶) "اگر" اور "جب کبھی" دونوں صورتوں میں یقین کے حد نکاح کرنے سے منکوحہ پر تین



طلاق پڑ جائے گی اور یمن منحل ہو جائے گی (۱) دوسرے نکاح میں طلاق نہیں پڑے گی (۲) کلمہ کا مطلب یا تو تکرار لفظ ”جب“ سے پیدا ہوگا مثلاً یوں کہے ”جب میں نکاح کروں“ یا لفظ بھی لانے سے مثلاً یوں کہے ”جب بھی نکاح کروں“ (۳) اور ان دونوں صورتوں میں مخنسی کی صورت یہ ہے کہ خود نکاح نہ کرے بلکہ کوئی فضولی اس کے امر اور اجازت کے بغیر اس کا نکاح کر دے اور یہ اجازت بالقول نہ دے بلکہ اجازت بالفعل دے مثلاً مہر ادا کر دے یا منکوحہ سے وطی کرے تو طلاق نہیں پڑے گی۔ (۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دینی

شوہر نے بیوی سے کہا ”اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤ گی تو طلاق ہو جاوے گی تم کو طلاق ہے تم کو طلاق ہے زرجعی کیا حکم ہے؟“

(سوال) مسکمی سعید احمد نے ایک تحریر اپنی بی بی صفی صغریٰ کو دی جو عینہ درج ذیل ہے۔

”اپنی بی بی صفی کا کہا کرتا ہوں میں۔ اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤ گی میکے میں سے تو طلاق ہو جاوے گی تم کو طلاق ہے تم کو طلاق ہے زرجعی“

بیان حنفی سعید احمد کا۔ ”بیان کیا کہ طلاق نامہ لکھے ہوئے قریب ایک ماہ کے ہوا لکھنے کے بعد میں نے رکھ دیا پھر اس نے لے لیا یعنی صفی نے اور اس نے کہا تھا کہ طلاق نامہ لکھ دو اور اس میں یہ شرط لکھ دو کہ اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤ گی تو طلاق ہو جائے گی اگر نہ آؤ گے تو ہمبستری نہ کرنے دوں گی طلاق نامہ لکھنے کے بعد دو مرتبہ یہاں میکے آئی ہے اس مرتبہ کو لے کر پہلی مرتبہ طلاق نامہ لکھنے کے بعد جو آئی تھی سات آٹھ دن کے بعد آئی تھی اور صرف چار روزہ کر میکے میں پھر میرے گھر آئی اس کے بعد ہمارے یہاں دس روزہ کر جب دوبارہ میکے میں آئی پھر نہیں گئی“

بیان صفی صغریٰ کا۔ ”طلاق نامہ جو اب مجھ کو پندرہ سولہ روز ہوا ہو گا جب میں یہاں میکے سے آئی اس نے دو تین روز بعد ملا ہے جب یہ طلاق نامہ ملے اس کے دس پندرہ روز قبل کا لکھا ہوا ہے۔“

(۱) ادا اصاب الطلاق الی الکاح وقع غیب الکاح نحو ان یقول لا امر ان تروحک فانت طلق او کل امره تروحها فہی طلق (الفتاویٰ الہدایۃ) کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بالشرط الفصل الثالث فی تعین الطلاق بکلمہ ان وادا وغیر ہما ۱/۴۲۰ طہاجدیہ کوئٹہ

(۲) و فہا کنہا نحل ای نطل البس بطلان العلق ادا وحده الشرط مرہ (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب التعلیق ۳/۳۵۲ طہ سعید کراتشی)

(۳) الا فی کلمہ فانہ یحل بعد الثلاث لا فتنما نہا عموم الافعال کاقضاء کل عموم الاسماء فلا یقع ان یکحب بعد روح اخر الا اذا دحمت کلمہ علی الروح نحو کلمہ تروح فانت کذا (الدر المختار مع ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب التعلیق ۳/۳۵۲ طہ سعید کراتشی)

(۴) حلف لا یتروح فروحہ فصولی فاحار بالقول حث و بالفعل و منہ الکتانۃ خلافا لاس سماعۃ لا یحث نہ یعنی حایہ (در مختار) وقال فی الرد (قوله بالفعل) کعبت المهر او بعضہ بشرط ان یصل الیہا و کتقیلہا بشہوۃ و سماعہا لکن بکرہ تحریم القرب بعد العقد من المحرم بحر (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الایمان باب المین فی الصرب والقتل وغیر ذلک مطلب حلف لا یتروح فروحہ فصولی ۳/۸۴۶ طہ سعید کراتشی)

یہ خیال ہے کہ مرہی، بند ہوئی تھی اس وقت کا لکھا ہوا ہے مرہی بند ہونے کے بعد جب میکے آئی اور چار روز رہ کر وہاں چنی سسرال گئی وہاں دس روز رہی پھر اس کے بعد جب دوبارہ میکے آئی ہوں آج بارہ روز ہونے طلاق نامے کا سبب مجھ کو معلوم نہیں صدق نامہ لکھنے کو میں نے اس بات پر کہا تھا کہ جب انہوں نے کہا کہ میں ملے ہو اس پر میں نے کہا کہ اگر ایسا سمجھتے ہو تو طلاق نامہ لکھ دو یہ ہیں بیانات زوجین کے۔

اب سوال یہ ہے کہ صدق نامہ لکھنے اور اس سے مطلع ہونے کے بعد میکے گئی اور صرف چار روز رہ کر شوہر کے یہاں واپس آئی اب اس کے بعد دس روزہ کر دوبارہ میکے گئی اور ایک ہفتہ سے زیادہ رہ گئی اس صورت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ اگر واقع ہوگی تو کیسی؟ ایک صدق رجعی یا تین صدق مغلظ؟ اور پہلی بار جب کہ ایک ہفتہ کے اندر واپس آئی تو شرط ختم ہوئی یا باقی رہی؟ یا دوبارہ میکے جا کر ایک ہفتہ سے زیادہ رہنے پر شرط پائی جائے گی اور طلاق واقع ہوگی۔ شرط کا وجود کب سے شروع ہوگا؟

(جواب) (از حکیم الامت مولانا شرف علی تھانوی) جب ہفتہ کے اندر ایک بار واپس آئی تو تعلیق ختم ہو گئی اور بار بار جانے کے بعد کی واپسی مراد نہیں ہو سکتی کیونکہ لفظ ”اگر“ عموم کے لئے نہیں۔ اشرف علی عفی عنہ (جواب) (از مولانا مفتی ریاض الدین صاحب دارالعلوم دیوبند) جب ایک ہفتہ سے کم میں واپس آئی کسی قسم کی صدق نہیں پڑی کیونکہ شوہر نے دو صدق کو ایک ہفتہ نہ آنے پر معقول کیا ہے شرط نہیں پائی گئی صدق نہیں پڑی وتحصل الیمین بعد وجود الشرط (در مختار) صورت مذکورہ میں وجود شرط نہیں ہوا اگر شرط کا وجود ہوتا تو طلاق پڑتی شرط کا وجود نہیں ہوا صدق بھی نہیں پڑی صورت مذکور میں چونکہ شرط نہیں پائی گئی طلاق کسی قسم کی نہیں پڑی۔ ریاض الدین عفی عنہ مفتی دیوبند۔

(جواب) (از مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری) قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ قضیہ وقتیہ ہے مستمرہ نہیں۔ پس پہلی دفعہ آجانے کے بعد اس شرط کا اثر نہیں رہتا دو طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ یہ شرط کے ساتھ ہی واستمر ہے۔ واللہ اعلم (ابوالوفاء ثناء اللہ عفی عنہ امرتسری)

(جواب) (از مولانا سید سلیمان صاحب ندوی دارالمصنفین اعظم گڑھ) جب پہلی دفعہ چار روز کے بعد واپس آئی شرط ختم ہوئی دو صدق جو بعد میں ہے وہ الگ نہیں ہے بلکہ اس پہلی شرط کا بیان ہے اس لئے کسی قسم کی کوئی طلاق نہیں پڑی۔ سید سلیمان ندوی

(جواب) (از مولانا حبیب الرحمن صاحب مدرس اول مدرسہ مفتاح العلوم مو) صورت مسئلہ میں طلاق واقع ہو گئی لفظ ”اگر“ علی کے لفظ ان کا ترجمہ ہے اور ان تراش کے لئے ہوتا ہے (اشبہ) (۲) شرط طیلہ فور کا

(۱) امرتسری ہونے کے بعد سے بیانات قلمبند ہونے تک ایب ۶۰۷ تا ۶۰۸۔

۲۔ الدر المختار مع ہدیش رد المحتار کتاب الطلاق باب التعليق ۳۵۵، ۳ ط سعید کراتشی

۳۔ ان علی الراعی الاقریہ انور الاساء والبطانہ کتاب الطلاق ۲ ۱۳۲ ط مکتبہ ادارۃ القرآن و العلوم الاسلامیہ

کراتشی

ہوئی قرینہ نہ ہو (شامی)۔ اور صورت مسئلہ میں فور کا کوئی قرینہ نہیں ہے بلکہ بیانات میں ترائی کا قرینہ موجود ہے مثلاً صغریٰ کا طلاق نامہ لکھنے کے ساتھ آٹھ دن بعد میکے جانا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی دن یا اسی وقت وہ میکے نہیں جا رہی تھی اور جب فور کا قرینہ موجود نہیں ہوتا تو جس وقت بھی شرط کا تحقق ہوتا ہے حاق واقع ہو جاتی ہے شامی و عالمگیری دونوں میں یہ جزئیہ مذکور ہے۔ ان بعثت الیک فلم تاتنی فعدی حر فبعث الیہ فاتاہ ثم بعث الیہ تالیا فلم یاتہ حنث ولا یبطل الیمین بالر حتی یحنت مرة فیسطل الیمین (عالمگیری (۱) ص ۷۱ ح ۳ شامی ص ۸۷ ح ۳) اور طلاق بھی مغط واقع ہوں گے لئے کہ بظاہر سعید احمد نے تینوں طلاقیں اسی شرط پر معلق کی تھیں پس وجود شرط کے بعد تینوں واقع ہوں گی اور اگر پہلی دونوں مجزی ہیں جیسے کہ ظاہر صیغہ سے مستفاد ہوتا ہے تو دوا سی وقت واقع ہوں گی اور تیسری وجود شرط کے بعد۔

(جواب الجواب) (از مولانا سید سلیمان صاحب ندوی) مجھے اس تحقیق سے اتفاق نہیں ہے طیت نہ ہونے کی صورت میں بھی طلاق واحد جمع سے معامد آگے نہیں بڑھ سکتا جو صاحب اس کے خلاف پر اسے اصرار ہے ہیں مجھے ان سے شدید اختلاف ہے شبہ و شکی کے حوالے سے سود میں اردو زبان ہر شخص جانتا اور سمجھتا ہے واللہ اعلم بالصواب۔ سید سلیمان ندوی

(جواب الجواب) (از مفتی ریاض الدین صاحب دارالعلوم دیوبند) مولوی صاحب کا افتاء اور مسئلہ جزئیہ پر قیاس کرنا کسی طرح درست نہیں کیونکہ اول تو ان تاخیر کے لئے آتا ہے خط ہے کما فی الہدایۃ (۱) والفاظ الشرط ان و اذا و اذا ما و غیرہا ثم کلمتہ ان حرف الشرط لانه لیس فیہا معنی الوقت و ما و رانہا ملحق بہا۔ فہی ہذہ الا لفاظ اذا وجد الشرط ابحلت وانتہت الیمین لانہا غیر مفتصیۃ للعموم والتکرار لغۃ فہو حدود الفعل مرة یتم الشرط ولا بقاء للیمین بدوہ خواہ "ان" حرف شرط ہو یا دوسرے کوئی حرف شرط ہو شرط فعل ہوتے ہیں جس فعل پر معلق کیا ہے وہ شرط ہے جب اس فعل کا وجود متحقق ہو گا جزا مرتب ہوگی خواہ ابھی احد ہائی موت سے پہلے جب تک زوجیت قائم ہے شرط کا تحقق ہو جزا مرتب ہوگی جب زوج نے ایک ہفتہ قید کا دی اور ہفتہ سے پہلے واپس آگئی شرط متحقق نہ ہوئی یمین ختم ہوئی طلاق نہیں پڑی ہاں اگر یہ فعل پر معلق ہوتا کہ مقید بالزمان نہ ہوتا تو جب اس فعل کا تحقق ہوتا طلاق پڑ جاتی اور یہاں مقید بالزمان ہے اور جو ہفتہ طلاق کے بعد آگے گا وہی شمار ہوگا اس ہفتہ کے گزرنے سے پہلے اگر

(۱) فی طلاق الاشہار للراحۃ لا یفرقہ للور درمحار و فی لرد و معنی کون ان لفرارحی الیہ نکول لمرارحی و غیرہ عند عدم قرینۃ الفور (۱) ہمیش رد المحار مع اندر المحار کتب الایمان باب الیمین فی الدحول و الحروح و السکی و الاتیان و الرکوب و غیر ذلک ۳ ۷۶۳ ط سعید کراتشی

(۲) الفتوی الہدیہ کتب الایمان باب الساع فی الیمین فی الصلاق و العاق ۲ ۱۱۲ ط مکہ ما حدہ کتبہ (۳) ہمیش رد المحار مع اندر المحار کتب الایمان باب الیمین فی الدحول و الحروح و السکی و الاتیان و الرکوب و غیر ذلک ۳ ۷۶۳ ط سعید کراتشی

(۴) الہدایۃ کتاب الطلاق باب الاسد فی الصلاق ۲ ۳۸۵ ط مکہ شرکہ علمہ ملان

گئی صدق نہ ہوئی مثال مذکور سے استدلال کرنا درست نہیں مثال مذکور میں جزا و شرطوں پر موقوف ہے ایک ارسال دوم عدم تیان۔ دونوں کے تحقق کے بعد غلام آزاد ہوگا اسی واسطے اگر بھیجا اور اکیہ شرط نہ پائی گئی غلام آزاد نہ ہوا۔ ہذا دوسری بار اگر بھیجا اور نہ یہ اب شرط کا وجود ہوا جزا مرتب ہوگی اور غلام آزاد ہوگا۔ نہ وجہ سے کہ ان میں تاخیر ہے یا تکرار یا مقتضی ہے اور یہاں فور سے کچھ واسطے نہیں بلکہ طلاق کو ایک زمانہ معینہ پر معلق کیا ہے جب زمانہ معینہ کا وہ بدلتا ہو گیا اس وقت طلاق ہوگی اور اس سے پہلے اگر وجود شرط ہو یا طلاق نہ ہوگی اور وہ مطلق، سیوں نہیں بلکہ جو طلاق کے بعد ہفتہ آئے گا وہی معتبر ہے چنانچہ اگر زوج نے یوں کہا انت طالق عداؤ فی عد یقع عند طلوع الصبح۔ باوجودیکہ غدا لفظ نکرہ ہے غدا معین نہیں کہ کل ہی معین غدا ہے اگر یہی عموم ہے تو چاہیے کہ غدا سے کوئی غدا موت تک لے سکے۔ یا غدا بمعنی قیامت بھی آیا ہے وہ لے لے۔ ولا یقول بہ حائل فصلا ان یقول بہ عالم۔ الغرض جب ایک ہفتہ کے اندر روایتی پر صدق کو معلق کیا ہے اگر ایک ہفتہ میں واپس آئی وہ یمن ختم ہوگئی اور اس کا حکم باقی نہیں رہا اور صدق نہیں ہوئی۔ کما حورثہ اولاً وافتی بہ العلماء الکبار۔ ریاض الدین عفی عنہ مفتی دارالعلوم دیوبند۔

حضرت مفتی صاحب۔ یہ تمام جو بات موافق و مخالف اور اصل طلاق نامہ ارسال خدمت کر رہا ہوں ملاحظہ فرما کر اپنی رائے عالی سے مطلع فرمائیں۔

(الجواب ۳۰۷) واللہ الہادی الی الحق والصواب (از حضرت مفتی اعظم) سعید احمد نے جو تحریر لکھی ہے اس میں اپنی بی بی کو خطاب کیا ہے اس لئے اس تحریر کا عمل لکھنے کے وقت سے شروع نہیں ہو کا بلکہ عورت کو اس کا علم ہونے کے بعد سے شروع ہوگا اس تحریر میں ایک طلاق رجعی معلق کی گئی ہے ایک سے زیادہ نہ صدق معلق ہے نہ جزا کہ عبارت میں لفظ طلاق تین مرتبہ آگیا ہے لیکن عبارت ایک ہی سیاق میں منتظم ہے اور اس کا مفاد ایک رجعی طلاق کی تعین سے زیادہ نہیں ہے سعید احمد کی اس عبارت اور اس کے بیان کی دوسری عبارت منقولہ فی اسول سے وضاحت اس کا طرزِ مذم اور محاورہ ظاہر ہوتا ہے اس کے لحاظ سے عبارت تعلیق کا تجزیہ اس طرح ہوتا ہے۔

(۱) اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤگی میکے میں سے تو صدق ہو جائے گی تم کو۔

(۲) ..... طلاق ہے تم کو۔

(۳) طلاق ہے رجعی۔

پس فقرہ میں پوری تعلیق شرط و جز کے ساتھ موجود ہے مگر چونکہ جزا کے الفاظ وجہ صیغہ مستقبل ہونے کے انشائیہ طلاق کے معنی ظاہر ہونے میں مشتبہ تھے اس لئے اس کو صاف کرنے کے لئے اس نے بی بی کو شیخ اور تمہیں ارادہ انشاء کے لئے دوسرا فقرہ استعمال کیا جس کا مطلب اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ دوسرا فقرہ کہہ دینے کے بعد اب عبارت یہ ہوگئی۔ اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤگی میکے میں سے تو صدق ہے تم کو۔ اس سے بعد اس نے اسی طلاق معلق کی نوعیت متعین کرنے کے لئے تیسرا فقرہ استعمال کیا کہ ”طلاق ہے رجعی“

تو اب تینوں فقروں کے ملنے سے یہ عبارت حاصل ہوئی :-

”اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤں گی میکے میں سے تو طلاق سے تم کو صدق رجمی“

اور اس عبارت کا مفاد صرف ایک رجمی طلاق کی تحقیق ہے فقرہ نمبر ۲ و ۳ کو نمبر ایک سے ملچھڑ کرنا اور تجویز قرار دینا اس وقت تک صحیح نہیں جب تک سعید احمد خود اس کا اقرار نہ کرے کہ میں نے یہ دونوں فقرے پہلی معلق صدق سے جدا کرنا نہ دوئی طلاقیں فوراً دینے کے ارادے سے لکھے تھے۔

اس کے بعد یہ امر غور طلب ہے کہ تعلیق میں جو شرط مذکور ہے اس کا مفاد کیا ہے آیا ہفتہ سے کوئی معین ہفتہ مراد ہے یا مطلقاً ہر وہ ہفتہ جس میں عورت اپنے میکے جائے اور وہ جانے کے دن سے شمار کیا جائے یا تعلیق کا علم عورت کو ہونے کے وقت سے ؟ یہ ظاہر ہے کہ معین ہفتہ مراد ہونے کی کوئی دلیل عبارت مذکورہ میں نہیں ہے ہاں کسی قرنیہ حالیہ سے تعین ممکن ہے اور یہ صرف دو صورتوں میں منحصر ہے اول یہ کہ عورت اپنے میکے میں موجود ہوتی اور خاوند وہاں خود جا کر اس کو خطاب کر کے زبانی کہتا کہ ”اگر ایک ہفتہ کے اندر نہ آؤں گی میکے میں سے تو“ یا اسی مضمون کی تحریر اس کو مینے میں ہونے کی حالت میں بھیج دیتا تو عورت کا مینے میں ہونا اور اس کی جہدی واپسی کے ارادے سے ہفتہ یا زیادہ قیام کرنے پر طلاق کو معلق کرنا اس کا قیہ ہو سکتا ہے کہ ہفتہ سے یہی خاص ہفتہ مراد ہے یا جائے جو اس کے مخاطب کرنے یا تحریر بھیجنے کے وقت موجود ہے اور اس صورت میں اس ہفتہ کی ابتدا وقت خطاب یا علم بالتحقیق کے وقت سے ہوگی اور اگر وہ اس ہفتہ کے اندر واپس آئی تو طلاق نہ ہوگی اور تحقیق بھی باطل ہو جائے گی دوسری صورت یہ ہے کہ عورت خاوند کے گھر میں ہو مگر میکے جا رہی ہو یا میکے جانے کا خاوند سے تذکرہ ہو رہا ہو وہ ہفتہ کے اندر واپس آنے کا مطالبہ کر رہا ہو اور عورت زیادہ قیام کرنا چاہتی ہو اور یہ سب گفتگو اسی مرتبہ جانے آنے کے متعلق ہو اور خاوند اس کو تعلیق مذکور کے الفاظ کہہ دے یا لکھ کر یہ قیہاں اس امر کا قیہ ہو جو ہے کہ ہفتہ مراد یہی ہفتہ ہو جو اس تحقیق کے بعد ہوگا مگر اس صورت میں اس کی ابتدا اس وقت سے ہوگی جس وقت وہ میکے کو جائے گی اور اگر جانے سے ایک ہفتہ کے اندر واپس آئی تو طلاق نہ پڑے گی اور تعلیق باطل ہو جائے گی تعلیق کے ساتھ مخاطب کرنے یا لکھ کر دینے کے بعد خواہ کتنے ہی دن خاوند کے یہاں رہے تعلیق پر اس کا کوئی اثر نہ ہوگا اور جب میکے جائے گی اس وقت سے ہفتہ تحقیق کی ابتدا ہوگی۔ (۱)

مذکورہ بالا دونوں صورتیں نہ ہوں تو چہرہ معین مراد لینا صحیح نہ ہوگا اور تعلیق مذکور کا مطلب یہ لینا پڑے گا کہ عورت جب بھی میکے میں جائے یا جانے سے ایک ہفتہ کے اندر واپس آنا لازم ہوگا تاکہ طلاق نہ پڑے اور جب یہی جائے کہ ایک ہفتہ کے اندر واپس نہ آئے گی تو طلاق پڑ جائے گی ہاں ایک مرتبہ طلاق

(۱) اس سے کہ یہ تحقیق غیر متعین کی صورت سے ضرور تک انتظار کیا جائے گا کہ عورت مینے کی ایک ہفتہ کے اندر واپس آئی یا عورت پر صدق پڑ جائے کی کسما فی الرد بحلاف ما اذا كان شرط الحث امر اعدميا مثل ان لم اکتم وندا وان لم اذعن فابھلا تنطل نفوت المحل بل بتحقيق به الحث لیباس من شرط الروھدا اذالم یکن شرط المر مستحیلا وھمس رد المحتار کتاب الطلاق باب العین مطلب فی مسئلہ الکور ۳ ۴۹ ط سعید کرامتی۔

پڑ جانے کے بعد یمین منحل یعنی ختم ہو جائے گی۔

پس واقعہ سوال میں اگر معین ہفتہ مراد بیٹے کی مذکورہ بالا صورتوں میں سے قرآنِ حایہ کے درجہ سے کوئی صورت معین ہو جائے اور اس معین ہفتہ میں عورت چار دن میٹے میں رہ کر واپس آئی تھی تو طلاق نہیں پڑی اور یمین باطل ہو جانے کی وجہ سے دوسری مرتبہ زیادہ رہنے سے بھی طلاق نہیں پڑے گی۔

اور اگر معین ہفتہ کی کوئی صورت نہ ہو تو مطلقاً وہ ہفتہ مراد ہو گا جس میں عورت میٹے میں جائے پہلی مرتبہ جائے چونکہ ہفتہ کے اندر واپس آئی تو شرط طلاق نہیں پائی گئی اس لئے طلاق نہیں پڑی لیکن یمین منحل نہیں ہوئی بلکہ یہ حال قائم ہے جب دوسری بار آئی اور ہفتہ کے اندر واپس نہ آئی تو اب شرط طلاق متحقق ہوئی اور طلاق رجعی معلق واقع ہو گئی۔ (۳)

اگر ہفتہ معینہ مراد نہ لیا جاسکے (جس کے مذکورہ بالا قرآنِ حایہ کی ضرورت ہے) تو یک مرتبہ میٹے جائے ہفتہ کے اندر واپس آ جانے سے یمین منحل نہیں ہو سکتی کیونکہ یمین کا انشا وجود شرط کے بعد ہوتا ہے اور صورت مذکورہ میں وجود شرط (ہفتہ کے اندر واپس نہ ہونا) نہیں ہو اسی لئے یمین کی کوئی وجہ نہیں ہاں یک مرتبہ وجود شرط ہو کر طلاق پڑ جانے کے بعد یمین منحل ہو جائے گی کیونکہ حرف شرط یعنی قضا کر ”معموم و تکرار و مقتضی نہیں پہلی مرتبہ ہفتہ کے اندر واپس آ جانے میں چونکہ شرط کا تحقق ہی نہیں ہوا تھا اس لئے دوسری مرتبہ میں تحقق شرط کی بنا پر حق ہرگز نہ اس بنا پر کہ (قضا ان یا کر) حرف شرط کو مقتضی تکرار قرار دیا گیا۔ وھذا طاهر جدا۔ مگر غایت اہل فہم و استنباط میں ہر بات

شوہر نے بیوی کے عزیز سے کہا کہ آپ ہمارے ذاتی مسائل میں باطل و دخل مت

دیکھئے اس پر آپ نہیں مانتے تو ہم اپنی عورت کو طلاق دیتے ہیں کیا حکم ہے؟

(سوال) زید ہندوستان کا رہنے والا رکنوں میں مازم سبہ وطن میں بیوی کی پتہ ہیں جن کے نان نفقہ کا فرض ادا نہیں کرتا تقریباً چھ مہینے گزرے کہ اس نے اپنی دوسری شادی کے لئے وشش کی اور مشہور یہ کیا کہ وطن میں میرے گھر میں چھ پیدا ہوا تھا وہ چھ ور میری بیوی دونوں قتال کر کے رنوں میں ہی جب اس کی اہلیان زید کے خاص عزیز خالہ کو ہونی تو اس نے اس غرض سے دوا سوپ شروع کر دی کہ زید کا نان نہ ہونے پر چونکہ یہ وشش ور دوا سوپ زید کے جذبات کے خلاف تھی اس نے ایک تحریر نامہ خالہ کو لکھی جس کا مضمون یہ ہے ”آپ ہمارے ذاتی مسائل میں باطل و دخل مت دیکھئے ہم نے جو پتہ دیا ہے سوچ سمجھ کر لکھی

۱۔ وہی کتاب محل فی فضل سلسلہ نظامی لغوی دوحہ سید محمد لدر سحر مع ہدیس رد سحر کتاب الطلاق باب التعلیق ۳ ۳۵۲ ط سعید کراچی

(۲) ایضاً سابقہ حوالہ

۳۔ ودا اصفہ لی اسرط وقع عصب لاسرط ہندو میں۔ غرض نامہ۔ دحب لدر وقت طلاق لغوی نیسہ کتاب الطلاق باب الرابع فی الطلاق۔ سحر۔ محفل سائب فی بعض طلاق حکمہ۔ ودا رخصہ ۱ ۴۲۰ ح واحدہ کوئٹہ

یہ کہ باہر موت حیات کا سوال ہے اس پر آپ نہیں مانتے تو ہم اپنی عورت کو طلاق دیتے ہیں ہم وہ ایسا مرد بن جائیں کہ کوئی چیز نہیں چاہیے ہم کو اپنے وطن سے کوئی تعلق نہیں اس لئے اس تحریر کے پچھلے صفحہ پر ہم نے مجوزہ نکاح میں رکھاتے ہیں کہ لے لینی و شش کا سلسلہ جاری رکھا لیکن کامیابی نہ ہوئی اور زید کا نکاح ہو گیا پس سوال یہ ہے کہ آیا صورت مسوومہ میں شہ عازید کی وطنی بیوی پر طلاق واقع ہو سکتی ہے یا نہیں؟

المستفی محمد یعقوب شاہ جہانپوری ۲۱ نومبر ۱۹۴۰ء

(جواب ۳۰۸) اگر خدائے اس کے بعد بھی مخالفانہ کارروائی اور زید کے نکاح میں دخل اندازی جاری رہی تو زید کی بیوی پر طلاق پڑ سکتی ہے یا نہیں یہ طاق یک زوجہ حق ہے (۱) عدت کے اندر رجعت اور عدت کے بعد تجدید نکاح ہو سکتا ہے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لاہ دہلی

دنیا کے پردہ پر جتنی عورتیں ہیں ان سے میرا نکاح ہو  
تو ان سبہوں پر طلاق طلاق طلاق تو کیا حکم ہے؟

(انجمیتہ مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۲۶ء)

(سوال) ایک شخص حنفی المذہب کا قلم بالغ جس کا نکاح ابھی تک کسی عورت سے نہیں ہوا ہے اس نے کہا کہ پردہ دنیا پر جتنی عورتیں ہیں ان سے میرا نکاح ہو تو ان سبہوں پر طلاق طلاق اب اس کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر ہاں تو اس کے مذہب میں کوئی گنجائش ہے یا نہیں؟

(جواب ۳۰۹) حنفیہ کے نزدیک یہ تحقیق صحیح ہو جاتی ہے اور جس عورت سے اس کے بعد اس شخص کا نکاح ہو گا اس پر طلاق ہو جائے گی۔ بہت زہور کی اور نظرائی حالت میں یہ جائز ہو جاتا ہے کہ صاحب مقدمہ حضرت امام شافعی کے مذہب سے متنازع رہے۔ اور اس کی صورت یہ ہے کہ کسی عورت سے نکاح

۱۔ زاد، اصافہ الی لسرط وقع عقب السرح الفی مثل ان یقول لا مراۃ ان دخلت الدار فاست طلق، نساوی المہدہ  
کتاب الطلاق باب الرابع فی الطلاق بسرط الفصل الثالث فی تعدل لطلاق بکلمہ ان و ذلک غیر ہما ۱ ۲۰ ط مکہ  
محدثہ

۲۔ تریحہ ص ۱۰۰ بسنعم لا قد کتبت و اب طلق يقع بها ای بہدہ لالفاظ و مسمع ہا من  
سریح و حیدہ رجعت لدر لسحر مع ہمس رد لسحر کتاب لطلاق باب الصریح ۳ ۲۴۷ ط سعد کراچی  
۳۔ د خلی برجن مراد بضمہ رجعت وہاں براہی فی عدہا، نہادہ کتاب الطلاق باب الرجعت ۲ ۴۷۲ ط  
مکتبہ شریکۃ علمیہ ملتان

۴۔ رد صحاح الطلاق الی الکاح وقع عقب لکاح مثل ان یقول لا مراۃ ان تزوجت فاست طلق او کل امرہ ابو حنیہ  
فی صحاح، نہادہ کتاب لطلاق باب الاستیجاب فی الطلاق ۲ ۳۸۵ ط مکہ شریکۃ علمیہ ملتان

۵۔ فی لمحتی عن محمد فی الشفہ لا تقع رہ فی امۃ حور رد سبی و هو قول السلفی و لدحتی بلفظہ بفتح و ص بل  
محکم بل فاء عن در محبر، و فی فی برد و فی البحر عن البراء و عن اصحاب ما ہو اوسع من ذلك و هو انه لو استفی  
فمنہ عدلا فافادہ بطلان الیس حل بہ العس بقود و امساکہا ہمس رد لسحر مع الدر المحبر کتاب الطلاق باب العس  
۳ ۳۴۶ ۳۴۷ ط سعد کراچی و فی فی برد بقاد و قد صرح ان محدد فی تاسیس الظاہر و غیرہ انہ اد لم یوجد نص  
فی حکم من کتب اصحاب برفع الی مذہب صاحب ہمس رد لسحر کتاب لکاح باب القسم ۳ ۲۰۳ ط سعد کراچی

رے اور قبل و طی و خوت وہ عورت طلاق پڑ جانے کا دعویٰ کر دے اور زوجین کسی شافعی عالم کو اپنا حکم (ثالث) مقرر کر کے اس کے فیصلہ پر راضی ہو جائیں وہ ثالث اپنے مذہب کے موافق فیصلہ کرے کہ یہ تحقیق غیر معتبر ہے اور عورت مطلقہ نہیں ہوئی اور زوجین اس حکم کے موافق عمل کر لیں۔ واللہ اعلم۔  
محمد کفایت اللہ کان اللہ

### سوال متعلقہ سوال سابق

(اشمعیہ مورخہ ۲ فروری ۱۹۲۶ء)

(سوال) اخبار اشمعیہ مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۲۶ء میں ایک مسئلہ نمبر ۱۰۰۰ کے زیر جس کا سوال یہ ہے کہ ایک شخص حنفی مذہب کا قلم باغ نے کہا کہ پردہ و نیو پر جتنی عورتیں ہیں ان سے میرا نکاح ہو تو ان کے حوالے پر طلاق طلاق۔ جناب میں نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ ”مذہب حنفیہ میں یہ تحقیق صحیح ہو جاتی ہے اس میں دریافت طلب یہ امر ہے کہ آئندہ جو عورتیں پیدا ہونے والی ہیں ان سے بھی اس کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب ۳۱۰) ہاں اگر تحقیق بن غنویں میں ہو کہ ”نیا پردہ پر جس قدر عورتیں موجود ہیں ان سے میرا نکاح ہو تو ان پر طلاق طلاق تو اس کے بعد ہی پیدا شدہ عورتیں اس تحقیق میں داخل نہ ہوں گی اور ان سے نکاح ہوئے گا۔ (۲) محمد کفایت اللہ غفر لہ

شہر نے کہا ”اس خط کو دیکھتے ہی اگر تم نے ان دونوں باتوں میں سے ایک بات بھی قبول نہ کی تو تم کو ہماری طرف سے ایک طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟“  
(الحجۃ - مورخہ ۲ مئی ۱۹۲۲ء)

(سوال) ایک شخص نے زوجہ کا پورے پیش و انداز سے باہر نکلیں تھیں اس نے ایک خط لکھ کر اس کے نام روانہ کیا۔ ”تم اس خط کو دیکھتے ہی فوراً وہ چلی آؤ اگر کسی طرح نہ آسکو تو جو زیور تمہارے پاس ہمارا ہے وہ ہذا پر پارسل میرے پاس روانہ کر دو فوراً اس خط کے دیکھتے ہی اگر تم نے ان دونوں باتوں میں سے ایک بات بھی قبول نہ کی تو تم کو ہماری طرف سے ایک طلاق ہے۔ یہ مضمون ہذا ذراؤں کے لکھا تھا کہ اس خط کو راستہ میں ایک شخص نے لے لیا اور جب اس شخص کو یہ معلوم ہوا کہ میرا خط میری زوجہ کو نہیں پہنچا تو اس نے کہا

۱، وقال الشافعي لا يقع لقوله عني سداد لا طلاق في الكاح (الهداية كتاب الطلاق باب لا سداد في الطلاق ۳۸۵ مكنه شركة علميه ملتان)

۲، و إذا صدق الى الشرط وقع غصب لشرط صدق من لا يقول لا موانه ان وجب اندر وقت طلاق فتدري لهنه كتاب الطلاق باب الرابع في الطلاق بالشرط الفصل الثالث في بعض اصلاط بكلمة ان و اذا وعبر هذا ۱ ۴۲۰ ص (محدده كونه)



یہ اس حدیث سے باز آیا میں اپنی زہد کو اپنے پاس ہی رکھوں گا اور کئی بار رجعت کی مگر زوجہ کی غیر موجودگی کی وجہ سے وہ اس سے ٹل نہ سکا۔

(حوب ۳۱۱) جب تک وہ خط زوجہ کو نہ پہنچے اور وہ اسے نہ دیکھے بے اثر ہے یعنی اس خط میں کبھی ہونی طلاق کا کوئی اثر نہیں نہ طلاق پڑ سکتی ہے اور اگر وہ خط زوجہ کے پاس پہنچنے اور اس کے دیکھنے سے پہلے ضائع ہو گیا جائے تو تعین باطل ہو جائے گی اگر وہ خط زوجہ کے پاس پہنچ جائے اور وہ دیکھ لیتی اور دونوں باتوں میں سے کوئی بات نہ کرتی جب بھی اس پر یک طلاق پڑتی ہو اور عدت کے اندر رجعت کر لینے سے رجعت صحیح ہو جاتی۔ (۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ

اگر میں تمہاری لڑکی کے سو کسی ور سے شادی کروں تو وہ حرام ہے۔

(المعینہ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۲۹ء)

(سوال) میں نے یہ مسئلہ پوچھا تھا کہ زید نے اپنے چچا بکر سے کہا کہ ”اگر میں تمہاری لڑکی کے سو کسی ور سے نکاح کروں تو وہ حرام ہے“ بعد ازاں اس نے اپنے ماموں عمر کی لڑکی سے نکاح کر لیا تو وہ نکاح شرعاً جائز تھا؟ آپ نے جواب دیا ہے کہ ”نکاح ناجائز ہے لیکن زید کو حق ہے کہ تجدید نکاح کر لے“ میری سمجھ میں نہیں آیا اگر وضاحت فرمائیں تو مرہانی ہوگی فرض کیجئے کہ زید نے فقط حرام کہا لیکن بعد میں اس کی طبیعت چچی کی لڑکی سے نکاح کرنے کو نہ چاہی تو کیا زید پر ضروری ہے کہ وہ کسی جگہ نکاح کرے دوسری کسی لڑکی کے ساتھ نکاح ناجائز ہے؟ جب کہ از روئے شریعت ایک آدمی چار نکاح کر سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ تجدید نکاح کرے تو اس کا مطلب یہ نکاح کہ ایک عورت سے دوبار نکاح کرنے سے نکاح جائز ہو سکتا ہے۔

ایک اور بات ہے جب ایک عورت سے نکاح ہی نہیں کیا تو اس پر طلاق ہی کیسے پڑے گی؟ تجدید

۱۔ اس کے تحقیق میں شام نے لکھا ہے: ”یہ حدیث صحیح ہے، مگر اس میں سے یہ بات بھی قبول نہ کی تو مگر وہی طرف سے یہ بات نہ مذہب تک ہے۔“ میں نے اس وقت تک تحقیق پر عمل نہیں کیا کہ فی الدر المختار ہو کتب غنی وحہ لرمالہ ولحظاہ کتب الکتاب والحدیث حدیث صحیح، طبع بوصول الکتاب جوہرہ، درمختار وفی فی الرد قولہ طبع بوصول کتب ایہ ولا یحتاج الی لئیۃ فی مستنبط المرسوم ولو وصل سی سہ فرافہ ولم يدفعہ ایہا فان کتب مشترک فی حسم مورہا فوصل الیہ فی بلدہا وقع وان لم یکس کذلک فلا مانہ بصل سہ وان احمرہا بوصولہ لہ و دفعہ سہ ممزق ان امکن فہمہ وقراءتہ وقع والا فلا طحصری عن الہدایۃ ہمنی رد المحتار مع الدر المختار کتاب الصلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ۲۴۶، ۳ ط سعید کراتشی

۲۔ وصریحہ دالمہ بسعیم لا فیہ وہا سفارہ کصفت وبت ضائق ومطلیۃ وضع یہا ی ہدہ الالندط وممعہا من بصریح واحده رجعہ، الدر سحر مع ہمنی رد لسحر کتاب لطلاق باب الصریح ۲۴۷، ۳ ط سعید کراتشی

۳۔ ۱۵۱ طوق لرحل امراتہ بطعہ رجعہ او بصیفتیہ فیہ ہا رجعی فی عدتہ الہدیۃ کتاب الصلاق باب الرجعہ ۳۹۴، ۲ ط مکتبہ شرکتہ علمیہ ملتان

نکاح کی تو جب ضرورت پڑتی جب کہ زید نے ماموں کی لڑکی سے نکاح کیا ہوتا اور بعد ازاں چچا سے کہا ہوتا کہ اگر تمہاری لڑکی کے سوا کسی اور جگہ نکاح کروں تو وہ حرام ہے تب پہلی عورت پر طلاق پڑتی۔ اب اگر زید کسی اور عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو کیا اس کو ایک دفعہ ہی نکاح کر لینا ٹھیک نہ ہوگا؟ اس کا مطلب یہ ہوا کہ پہلے نکاح کرنے سے عورت پر طلاق پڑی پھر تجدید کرنے پر نکاح جائز ہوا۔

(جواب ۳۱۲) جب زید نے اپنے چچا سے کہا کہ ”اگر میں تمہاری لڑکی کے سوا کسی اور سے شادی کروں تو وہ حرام ہے“ یہ صورت تحقیق صدق کی ہوئی اور چونکہ نکاح کرنے پر صدق کا وقوع معلق ہے اس لئے اس کے بعد زید نے چچا کی لڑکی کے سوا جس لڑکی سے نکاح کیا اس پر نکاح ہوتے ہی طلاق پڑ گئی اور نکاح جاتا رہا کیونکہ طلاق بائن ہوئی جس میں نکاح جاتا رہتا ہے اب اس کی قسم یعنی طلاق مطلق کا اثر ختم ہو گیا (۲) اس کے بعد زید خواہ اسی عورت سے یا کسی اور عورت سے نکاح کرے تو صدق نہ پڑے گی کیونکہ تحقیق میں عموم کا کوئی لفظ نہیں ہے صرف ایک دفعہ کے نکاح پر اس کا اثر ہوگا اس کے بعد نہ ہوگا۔ (۳) محمد کفایت اللہ عفرہ

شرائط نامہ کی خلاف ورزی سے بیوی کو طلاق کا حق حاصل ہو کیا نہیں؟

(المختار فی مہر مجتہد ۵ اگست ۱۹۳۱ء)

(سوال) مساقہ ملی زینہ کی شادی شش میاں جان سے ہوئی جس کو تقریباً نو سال کا عرصہ ہوتا ہے شش میاں جان شوہر زینہ ساڑھے تین برس سے آوارگی اور بد چینی میں مبتلا ہے اور بزاری عورت سے اس کا تعلق بھی ہے زینہ سے باطل قطع تعلق کے ہوئے ہے کسی قسم کا سلوک و مدد نہیں کرتا اب کئی مرتبہ محلہ اور برادری کی پنچایت نے اس کو تنبیہ کی مگر کوئی اثر نہیں ہوا بتاریخ ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو پھر محلہ اور برادری کی پنچایت ہوئی اس میں شش میاں جان موسوف نے ایک باقاعدہ قرارداد نامہ اپنے انگوٹھے کا نشان اور پنچیت کے چھ معزز اشخاص کی گواہی کے ساتھ تحریر کر دیا ہے اس میں یہ شرائط خوشی تحریر ہے کہ اگر تین ماہ کے اندر اپنے چال چمن کی صدق نہ کی اور ماہانہ پانچ روپ اپنی بیوی زینہ کو نفقہ کے لئے نہ دیئے تو ایسی حالت میں ملی زینہ اختیار و مجاز ہے کہ وہ دوسرے سے عقد شادی کر لے جائے تین ماہ کے فوہ گزر رہے ہیں اب تک اس نے نہ اپنے چال چمن کی صدق کی اور نہ ایک خر مہہ خور و نوش کے واسطے دیا زینہ کی عمر اب ساڑھے سترہ سال کی ہے۔

(۱) ادا اصاب الطلاق الی الکاح وقع عقب الکاح نحو ان يقول لامرأته ان ترو حلت فان طلق او كل امرأه ابرو حلت فیہی طالق الفتاویٰ الہدیۃ کتاب الطلاق الباب الرابع فی الطلاق بشرط الفصل الثالث فی بعض الطلاق بکلمۃ ن وادا وغیرہما ۲۰/۱ ط ماحدیہ کوئٹہ

(۲) وفیہا کلہا تحلل ای سطل البیس بطلان العلق ادا وحده بشرط مرة (الدر المختار مع ہامش ۱) حصار کتاب الطلاق باب التعلیق ۳۵۲/۳ ط سعید کراچی

(۳) (قرولہ ای سطل البیس) کی تہی و تم وادا سب حث فلا صدمہ نہ لگے نہ لگے ہمسایہ حری لایہا غیر مفتضیۃ للعموم و لیکرار لغت بھر (ہامش رد المختار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب التعلیق ۳۵۲/۳ ط سعید کراچی)

(جواب ۳۱۳) ہاں تین مہینے گزرنے پر زین کو طلاق ہو گئی اور عدت کے بعد وہ دوسرا نکاح کرنے کی مجوز ہے۔ (۲) محمد کفایت اللہ غفرلہ

تم پر ہماری عورتیں تین تین طلاق سے طلاق ہوں گی اگر ہم ہندو  
کی زمین کاشت کریں گے تو خائف و زنی کرنے پر طلاق واقع ہوگی؟  
(المجمعیتہ مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۳۳ء)

(سوال) موضع مسکو بتصیل ٹانک ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے مسلمان باشندوں نے وعدہ کیا اور قسم کھائی کہ  
تم پر ہماری عورتیں تین تین طلاق سے طلاق ہوں گی اگر ہم ہندو کی زمین کاشت کریں گے۔ یوں ۵۸  
حصہ غنہ زمیندار خود دیتا ہے اور ۳۸ حصہ ہم دیتا ہے اور ہم پر سخت ظلم کرتا ہے اور ہندو نصف حصہ غنہ ہم  
ودے کا اور باقی نصف خود رکھتے کا تو ہم کاشت کریں گے اور جو اقرار توڑے گا اور اس سے اقرار نہ توڑنے والا  
ہوئی آدمی احسان کرے گا اس پر بھی عورت تین طلاق سے طلاق ہوگی اب وعدہ خلافی کر کے چند آدمی کاشت  
کرنے لگے ہیں وکوں نے ان سے کہا کہ تمہاری عورتیں تم پر طلاق ہو گئی ہیں لیکن ایک مولوی ٹانک کا  
محمد حسن خطیب جامع مسجد ان سے کہتا ہے کہ مرزائی دین سے اصول سے تم پر عورتیں طلاق نہیں ہیں وہ بھی  
مسلمانوں کا ایک دین ہے لہذا تم ہندو کی زمین کاشت کرو۔

(جواب ۳۱۴) جن لوگوں نے خف کے خلاف یہاں کی بیویوں پر طلاق پڑ گئی ہے (۲) مولوی محمد  
حسن کا فتویٰ غلط ہے اور مرزائی جماعت ہندوستان کے تمام علماء کے متفقہ فتوے کے بموجب کراہ اور کافر  
ہے اور یہ بھی صحیح نہیں کہ مرزائی دین میں ان حائضین کے خف سے طلاق نہیں پڑتی کیونکہ مرزائیوں کی  
تباہی میں یہ بات نہیں نہیں لگائی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

کہا اگر تم اس خط کو دیکھتے ہی جواب لے کر فوراً اپنے گھر واپس نہ گئیں  
تو تم پر طلاق یعنی میرے اہل سے خارج ہو جاؤ گی تو کیا حکم ہے؟  
(متعلقہ طلاق شرط)

(جواب ۳۱۵) اگر زوج نے اپنے خط میں مندرجہ ذیل لفظ لکھے تھے :-

۱ ودا صلی الی الشرط وقع غصب لشرط بعدا مثل ان یقول لا مراۃ ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاویٰ الہدیہ)  
کتاب الطلاق باب الرابع فی اطلاق الشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان واد و غیرہما ۱ ۲۰ ط  
ماجدیہ کوئٹہ)

(۲) قال اللہ تعالیٰ ولا تعلموا عقدہ الکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ (البقرة: ۲۲۵)

۳ ودا صلی الی الشرط وقع غصب لشرط بعدا مثل ان یقول لا مراۃ ان دخلت الدار فانت طالق (الفتاویٰ الہدیہ)  
کتاب الطلاق باب الرابع فی اطلاق الشرط الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ ان واد و غیرہما ۱ ۲۰ ط  
ماجدیہ کوئٹہ)

”اگر تم اس خط کو دیکھتے ہی جواب لے کر فوراً اپنے گھر واپس نہ آئیں تو تم پر طلاق یعنی تم میرے نکاح سے خارج ہو جاؤ گی خدا اور اس کے رسول کے درمیان۔“

اور اس کی زوجہ اس خط کو دیکھ کر اپنے والدین سے کوئی جواب لے کر فوراً خاندان کے گھر نہیں آئی تو اس پر یہ طلاق بائن پڑ گئی کیونکہ طلاق لی یہ تشریح ”یعنی تم میرے نکاح سے خارج ہو جاؤ گی“ اس کو بائن عادیقی ہے صدق رجعی میں عورت نکاح سے خارج نہیں ہوتی بلکہ نکاح قائم رہتا ہے اور عدت قائم ہو سنے پر نکاح کے احکام ختم ہوتے ہیں ویضیدہ قولہ فی الصبح عند الکلام علی قول الشافعی بحرمۃ الوطی اہ عند ما یحل لقیام ملک الکاح من کل وجہ واما یزول عند انقضاء العدة فیکون الحل (اے حل الوطی فی عده الطلاق الرجعی) قاسما قبل انقضاء ہذا (رد المحتار ۱، مصری ص ۵۴۴) بائن میں البتہ عورت فی ائمتہ نکاح سے نکل جاتی ہے اور عدت سے دوبارہ تعلقات زوجیت قائم کرنے کے لئے تجدید نکاح کی ضرورت ہے۔ ۲۰ و بعد اظم محمد کسایت مدتان مد ۱۰۰، ۱۰۱

## گیارہواں باب تفویض

اقرار نامہ کے مطابق عورت خود کو طلاق دے سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) ہندہ کا شوہر عرصہ چھ سات سال سے مفقود و اخیر ہے اور اس نے نکاح کے وقت ہندہ کو اس مضمون کا ایک کاتین نامہ لکھ دیا تھا کہ ”اگر میں نامرد ہو جاؤں یا یہ کارائی حکومت کے زیرِ یافیت یا منتوا اخیر ہو جاؤں یا کہ پالیس میں رہ کر تمہارے پاس آنا جانائیہ و خیر نہ دل و خیر وہ جو بات سے مدت دو سال تک ہمارا انتظار دیکھ کر مجھے طلاق دینے کا جو حق و اختیار ہے تمہیں ہے، کرتا ہوں تم اس سے مختار ہو کر مجھے تین طلاق دے کر ۱۰۰ کے خاوند سے نکاح کر کے زندگی بسر کر سکتی ہو“ اب سوال یہ ہے کہ یہ عورت بوجہ شک و سبب دسویں کے بہت تکلیف سے زندگی بسر کرتی ہے اور وہ خوب جوت ہے شوہر کی سخت ضرورت ہے قریب ہے کہ زنا میں مبتلا ہو جاوے ایسی حالت میں دیر مد کے مذہب یا کہ کاتین نامرد و شر طاقی رو سے اپنے خاوند پر تین طلاق دے کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(جواب ۳۱۶) صورت مسبوکہ میں اگر عورت طاق لینا چاہے تو اس کو طاق ہو سکتا ہے ولو جعل امرها بیدھا علی اہ ان غاب عنها ثلثة اشهر ولم تصل نفقته اليها فهي تطلق متى شاءت

(۱) هامش رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الرجعة ۳/۳۹۸ ط سعید کراتشی

(۲) اذ کتاب الطلاق باب دون الثلاث عند ان یروحہا فی العدة، عند اللہ، ج ۱، مساوی لہدبہ کتاب الطلاق الباب

السادس فی الرجعة، فصل فیما تحل بہ المطلقة وما یصل بہ ۱/۴۷۲ ط ماحدبہ، کولہ











المستفتی نمبر ۲۰۷۰ حافظ احمد سعید صاحب (حیدر آباد دکن)

۲۳ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۲۸ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۳۷) (۱) یہ عقد درست نہیں ہوا (ج) قانونی مواخذہ سے بچنے کے لئے بذریعہ حاکم فسخ کرالیا جائے ورنہ شرعاً فسخ کرانے کی ضرورت نہیں (۱) (د) یہ تحریر تو وقوع طلاق کے لئے کافی نہیں ہے (۲) (ز) دوسرے شخص سے نکاح کرنے کے لئے صرف قانونی طور پر اجازت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

شوہر بد اطوار ہو بیوی کے حقوق ادا نہ کرے، تو بیوی علیحدہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟ (سوال) ہندہ ایک نوجوان عورت ہے اس کا شوہر زید اشد زنا کار ورنڈی باز ہے اور وہ اپنی بی بی کا حقوق زوجیت کما حقہ ادا نہیں کرتا ہے مشیت الہی اس کے شوہر زید کو کسی جرم زنا کاری میں سات برس کی قید ہوئی ہے اب ہندہ نے اپنے شوہر زید پر بایں مضمون ایک مقدمہ عدالت میں دائر کیا ہے کہ میرا شوہر زید میرے حقوق زوجیت کما حقہ ادا نہیں کرتا ہے اکثر اوقات رنڈی بازی وغیرہ امر ناشائستہ میں مصروف رہتا ہے علاوہ بریں میرے شوہر زید کی کوئی جائداد وغیرہ کچھ بھی نہیں جس سے میں پرورش پاسکوں باوجود اس کے میں ایک نوجوان عورت ہوں اپنی شہوت تھا منا مجھ پر سخت دشوار ہے لہذا حضور کے پاس درخواست کرتی ہوں کہ حضور میرے حق میں نیک فیصلہ عنایت فرمائیں عدالت نے تو بمطابق قانون سرکاری ہندہ مذکورہ کو اختیار دیدیا ہے کہ تم کو اختیار ہے چاہے تم اپنے شوہر زید کا انتظار کرو یا دوسری جگہ نکاح میں بیٹھو اس سے تم پر سرکاری قانون مزاحم نہ ہو گا اب حضرات علماء کرام سے سوال یہ ہے کہ دوسری جگہ نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۲۳۰۵ ابو عبد الصمد۔ (بگال)

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ م ۱۱ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۳۸) اگر یہ حاکم مسلمان تھا تو اس کا یہ حکم ہندہ کے عمل کے لئے کافی ہے اور وہ بعد انقضائے عدت دوسرا نکاح کر سکتی ہے عدت حاکم کے فیصلہ کے وقت سے شروع کی جائے لیکن اگر حاکم

(۱) اس لئے کہ قادیانی باتفاق علماء اہل سنت والجماعت کافر ہے اور مسلمان عورت کا نکاح کافر مرد کے ساتھ جائز و درست نہیں کما قال اللہ تعالیٰ ولا تنکحوں المشرکات حتی یومنن ولأمة مؤمنة خیر من مشرکة ولو اعتجبتکم ولا تنکحوں المشرکین حتی یؤمنوا ولعبد مؤمن خیر من مشرک ولو اعتجبتکم (الفرة - ۲۲۱)

(۲) اس لئے کہ یہ الفاظ ”اگر میرے خسر مجھ کو اس کے برعکس دیکھیں تو وہ اپنی لڑکی علیحدہ کر سکتے ہیں“ الفاظ طلاق صریح و کنایہ یا تفویض طلاق کے الفاظ میں سے نہیں ہیں لہذا ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی کما قال فی الرد اقوله ورنہ لفظ مخصوص (ہو ما جعل دلالة علی معنی الطلاق من صریح او کنایہ - (ہامش رد المحتار مع الدر المختار - کتاب الطلاق ۳/۲۳۰ ط سعید کراتشی)











## فصل ہشتم

### زوج کا محبوظ الحواس یا مجنون ہونا

پاگل کی بیوی شوہر سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید کو خالد نے غلط بیانی سے یہ دھوکا دیا کہ میرے لڑکے میں بزرگ علمی کے اور کچھ نقص نہیں ہے اور اس پر زید کو اپنی صداقت دیانتداری کے واسطے پورا اطمینان دلایا اس پر زید نے مطمئن ہو کر اپنی لڑکی کا نکاح خالد کے لڑکے سے کر دیا مگر شادی کے بعد واقعہ اس کے خلاف ثابت ہوا یعنی (۱) لڑکے میں دماغی خرابی پائی گئی مثلاً کبھی گھر سے بھاگ کر نکل جانا کبھی آنا کبھی رونا کبھی لڑنا وحشیانہ حرکت کرنا لڑکی کا خاص روپیہ لیکر خرچ کر دینا زیور فروخت کے لئے طلب کرنا زن و شو کے واقعات کو غیروں سے بیان کرنا (۲) خالد کا لڑکا نہ قرآن پڑھ سکتا ہے اور نہ ہی نماز کا پابند ہے حالانکہ زید کو یہ کہا گیا تھا کہ وہ نماز کے پابند ہیں لڑکی تعلیم یافتہ اور صوم و صلوٰۃ کی پابند ہے زید خود بھی نہایت محتاط اور صوم و صلوٰۃ کا پابند انسان ہے (۳) خالد کا لڑکا نہ تو عقل معاش ہی صحیح رکھتا ہے نہ خط و کتابت ہی معمولی طریقہ سے کر سکتا ہے حالانکہ خالد نے ان چیزوں کے متعلق اطمینان دلایا تھا۔ (۴) خالد کے لڑکے میں نہ تو تعلیم ہے نہ تربیت ہے حالانکہ خالد نے یہ اطمینان دلایا تھا کہ ان کی تربیت درست ہے (۵) ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ لڑکی کو لڑکے سے علیحدہ رکھا جائے ورنہ اس کی صحت پر اس کا خراب اثر پڑے گا اور لڑکے کو بغرض علاج رانچی لے جایا جائے ان حالات میں زید کی لڑکی نہایت پریشان ہے بیمار ہو کر ناتواں ہو گئی ہے اور چاہتی ہے کہ میرا نکاح اس سے فسخ کرویا جائے آیا شریعت اسلامیہ کے آئین میں صورت مذکورہ میں فسخ نکاح کی اجازت ہے اگر اجازت ہے تو اس کے فسخ کرانے کی کیا صورت ہے؟

المستفتی نمبر ۱۲۸۶ سید ابوبالقاسم صاحب (پٹنہ)

۲۱ شوال ۱۳۵۵ھ ۵ جنوری ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۴۰) اگر نمبر او نمبر ۵ صحیح ہیں یعنی وہ شخص صحیح الحواس نہیں ہے اور اطباء و ڈاکٹر زوجین کے اجتماع کو لڑکی کے لئے مضرت بتاتے ہیں اور اگر لڑکی کے نفقہ کی کفالت وہ نہ کر سکتا ہو بلکہ اس کے برعکس لڑکی کا زیور تلف کرنا یا تلف کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو ان صورتوں میں کوئی مسلمان حاکم لڑکی کا نکاح فسخ کر سکتا ہے۔ یہ فسخ بر بنا اختلاف حواس ہو تو حنفی مذہب کے موافق (۱) اور بر بنائے عدم

(۱) ولا يتخير احدهما اي احد الزوجين بعيب الآخر فاحشا كجنون و جذام و برص و رتق و قرن و مخالف الانمة الثلاثة في الخمسة لو بالزوج ولو قضى بالرد صح فتح (درمختار) وقال في الرد : والظاهر ان اصلها : و مخالف الانمة الثلاثة في الخمسة مطلقا و محمد في الثلاثة الاول ولو بالزوج كما يفهم من البحر وغيره (قوله ولو قضى بالرد صح) اي لو قضى به حاكم يراه فافا دانه مما يسوع فيه الاجتهاد (هامش رد المختار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب العنين وغيره ۳/ ۵۰ ط) سعيد كراتشي حضرت مولانا اشرف علي التهانوي نے اپنے زمانہ میں تمام علماء ہندو











## سوال مثل بالا

(سوال) ہندہ زید کے نکاح میں عرصہ تیس سال سے ہے اور تقریباً بیس سال سے زید بالکل پاگل ہے آیا ہندہ اس حالت میں نکاح ثانی کر سکتی ہے اور ہندہ اس کے نکاح میں ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۳۵۷ محمد یعقوب صاحب (دہلی) ۴ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ م ۱۶ فروری ۱۹۳۷ء (جواب ۱۴۲) اگر زید بالکل مجنون اور حقوق زوجیت ادا کرنے کے ناقابل ہے اور اس کا کوئی اثاثہ بھی نہیں ہے جو زوجہ کے نفقہ کے لئے کافی ہو اور زوجہ اس حالت پر زیادہ صبر نہیں کر سکتی تو ایسی حالت میں اسے حق ہے کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت سے اپنے خاوند کے مجنون ہونے کی بناء پر نکاح فسخ کرا لے (۱) اور عدت گزار کر نکاح ثانی کر لے۔ (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

جب شوہر پاگل ہو گیا، تو بیوی شوہر سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) لڑکی مسماۃ بیگم بی بی قوم میرا سی عرصہ گیارہ سال سے شادی شدہ ہے اور ایک لڑکی اور ایک لڑکا تولد ہوا ہے اور اب اس کا خاوند پاگل ہو گیا ہے اور اس لڑکی کو خرچ و غیرہ کی بہت تکلیف ہے اور لڑکی کی اور کوئی سبیل نہیں ہے لاچار ہو کر بے چاری مانگتی پھرتی ہے اس کا خاوند اس عورت کی کوئی دین و دنیا کی حاجت ادا کرنے کے قابل نہیں ہے۔

المستفتی نمبر ۱۸۷۱ مولوی محمد قاسم علی صاحب (ضلع لاکھ پور)

۴ شعبان ۱۳۵۶ھ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۴۳) یہ عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں درخواست دیکر اپنا پہلا نکاح فسخ کرا لے (۲) اور بعد حصول حکم فسخ عدت گزار کر دوسرا نکاح کر لے (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

شوہر دیوانہ ہو تو بیوی کو خیار تفریق حاصل ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک عورت کے اس کے خاوند سے تین بچے ہیں خاوند اس کا دیوانہ ہو چکا ہے عرصہ چھ سال سے

(۱) ایضاً حوالہ سابقہ صفحہ گزشتہ حاشیہ (۲)

(۲) اگر عیب جنون معلوم ہونے سے پہلے خلوت صحیح ہو چکی تھی بعد ازاں فسخ نکاح کی نوبت آئی ہے تو پورا امر لازم رہے گا اور عدت بھی واجب ہوگی قلت و يجب العدة ایضاً کما هو مقتضى الخلوة الصحيحة (الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة بحث حکم زوجہ مجنون ص ۵۵-۵۷ ط دار الاشاعت کراچی)

(۳) اور وہ جنون جو عقد نکاح کے بعد پیدا ہو گیا ہو اس کے متعلق امام محمدؒ سے کوئی تصریح نہیں ہے لیکن مالکیہ کے مذہب میں اسکے متعلق یہ تصریح ہے کہ اگر نکاح کے بعد جنون ہو جاوے تب بھی عورت کو علیحدگی کا اختیار ہے کما فی المدونة ص ۱۹۶ ج ۳ (الحيلة الناجزة بحث حکم زوجہ مجنون تنبیہ ضروری ص ۵۶ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

(۴) زوجہ مجنون کی عدت کا حکم یہ ہے کہ تفریق قبل الخلوة میں عدت واجب نہیں اور بعد الخلوة میں واجب ہے (الحيلة الناجزة بحث حکم زوجہ مجنون ص ۵۷ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)











تنگ نہ کرے لیکن وہ باز نہیں آیا اور پھر پہلے کی طرح گھر سے چلا گیا اور تقریباً دو سال تک لاپتہ رہا۔  
(۲) عورت مذکور کے خاوند نے اس کے ساتھ مجامعت کرنی تقریباً عرصہ بارہ سال سے جب سے کہ وہ فقیر ہو گیا تھا بالکل ترک کر دی تھی یہ بات عورت مذکورہ کے بیان سے ثابت ہوتی ہے اس کا یہ بھی ثبوت ہے کہ اس کا چھوٹا بچہ تقریباً چودہ سال کا ہے اور نکاح ثانی کے بعد اس کی گود میں ایک لڑکی ہے۔

(۳) عورت مذکور نے اپنے خاوند کے ظلم و ستم سے تنگ آکر اپنے خاوند سے کہا کہ یا تو مجھے طلاق دے دیا کھانے پینے کو دو اور میری جائز خواہشات کو بھی پورا کرو اس کے خاوند نے نان و نفقہ دینے سے بھی انکار کر دیا اور طلاق دینے سے بھی انکار کر دیا آخر کار وہ عورت تنگ ہو کر عیسائی ہو گئی اس کے عیسائی ہونے سے موجودہ گورنمنٹ کے قانون کے مطابق اس عورت کا نکاح ٹوٹ گیا پھر عورت مذکورہ عرصہ چھ ماہ کے بعد مسلمان ہو گئی اور پھر کسی دوسرے مسلمان کے ساتھ نکاح کر لیا۔

(۴) آیا یہ نکاح جائز ہے یا کہ ناجائز؟

المستفتی نمبر ۲۱۴۶ چودھری محمد بخش صاحب (لائل پور)

۲۳ شوال ۱۳۵۶ھ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۴۵) اگر یہ واقعات صحیح ہیں جو سوال مذکورہ میں ہیں تو عورت کا نکاح ثانی صحیح ہو گیا (۱)

یا گل کی بیوی کیا کرے؟

(سوال) میرا شوہر بعارضہ صرع مدت سے بیمار ہے عرصہ ہفت سال علاج کیا گیا مگر آرام نہ ہوا اب دس ماہ سے مجنون ہو کر گھر سے نکل گیا ہے ڈاکٹر اور حکیم اس کو لا علاج بتا رہے ہیں میرے چھوٹے کمسن بچے ہیں بوجہ افلاس تنگ آگئی ہوں عمر کے لحاظ سے جوان ہوں۔

(جواب ۱۴۶) خاوند کے مجنون ہو جانے کی صورت میں حضرت امام محمدؒ کے قول کے موافق

(۱) اس لئے کہ عورت کے مرتد ہونے سے نکاح تو فوراً فسخ ہو گیا کما فی الدر المختار وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ فلا ينقص عدد اعاجل بلا قضاء (در مختار) وقال فی الرد (قوله : بلا قضاء) ای بلا توقف علی قضاء القاضی وکذا بلا توقف علی مضي عدة فی المدخول بها کما فی البحر (هامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳/۱۹۳ ط سعید کراتشی) لہذا صورت مسئلہ میں جب عورت عیسائی ہو گئی تو اس کا نکاح اس کے مجنون شوہر سے فوراً فسخ ہو گیا پھر جو یہ مسئلہ ہے کہ مرتدہ کو جبراً مسلمان کر کے شوہر اول کے ساتھ تجدید نکاح کیا جائے یہ تو دار الاسلام میں ہو سکتا ہے نہ کہ دار الحرب میں اس لئے کہ دار الحرب میں اجبار من القاضی جائز نہیں اور اگر کسی طریقہ سے عورت کو شوہر اول کے ساتھ تجدید نکاح کرنے پر مجبور کیا گیا تو دوبارہ مرتدہ ہونے کا اندیشہ ہے لہذا ارتداد سے بچانے کے لئے روایت مشابہ پر عمل کرنا جائز اور احوط ہے (قوله ليس للمرتدة التزوج بغير زوجها) وظاهره ان لها التزوج بمن شاءت (هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الجہاد باب المرتد ۴/۲۵۳ ط سعید کراتشی) وکذا فی فتاویٰ دار العلوم دیوبند ۸/۳۴ ط امدادیہ ملتان)











ہو سکتا (۱) محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

شوہر کو جنون ہو تو اس کی بیوی کو تفریق کا حق حاصل ہے یا نہیں؟

(الجمعیتہ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۲۸ء)

(سوال) ایک شخص نوجوان ضلع جلیانی گوڑی کا باشندہ تقریباً ڈیڑھ سال سے مرض جنون میں مبتلا ہے ناداری کی وجہ سے کسی اچھے حکیم یا ڈاکٹر یا وید سے علاج کرانے کا اتفاق نہیں ہوا نہ سرکاری پاگل خانے میں بھیجا گیا جس سے مرض کے اچھے ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کیا جاتا شخص مذکور کی بیوی نوجوانی اور مفلسی سے تنگ آکر مستفتی ہوئی کہ نکاح ثانی درست ہے یا نہیں بعض علماء نے بھر دیا گل ہونے اس کے شوہر کے نکاح سابق کو فسخ قرار دیکر نکاح ثانی کا فتویٰ دیدیا اور نکاح کر بھی دیا دوسرے علماء نے تا تحقیق عدم استرداد صحت عدم جواز کا فتویٰ دیا اب دو جماعت ہو گئی ہے اور نا اتفاقی کی خلیج وسیع تر ہوتی جا رہی ہے یہ نکاح درست ہے یا نہیں؟ اور عدم جواز نکاح کی صورت میں زانی اور زانیہ کو توبہ کے ساتھ ساتھ کیا کفارہ ادا کرنا چاہیے؟

(جواب ۱۴۸) جب کہ ڈیڑھ سال سے زوج جنون میں مبتلا ہے اور اس مدت میں افاقہ نہ ہوا تو بغیر مزید انتظار کے امام محمدؒ کے قول کے بموجب تفریق جائز ہے (۲) مگر حکم تفریق کے لئے حاکم با اختیار یا حکم کا فیصلہ ضروری ہے نیز حکم تفریق کے بعد عدت بھی گزارنی ہوگی (اگر عورت مدخول بہا تھی) یہ مراتب پورے کر لئے گئے تو نکاح ثانی درست ہو اور نہ ناجائز (۲) ناجائز ہونے کی صورت میں تفریق یا تجدید ضروری ہے اور گزشتہ کی تلافی کے لئے صرف توبہ کافی ہے کوئی کفارہ لازم نہیں۔ (۳) محمد کفایت اللہ غفرلہ

شوہر کو جذام کی بیماری ہو تو بیوی کو نکاح فسخ کرانے کا حق ہے یا نہیں؟

(الجمعیتہ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۲۹ء)

(سوال) میری شادی میرے والد نے صغر سنی میں شیخ نصیر الدین سے کر دی تھی کہ میرے شوہر کو

(۱) اس لئے کہ بغیر قضاء حاکم کے نکاح فسخ نہیں ہوگا اور وہ عورت بہ دستور اسی مجنون کے نکاح میں ہے لہذا کسی کی بیوی سے جب تک وہ اس کے عقد نکاح میں ہے نکاح کرنا شرعاً درست نہیں اور دوسرا نکاح منعقد بھی نہیں ہوگا کما قال فی الرد: اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدہ - فلم یقل احد بجوازہ فلم یعتقد اصلاً (ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب العدة ۵۱۶/۳ ط سعید کرائشی)  
(۲) قال محمد ان کان الجنون حاداً یؤجلہ سنۃ کالعنة ثم یتخیر المرأة بعد الحول اذا لم یبرأ ان کان مطبقاً فهو کالجیب و بہ نأخذ کذا فی الحاوی القدسی (الفتاویٰ الہندیۃ کتاب الطلاق الباب الثانی عشر فی العین ۵۲۶/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۳) تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ ص ۵۱ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی

(۴) کما ورد فی الحدیث الثائب من الذنب کمن لا ذنب لہ (رواہ ابن ماجہ فی سننہ باب ذکر التوبۃ ص ۳۲۳ ط مکتبہ میر محمد کرائشی)











## فصل نہم

### زوج کا ظلم و زیادتی

ظالم شوہر سے نجات کی کیا صورت ہے؟

(سوال) مجبور و بے کس عورتیں جو شوہروں کی ہر قسم کی زیادتی اور ظلم برداشت کرتی ہیں ان کے لئے خلاصی کی شرعاً کوئی صورت ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۵۰۰ محمد شبیر دھونی (بنارس) ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۱۶ جون ۱۹۳۷ء  
(جواب ۱۵۱) مظلوم عورتوں کو ظالم شوہروں کے پنجہ ظلم سے چھڑانے کے لئے ایک مسودہ قانون اسمبلی میں پیش ہونے والا تھا مگر ابھی تک اس کے متعلق کوئی تسلی بخش صورت نہیں نکلی ہے کوشش کی جا رہی ہے کہ ایسا قانون بن جائے اور مالکی مذہب کے موافق نکاح فسخ کیا جاسکے۔ (۱)  
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

جو شخص اپنی بیوی کو ایذا دے، اس کی بیوی کیا کرے؟

(سوال) ایک لڑکی بچپن سے چھبیس سال جس کی شادی کو عرصہ دس بارہ سال کا ہو چکا دوران شادی میں خاوند نے طرح طرح کی ایذائیں پہنچائیں اور اب عرصہ پانچ سال سے مطلق خبر نہیں لی ایک لڑکی بھی جس کی عمر قریب پانچ ہی سال کی ہے اس کے پاس رہتی ہے کئی مرتبہ اس کے شوہر سے کہا گیا کہ اپنی بیوی کو لے جاؤ یا فیصلہ کر دو مگر وہ کسی طرح رضامند نہ ہو بلکہ اور یہ سمجھ گیا کہ نہ میں رکھوں نہ میں چھوڑوں لڑکی کی عمر اس قابل نہیں کہ وہ بیٹھتی رہے اب تک اس نے محنت مزدوری سے گزر کی اس نے فعل مختاری کی درخواست دی تھی جو کہ منظور ہو گئی وہ چاہتی ہے کہ کہیں بیٹھ کر بقایا زندگی بسر کروں اب جناب سے التماس ہے کہ جناب بذریعہ فتویٰ اجازت دیں کہ لڑکی کا اس حالت میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟  
المستفتی نمبر ۱۱۸۱۹ ایم نذیر حسین سوداگر چرم صدر بازار، دہلی۔

۲۲ رجب ۱۳۵۶ھ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۵۲) عدالت سے خود اختیاری تو مل گئی اب اس کی ضرورت ہے کہ فریقین کسی کو ثالث بنادیں اور وہ تحقیقات کے بعد فسخ نکاح کا حکم کر دے (۲) اور پھر عورت عدت پوری کر کے دوسرا نکاح

(۱) اس کے لئے دیکھئے رسالہ "الحیاء الناجزۃ للخلیاء العاجزۃ للثانوی" جس میں تفصیل کے ساتھ مظلوم عورتوں کی مشکلات کا شرعی حل جو شوہر کے ہاتھوں سخت تکلیف میں ہیں قلمبند کیا گیا ہے۔

(۲) تولیۃ الخصمین حاکما بینہما ورنہ لفظہ الدال علیہ مع قبول الآخر ذلک و شرطہ من جہۃ المحکم بالکسر العقل لا الحرۃ والا سلام - و شرطہ من جہۃ المحکم بالفتح صلاحیتہ للقضاء کما مر (در مختار) قولہ کما مر - ای فی الباب السابق فی قولہ والمحمک کالقاضی (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب القضاء باب التحکیم











نان و نفقہ نہ دینے اور حقوق زوجیت نہ ادا کرنے والے شوہر سے نکاح فسخ ہو گیا نہیں؟

(سوال) میں مسماۃ کرم جان عرصہ گیارہ سال سے مجھ کو میرے خاوند عبدالمہادی نے گھر سے نکال دیا نکالنے پر میں اپنے بھائی کے گھر چلی آئی ہر چند معتبرین شہر سے میں نے صدا کی اور اپنے خاوند کے پاس جرگہ لے گئی کہ مجھے آباد کریں یا خرچہ دیں مگر میرا کوئی حیلہ کارگر نہ ہوا آخر کار میں نے عدالت میں دعویٰ دائر کیا میرا بھائی ایک مفلس شخص ہے میں نوجوان عورت ہوں خرچہ سے لاچار آکر شریعت محمدیہ کے علماء سے استدعا کرتی ہوں کہ کوئی صورت شریعت نے ہم بے کس و لاچار عورتوں کے لئے تجویز فرمائی ہے کہ اگر خاوند نان و نفقہ نہ دے اور عورت لاچار ہو تو کیا وہ عورت عندالشرع کسی حیلے سے مطلقہ ہو سکتی ہے؟ نفس امارہ بہت غالب ہے عرصہ کثیر کے بعد اب لاچار آکر استدعا کرتی ہوں اب صبر کا کام ختم ہو گیا ہے اگر شریعت کی وجہ سے طلاق ہو سکتی ہے تو برائے خدا میری جان کو اس آفت سے بچائیں اگر کوئی جائیداد ہوتی تو گزارا کرتی۔

المستفتی نمبر ۲۰۲۸ مستری فضل الہی (ضلع کیمل پور) ۱۱ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۱۶ نومبر ۱۹۳۷ء (جواب ۱۵۴) اگر شوہر بیوی کو آباد نہیں کرتا اور طلاق بھی نہیں دیتا تو عورت کو کوئی حاکم مجاز یا اختیار جرگہ یا اختیار قاضی نکاح فسخ کر کے خاوند کے ظلم سے بچا سکتا ہے یا اختیار حاکم یا جرگہ یا قاضی نکاح فسخ کر دے تو فسخ صحیح ہے (۱) اور پھر عورت عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکے گی (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

شوہر کے ظلم و زیادتی کی صورت میں بیوی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) خادمہ ایک مالگدار کی دختر ہے قریباً ۱۵ برس کی عمر میں میرا عقد کیا گیا میں اپنے خاوند کے پاس ۳-۵ سال رہی اس وقت میری عمر قریباً بیس بائیس سال کی ہے اسی درمیان یعنی ہمدت زوجیت میرے خاوند نے مجھے طرح طرح کی ایذاء و تکلیفیں پہنچائیں اور دوسرے شخص سے میری آبروریزی کرانے کی کوشش کی اور کہا کہ تو میرے کام کی نہیں ان سختیوں اور وجوہات سے میں اسے چھوڑ کر اپنے ماں باپ کے گھر آگئی ہوں میں چاہتی ہوں کہ وہ مجھے طلاق دیدے مگر وہ مجھے طلاق نہیں دیتا میں اس سے ڈیڑھ سال سے علیحدہ ہوں میں اس شخص کے گھر بالکل نہیں جانا چاہتی میری جوانی کی عمر ہے مجھ سے برداشت بھی نہیں ہو سکتی بغیر طلاق لئے میں دوسرا نکاح بھی نہیں کر سکتی اس لئے حضور کی خدمت

(۱) اس مسئلہ میں بغیر درت شدیدہ موجودہ دور میں مذہب مالکیہ کے مطابق فتویٰ دیا گیا ہے جس کی پوری تفصیل رسالہ "الحلیۃ الناجزۃ للحلیۃ العاجزۃ للتحاوی" ص ۳۷ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی میں درج ہے۔

(۲) لا يجوز للرجل ان يتزوج زوجة غيره وكذلك المعتدة كذا في السراج الوهاج (الفتاویٰ الہندیہ) کتاب النکاح الباب الثالث فی بیان المحرمات القسم السادس المحرمات التي يتعلّق بها حق الغير ۲۸۰/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ











میں درخواست دیکر اپنا نکاح فسخ کرالے اور پھر عدت گزار کر دوسرا نکاح کر لے (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(۱) نکاح کے وقت جو شرط لگائی گئی اس کی خلاف ورزی سے طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟  
(۲) شرائط لکھنے کے بعد اس پر عمل نہ کرنے سے بیوی پر طلاق پڑے گی یا نہیں؟

(سوال) (۱) عورت وقت عقد نابالغ تھی اہل برادری نے نکاح کا چال چلن خراب معلوم کر کے اس سے ایک اقرار نامہ اس مضمون کا تحریر کرایا کہ اگر میں اپنا چال چلن ایک سال کے اندر درست نہ کر سکوں تو میری زوجہ اس کے وارثان کو اختیار ہوگا کہ وہ دوسری جگہ منسوب کر لیں مجھ کو کسی قسم کا عذر نہ ہوگا اس اقرار نامہ کو تین سال گزر گئے ہیں اب اسلامی بورڈ کے اجلاس میں مسماۃ کی درخواست پیش ہے کہ جس شخص سے میرا مشروط نکاح بزمانہ نابالغی ہوا تھا وہ بربناء شرط نویسندہ دستاویز منسوخ فرما کر دوسرے عقد کی اجازت دی جائے ایسی صورت میں آں قبلہ کی کیا رائے ہے؟ شہادت پیش کردہ سائلہ سے نویسندہ دستاویز کا اس وقت تک بد چلن ہونا ثابت ہے پس احکام شرعی سے بورڈ کو مطلع فرمایا جائے۔ بحریہ بورڈ اسلامی گوالیار نمبر ۱۵۵ ۳۱ مئی ۱۹۳۸ء

(۲) ایک عورت کے شوہر نے وقت شادی چند معاہدات کے ساتھ ایک دستاویز لکھی اور اس میں یہ شرط درج کی کہ اگر معاہدات کی پابندی میری جانب سے نہ ہو تو یہ دستاویز طلاق نامہ تصور کی جائے شادی کے بعد ہی شوہر لاپتہ ہو گیا مسماۃ کی درخواست ہے کہ جب شوہر لاپتہ ہے تو پھر دستاویز کی پابندی کون کرے لہذا مجھ کو دوسرے عقد کی اجازت دی جائے اسلامی بورڈ نے مسکمی مذکور کے نام گزٹ میں نوٹس شائع کر لیا مگر نہ وہ حاضر ہوا اور نہ اس نے کوئی جواب دیا جس سے اس کا لاپتہ ہونا ثابت ہے تین چار سال سے لاپتہ ہے شہادت سے ثابت ہے۔

المستفتی نمبر ۲۲۹۹ سکریٹری اسلامی بورڈ (گوالیار) ۷ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۷ جون ۱۹۳۸ء  
(جواب ۱۵۷) (۱) اقرار نامہ نکاح کے بعد تحریر کیا گیا ہو اور اس کی شرائط کی خلاف ورزی کی گئی ہو تو بورڈ کو حق ہے کہ وہ عورت کو شرائط اقرار نامہ کے ماتحت آزادی دے کہ وہ بقاعدہ شرعیہ نکاح ثانی کرے۔ (۲) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے رسالہ "الحيلة الناجزة للحيلة العاجزة" بحث حکم زوجہ متعنت فی الشقة ص ۷۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۲) واذا اضافة الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا مثل ان يقول لامراته ان دخلت الدار فانت طالق ولا تصح اضافة الطلاق الا ان يكون الحالف مالكا او يضيفه الى ملك والا اضافة الى سبب الملك كالنزوج كالا اضافة الى الملك فان قال لا جسيبة ان دخلت الدار فانت طالق ثم مكحها فدخلت الدار لم تطلق كذا في الكافي (الفتاوى الهندية) كتاب الطلاق الباب الرابع في الطلاق بالشرط الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة ان واذا وغیرهما ۱ ۲۰ ط ماحدہ کتبہ











زوجیت ادا کرتا ہے تو عورت کو حق ہے کہ وہ حاکم کے ہاں دعویٰ کر کے اپنا نکاح فسخ کرالے اور پھر عدت گزار کر دوسرا نکاح کر لے (۱) فقط محمد کفایت اللہ کاں اللہ لہ دہلی

دس سال تک جس شوہر نے خبر نہیں لی اس کا کیا کیا جائے؟

(الجمعیتہ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۲۷ء)

(سوال) ایک نوجوان شریف عورت شادی شدہ ہے مگر اس کا خاوند اس کو نہ تو گھر میں آباد کرتا ہے نہ اس کے نان و نفقہ کا ذمہ لیتا ہے جس کو عرصہ دس سال کا گزر گیا ہے عورت کے والدین نادار ہیں جب اس سے طلاق طلب کی جاتی ہے تو چار پانچ ہزار روپے طلب کرتا ہے۔

(جواب ۱۵۹) اس پر مہر اور نان نفقہ کی نالش کر کے دباؤ ڈالا جائے یا برداری وغیرہ سے دباؤ ڈال کر

طلاق حاصل کی جائے (۲) کیونکہ جب تک اس سے فیصلہ نہ کیا جائے دوسرا نکاح نہیں ہو سکتا (۳)

محمد کفایت اللہ غفر لہ

جو شوہر عرصہ تیرہ چودہ سال سے بیوی کی خبر گیری نہ کرے تو وہ عورت کیا کرے؟

(الجمعیتہ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۲۸ء)

(سوال) مسماۃ ہندہ کو اس کے شوہر نے تیرہ چودہ سال سے ترک کر دیا ہے نہ اس کے خور و نوش کا کفیل ہے اور نہ مکان کا بند و بست کرتا ہے اور نہ زر مہر دیتا ہے نہ طلاق دیتا ہے۔؟

(۱) دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ بحث حکم زوجہ متعنت فی النفقۃ ص ۷۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی جہاں قاضی یا حاکم شرعی حکومت کی طرف سے نہ ہو وہاں مسلمانوں کی شرعی پنچایت بنائی جاسکتی ہے اور اس پنچایت کا فیصلہ شریعاً نافذ ہوگا۔

(۲) ولا یفرق بینہما بعجزہ عنہا بانوا علیہا الثلاثۃ ولا لعدم ایفانہ لو غانبا حقہا ولو موسرا وجوز الشافعی باعسار الزوج و بتضررہا بغیبة ولو قضی بہ حنفی لم یفد نعم لو امر شافعیاً فقضی بہ نفذ (درمختار) وقال فی الرد: قال فی غرر الاذکار ثم اعلم ان مشایخنا استحسنوا ان یتصب القاضی الحنفی نائب ممن مذهبہ التفریق بینہما اذا کان الزوج حاضر او ابی عن الطلاق (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب النفقۃ ۳/ ۵۹۰ ط سعید کراچی)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ حنفیہ کا مذہب اس صورت میں تفریق کا نہیں ہے البتہ امام شافعی کے نزدیک اس صورت میں تفریق صحیح ہے البتہ شافعی مذہب حاکم یا قاضی سے تفریق کر سکتا ہے لیکن موجودہ حالات میں علماء حنفیہ نے قاضی یا حاکم نہ ہونے کی صورت میں جماعت مسلمین شرعی پنچایت اور دار القضاء کے ذریعہ فسخ نکاح کرانے پر فتویٰ دیا ہے اس کی پوری تفصیل دیکھئے حضرت مولانا تھانوی کی کتاب "الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ" بحث حکم زوجہ متعنت فی النفقۃ ص ۷۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

(۳) لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجۃ غیرہ و كذلك المعتدۃ کذا فی السراج الوہاج (الفتاویٰ الہندیۃ کتاب النکاح الباب الثالث فی بیان المحرمات القسم السادس المحرمات التي تتعلق بها حق الغیر ۱/ ۲۸۰ ط ماجدیہ کوئٹہ)









## فصل دہم

### تعدد ازدواج

نکاح ثانی کو رسم کی وجہ سے عیب جاننا گناہ ہے اور اس کی وجہ سے عورت کو نکاح فسخ کرانے کا اختیار نہیں

(سوال) ایک لڑکی کی شادی حالت نابالغی اس کی ماں اور بھائی نے اور قرہبی رشتہ داروں نے ایک بالغ لڑکے سے کردی اور وداعی تانہوز نہ ہوئی اب لڑکی بالغ ہو چکی ہے شوہر نے بعد شادی ایک عیسائی عورت کو داخل اسلام کر کے نکاح کر لیا اس عورت سے تین بچے بھی ہو چکے ہیں ان حالات کو سن کر لڑکی اپنے شوہر کے پاس جانے سے انکار کرتی ہے اور لڑکی کے وارثان بھی بچنے سے انکار کرتے ہیں اور خاوند طلاق دینے سے انکار کرتا ہے ایسی حالت میں لڑکی فسخ نکاح کا مطالبہ کرتی ہے اس کے لئے شریعت اسلامیہ کیا طریقہ بتلاتی ہے؟

المستفتی عبدالرحمن محمد دودھیان - نصیر آباد (راجپوتانہ) ۱۹ جنوری ۱۹۵۱ء

(جواب ۱۶۲) دوسرا نکاح کر لینا تو طلاق کی وجہ نہیں بن سکتا (۱) اگر اور کوئی معقول وجہ ہو تو اس کی بناء پر عدالت میں مقدمہ کر کے نکاح فسخ کر لیا جائے اور اگر غیر مسلم حاکم نکاح فسخ کر دے تو پھر مسلمان پنچایت سے بھی فسخ کر لیا جائے (۲) مسلمان پنچایت بھی فسخ کر دے تو لڑکی آزاد ہوگی اور دوسرا نکاح کر سکے گی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

## فصل یازدہم

### حرمت مصاہرت

بیوی شوہر کے بیٹے کے ساتھ زنا کا دعویٰ کرتی ہے اور لڑکا انکار کرتا ہے، مگر شرعی گواہ موجود نہیں، تو کیا حکم ہے؟

(سوال) میری دوسری بیوی ایک بد معاش آدمی سے مل کر جھوٹا الزام خاوند کے اوپر لگا کر نکاح فسخ

(۱) اس لئے کہ نکاح ثانی جائز اور مستحب ہے اور آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے اس کو بوجہ عدم رواج قومی کو عیب جاننا جمالت کی بات ہوگی اور سخت گناہ گار ہے قال اللہ عز و جل: فانکحوا اما طاب لکم من النساء مثنیٰ و ثلث و ربع فان خفتم الا تعدلوا فواحدة او ما ملکت ایمانکم ذلک ادنی الا تعولوا (النساء: ۳)

(۲) اس لئے کہ قاضی کافر کا حکم اہل اسلام پر نافذ نہیں ہوتا کما فی رد المحتار و مقتضاه ان تقلید الکافر لا یصح وان اسلم - قال البحر: وبہ علم ان تقلید الکافر صحیح وان لم یصح قضاءہ علی المسلم حال کفرہ (ہامش رد المحتار کتاب القضاء ۵/ ۳۵۴ ط سعید کراتشی)











عورت کا پہلا خاوند حیات ہے اور اب یہ چرچا ہوا کہ جتنے اشخاص اس نکاح کے اندر تھے ان سب کا نکاح وٹ گیا۔  
المستفتی نمبر ۲۰۰۰ عبد العزیز محرم نگر صوبہ دہلی

۵ رمضان ۱۳۵۶ھ ۱۰ نومبر ۱۹۳۷ء

جواب (۱۶۴) عورت کے آریہ ہونے کی وجہ سے پہلے خاوند کا نکاح ٹوٹ گیا (۱) اور اب دوبارہ مسلمان ہونے کے بعد عورت اور اس شخص کو جو بہکا کر لایا تھا سزا اسلامی حکومت دے سکتی تھی اور مجبور کر سکتی تھی کہ عورت پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح کرے (۲) لیکن اب اسلامی حکومت نہ ہونے کی وجہ سے عورت نے اس شخص سے جو نکاح کر لیا ہے یہ نکاح منعقد ہو گیا (۳) اور اس میں شریک ہونے والے مجرم نہیں ہیں۔ اور نہ ان کے نکاح ٹوٹے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) کلمات کفریہ سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے  
(۲) خدا اور رسول کو نہیں مانوں گی، کہنے سے نکاح فسخ ہو لیا نہیں؟  
(۳) دوبارہ مسلمان ہونے کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے یا نہیں؟  
(۴) اب اگر شوہر بیوی کو رکھنا نہیں چاہتا تو طلاق دینا ضروری ہے یا انہیں کلمات کفریہ سے نکاح فسخ ہو گیا؟

سوال (۱) ایک شخص نے دوران گفتگو میں کہا کہ شریعت ظاہری تو عین کفر ہے زبان سے یہ جملہ نکلا داخل ارتداد ہے یا نہیں اگر داخل ارتداد ہے تو ارکان ایمان اور تجدید نکاح ضروری ہیں؟  
(۲) ایک عورت جس کا سن ۲۰ سال ہے اور اس سے پہلے دو شوہروں سے یعنی ایک کے بعد دوسرے سے طلاق خود حاصل کرنے کے بعد اب تیسرا نکاح کیا ہے اور تیسرے شوہر کے گھر سے اپنی ماں کے گھر خوشی گئی اور وہاں کچھ دن رہ کر اس شوہر کے پاس آنے سے بعد انکار کچھ دن تک کرتی رہی لیکن ماں بہن وغیرہ کے سمجھانے سے اس شرط پر شوہر کے پاس آنے کا اقرار کیا کہ چلی تو جاؤں گی مگر نعوذ باللہ

(۱) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ فلا ینقض عدد اعاجل بلا قضاء (الدر المختار مع هامش رد المختار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراتشی

(۲) وتجبر علی الاسلام و علی تجدید النکاح زجر الہا بمہر یسیر کدینار و علیہ الفتوی ولو الحجۃ (در مختار) وقال ی الرد : (قوله علی تجدید النکاح) فلکل قاض ان یجددہ بمہر یسیر ولو بدینار رضیت ام لا وتمنع من التزوج فیرہ بعد اسلامها ولا یخفی ان محلها ما اذا طلب الزوج ذلك اما لو سکت او ترکہ صریحا فانها لا تجبر و تزوج من غیرہ لا نہ ترک حقہ (هامش رد المختار مع الدر المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۴/۳ ط سعید کراتشی)

(۳) وظاہرہ ان لہا التزوج بمن یشاء (هامش رد المختار) کتاب الجہاد باب المرتد ۲۵۳/۴ ط سعید کراتشی  
الحرب میں شامیہ کی اس عبارت پر عمل کیا جائے گا اس لئے کہ دار الحرب میں اجبار علی الاسلام و تجدید نکاح ممکن نہیں ہو سکتا  
یونکہ کسی کو اس پر قدرت نہیں ہے۔











شوہر قادیانی ہو گیا، تو نکاح فسخ ہو گیا نہیں؟  
(الجمعیتہ مورخہ ۹ اگست ۲۹)

(سوال) زید قادیانی ہو گیا ہے اس کی منکوحہ بیوی بوجہ غیرت و اسلامی حمیت اس کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرتی اور نکاح فسخ کرانا چاہتی ہے

(جواب ۱۶۶) مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے متبعین کے متعلق جمابہر علمائے اسلام کا فتویٰ شائع ہو چکا ہے کہ یہ لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان کے کفر کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے ایسے مسائل میں جو اسلام کے قطعی اور یقینی مسائل ہیں انہوں نے انکار کیا ہے یا ایسی تاویلات باطلہ کی ہیں جو کفر کے حکم سے نہیں بچا سکتیں۔ مثلاً حضور خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کے ختم نبوت سے انکار کرنا حالانکہ ختم نبوت کا مسئلہ قطعی اجماعی ہے مرزا صاحب کا دعوائے نبوت دعوائے رسالت دعوائے معجزات وغیرہ تو ہیں انبیاء علیہم السلام کی تکفیر امت محمدیہ کے نزدیک تمام غیر احمدی مسلمان کافر ہیں اس بناء پر کوئی مسلم عورت کسی قادیانی کے نکاح میں نہیں رہ سکتی شوہر کے قادیانی بن جانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے (۱) اور ہائی کورٹ بہار و مدراس فسخ نکاح کے فیصلے بھی کر چکے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

کسی کو مرتد ہونے کا مشورہ دینا کفر میں داخل ہے یا نہیں؟

(سوال) ہندہ کو کسی نے مشورہ دیا کہ تو عیسائی ہو جا اس نے کہا کہ میں راضی ہوں یا کسی شخص نے کسی دوسرے سے یوں کہا کہ ہندہ سے کہہ دو کہ وہ عیسائی ہو جائے اس طرح کسی عورت کو عیسائی بننے کی ترغیب دینا یا اس کو عیسائی بنانے کے لئے کسی سے مشورہ کرنا یہ تمام امور شرعاً کیسے ہیں؟ یہ لوگ مرتد ہیں یا نہیں؟ ان کے نکاح باقی رہے یا نہیں؟ اگر نکاح ٹوٹ گئے تو عدت گزارنی ضروری ہے یا نہیں؟ (جواب ۱۲۷) مرتد ہونا تو انتہائی جرم ہے مگر مرتد ہونے کا کسی کو مشورہ دینا ارتداد میں سعی کرنا یہ بھی کفر ہے جن لوگوں نے کسی کو مرتد ہونے کا مشورہ دیا یا مرتد بنانے کی سعی کی وہ خود بھی کافر ہو گئے (۲) ان کو اپنے ایمان کی تجدید اور توبہ کے ساتھ نکاح کی بھی تجدید کرنی چاہیے (۳) عدت کے اندر اور عدت کے بعد ہر صورت میں تجدید نکاح ہو سکتی ہے فقط۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) قادیانیوں کے کفر پر علماء کا اتفاق ہے اور جب قادیانی کافر ہے تو شوہر کا قادیانی مذہب اختیار کرنا ارتداد ہے اور مرتد کا نکاح ارتداد کے فوراً بعد فسخ ہو جاتا ہے کما فی الدر المختار 'وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ - عاجل بلا قضا - (الدر المختار مع هامش رد المختار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراتشی

(۲) ومن امر امرأة بان ترتد - کفر الآخر (شرح الفقه الاکبر ص ۲۲۵)

(۳) ما یكون کفراً اتفاقاً یبطل العمل والنکاح واولاده اولاد الزنا وما فیہ خلاف یؤمر بالا ستغفار والتوبة و تجدید النکاح (در مختار) وقال فی الرد (قوله واولاده اولاد زنا) (کذا فی فصول العمدی لکن ذکر فی (جاری ہے)











ایسے متولی سوء اختیار والے کا نکاح نافذ ہو گیا نہیں علاوہ ازیں جو کہ لڑکی غلام محمد سے سوکن پر نکاح کر دی گئی ہے وہ اب بالغ ہو چکی ہے بالغہ ہوتے ہی بلا تاخیر اس نے نکاح کو رد کر دیا ہے یعنی اولین قطرہ خون حیض آتے ہی اس نے نکاح کو رد کر دیا ہے اور اس پر گواہ بھی بنادئے ہیں اور عمر اس کی پتہ نہیں کہ کتنی ہے صحیح پتہ نہیں چل سکتا کیونکہ تاریخ ولادت معلوم نہیں ہے لہذا ارشاد فرمائیے کہ سرے سے نکاح ہوئے ہیں یا نہیں اگر ہوئے ہیں تو مرد مذکور سے نکاح فسخ ہو جائے گا یا نہیں اور فسخ نکاح کس طرح پر ہو گا ہندو منصف یا جج جو کہ ریاست بھاوپور کا مسلمان نواب حاکم ہے یہ نکاح بعد از درخواست فسخ کر سکتے ہیں یا نہیں یا کہ مسلمان حاکم ہونا شرط ہے اگر مسلمان حاکم ہونا شرط ہے تو بحوالہ کتب تحریر فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۲۰۸۱ ایہ الحسن صاحب بھاوپور - ۲۵ رمضان ۱۳۵۶ھ م ۳۰ نومبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۶۸) شرف الدین کی عداوت اور دشمنی اگر ثابت ہو تو حاکم بعد تحقیقات ان نکاحوں کے فساد کا حکم کر سکتا ہے اور اگر یہ بات نہ ہو تو پھر لڑکیوں کو اختیار بلوغ تو یقیناً حاصل ہے اور ایک لڑکی جس نے بالغ ہوتے ہی نکاح کو رد کر دیا ہے وہ نکاح حکم حاکم مسلمان فسخ ہو جائے گا۔ (۱) مسلمان حاکم کی شرط لازم ہے کیونکہ قاضی کے لئے اسلام شرط ہے۔ (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

## فصل چہار دہم شوہر کا عین ہونا

نامرد کی بیوی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) مسماۃ نادری بنت غفور بخش کی لڑکی کی شادی احمد بخش عرف لالہ کے ساتھ کر دی گئی۔ شادی کو عرصہ دس سال کا ہو گیا ہے ابھی تک کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا نہیں ہوئے مسماۃ نادری کی زبانی معلوم ہوا کہ میرا شوہر نامرد ہے اب اس کی شادی دوسری جگہ کی جا رہی ہے ایسی حالت میں شرعاً نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(۱) انکاح الصغیر والصغيرة جبراً ولو شياً و لزم النکاح بغبن فاحش او زوجها بغیر کفء ان کان الولی الزوج بنفسه بغبن ابا او جدالم يعرف منها سوء الاختیار مجاناً و فسقاً وان عرف لا یصح النکاح من غیر کفء او بغبن فاحش اصلاً وان کان المزوج غیر هما ای غیر الاب و ابيه ولو الام او القاضی او وکیل الاب لا یصح النکاح من غیر کفء او بغبن فاحش اصلاً وان کان من کفء و بمهر المثل صح ولكن لهما ای لصغیر و صغيرة و ملحق بها خيار الفسخ بالبلوغ او العلم بالنکاح بعده لقصور الشفقة بشرط القضاء للفسخ (درمختار) وقال فی الرد: و حاصله انه اذا کان الزوج للصغیر والصغيرة غیر الاب والجد فلهما الخيار بالبلوغ او العلم به فان اختار الفسخ لا یتب الفسخ الا بشرط القضاء (هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب النکاح باب الولی ۳/ ۶۵-۷۰)

(۲) واهله اهل الشهادة ای ادانها علی المسلمین (درمختار) وقال فی الرد: و حاصله ان شروط الشهادة من الاسلام والعقل والبلوغ والحرية - و مقتضاه ان تقلید الکافر لا یصح وان اسلم - قال فی البحر و به علم ان تقلید الکافر صحیح وان لم یصح قضاء علی المسلم حال کفره - (هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب القضاء ۵/ ۳۵۴ ط سعید کراتشی)











کے بعد کسی دوسرے سے نکاح ہو سکتا ہے (۱) فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

## فصل شانزدہم

### تقسیم ہند

میاں بیوی علیحدہ علیحدہ ملک میں ہیں، شوہر بیوی کو نہ طلاق دیتا ہے اور نہ ہی اپنے پاس رکھتا ہے تو تفریق کس صورت میں ہوگی (سوال) ایک لڑکی کی شادی ہندوستان میں کی گئی اور پھر ہم سب لوگ پاکستان آگئے اور وہ لوگ ابھی تک پاکستان نہیں آئے اور نہ ہی لڑکی کو لے جاتے ہیں اور ہم لوگ چٹھی دیتے ہیں تو وہ لڑکی کو لے جانے کے متعلق کچھ جواب نہیں دیتے۔ المستفتی عبدالشکور (جواب ۱۷۱) آپ عدالت میں مقدمہ کر کے اس لڑکی کا نکاح فسخ کرالیں (۲) اگر مسلمان حج نکاح فسخ کر دے تو وہ کافی ہے اور غیر مسلم حج نکاح فسخ کرے تو پھر مسلمان پنچایت سے بھی فسخ کر لیا جائے (۳) اس کے بعد لڑکی آزاد ہوگی اگر خاوند سے مل چکی ہو تو عدت گزارنی لازم ہوگی اور نہ ملی ہو تو عدت بھی لازم نہ ہوگی (۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

(۱) اس لئے کہ دوسرے کی منکوحہ سے نکاح کرنا شرعاً جائز نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ حرمت علیکم امہاتکم و بناتکم و اخواتکم - و المحصنات من النساء ! لا ما ملکتم ایمانکم کتاب اللہ علیکم و احل لکم ما وراء ذلکم ان تبغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین (النساء ۲۳-۲۴) وقال فی الہندیۃ لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجۃ غیرہ و كذلك المعتدۃ کذا فی السراج الوہاج (الفتاویٰ الہندیۃ کتاب النکاح) الباب الثالث فی بیان المحرمات القسم السادس المحرمات الیٰ بها حق الغیر ۱/ ۲۸۰ ط ماجدیہ کوئلہ ( وقال فی الرد : واما نکاح منکوحۃ لغیر و معتدہ - فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً (ہامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب العدة مطلب فی النکاح الفاسد و الباطل ۳/ ۵۱۶ ط سعید کراتشی)

(۲) دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للحیلۃ العاجزۃ بحث حکم زوجہ غائب غیر مفقود ص ۷۷ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی (۳) و اہلہ اہل الشہادۃ اذا نہا علی المسلمین (در مختار) وقال فی الرد : و حاصلہ ان شروط الشہادۃ من الاسلام و العقل و البلوغ - و مقتضاه ان تقلید الکافر لا یصح و ان اسلم - قال فی البحر و بہ علم ان تقلید الکافر صحیح و ان لم یصح قضاء علی المسلم حال کفرہ (ہامش رد المحتار کتاب القضاء ۵/ ۳۵۴ ط سعید کراتشی) اور جب غیر مسلم حاکم کا فسخ کیا ہو نکاح غیر معتبر ہے تو مجبوراً وہ مالکیہ کے مطابق دیندار مسلمانوں کی پنچایت میں معاملہ پیش کرنے کی گنجائش ہے اور پنچایت واقعہ کی تحقیق کر کے شریعت کے موافق حکم کر دے تو یہ بھی قضاء قاضی کے قائم مقام ہو جاتا ہے اور اس سے نکاح بھی فسخ ہو جائے گا کما فی الحیلۃ الناجزۃ للحیلۃ العاجزۃ جزو دوم تفریق بین الزوجین حکم حاکم مقدمہ در بیان حکم قضاء قاضی در ہندوستان و دیگر ممالک غیر اسلامیہ ص ۳۴ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی۔

(۴) قال اللہ تعالیٰ : یا ایہا الذین آمنوا اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیہن من عدة تعتدونها فتمتعوهن و سرحوہن سرا حاً جمیلاً (الاحزاب : ۴۹)











کر سکے گی (۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

تیسرا باب

خلع

خلع خاوند اور بیوی کی رضامندی کے بغیر نہیں ہو سکتا

(سوال) ایک عورت نکاح ہونے کے بعد کچھ عرصہ تک شوہر کے پاس رہی اس کے بعد خاوند بیمار ہو گیا اور بدن میں ناسور پڑ گیا اب دو تین سال سے وہ زخم اچھا ہوتا ہے اور پھر بہنے لگتا ہے خاوند نامرد نہیں ہے لیکن کمزوری کی وجہ سے جماع نہیں کر سکتا اگر کرتا ہے تو تکلیف ہوتی ہے اور عورت کو کسی قسم کی تکلیف نہیں کھانا کیڑا اچھی طرح دیتا ہے مگر وہ نکاح فسخ کرنا چاہتی ہے مہر کا عوض بھی عورت کے قبضہ میں ہے اور دینے سے انکار کرتی ہے عورت کی خوشی سے نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب ۱۷۴) جب کہ یہ عورت اپنے خاوند کے پاس رہ چکی ہے اور جماع و وطی بھی ہو چکی اس کے بعد خاوند کو مرض لاحق ہوا تو اب عورت کو فسخ نکاح کا کوئی حق نہیں کیونکہ ایک مرتبہ جماع ہو جانے کے بعد فسخ نکاح کا حق نہیں رہتا۔ یہاں اگر خاوند اور بیوی دونوں رضامندی سے خلع کر لیں تو بہتر ہے اور جب کہ خاوند مجبور ہے تو مستحسن یہی ہے کہ عورت کو ناحق روک کر تنگ نہ کرے (۲) رہا

(۱) واهله اهل الشهادة ای اذانہا علی المسلمین (درمختار) وقال فی الرد : و حاصلہ ان شروط الشهادة من الاسلام والعقل والبلوغ - شروط لصحة توليته ولصحة حكمه بعدها ومقتضاه ان تقليد الكافر لا يصح وان اسلم - قال فی البحر - وبه علم ان تقليد الكافر صحيح وان لم يصح قضاء على المسلم حال كفره (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب القضاء ۵/ ۳۵۴ ط سعید کراتشی) ان عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی جگہ فیصلہ کنندہ حاکم غیر مسلم ہو تو اس کا فیصلہ باطل غیر معتبر ہے اور اس کے فیصلہ سے نفع و غیرہ بالکل نہیں ہو سکتا اور جہاں قاضی شرعی نہیں وہاں پر وہ حکام بیعت و عہدہ جو حکومت کی طرف سے اس قسم کے معاملات میں فیصلہ کا اختیار رکھتے ہیں اگر وہ مسلمان ہوں اور شرعی قاعدہ کے موافق فیصلہ کریں تو ان کا حکم بھی قضائے قاضی کے قائم مقام ہو جاتا ہے اور جہاں وہ بھی نہ ہوں تو وہاں مسلمانوں کی پچاست کو بھی کچھ شائبہ کے ساتھ نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے (تفصیل کے لئے دیکھئے الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة' جزدوم تفريق الزوجين بحکم حاکم مقدمہ درمیان قضائے قاضی و در بندہ ستان وہ دیگر ممالک غیر اسلامیہ ص ۳۳ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

(۲) وسقط حقها بسرة و يجب ديانة احيانا (درمختار) وقال فی الرد : صرح اصحابنا بان جماعها احيانا واجب ديانة لكن لا يدخل تحت القضاء والا لزام الا الوطأة الاولى ولم يقدر وا فيه مدة (هامش رد المحتار كتاب النكاح باب القسم ۲۰۲/ ۳ ط سعید کراتشی)

(۳) قال الله تعالى فان ختمت اولا يقيما حدود الله فلا جناح عليهما فيما افتدت به تلك حدود الله ولا تعتدوها ومن يتعد حدود الله فاولئك هم الظالمون (البقرة : ۲۲۹) عن ابن عباس ان امرأة ثابت بن قيس اتت النبي ﷺ فقالت يا رسول الله ثابت بن قيس ما عتب عليه في خلق ولا دين ولكني اكره الكفر في الاسلام فقال رسول الله ﷺ اتردين عليه حديثه قالت نعم قال رسول الله ﷺ اقبل الحديث و طلقها تطليقة (رواه البخاري في الجامع الصحيح كتاب الطلاق باب الخلع وكيف الطلاق فيه ۲/ ۷۹۴ ط قدیمی کراتشی) وقال فی الدر : لا بأس به عند الحاجة للشقاق وعدم الوفاق (درمختار) وقال فی الرد : (قوله للشقاق) ای لوجود الشقاق وهو للاختلاف والتخاصم و فی القهستانی عن شرح الطحاوی السنة اذا وقع بين الزوجين اختلاف ان يجتمع اهلهما ليصلحوا بينهما فان لم يصطلحا حار الطلاق والمخلع وهذا هو الحكم المذكور في الآية (هامش رد المحتار مع الدر المختار 'كتاب الطلاق' باب الخلع ۳/ ۴۴۱ ط سعید کراتشی)











حکم شرعی کیا ہے؟

المستفتی نمبر ۱۶۰۶ مولوی محمد وسیم صاحب مدرس اول مدرسہ عالیہ ریاض العلوم - کانپور

۹ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۱۸ جولائی ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۷۶) اس صورت میں طلاق نہ ہوگی بشرطیکہ عورت کا انکار ثابت ہو جائے۔ (۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ

خلع سے کون سی طلاق واقع ہوتی ہے، شوہر کو بے عوض خلع کس قدر رقم لینا جائز ہے، اور خلع کے بعد اسی عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجمعیہ مؤرخہ ۲۲ جون ۱۹۲۷ء

(سوال) (۱) کتنی طلاق دینے کے بعد خلع درست و مکمل ہو جاتا ہے؟ (۲) خلع میں زوجہ سے مہر واپس لینا یا بخشوا لینا درست ہے یا مہر کے سوا دوسرا مال یا کیا لینا درست ہے؟ (۳) خلع کے بعد وہ زوجہ اسی زوجہ سے بغیر حلالہ نکاح کر سکتا ہے؟ اگر کر سکتا ہے تو کتنی مدت کے اندر؟ (۴) خلع کے بعد کیا زوجہ اول کو حق ہے کہ وہ اس زوجہ کو مہر و مہر برہ برہ کے بعد دوبارہ اپنی زوجیت میں لے لے؟ (۵) اگر لے سکتا ہے تو کتنی مدت تک؟ (۶) اگر خلع میں یہ حق دیا گیا ہے تو خلع سے کیا فائدہ ہوا؟

(جواب ۱۷۷) (۱) جو طلاق کہ مال کے بدلے میں خلع کے عنوان سے دی جائے وہ خلع ہے اس کا حکم طلاق بائن کا ہے (۲) یعنی زوجین کی مرضی سے تجدید نکاح ہو سکتی ہے بغیر زوجہ کی رضامندی کے اس کو دوبارہ نکاح میں لے آنے کا اختیار زوجہ کو نہیں رہتا (۳) ہاں مہر یا کوئی دوسرا مال جو مہر کے مساوی قیمت رکھتا ہو واپس لینا یا بخشوا لینا درست ہے یہ جب کہ تعدی اور زیادتی زوجہ کی جانب سے ہو ورنہ اتنا بھی لینا مکروہ تحریمی ہے (۴) ہاں اگر زوجہ رضامندی سے دوبارہ نکاح کرنے پر راضی ہو اور خلع کی صورت طلاق مغالطہ کے ضمن میں واقع نہ ہوئی ہو تو بدون حلالہ دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے اور اس کے لئے کسی

زمانے اور مدت کی قید نہیں ہے (۵) خلع کے بعد زوجہ دوبارہ نکاح کر سکتا ہے لیکن زوجہ کی رضامندی

(۱) الخلع هو از الة ملك النكاح المستوفقة على قبولها (درمختار) وقال في الرد (قوله على قبولها) اي المرأة قال في البحر : ولا بد من القبول منها حيث كان على مال او كان بلفظ خالعتك او اختلعي (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب الخلع ۳/ ۴۳۹ - ۴۴۰ ط سعید کراتشی)

(۲) وقع طلاق بائن في الخلع و رجعي في غيره (درمختار) وقال في الرد (قوله بائن في الخلع) لانه من الكنايات الدالة على قطع الوصلة فكان الواقع به بائنا (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب الخلع ۳/ ۴۴۶ ط سعید کراتشی)

(۳) و كرهه تحريما اخذ شني ويلحق به الابراء عما لها عليه ان نشز وان نشزت لا لو منه نشوز ايضا ولو باكثرهما اعطاها على الأوجه (درمختار) وقال في الرد (قوله و كرهه تحريما اخذ شني) اي قليلا كان او كثيرا والحق ان الاخذ اذا كان النشوز منه حرام قطعاً لقوله تعالى " فلا تأخذوا منه شيئا " الا انه ان اخذ ملكه بسبب خبيث و تمامه في الفتح (هامش رد المحتار مع الدر المختار كتاب الطلاق باب الخلع ۳/ ۴۴۵ ط سعید کراتشی) (۴) اذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة و بعد انقضائها لان حل المحلية بان لان زواله معلق بالطلقة الثالثة فيعده قبله (الهداية كتاب الطلاق باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ۲/ ۳۹۹ ط شركة علميه ملتان)











ہے کہ اپنے خاوند کے نکاح سے الگ ہو جاؤں اور پھر اسلام لا کر کسی دوسرے مرد سے اپنا نکاح کر لوں آیا پہلا نکاح جاتا رہتا ہے یا باقی رہتا ہے اور دوبارہ مسلمان ہونے کے بعد کسی دیگر غیر خاوند سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ المستفتی محمد عبد المجید خان ہوشیار پوری ڈاکخانہ ہڈلہ ہارٹھ

(جواب ۱۷۹) مرتد ہو جانے سے پہلا نکاح جاتا رہا لیکن مسلمان ہو کر کسی دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی بلکہ قاضی مجاز جبرائیل پہلے خاوند کے ساتھ اس کا نکاح کر دے گا۔ وارتداد احدهما فسخ عاجل فللمو طوءة کل مہر ہا ولغیر ہا نصفہ لو ارتد - ولا شئی لو ارتدت و تجبر علی الاسلام و علی تجدید النکاح زجر الہا بمہر یسیر کدینار و علیہ الفتویٰ ولوالحیة (۱)  
(در مختار مختصراً)

کفار کی مذہبی رسوم خوشی سے ادا کرنا باعث ارتداد ہے، تجدید ایمان و نکاح کے بعد پہلے والے مسلمان شوہر کے پاس رہ سکتی ہے

(سوال) ایک کافرہ عورت نے مسلمان ہو کر کسی مسلمان سے نکاح کر لیا ایک عرصہ تک ساتھ رہنے کے بعد وہ مسلمان اس عورت کو اپنے نکاح میں چھوڑے ہوئے کہیں چلا گیا چند روز کے بعد یہ عورت ایک کافر کے ساتھ چلی گئی اور انہیں میں رہ کر ہر قسم کے مذہبی رسوم کفریہ ادا کرتی رہی پھر طویل زمانے کے بعد شوہر اول مسلمان واپس آ گیا تو یہ عورت پھر مسلمان ہو گئی اب اس عورت کو اس مسلمان زوج کے ساتھ اسی اول نکاح سے رہنا جائز ہے یا تجدید نکاح کی ضرورت ہے اور استبراء رحم کی بناء پر عدت گزارنا ہو گا یا نہیں؟ اور اگر عدت گزارنا ہو تو مسلمان ہوتے ہی فسخ نکاح کا حکم دے کر عدت گزارنا ہو گا یا تین حیض کے بعد نکاح فسخ سمجھ کر اب سے عدت گزارے ہر صورت کو تفصیل سے بیان فرمائیں؟ بیوا تو جروا

(جواب ۱۸۰) کفار کی مذہبی رسوم خوشی سے ادا کرنے اور اعمال کفریہ بجالانے سے وہ کافرہ مرتدہ ہو گئی اور زوج مسلم کا نکاح اس کے ساتھ فسخ ہو گیا پھر جب وہ دوبارہ مسلمان ہو گئی تو زوج اول کو تجدید نکاح کر کے اسے رکھنا جائز ہے (۱) اور مسلمان ہوتے ہی نکاح کر لینا جائز ہے البتہ اگر حاملہ ہو تو وضع حمل تک مقاربت جائز نہیں کیونکہ حالت ارتداد میں جس کافر کے ساتھ وہ رہی ہے یا تو اس نے اس مرتدہ سے نکاح کیا ہو گا یا محض زنا کاری کرتا ہو گا اور دونوں صورتوں میں اس پر عدت یا استبراء واجب نہیں نکاح کرنے کی صورت میں اس لئے کہ حالت ارتداد کا نکاح صحیح نہیں اور جب نکاح صحیح نہیں ہوا تو

(۱) الدر المختار مع هامش رد المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳ / ۱۹۴ ط سعید کراتشی

(۲) وصح نکاح حلی من رنی لا حلی من غیرہ ای الرأ لتبوت نسبه ولو من حربی ( الدر المختار مع هامش

رد المختار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ۳ / ۸ ط سعید کراتشی )











کے عمل میں آئے۔ دفعہ ۳ میں ہے کہ عقد کے واسطے گواہوں کا ہونا ضروری ہے اور ایجاب و قبول ایک وقت میں ہونا چاہیے دفعہ نمبر ۴ میں ہے کہ جو گواہ عقد نکاح کی نسبت ہوں ان میں چار صفات کا ہونا ضروری ہے یعنی آزادی، عقل، بلوغ، اور دین محمدی سے ہونا اس نکاح میں یہ سب باتیں موجود ہیں جو دفعات مذکورہ میں مسطور ہیں لہذا زید کا نکاح شرعاً صحیح ہے مسماۃ نو مسلمہ کا بلا طلاق شرعی زید کسی دوسرے سے نکاح درست نہیں منکوحہ غیر سے نکاح کرنا ناشرعاً حرام ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ بقلمہ وقالہ بمفہمہ العاجز ابو عبد الکبیر محمد الشہیر بعد الجلیل السامرو دی کان اللہ لہ۔۔۔ محرم ۱۳۸۸ھ

(جواب ۱۸۸) از مفتی اعظم۔۔۔ هو الموفق۔ اگر نو مسلمہ مذکورہ مسلمان ہونے کے وقت کسی کی منکوحہ نہ تھی تو مسلمان کرنے کے بعد اسی مجلس میں اس کا نکاح زید سے صحیح و درست ہو گیا تھا لیکن اگر وہ کسی کی منکوحہ تھی تو یہ نکاح ہی بدون انقضائے عدت کے درست نہیں ہوا کیونکہ جس کے نکاح میں تھی اس پر اسلام پیش کرنا یا اس کو عورت کے اسلام لانے کی خبر پہنچنا اور اس کا اسلام نہ لانا زوجین کے نکاح کو فسخ کرنے کے لئے ضروری تھا (۱) اور جب زوج کافر کے اسلام نہ لانے پر فسخ نکاح کا حکم کیا جاتا تو اس وقت عورت مسلمان ہو چکی ہوتی اور اس پر حق اسلام عدت گزارنی واجب ہوتی (۲) جب عدت گزر جاتی جب کسی مسلمان سے نکاح درست ہوتا یہ تو پہلے نکاح کا حکم ہوا جو زید کے ساتھ ہوا تھا۔

اس کے بعد جب وہ عورت ایک عرصے تک مسلمان رہنے کے بعد اپنی بہن کافرہ کے بھکانے پھسلانے سے اپنے اسلام لانے اور نکاح کرنے سے منکر ہو گئی تو اگر یہ انکار مطلقاً اسلام لانے سے تھا تو اس کا مطلب ظاہر ہے کہ وہ انکار کے وقت اپنے کفر کی مدعی تھی یعنی یہ کہ میں مسلمان نہیں ہوئی ہوں اور اس وقت بھی کافرہ ہوں تو اس کے اس قول سے وہ کافرہ مرتدہ ہو گئی اور زید کا نکاح جو اس سے اس کے اسلام لانے کے بعد ہوا (بر تقدیر صحت بھی) جاتا رہا اور فسخ ہو گیا (۳) اور جب اس کے بعد پھر تجدید اسلام کرنے کے بعد اس نے کسی شخص سے نکاح کیا ہے تو وہ نکاح درست ہو گیا (۴) ہاں اگر وہ اسلام لانے سے

(۱) واذا اسلم احد الزوجین المجوسین او امرأة الکتابی عرض الاسلام علی الآخر فان اسلم فیہا والا بان ابی او سکت فرق بینہما۔ والا صل ان کل من صح منه الاسلام اذا اتی بہ صح منه الا بآء اذا عرض علیہ (الدر المختار مع هامش رد المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۸۸/۳ ط سعید کراتشی)

(۲) واذا اسلم احد الزوجین فی دار الحرب ولم یکونا من اهل الکتاب او کان والمرأة هی التي اسلمت فانه یتوقف انقطاع النکاح بینہما علی مضي ثلاث حیض سواء دخل بیہا او لم یدخل بیہا کذا فی الکافی (الفتاویٰ الہندیۃ کتاب النکاح الباب العاشر فی نکاح الکفار ۳۳۸/۱ ط ماجدیہ کوئٹہ)

(۳) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (در مختار) وقال فی الرد (قوله بلا قضاء) ای بلا توقف علی قضاء القاضی وکذا بلا توقف علی مضي عدة فی المدخول بیہا کما فی البحر (قوله ولو حکما) اراد بہ الخلوة الصحیحة (هامش رد المختار مع الدر المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۲/۳ ط سعید کراتشی)

(۴) یہ اس وقت ہے جب کہ عورت خاوند سے علیحدگی اختیار کرنے کے لئے مرتدہ کافرہ ہوئی ہو اور اگر عورت محض (جاری ہے)











طلقتین او حرة بعد ثلاث و ردة و سبی (درمختار) لو طلقها ثلاثا و هی حرة فارتدت و لحقت بدار الحرب ثم سبیت و ملکها لا یحل له و طیها بملك الیمین حتی یزوجها فیدخل بها الزوج ثم یطلقها کما فی الفتح (ردالمحتار) نظیره من فرق بینهما بظہار او لعان ثم ارتدت و سبیت ثم ملکها لم یحل له ابدا (درمختار) وجه الشبه بین المسئلین ان الردة واللحاق والسبی لم تبطل حکم الظہار واللعان کما لم تبطل حکم الطلاق انتهى (ردالمحتار) قلت ولما لم یحل المطلقة الثلاث بعد الردة واللحاق بملك الرقبة فلان لا یحل بملك النکاح اولی (۱) واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الراجی رحمۃ مولاه محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ مرور الافاء مدرسہ امینیہ اسلامیہ دہلی

کلمہ کفر کہنے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال) اگر مسلمان کلمہ کفر کہنے سے کافر ہو گیا مگر چند منٹ یا چند گھنٹے کے بعد تائب ہو گیا اس کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۷۶۔ ۷۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء (جواب ۱۸۴) اگر مسلمان کسی کلمہ کفر یا کسی فعل کی وجہ سے مرتد ہو جائے تو خواہ کتنی ہی جلدی توبہ کر کے اسلام میں واپس آجائے اس پر تجدید نکاح لازم ہوگی کیونکہ مرتد ہوتے ہی نکاح فسخ ہو جاتا ہے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ له

شوہر نے قادیانی مذہب اختیار کر لیا، تو نکاح فوراً فسخ ہو گیا

(سوال) ایک شخص نے نکاح کیا جس کو عرصہ دس سال کا ہوا اس وقت سے نہ اپنی بیوی کی طرف رجوع ہے نہ نان نفقہ دیتا ہے جبھی سے بیوی اپنے والدین کے گھر بیٹھی ہوئی ہے اور وہ قادیانی مذہب بھی اختیار کر چکا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۶۹ منشی محمد حسین ضلع گورداسپور

۷ رمضان ۱۳۵۳ھ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۸۵) اس صورت میں عورت کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں درخواست دیکر عدم وصولی نفقہ اور خاوند کے تبدیل مذہب کی بناء پر نکاح فسخ کرا لے اور حاکم ارتداد زوج کی وجہ سے نکاح فسخ کر سکتا ہے بعد حصول حکم فسخ عدت گزار کر (اگر خلوت ہو چکی ہو) یا بغیر عدت (اگر اب تک یکجائی کی

(۱) هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب الطلاق باب الرجعة ۳/۱۲ ط سعید کراتشی

(۲) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (درمختار) وقال فی الرد (قوله بلا قضاء) ای بلا توقف

على قضاء القاضي وكذا بلا توقف على مضي عدة في المدخول بها كما في البحر (هامش رد المحتار مع

الدر المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳/۱۹۳ ط سعید کراتشی)











کوئی صورت نہیں ورنہ اسلامی حکومت ہوتی تو اس کو پہلے خاوند سے ہی نکاح کرنے پر مجبور کیا جاتا (۱)  
 محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مسلمان میاں بیوی مرزائی ہو گئے پھر دوبارہ مسلمان ہو گئے  
 تو دوبارہ نکاح کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

(سوال) ایک شخص پہلے اہل سنت والجماعت تھا پھر مرزائی عقائد کا پابند ہو گیا تھا اب وہ پھر اہل سنت والجماعت میں شامل ہونا چاہتا ہے اس کی بیوی اس کے عقائد کی پابند رہی اب اس کو دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۳۱۲ علی حسین امرہوی (دہلی)

۲۹ صفر ۱۳۵۳ھ م ۱۳ جون ۱۹۳۴ء

(جواب ۱۸۷) اگر وہ شخص سچے دل سے توبہ کرے اور اقرار کرے کہ مرزائی عقیدہ غلط اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے جھوٹے تھے اور ان دونوں فریق لاہوری اور قادیانی گمراہ ہیں میں دونوں سے بیزار ہوں تو وہ اہل سنت والجماعت میں شامل ہو سکتا ہے اگر شوہر اور بیوی ایک ہی وقت میں ساتھ ساتھ قادیانی یا احمدی ہوئے تھے اور پھر ایک ہی وقت میں دونوں نے توبہ کی ہو جب تو ان کے نکاح کی تجدید لازم نہیں ہے اور وہ اپنے سابقہ نکاح پر رہ سکتے ہیں (۲) لیکن اگر قادیانی یا احمدی ہونے میں تاخیر ہو ہے یا توبہ کرنے اور واپس آنے میں آگے پیچھے ہو گئے ہیں تو نکاح کی تجدید بھی لازم ہوگی (۳)  
 محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

عورت محض خاوند سے علیحدہ ہونے کی وجہ سے مرتد ہو گئی  
 تو مسلمان ہو کر دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) اگر کوئی مسلمہ عورت اپنے شوہر کے یہاں نہیں رہنا چاہتی اور دوسرے مسلمان شخص سے نکاح کرنا چاہتی ہے اور اس غرض سے مذہب اسلام چھوڑ کر مذہب نصرانیت کو قبول کر لے اور شوہر کو

(۱) ولو ارتدت لمجنی الفرقة منها قبل تأکده - وصرحوا بتعزیرها خمسة و سبعین و تجبر علی الاسلام و علی تجدید النکاح زجراً لها بمهر یسیر کدینار و علیہ الفتوی ولو اللہجیة (درمختار) وقال فی الرد (قوله و علی تجدید النکاح) فلیکل قاض ان یجدده بمهر یسیر ولو بدینار رضیت ام لا و تمنع من التزوج بغيره بعد اسلامها ولا یخفی ان محله لما اذا طلب الزوج ذلك اما لو سکت او ترکہ صریحاً فانها لا تجبر و تزوج من غیره لانه ترک حقه (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۴/۳ ط سعید کراتشی

(۲) و بقی النکاح ان ارتدا معا بان لم یعلم السبق فیجعل کالغرقى ثم اسلما کذلک استحسنانا (الدر المختار مع ہامش رد المحتار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۶/۳ ط سعید کراتشی

(۳) و فسدان اسلم احدهما قبل الآخر (در مختار) وقال فی الرد (قوله و فسد الخ) لان ردة احدهما منافیة للنکاح ابتداء فکذا بقاء نهر (ہامش رد المحتار مع الدر المختار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۶/۳ ط سعید کراتشی











سکتا ہے اسی طرح اگر عورت مرتد ہو جائے تو وہ بھی مسلمان شوہر کے نکاح سے خارج نہیں ہوتی اور شوہر اس سے تعلقات زوجیت قائم رکھنے میں زنا کا مرتکب نہ ہو گا کیا یہ صحیح ہے؟

المستفتی نمبر ۶۸۶ حکیم تاج محمد (ناگپور) ۱۹ رمضان ۱۳۵۳ھ ۶ مئی ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۹۰) زید دین اسلام چھوڑ کر کوئی دوسرا مذہب اختیار کرنے سے مرتد ہو گیا مرتد ہوتے ہی اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی (۱) جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مرتد کی عورت جو مسلمان ہے مرتد کے نکاح میں ہے اور خاوند اس سے حقوق زوجیت ادا کرنے کا مطالبہ کر سکتا ہے وہ جاہل اور احکام شریعت سے ناواقف ہیں مرتد اپنی اولاد پر اور زوجہ مسلمہ پر کوئی دعویٰ نہیں رکھتا۔ عورت اگر مرتد ہو جائے تو وہ بھی شوہر کے نکاح سے نکل جاتی ہے (۲) مگر شوہر اتنا حق رکھتا ہے کہ اگر حکومت اسلام ہو تو عورت کو اسلام لانے اور اسی شوہر سے دوبارہ نکاح کرنے پر مجبور کیا جاتا (۳) جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مسلمان شوہر اپنی مرتد بیوی سے تعلقات زنا شوئی رکھ سکتا ہے ان کے قول کی صحت کے لئے یہی محل ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ

شوہر کے ظلم کی وجہ سے عورت عیسائی ہو گئی، پھر مسلمان ہو کر کسی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) زید نے اپنی نو سالہ لڑکی کا نکاح عمرو کے ساتھ کر دیا نکاح کے بعد لڑکی صرف دو روز اپنے شوہر کے ہاں رہی پھر آپس کی رنجشوں کی وجہ سے دو برس تک اپنے والدین کے گھر رہی اس کے بعد اس نے اپنے والدین کو مجبور کیا کہ اس کا فیصلہ کر دیں کیونکہ وہ خاوند کے گھر نہیں جانا چاہتی تھی مقدمہ عدالت تک پہنچا خاوند نے مہر ادا کر دیا مگر طلاق دینے سے انکاری ہے نہ اس کو بلا کر اپنے پاس رکھتا ہے نتیجہ یہ ہوا کہ لڑکی ایک دوسرے شخص کے ساتھ فرار ہوئی اور دو برس تک مفقود رہی پھر لڑکی کے والدین نے اس کا پتہ لگایا اور اپنے گھر لے آئے مگر پھر بھی اس کا کچھ فیصلہ نہیں کیا گیا نہ خاوند اس کو اپنے گھر لے گیا موقع پا کر لڑکی دوبارہ فرار ہو گئی اور تین سال غائب رہنے کے بعد عیسائی مذہب اختیار کر لیا اب لڑکی مسلمان ہونا چاہتی ہے اور کسی مسلمان سے نکاح کرنا چاہتی ہے کیا یہ نکاح ہو سکتا ہے؟ کیا پہلا

(۱) وارتداد احد الزوجین عن الاسلام وقعت الفرقة بغير طلاق - (الهدایة) کتاب النکاح باب نکاح اهل الشرك ۳۴۸/۲ ط مکتبہ شرکۃ علمیہ ملتان

(۲) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار مع هامش رد المختار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراتشی

(۳) وليس للمرتدة التزوج بغير زوجها به يفتی (در مختار) وقال في الرد (قوله و ليس للمرتدة التزوج بغير زوجها) و تجبر على الاسلام و ان عادت مسلمة كان لها ان تتزوج من ساعتها - لكن حکموا بجبرها على تجديد النکاح مع الزوج و يضرب خمسة و سبعين سوطا و اختاره قاضي خان للفتوى (هامش رد المختار مع الدر المختار) کتاب الجهاد باب المرتد ۲۵۳/۴ ط سعید کراتشی











پڑھانے کو کہتے ہیں اور یہ تو مسلمان معلوم ہوتی ہے نائب قاضی نے نکاح پڑھانے سے انکار کر دیا شخص مذکور مع ہمراہیوں کے شہر قاضی کے پاس پہنچا اور ان سے نکاح کی درخواست کی قاضی صاحب برسر سفر تیار تھے قاضی صاحب نے نائب قاضی کو رقعہ لکھ دیا کہ اس کا سر دست نکاح پڑھا دو نائب قاضی نے حکم قاضی نکاح پڑھا دیا نکاح کا ثبوت بھی شخص مذکور کے روبرو عدالت میں کامل طور پر ہوا تھا اور اسے خبر تھی کہ یہ منکوحہ زید ہے تاہم قاضی و نائب قاضی کو اندھیرے میں رکھ کر دھوکا دیکر اپنا نکاح پڑھوا لیا اب سوال یہ ہے کہ زید کا نکاح شرعاً صحیح ہے یا شخص مذکور کا؟

المستفتی نمبر ۱۰۲۰ صاحبزادہ نواب ابراہیم خاں صاحب - سورت

۴ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ م ۲۵ جون ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۹۲) یہ دوسرا شخص شرعاً کئی جرائم کا مرتکب اور مجرم ہے (۱) منکوحہ الغیر کو اغوا کرنا اور بھگا کر لے جانا (۲) اسے جھوٹ بولنے پر آمادہ کرنا اور جھوٹا اظہار دلوانا (۳) اسلام کا انکار کر کے از سر نو مرتد بنانا (۴) پھر جھوٹ بول کر دھوکا دیکر اس سے خود نکاح کرنا ان تمام جرائم کی سزا اور تعزیر کا مستحق ہے زید کا نکاح صحیح تھا مگر جب عورت نے اسلام سے انکار کر کے ارتداد اختیار کر لیا تو وہ نکاح فسخ ہو گیا (۱) عورت اسلام کا انکار کر کے اور دوسرا شخص اس ارتداد پر عورت کو آمادہ کر کے دونوں مرتد ہو گئے (۲) اگر اس کے بعد دونوں اسلام لائیں اور توبہ کریں اور پھر باہم نکاح کریں تو نکاح منعقد ہو جائے گا لیکن وہ شخص اور یہ عورت جرائم مذکورہ کی تعزیر سے نہیں بچیں گے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لدہ دہلی

عورت عیسائی ہو گئی، تو نکاح فسخ ہو گیا دوبارہ مسلمان ہو کر دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) آج کل مسلم عورتیں بغرض فسخ نکاح حیلہ کرتی ہیں اور مذہب عیسائیت قبول کر لیتی ہیں آیا نکاح واقع میں شرعاً بھی فسخ ہو جاتا ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۴۲۴ محمود صاحب (ملتان)

۱۳ صفر ۱۳۵۶ھ م ۲۵ اپریل ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۹۳) ارتداد سے نکاح کا فسخ ہو جانا ظاہر روایت کے بموجب صحیح ہے (۲) البتہ بعض مشائخ

(۱) اذا ارتد احد الزوجین عن الاسلام وقعت الفرقة بغير طلاق (الهدایة کتاب النکاح باب نکاح اهل الشرك ۲/ ۳۴۸ ملتان)

(۲) من امرأ امرأة بان ترتد - کفر الآخر (شرح الفقہ الاکبر ص ۲۲۵)

(۳) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (در مختار) وقال فی الرد (قوله بلا قضاء) ای بلا توقف علی قضاء القاضی وکذا بلا توقف علی مضي عدة فی المدخول بها کما فی البحر (هامش رد المحتار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۳/ ۱۹۳ ط سعید کراتشی











بھی کی ایسی بد ذات خاندان کی ناک کاٹنے والی عورتوں کو طلاق کون دیتا ہے آخر یہ چال چلی گئی کہ مل ملا کر مشن سے یہ سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا جائے کہ عورت عیسائی ہو گئی ہے پھر عورت کو گھر رکھ لیا اور کہا کہ چونکہ عورت مرتد ہو گئی ہے اس لئے اس کا پہلا نکاح ٹوٹ گیا ہے اب میں نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا ہے امیر عالم نے جب سنا تو علماء سے فتویٰ پوچھا تقریباً ساٹھ سے زیادہ علماء کرام نے یہ فتویٰ دیا کہ اس طرح عورت کا نکاح فسخ نہیں ہوتا عورت نہ تو اسلام سے بیزار ہوئی نہ اس کے دل میں عیسائیت کی رغبت ہوئی اس کا دل ایمان پر مطمئن ہے بردت کا تعلق دل سے ہوتا ہے۔ یہاں شرط مفقود ہے۔ اذا فأت الشرط فأت المشروط جیسا کہ ہدایہ کی جلد سوئم میں ہے۔ لان الردة تتعلق بالا اعتقاد الا يرى انه لو كان قلبه مطمئنا بالايمان لا يكفر۔ عورت مرتد ہو گئی تو اسلام لانے پر مجبور کی جائے یعنی اس کو قید رکھیں یہاں تک کہ مرجائے یا اسلام لائے اور جدید نکاح ہو تو مہر تھوڑا رکھا جائے عورت نے زبان سے کلمہ کفر جاری کیا تا کہ شوہر سے پیچھا چھوٹے یا اس لئے کہ دوسرا نکاح ہو گا اس کا مہر بھی وصول کرے گی تو قاضی کو اختیار ہے کہ کم از کم مہر پر اسی شخص کے ساتھ نکاح کرے عورت راضی ہو یا ناراض اور عورت کو یہ اختیار نہ ہو گا کہ دوسرے سے نکاح کرے عالمگیری، بہار شریعت حصہ ہفتم، مصنفہ جناب مولانا مولوی حکیم الحاج امجد علی صاحب۔ عورت مرتد ہو گئی اس واسطے اپنے زوج کو چھوڑ دے۔ بقول ابو یوسف اور نکاح نہ کرے غیر زوج سے۔ اسی کا فتویٰ غایۃ الاوطار ص ۴۴۳ وغیرہ وغیرہ بہت حوالجات ہیں۔ خوف طوالت چند پر اکتفا کیا ہے۔

المستفتی نمبر ۲۱۴۰ شاہسوار (راولپنڈی) ۱۹ شوال ۱۳۵۶، م ۲۳ دسمبر ۱۹۳۷ء

(جواب ۱۹۴) اگر یہ بیانات صحیح ہیں اور واقعات یہی ہیں تو اغوا کنندہ اور عورت کو ارتداد کی ترغیب دینے والا مرتد کرنے والا سخت مجرم ہے اور خود بھی مرتد ہو گیا (۱) اس کی اپنی عورت بھی نکاح سے باہر ہو گئی (۲) اس کو تجدید اسلام توبہ اور اپنے نکاح کی تجدید کرنی لازم ہے (۳) اور قوم کو حق ہے کہ اس کا مقاطعہ کر دے جب تک کہ وہ اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہ کرے اس سے تعلقات اسلامی منقطع کر دیں (۴) اور

(۱) ومن امر امرأة بان ترتد۔ کفر الآخر (شرح الفقه الاکبر ص ۲۲۵)

(۲) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (در مختار) وقال فی الرد (قوله بلا قضاء) ای بلا توقف علی قضاء القاضي وكذا بلا توقف علی مضي عدة فی المدخول بها کما فی البحر (هامش رد المحتار) کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراتشی

(۳) ما یكون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولاده اولاد زنا وما فیہ خلاف یؤمر بالا ستغفار والتوبة و تجدید النکاح (الدر المختار) مع هامش رد المحتار کتاب الجہاد باب المرتد ۲۴۶/۴ ط سعید کراتشی

(۴) مرتد کا اصل حکم یہ ہے کہ اگر وہ اسلام نہ لائے تو حکومت اسے قتل کر دے مگر ہندوستان میں اس وقت اسلامی حکومت نہیں تھی اس لئے اس سے قطع تعلق کا حکم دیا گیا قال فی فتح الباری فتبین ہنا السبب المسوغ للهجر و هو لمن صدرت منه معصية فیسوغ لمن اطلع علیها منه هجره علیها لیکف عنها۔ قال المہلب غرض البخاری فی هذا الباب ان یبین صفة الهجر ان الجائر وانه یتنوع بقدر الجرم فمن کان من اهل العصیان یتستحق الهجر ان یتروک (جاری ہے)











محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

ہے (۱) ففی هذه الصورة هو المعول

شوہر کے بد سلوکی سے تنگ آکر جو عورت مرتد ہوئی، مسلمان ہونے کے بعد دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال) اگر کوئی عورت مسلمان خاوند کی بد سلوکی سے تنگ آکر اس سے جان چھڑانے کے لئے العیاذ باللہ عیسائی مذہب قبول کر لے تو اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں اور اگر دوبارہ مسلمان ہو جائے تو پہلے خاوند کے سوا کسی دوسرے مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۴۲۴ مولوی عبدالرحیم صاحب راولپنڈی۔

۲۳ رمضان ۱۳۵۷ھ ۷ نومبر ۱۹۳۸ء

(جواب ۱۹۶) مرتد ہونے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے (۲) مگر یہ حیلہ اختیار کرنا بدترین اور سخت ترین گناہ ہے اس پر وہ سزا کی مستحق ہے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

عورت مرتد ہو جائے تو نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال) ایک عورت اپنے خاوند زید سے بد دل ہو کر کراچی (مرتدہ) ہو گئی تاکہ اس کے نکاح سے خلاصی کا حیلہ حاصل کروں چنانچہ حکم انگریزی میں اس کو دیا گیا کہ اس کا نکاح فسخ ہو چکا ہے لیکن علمائے دین متین نے تمام لوگوں کو حکم دیا کہ ان بے دین لوگوں سے برتاؤ تعلقات چھوڑ دو پھر وہ عورت تائب ہوئی اور کوشش کی کہ کسی طرح علماء سے اجازت لوں اور کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لوں لیکن علماء نے حکم دیا کہ نکاح اول باقی ہے اور تمام ہندوستان کے علماء کا اجماعی فتویٰ ہے لیکن آخر کار ایک نا عاقبت اندیش مولوی کو کچھ رقم دیکر فتویٰ حاصل کیا کہ دوسرے شخص ولید سے نکاح کر لے چنانچہ ولید سے نکاح کر لیا تو اس پر علمائے مقامی نے فتویٰ دیا کہ یہ نکاح ثانی ناجائز ہے ان سے برتاؤ مت کرو اس کے کچھ مدت بعد ولید نے (زید) زوج اول سے طلاق بالبدل حاصل کر لی اور استیناف و تجدید نکاح کا ارادہ کیا لیکن ابھی تک عدت ختم نہ ہوئی تھی کہ یہ زوج ثانی فوت ہو گیا اور اسی مرتدہ عورت سے ایک لڑکا بھی پیدا ہوا

(۱) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء ( الدر المختار ) مع هامش رد المحتار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۳/۳ ط سعید کراتشی

(۲) ایضاً حوالہ سابقہ

(۳) و صرحوا بتعزیر ہا خمسة و سبعین و تعزیر علی الاسلام ( در مختار ) وقال فی الرد ( قوله و صرحوا بتعزیر ہا خمسة و سبعین هو اختیار لقول ابی یوسف فان نہایة تعزیر الحر عنده خمسة و سبعون و عند ہما تسعة و ثلاثون قال فی الحاوی القدسی و بقول ابی یوسف ناخذ ( قوله تعزیر ) ای بالحبس ! لی ان تسلم او تموت - ( هامش رد المحتار مع الدر المختار کتاب النکاح باب نکاح الکافر ۱۹۴/۳ ط سعید کراتشی )

